سُنن ابنِ ماجہ

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق
علامہ ناصر الدین البانی

نظرثانی
شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مراجعت
حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح و تصحیح
حافظ ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

احادیث ۱۴۳۳-۲۸۸۱
سُنن ابنِ ماجہ
امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ القزوینی رحمہ اللہ
المتوفی ۲۷۳ھ
الهداية - Al Hidayah
ترجمہ
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی
تحقیق
علامہ ناصر الدین البانی
نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد
مراجعت
حافظ زبیر علی زئی
تخریج تنقیح و تصحیح
حافظ ندیم ظہیر
تصدیر
حافظ صلاح الدین یوسف
مکتبہ اسلامیہ

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763
/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَائِزِ

جنازے سے متعلقہ احکام و مسائل

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ.

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ. وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ. وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ. وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ. وَيَتْبَعُ جِنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ. وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)).

[سنن الترمذي: ٢٧٣٦؛ مسند احمد: ١/ ٨٩، یہ روایت حارث الاعور کے ضعف کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

باب: مریض کی عیادت کا بیان

(۱۴۳۳) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: جب اس سے ملے تو اسے سلام کہے، جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے تو (یرحمک اللہ کہہ کر) اسے دعا دے، وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے، اور اس کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعُ خِلَالٍ: يُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٢٧٣؛ الادب المفرد للبخاري: ٩٢٣؛ ابن حبان: ٢٤٠۔]

(۱۴۳۴) ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ذمے چار حق ہیں: جب اسے چھینک آئے تو (یرحمک اللہ کہہ کر) اسے دعا دے، جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے۔''

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمْسٌ

(۱۴۳۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ذمے پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، اس کی دعوت قبول کرنا، اس کے

مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ: رَدُّ التَّحِيَّةِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَشُهُودُ الْجِنَازَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٣٣٢۔]

جنازے میں شامل ہونا، مریض کی عیادت کرنا، اور جب وہ چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ" کہے تو اسے (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ کر) دعا دینا۔"

١٤٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُوْلُ: عَادَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مَاشِيًا، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَأَنَا فِي بَنِي سَلِمَةَ.

[صحيح بخاري: ٥٦٥١؛ صحيح مسلم: ١٦١٦ (٤١٤٥)؛ سنن ابي داود: ٢٨٨٦؛ سنن الترمذي: ٢٠٩٧، ٣٠١٥؛ سنن النسائي: ١٣٨۔]

(۱۴۳۶) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں قبیلۂ بنوسلمہ کے محلے میں مقیم تھا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے۔

١٤٣٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ. [**موضوع**، اخلاق النبی ﷺ لأبي الشيخ: ٣٥٥، مسلمہ بن علی متروک راوی ہے۔]

(۱۴۳۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ تین دن کے بعد ہی کسی مریض کی تیمارداری کرتے تھے۔

١٤٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِي الْأَجَلِ. فَإِنَّ ذَٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا. وَهُوَ يَطِيْبُ بِنَفْسِ الْمَرِيْضِ))**. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٠٨٧، موسیٰ بن محمد بن ابراہیم منکر الحدیث ہے۔]

(۱۴۳۸) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم مریض کے پاس جاؤ تو (اس کے پاس مایوس کن باتیں کرنے کی بجائے) اسے زندگی کی امید دلاؤ۔ ایسی بات (اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو) کچھ ٹال تو نہیں سکتی، البتہ مریض کو دلی خوشی مل جاتی ہے۔"

١٤٣٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مَكِيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ: ((مَا تَشْتَهِي؟)) قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

(۱۴۳۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا: "تمہارا کسی چیز کو جی چاہتا ہے؟" اس نے عرض کیا: مجھے گندم کی روٹی کی طلب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اشْتَهَى مَرِيضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا، فَلْيُطْعِمْهُ)). [ضعيف، صفوان بن ہبیرہ لین الحدیث راوی ہے۔]

''جس آدمی کے ہاں گندم کی روٹی ہو، وہ اپنے بھائی کی طرف بھیج دے۔'' پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے مریض کا کسی چیز کو جی چاہے تو اسے کھلا دے۔''

١٤٤٠۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ. فَقَالَ: ((أَتَشْتَهِي شَيْئًا؟ أَتَشْتَهِي كَعْكًا؟)) قَالَ: نَعَمْ. فَطَلَبُوا لَهُ. [ضعيف، مسند ابي يعلى: ١٢٦١ یزید بن اَبان ضعیف اور اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۱۴۴۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ایک مریض کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا: ''تمہارا کسی چیز کو جی چاہتا ہے؟ کیا کعک پسند کرو گے؟'' تو اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے کعک (خاص غذا) مہیا کر دی۔

١٤٤١۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ. فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ)). [اسناده ضعيف جدا، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ٥٥٦؛ الضعيفة للالباني: ١٠٠٤، میمون بن مہران نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، لہٰذا یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۴۴۱) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم کسی مریض کے پاس (بیمار پرسی کے لیے) جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تیرے لیے دعا کرے، کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا.

باب: جو مریض کی عیادت کرے، اس کے ثواب کا بیان

١٤٤٢۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا، مَشَى فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ. فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ. فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ)). [سنن ابي داود:

(۱۴۴۲) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے آتا ہے، وہ مریض کے پاس آ کر بیٹھنے تک گویا جنت کے پھل چنتا آتا ہے۔ جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر یہ صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔''

۳۰۹۸؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ۷۴۵۲ والبيهقي: ۳/ ۳۸۰؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۴۱، یہ روایت اعمش اور حکم بن عتبہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)).

[سنن الترمذي: ۲۰۰۸؛ مسند احمد: ۲/ ۳۲۶ یہ روایت ابو سنان عیسٰی بن سنان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۴۴۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے منادی کرنے والا (ایک فرشتہ) صدا لگاتا ہے کہ تو اچھا آدمی ہے اور تیرا عیادت کی غرض سے چل کر جانا بھی اچھا عمل ہے اور اس عمل کے ذریعے سے تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

باب: قریب الموت شخص کو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرنے کا بیان

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). [صحيح مسلم: ۹۱۷ (۲۱۲۵)]

(۱۴۴۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے قریب الموت (افراد) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔''

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). [صحيح مسلم: ۹۱۶ (۲۱۲۳)؛ سنن ابي داود: ۳۱۱۷؛ سنن الترمذي: ۹۷۶؛ سنن النسائي: ۱۸۲۷۔]

(۱۴۴۵) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے قریب الموت لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔''

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا

(۱۴۴۶) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے قریب الموت لوگوں کو (اس کلمے کی) تلقین کرو: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ

مَوْتَاكُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ؟ قَالَ: ((أَجْوَدُ، وَأَجْوَدُ)). [ضعیف، اسحاق بن عبداللہ مستور ہے۔]

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حلیم وکریم ہے۔عرش عظیم کا رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔تمام تعریفوں کا حق دار وہی ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اس کلمہ کا ورد کرنا) زندہ لوگوں کے لیے کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا:''ان کے لیے تو کیا ہی اچھا اور کیا ہی خوب۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ إِذَا حُضِرَ.

باب: جب مریض کی وفات کا وقت قریب ہو تو اس کے پاس کیا کہا جائے

١٤٤٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا. فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)).

(۱۴۴۷) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم مریض یا کسی قریب الموت آدمی کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں کیا کرو، کیونکہ تم (وہاں) جو کچھ کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔''

فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ. قَالَ: ((قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً)). قَالَتْ: فَفَعَلْتُ. فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [صحيح مسلم: ٩١٩ (٢١٢٩)؛ سنن ابي داود: ٣١١٥؛ سنن الترمذي: ٩٧٧؛ سنن النسائي: ١٨٢٦.]

پھر جب (میرے پہلے شوہر) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں، آپ نے فرمایا:''کہو: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً))''یا اللہ! میری اور ان کی مغفرت فرما اور مجھے ان کا نعم البدل عطا فرما۔'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر (شوہر) یعنی اللہ کے رسول محمد ﷺ عطا فرما دیئے۔

١٤٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْرَءُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ)) يَعْنِي يٰسٓ.

[ضعيف، سنن ابي داود: ٣١٢١؛ مسند احمد: ٥/ ٢١ابو

(۱۴۴۸) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم اپنے قریب الموت لوگوں کے پاس سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔''

عثمان مجہول ہے۔]

١٤٤٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ. جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ، أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ. فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ. قَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَرْوَاحَ **الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ، تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ**)) قَالَ: بَلَى. قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٦٤، ٦٥؛ البعث للبيهقي: ٢٠٥ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۱۴۴۹) عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا، یعنی ان پر موت کے آثار نمایاں ہونے لگے تو ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں اور عرض کیا: ابوعبدالرحمٰن! اگر فلاں (عالم ارواح میں میرے بیٹے بشر) سے آپ کی ملاقات ہو تو میری طرف سے انہیں سلام پہنچا دیں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ام بشر! اللہ آپ کو بخشے، وہاں ہمیں اتنی فرصت کہاں ہو گی؟ تو ام بشر رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کی صورت میں ہوتی ہیں جنت کے درختوں سے لٹکتی (پھرتیں اور اس کے پھل کھاتی) ہیں۔'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں (یہ حدیث تو سنی ہے) انہوں نے فرمایا: میں بھی یہی کہہ رہی ہوں۔

١٤٥٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ. فَقُلْتُ: اقْرَأْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ. [مسند احمد: ٤/ ٣٩١ یہ روایت صحیح ہے۔]

(۱۴۵۰) محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاں گیا۔ ان کی وفات کا وقت قریب آ چکا تھا تو میں نے (ان سے) عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کو (میرا) سلام کہہ دیجیے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤْمِنِ يُؤْجَرُ فِي النَّزْعِ.

باب: مومن کو نزع کی حالت میں سختی پر بھی اجر وثواب ملتا ہے

١٤٥١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَمِيمٌ لَهَا يَخْنُقُهُ الْمَوْتُ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا بِهَا قَالَ لَهَا: ((**لَا تَبْتَئِسِي عَلَى حَمِيمِكِ. فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ حَسَنَاتِهِ**)).

(۱۴۵۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے، جبکہ ان کے پاس ان کا ایک رشتہ دار تھا جو نزع کے عالم میں تھا۔ نبی ﷺ نے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پریشان دیکھا تو ان سے فرمایا: ''اپنے رشتے دار (کی اس حالت) پر غم زدہ نہ ہو، کیونکہ یہ بھی اس کی

[**ضعیف**، ولید بن مسلم نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی۔]

نیکیوں میں سے ہے۔"

١٤٥٢ ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٨٢؛ سنن النسائي: ٨٢٩؛ ابن حبان: ٣٠١١؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٦١۔]

(١٤٥٢) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مومن (موت کے وقت) پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔"

١٤٥٣ ـ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ كَرْدَمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مَتَى تَنْقَطِعُ مَعْرِفَةُ الْعَبْدِ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: **((إِذَا عَايَنَ))**. [**ضعيف جدا**، المصنف لعبدالرزاق: ٦٠٦٨، من طریق آخر، نصر بن حماد متہم بالکذب اور موسیٰ بن کردم مجہول ہے۔]

(١٤٥٣) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: بندے کو لوگوں کی پہچان کس وقت ختم ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: "جب وہ (امور آخرت کا) مشاہدہ کر لیتا ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ.

باب: میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

١٤٥٤ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ، وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ. ثُمَّ قَالَ: **((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ))**. [صحيح مسلم: ٩٢٠ (٢١٣٠)؛ سنن ابي داود: ٣١١٨۔]

(١٤٥٤) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے (جبکہ وہ فوت ہو چکے تھے) اور ان کی آنکھیں کھلی تھیں۔ آپ نے ان کی آنکھوں کو بند کر دیا اور فرمایا: "جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔"

١٤٥٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَاكُمْ، فَأَغْمِضُوا الْبَصَرَ. فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتْبَعُ**

(١٤٥٥) شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنے فوت شدگان کے پاس موجود ہو تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو، کیونکہ نظر روح کا پیچھا کرتی ہے اور اس وقت اچھی بات کرو، کیونکہ گھر والے جو کچھ کہتے ہیں فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔"

الرُّوحَ. وَقُولُوا خَيْرًا. فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ)). [مسند احمد: ٤/ ١٢٥؛ المعجم الاوسط للطبراني: ١٠١٥ والكبير: ٧/ ٢٩١ یہ روایت قزعہ بن سوید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ.

باب: میت کو بوسہ دینے کا بیان

١٤٥٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ. فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ.

[سنن ابي داود: ٣١٦٣؛ سنن الترمذي: ٩٨٩ یہ روایت عاصم بن عبید اللہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٤٥٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور وہ فوت ہو چکے تھے۔ گویا میں (اب بھی) آپ کے رخساروں پر آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں۔

١٤٥٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ. [صحيح بخاري: ٤٤٥٥؛ سنن النسائي: ١٨٤١ـ]

(١٤٥٧) عبد اللہ بن عباس اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو آپ کی وفات کے بعد بوسہ دیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ.

باب: میت کو غسل دینے کا بیان

١٤٥٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ. فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ. فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)) فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ. فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ. وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

(١٤٥٨) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ یا مناسب سمجھو تو اس سے زائد مرتبہ غسل دینا، اور آخری مرتبہ پانی میں کافور ملا لینا۔ اور جب تم اسے غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔'' ہم جب غسل دینے سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی چادر (تہبند) ہماری طرف پھینک دی اور

[صحيح بخاري: ١٢٥٤؛ صحيح مسلم: ٩٣٩ (٢١٦٨)؛ سنن ابي داود: ٣١٤٢؛ سنن النسائي: ١٨٨٢۔]

فرمایا: ''اس (کپڑے) کو جسم سے متصل پہنا دو۔''

١٤٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ. وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا)) وَكَانَ فِيهِ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا)) وَكَانَ فِيهِ: ((ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)) وَكَانَ فِيهِ: أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ١٤٥٨۔]

١٤٥٩: ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تم اسے طاق بار غسل دینا۔'' یہ بھی ہے کہ ''تم اسے تین، پانچ یا اس سے زائد مرتبہ غسل دینا۔'' اس میں مزید یہ ہے کہ ''تم اسے غسل دیتے وقت دائیں جانب سے اور وضو والے اعضاء سے شروع کرنا۔'' نیز یہ کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے ان کے سر کے بالوں میں کنگھی کر کے ان کی تین لٹیں بنا دی تھیں۔

١٤٦٠۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ**)).

[**ضعيف جدا**، سنن ابي داود: ٤٠١٥، ٣١٤٠ حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں، نیز انہوں نے یہ روایت عاصم کی بجائے عمرو بن خالد واسطی سے سنی ہے اور عمرو کذاب ہے۔]

(١٤٦٠) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم اپنی ران (کسی کے سامنے) ظاہر مت کرو اور کسی زندہ یا فوت شدہ آدمی کی ران نہ دیکھو۔''

١٤٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لِيُغَسِّلْ مَوْتَاكُمُ الْمَأْمُونُونَ**)). [**موضوع**، الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٤١١؛ الضعيفة: ٤٣٩٥، مبشر بن عبید کذاب ہے۔]

(١٤٦١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے فوت شدگان کو قابل اعتماد لوگ غسل دیں (تاکہ میت کا کوئی راز افشا نہ ہو)۔''

١٤٦٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ**

(١٤٦٢) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی فوت شدہ کو غسل دے، کفن دے، اسے خوشبو لگائے، اسے (میت کو) اٹھائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جس طرح اس

غَسَّلَ مَيِّتاً وَكَفَّنَهُ وَحَنَّطَهُ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ، وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا رَأَى، خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). [**ضعيف جدا**، الكامل لابن عدى: ٥/ ١٧٧٧ عمرو بن خالد الواسطی کذاب ہے۔]

دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ [سُهَيْلِ] ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٩٣؛ مسند احمد: ٢/ ٢٧٢۔]

(۱۴۶۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی میت کو غسل دے تو اسے چاہیے کہ وہ بھی غسل کر لے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَغُسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

باب: شوہر کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو غسل دینے کا بیان

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ [الْوَهْبِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ نِسَائِهِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣١٤١؛ مسند احمد: ٦/ ٢٦٧؛ ابن حبان: ٦٦٢٧؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٥٦، ٥٩۔]

(۱۴۶۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اگر مجھے پہلے وہ خیال آ جاتا جو بعد میں آیا ہے تو نبی ﷺ کو آپ کی ازواج مطہرات ہی غسل دیتیں۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَقِيعِ. فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي. وَأَنَا أَقُولُ: وَا رَأْسَاهُ. فَقَالَ: ((بَلْ أَنَا، يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ)). [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٠٧٩؛

(۱۴۶۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دفعہ) بقیع سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میرے سر میں شدید درد تھا اور میں کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر، یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''عائشہ! بلکہ یہ تو میں کہوں کہ ہائے میرا سر۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تمہارا کیا نقصان ہے؟ اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا گئیں تو میں خود تمہارے کفن وغیرہ کا اہتمام کروں گا۔ میں خود تمہیں غسل دوں گا، میں تمہاری نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور خود تمہیں دفن کروں گا۔''

سنن الدارقطني: ٢/ ٧٤؛ مسند احمد: ٦/ ٢٢٨ یہ روایت زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی ﷺ کے غسل کے بارے میں بیان

١٤٦٦ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أَخَذُوا فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّاخِلِ: لَا تَنْزِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَهُ. [تهذيب الكمال للمزي:٢٢/ ٣٠٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٥٤ یہ روایت حسن ہے۔]

(١٤٦٦) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ کو غسل دینے لگے تو (گھر کے) اندر سے ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص نہ اتارنا۔

١٤٦٧ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خِذَامٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا غَسَّلَ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ، فَلَمْ يَجِدْهُ. فَقَالَ: بِأَبِي، الطَّيِّبُ، طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا. [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٣٨٨؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٥٩ یہ روایت زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور جن روایات میں سماع کی صراحت ہے وہ ارسال کی وجہ سے ضعیف ہیں۔]

(١٤٦٧) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جب انہوں نے نبی ﷺ کو غسل دیا تو انہوں نے وہ چیز تلاش کرنے کی کوشش کی جو عام طور پر میت سے ظاہر ہو جایا کرتی ہے تو انہیں ایسی کوئی چیز محسوس نہ ہوئی۔ وہ (بے اختیار) کہہ اٹھے: اس پاکباز ہستی پر میرا باپ قربان ہو! آپ زندگی میں بھی پاک تھے اور بعد از وفات بھی (ایسے نقائص سے) پاک ہیں۔

١٤٦٨ـ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا أَنَا مُتُّ فَاغْسِلُونِي بِسَبْعِ قِرَبٍ، مِنْ بِئْرِي بِئْرِ غَرْسٍ**)). [تهذيب الكمال للمزي: ٦/ ٣٧٨ یہ حدیث سنداً حسن ہے، کیونکہ عباد بن یعقوب حسن الحدیث ہیں۔]

(١٤٦٨) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے میرے بئر غرس نامی کنوئیں کی سات مشک (پانی) سے غسل دینا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۴۶۹ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِّنَ فِيْ حِبَرَةٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ جَاءُوا بِبُرْدِ حِبَرَةٍ، فَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ.

[صحيح بخاري: ۱۲٦٤، ۱۲۷۱؛ صحيح مسلم: ۹٤۱ (۲۱۸۰، ۲۱۸۱)؛ سنن ابي داود: ۳۱۵۲؛ سنن الترمذي: ۹۹٦؛ سنن النسائي: ۱۹۰۰ـ]

باب: نبی ﷺ کے کفن کا بیان

(۱۴۶۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو تین سفید یمنی چادروں کا کفن دیا گیا تھا۔ اس میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: لوگ دھاری دار چادر لے کر آئے تھے، لیکن اسے آپ کا کفن نہیں بنایا گیا تھا۔

۱٤۷۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: هٰذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي مُعَيْدٍ، حَفْصِ بْنِ غَيْلَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَلَاثِ رِيَاطٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ. [**حسن** سنن النسائي: ۱۸۹۸ من طريق آخر ـ]

(۱۴۷۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین (باریک و نرم اور) سفید سحولی چادروں میں کفن دیا گیا تھا۔“

۱٤۷۱ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ: قَمِيْصُهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ، وَحُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ۳۱۵۳؛ المصنف لابن ابي شيبة: ۳/ ۲۵۸ یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔]

(۱۴۷۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک آپ کی وہ قمیص جو بوقتِ وفات آپ کے زیب تن تھی اور نجرانی چادروں کا ایک جوڑا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَفَنِ.

باب: کن کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے

۱٤۷۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ،

(۱۴۷۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں، لہٰذا اپنے فوت

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ. فَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَالْبَسُوهَا)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٦١؛ سنن الترمذي: ٩٩٤؛ ابن حبان: ٥٤٢٣؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤۔]

شدگان کو ان میں کفن دیا کرو اور خود بھی (سفید لباس) پہنا کرو۔"

١٤٧٣۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ)). [سنن ابي داود: ٣١٥٦؛ سنن الترمذي: ١٥١٧؛ مستدرك للحاكم: ٤/ ٢٢٨ یہ حدیث حسن درجے کی ہے، کیونکہ حاتم بن ابی نصر حسن الحدیث ہیں۔]

(۱۴۷۳) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین کفن (چادروں کا) جوڑا ہے۔"

١٤٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٩٥۔]

(۱۴۷۴) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے معاملات پر مامور ہو تو اسے چاہیے کہ اسے اچھا کفن پہنائے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ.

باب: جب میت کو کفن پہنا دیا جائے تو اس کا (آخری) دیدار کرنے کا بیان

١٤٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ شَيْبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ إِبْرَاهِيْمُ، ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُدْرِجُوْهُ فِيْ أَكْفَانِهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ)) فَأَتَاهُ فَانْكَبَّ عَلَيْهِ، وَبَكَى.

[**ضعيف**، ابوشیبہ یوسف بن ابراہیم ضعیف ہے۔]

(۱۴۷۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہوئے تو نبی ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: "تم اسے کفن میں (مکمل) نہ لپیٹنا حتی کہ میں اسے دیکھ لوں۔" پھر آپ ان کے پاس آکر ان پر جھک گئے اور رو دیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ.

باب: موت کی خبر دینے کی ممانعت کا بیان

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ، إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ قَالَ: لَا تُؤْذِنُوا بِهِ أَحَدًا. إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ. [سنن الترمذي: ٩٨٦؛ مسند احمد: ٥/ ٣٨٥ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ بلال بن یحییٰ کی سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔]

(١٤٧٦) بلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے عزیزوں میں سے کسی کی وفات ہوتی تو آپ فرماتے: کسی کو اس کی اطلاع نہ دینا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ اعلان میں شمار نہ ہو جائے۔ میں نے اپنے ان کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ وفات کے اعلان سے منع کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُودِ الْجَنَائِزِ.

باب: جنازے کے ساتھ جانے کا بیان

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ. وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ**)). [صحيح بخاري: ١٣١٥؛ صحيح مسلم: ٩٤٤ (٢١٨٦)؛ سنن ابي داود: ٣١٨١؛ سنن الترمذي: ١٠١٥؛ سنن النسائي: ١٩١١-]

(١٤٧٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنازے کو جلدی لے جایا کرو۔ اگر وہ نیک ہو تو تم اسے بھلائی کی طرف جلد لے جاؤ گے اور اگر اس کے علاوہ دوسری کوئی صورت ہو تو تم ایک بری چیز کا بوجھ اپنی گردنوں سے جلد اتارو گے۔''

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهَا. فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ. ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ. وَإِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ. [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي: ١٩/ ٢٣٩ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابوعبیدہ کا اپنے والد محترم سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(١٤٧٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو آدمی جنازے کے ساتھ جائے، اسے چارپائی چاروں طرف سے (باری باری) اٹھانی چاہیے، کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔ پھر چاہے تو مزید (اٹھا کر) اجر پائے، چاہے تو رہنے دے۔''

١٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى جِنَازَةً يُسْرِعُونَ

(١٤٧٩) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ ایک جنازے کو تیزی سے لئے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اطمینان وسکون سے چلو۔''

بِهَا. قَالَ: ((لِتَكُنْ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ)). [منكر، مسند احمد: ٤/ ٤٠٣، ٤٠٦ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔]

١٤٨٠ ـ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ابْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا رُكْبَانًا عَلَى دَوَابِّهِمْ، فِي جِنَازَةٍ. فَقَالَ: ((أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ يَمْشُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ رُكْبَانٌ؟)). [ضعيف، سنن الترمذي: ١٠١٢، ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہے۔]

(۱۴۸۰) رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے میں کچھ لوگوں کو جانوروں پر سوار ہو کر جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں اس بات سے حیا نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو۔''

١٤٨١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ. سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ وَالْمَاشِي مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٠٣١؛ سنن النسائي: ١٩٤٣-]

(۱۴۸۱) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''سوار آدمی جنازے کے پیچھے رہ کر چلے اور پیدل آدمی جہاں چاہے (چل سکتا ہے)''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

باب: جنازے کے آگے چلنے کا بیان

١٤٨٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ. [صحيح، سنن ابي داود: ٣١٧٩؛ سنن الترمذي: ١٠٠٨؛ سنن النسائي: ١٩٤٥-]

(۱۴۸۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ جنازے کے آگے چل رہے تھے۔

١٤٨٣ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ. [صحيح، سنن الترمذي: ١٠١٠؛ مسند ابي يعلى: ٣٦٠٨؛ شرح

(۱۴۸۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے (بھی) چلتے تھے۔

معانی الآثار للطحاوی: ٤/ ٤٨٠۔]

١٤٨٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((الْجِنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ. لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣١٨٤، ابو ماجدہ مجہول اور یحییٰ لین الحدیث ہے۔]

(١٤٨٤) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کے پیچھے رہنا چاہیے۔ جنازہ کسی کے پیچھے نہ ہو۔ جو آدمی جنازے سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ نہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّسَلُّبِ مَعَ الْجِنَازَةِ.

باب: جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے سوگ والے کپڑے پہننے کی ممانعت

١٤٨٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَزَوَّرِ، عَنْ نُفَيْعٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَأَبِي بَرْزَةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ. فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُونَ فِي قُمُصٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُونَ؟ أَوْ بِصُنْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ صُوَرِكُمْ)) قَالَ: فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُودُوْا لِذَلِكَ. [**موضوع**، المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٢٣٩، ٢٤٠، ابو داود اعمی نفیع بن حارث کذاب راوی ہے۔]

(١٤٨٥) عمران بن حصین اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں نے (اظہار سوگ کے لیے اوڑھنے والی) چادریں اتار دی تھیں اور صرف قمیص پہنے جا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم (ابھی تک) جاہلیت والے کام کرتے ہو؟ کیا تم جہالت کے کاموں سے مشابہت کرتے ہو؟ میں نے ارادہ کیا کہ تمہیں بددعا دوں جس کے نتیجے میں تمہاری شکلیں مسخ ہو جائیں۔'' یہ سن کر انہوں نے چادریں اوڑھ لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِنَازَةِ لَا تُؤَخَّرُ إِذَا حَضَرَتْ وَلَا تُتْبَعُ بِنَارٍ.

باب: جب جنازہ حاضر ہو تو نماز جنازہ اور تدفین میں دیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہ لے جائی جائے

١٤٨٦۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ

(١٤٨٦) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنازہ حاضر ہو تو (نماز جنازہ اور تدفین میں) تاخیر مت کرو۔''

اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤَخِّرُوا الْجِنَازَةَ إِذَا حَضَرَتْ)).

[ضعیف، سنن الترمذي: ١٠٧٥، ١٧١؛ مسند احمد: ١/ ١٠٥ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

١٤٨٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: أَنْبَأَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: أَوْصَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَقَالَ: لَا تُتْبِعُونِي بِمِجْمَرٍ. قَالُوا لَهُ: أَوَ سَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ. مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [مسند احمد: ٤/ ٣٩٧؛ السنن الکبریٰ للبیهقي: ٤/ ٦٤ یہ روایت ابوحریز کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۴۸۷) ابوبردہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قبل از وفات وصیت کی تھی کہ تم میرے جنازے کے ساتھ خوشبو سلگانے والی انگیٹھی لے کر نہ جانا۔ حاضرین نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے اس سے ممانعت کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ سے (سن چکا ہوں)

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

باب: جس آدمی کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے

١٤٨٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ)). [صحیح، یہ حدیث اپنے بہت سے صحیح شواہد کی بنا پر صحیح ہے، دیکھیے مسلم: ۹۴۷ وغیرہ۔]

(۱۴۸۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی نماز جنازہ میں سو مسلمان شریک ہوں، اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

١٤٨٩ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخَرَّاطُ، [عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ] عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هَلَكَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لِي: يَا كُرَيْبُ قُمْ فَانْظُرْ هَلِ اجْتَمَعَ لِابْنِي أَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: وَيْحَكَ كَمْ تَرَاهُمْ؟ أَرْبَعِينَ؟ قُلْتُ: لَا. بَلْ هُمْ أَكْثَرُ. قَالَ: فَاخْرُجُوا بِابْنِي. فَأَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفَعُونَ لِمُؤْمِنٍ إِلَّا شَفَّعَهُمُ

(۱۴۸۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے کی وفات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کریب! اٹھ کر دیکھو، میرے بیٹے کی نماز جنازہ کے لیے کوئی آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہارا بھلا ہو، کیا خیال ہے یہ کتنے آدمی ہوں گے؟ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کیا: بلکہ زیادہ ہوں گے۔ فرمایا: میرے بیٹے کا جنازہ لے چلو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس مومن کے حق میں چالیس اہلِ ایمان شفاعت (دعائے مغفرت) کریں، اللہ ان کی سفارش

اللّٰهُ)). [المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۴۰۸؛ مسند احمد، ۲۷۷۸۱ - یہ روایت بکر بن سلیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

قبول کرتا ہے۔"

۱۴۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: كَانَ إِذَا أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَتَقَالَّ مَنْ تَبِعَهَا، جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَا صَفَّ صُفُوفٌ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ إِلَّا أَوْجَبَ**)).

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ۳۱۶۶؛ سنن الترمذي: ۱۰۲۸ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۱۴۹۰) مرثد بن عبداللہ یزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ شامی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی جنازہ لایا جاتا اور وہ حاضری کی تعداد کم محسوس کرتے تو حاضرین کی تین صفیں بنا دیتے، پھر نماز جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی تین صفیں ادا کریں، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ.

باب: میت کی تعریف کرنے کا بیان

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْتَ لِهَذِهِ وَجَبَتْ. وَلِهَذِهِ وَجَبَتْ. فَقَالَ: ((**شَهَادَةُ الْقَوْمِ. وَالْمُؤْمِنُونَ شُهُودُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ**)). [صحيح بخاري: ۲۶۴۲؛ صحيح مسلم: ۹۴۹ (۲۲۰۰)]

(۱۴۹۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی، آپ نے فرمایا: "واجب ہو گئی۔" پھر ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کے بارے میں منفی تاثرات کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: "واجب ہو گئی۔" آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ واجب ہو گئی اور اس کے بارے میں بھی فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ (اس سے کیا مراد ہے؟) آپ نے فرمایا: "لوگوں کی گواہی (جس سے جنت یا جہنم مقدر ٹھہرتی ہے) اور مومن زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔"

۱۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ، فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا، فِي مَنَاقِبِ الْخَيْرِ. فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). ثُمَّ مَرُّوا عَلَيْهِ بِأُخْرَى. فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا

(۱۴۹۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو اس کے حسن کردار کی بنا پر اس کی تعریف کی گئی۔ آپ نے فرمایا: "اس کے لیے واجب ہو گئی۔" پھر آپ کے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا تو اس کی بدکرداری کی وجہ سے اس کے بارے میں منفی خیالات کا اظہار کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:

شَرًّا، فِيْ مَنَاقِبِ الشَّرِّ. فَقَالَ: ((وَجَبَتْ. إِنَّكُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ)). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٢٨؛ ابن حبان: ٣٠٢٤-]

''اس کے لیے واجب ہوگئی۔'' (یعنی پہلے کے لیے جنت اور دوسرے کے لیے جہنم) تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيْنَ يَقُوْمُ الْإِمَامُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ نماز جنازہ پڑھاتے وقت امام کہاں کھڑا ہو

١٤٩٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ. قَالَ: الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِيْ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ الْفَزَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا. فَقَامَ وَسَطَهَا. [صحيح بخاري: ٣٣٢، ١٣٣١؛ صحيح مسلم: ٩٦٤ (٢٢٣٥)؛ سنن ابي داود: ٣١٩٥؛ سنن الترمذي: ١٠٣٥؛ سنن النسائي: ١٩٧٧-]

(۱۴۹۳) سمرہ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھائی جو دورانِ نفاس میں وفات پا گئی تھی۔ آپ اس کے وسط (کمر) کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔

١٤٩٤- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى عَلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ. فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ. فَجِيْءَ بِجِنَازَةٍ أُخْرَى، بِامْرَأَةٍ. فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ. فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: يَا أَبَا حَمْزَةَ هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ الْجِنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ. وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: احْفَظُوا. [صحيح، سنن ابي داود: ٣١٩٤؛ سنن الترمذي: ١٠٣٤؛ مسند احمد: ٣/ ١١٨-]

(۱۴۹۴) ابوغالب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں نے دیکھا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھائی تو وہ اس کے سر کے بالمقابل کھڑے ہوئے۔ پھر ایک عورت کا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے ان سے کہا: ابوحمزہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو وہ اس کی چارپائی کے وسط کے بالمقابل کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت کیا: اے ابو حمزہ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے کہ وہ بھی مرد اور عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت اسی طرح کھڑے ہوتے تھے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ہاں۔ تو علاء رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری طرف رخ کر کے کہا یہ (مسئلہ) یاد رکھنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

باب: نماز جنازہ میں قراءت کا بیان

١٤٩٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى

(۱۴۹۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔

الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. [سنن الترمذي: ١٠٢٦، یہ روایت ابراہیم بن عثمان، ابوشیبہ الواسطی منکر الحدیث کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

١٤٩٦ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، النَّبِيلُ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. [**ضعيف**، المعجم الكبير: ٢٥/ ٩٧ حماد بن جعفر ضعیف ہے۔]

(۱۴۹۶) ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کیا کریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ.

باب: نماز جنازہ کی دعاؤں کا بیان

١٤٩٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ [الْمَدَنِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ))**.

[**حسن**، سنن ابي داود: ٣١٩٩؛ ابن حبان: ٣٠٧٦]

(۱۴۹۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے حق میں خلوص سے دعا کرو۔“

١٤٩٨ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ. وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ. اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ)).

۱۴۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھاتے تو فرماتے: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ. وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ. اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ)) ”یا اللہ! ہم میں سے زندہ رہ جانے والوں اور فوت ہو جانے والوں کی بخشش فرما، اے اللہ! ہم میں سے جو موجود ہیں ان کی اور جو موجود نہیں، ان کی بھی مغفرت

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٤١؛ مسند احمد: ٢/ ٣٦٨، نیز دیکھئے:ابو داود: ٣٢٠١؛ ترمذي: ١٠٢٤۔]

فرما۔ یا اللہ! ہمارے چھوٹوں کو اور بڑوں کو، تمام مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جسے بھی زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے بھی فوت کرے اسے ایمان کی حالت میں موت دینا۔ یا اللہ! ہمیں اس فوت ہونے والے کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ بھی نہ کرنا۔"

١٤٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَسْمَعُهُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ. فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٠٢؛ مسند احمد: ٣/ ٤٩١؛ ابن حبان: ٣٠٧٤۔]

(١٤٩٩) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو دعا کرتے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ. فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) "یا اللہ! یہ فلاں بن فلاں تیرے سپرد اور تیری امان میں ہے، تو اسے قبر کی آزمائش اور عذابِ جہنم سے محفوظ فرما، تو اپنے کیے ہوئے وعدے پورے کرنے والا اور حق والا ہے۔ یا اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

١٥٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ الْفَضَالَةِ: حَدَّثَنِي عِصْمَةُ ابْنُ رَاشِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ. وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ. وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ. وَنَقِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. وَأَبْدِلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ. وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)).

قَالَ عَوْفٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي مُقَامِي ذَلِكَ أَتَمَنَّى أَنْ

(١٥٠٠) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو (اس کے حق میں) یہ دعا کرتے سنا: "یا اللہ! اس پر رحم فرما، اس کو بخش دے، اس پر رحمت فرما، اسے عافیت سے نواز دے، اسے معاف کر دے، تو اسے پانی سے، برف اور اولوں سے خوب دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر کے بدلے میں اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال عطا فرما اور اسے قبر کی آزمائش (عذاب) سے اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

أَكُونَ مَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلِ. [صحيح، المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٥٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٤٠ نیز دیکھیے: صحيح مسلم: ٩٦٣ (٢٢٣٢)]

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس مقام پر میں نے خود کو یہ تمنا کرتے دیکھا کہ کاش! اس آدمی کی جگہ میں (فوت ہوا) ہوتا (اور اللہ کے رسول یہ دعا میرے حق میں فرماتے)

١٥٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا أَبَاحَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ فِيْ شَيْءٍ مَا أَبَاحُوا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ. يَعْنِيْ لَمْ يُوَقِّتْ. [ضعيف، مسند احمد: ٣/ ٣٥٧؛ مسند ابي يعلىٰ؛ ٢١٧٩ حجاج بن ارطاة ضعیف اور ابوزبیر مدلس ہیں۔]

(۱۵۰۱) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے جس قدر رعایت نماز جنازہ میں دی ہے اتنی چھوٹ دوسری کسی چیز میں نہیں دی، یعنی اس کے لیے وقت اور دعاؤں کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَرْبَعًا.

باب: نماز جنازہ میں چار تکبیرات کا بیان

١٥٠٢- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْإِيَاسِ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. [ضعيف، خالد بن اياس متروک الحدیث ہے۔]

(۱۵۰۲) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات کہیں۔

١٥٠٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَجَرِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جِنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ. فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا. فَمَكَثَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ شَيْئًا. قَالَ فَسَمِعْتُ الْقَوْمَ يُسَبِّحُوْنَ بِهِ مِنْ نَوَاحِي الصُّفُوْفِ. فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنِّيْ مُكَبِّرٌ خَمْسًا؟ قَالُوا: تَخَوَّفْنَا ذَلِكَ. قَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَ. وَلَكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا. ثُمَّ يَمْكُثُ سَاعَةً. فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ

(۱۵۰۳) ابراہیم بن مسلم ہجری کا بیان ہے کہ میں نے صحابیٔ رسول عبداللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ان کی صاحب زادی کی نماز جنازہ پڑھی۔ انھوں نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں، وہ چوتھی تکبیر کے بعد کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ میں نے صفوں کے اطراف سے لوگوں کو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہتے سنا۔ انھوں نے سلام پھیر کر کہا: کیا تم یہ سمجھے تھے کہ میں پانچ تکبیرات کہوں گا؟ لوگوں نے کہا: ہمیں یہی خوف تھا۔ انھوں نے فرمایا: میں ایسا بالکل نہ کرتا، لیکن رسول اللہ ﷺ چار تکبیرات کہتے، پھر کچھ دیر رک جاتے، جو اللہ تعالیٰ چاہتا آپ

يُسَلِّمُ. [مسند احمد: ٤/ ٣٥٦، ٣٨٣؛ مسند حميدی: ٧١٨ یہ روایت ابراہیم بن مسلم الہجری کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

پڑھتے، پھر سلام پھیر دیتے تھے۔

١٥٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ أَرْبَعًا.

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٥٥ یہ روایت شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔]

(١٥٠٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (نماز جنازہ میں) چار تکبیرات کہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ كَبَّرَ خَمْسًا.

باب: نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات کا بیان

١٥٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا. وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ خَمْسًا. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. [صحيح مسلم: ٩٥٧ (٢٢١٦)؛ سنن أبي داود: ٣١٩٧؛ سنن الترمذي: ١٠٢٣؛ سنن النسائي: ١٩٨٣۔]

(١٥٠٥) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں میں چار تکبیرات کہا کرتے تھے۔ ایک جنازے میں انہوں نے پانچ تکبیرات کہہ دیں۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ پانچ تکبیرات (بھی) کہہ لیا کرتے تھے۔

١٥٠٦ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّافِعِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ خَمْسًا.

[**صحيح بما قبله**، دیکھئے حدیث سابق: ١٥٠٥۔]

(١٥٠٦) کثیر بن عبداللہ اپنے والد (عبداللہ بن عمرو بن عوف) سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (جنازے میں) پانچ تکبیریں کہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ.

باب: بچے کی نماز جنازہ کا بیان

١٥٠٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ: حَدَّثَنِي عَمِّي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي جُبَيْرُ

(١٥٠٧) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''بچے کی (بھی) نماز جنازہ ادا کی جائے۔''

ابْنُ حَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣١٨٠؛ سنن الترمذي: ١٠٣١؛ ابن حبان: ٣٠٤٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٥٥، ٣٦٣۔]

١٥٠٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِثَ**)). [سنن الترمذي: ١٠٣٢، یہ روایت ربیع بن بدر کے ضعف اور ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٠٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بچہ (ولادت کے وقت) روئے (پھر فوت ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کی وراثت تقسیم کی جائے گی۔''

١٥٠٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**صَلُّوا عَلَى أَطْفَالِكُمْ فَإِنَّهُمْ مِنْ أَفْرَاطِكُمْ**)). [**ضعيف جدا**، البختری بن عبید متروک الحدیث ہے۔]

(١٥٠٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے (فوت ہونے والے) بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو، کیونکہ وہ تمہارے پیش رو ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذِكْرِ وَفَاتِهِ.

باب: رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے کی وفات اور ان کی نماز جنازہ کا بیان

١٥١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ. وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ. وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. [صحيح بخاري: ٦١٩٤۔]

(١٥١٠) اسماعیل بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ تو صغرسنی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ اگر تقدیر میں محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو آپ کے یہ بیٹے زندہ رہتے، لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

١٥١١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى [عَلَيْهِ] رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((**إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ. وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا. وَلَوْ عَاشَ**

(١٥١١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: ''جنت میں ایک دودھ پلانے والی اس کے لیے مقرر ہے۔ اگر اسے مزید زندگی ملتی تو صدّیق نبی ہوتا۔ اگر یہ (مزید) زندہ رہتا تو اس کے تمام قبطی ماموں آزادی کی نعمت سے سرفراز ہوتے اور

لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ)). [یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ ابراہیم بن عثمان، ابوشیبہ واسطی متروک ہے۔]

پھر کوئی قبطی غلام نہ بنایا جاتا۔''

١٥١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ خَدِيجَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَرَّتْ لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ. فَلَوْ كَانَ اللَّهُ أَبْقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ إِتْمَامَ رَضَاعِهِ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَتْ: لَوْ أَعْلَمُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهَوَّنَ عَلَيَّ أَمْرَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى فَأَسْمَعَكِ صَوْتَهُ)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلْ أُصَدِّقُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

[**ضعيف جدا**، ہشام بن زیاد، ابوولید متروک اور اس کی والدہ مجہولہ ہے۔]

(۱۵۱۲) حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحب زادے قاسم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (میری چھاتیوں میں) قاسم کا دودھ اتر آیا ہے۔ کاش! اللہ تعالیٰ اسے اتنی زندگی دے دیتا کہ وہ اپنی رضاعت پوری کر لیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی مدتِ رضاعت جنت میں پوری ہو گی۔'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے اس بات کا علم ہو جائے تو اس سے میرا غم قدرے ہلکا ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں اور وہ تمہیں اس کی آواز سنا دے۔'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کی تصدیق کرتی ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ وَدَفْنِهِمْ.

باب: شہداء کی نماز جنازہ اور ان کی تدفین کا بیان

١٥١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُتِيَ بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَى عَشَرَةٍ عَشَرَةٍ. وَحَمْزَةُ هُوَ كَمَا هُوَ. يُرْفَعُونَ وَهُوَ كَمَا هُوَ مَوْضُوعٌ.

[**صحيح**، یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

(۱۵۱۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر شہداء کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ان میں سے دس دس افراد کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہیں (سامنے) رکھی رہی۔ (نماز جنازہ کے بعد) باقی لوگوں کی میتوں کو اٹھالیا جاتا اور وہ اسی طرح (سامنے ہی) رکھی رہتی۔

١٥١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟))

(۱۵۱۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احد کے شہداء میں سے دو اور تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے سے ڈھانپتے، پھر فرماتے: ''ان میں سے کس کو زیادہ قرآن یاد تھا؟'' جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ اسے لحد میں پہلے اتارتے اور فرماتے: ''میں ان لوگوں کے حق میں

فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمْ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ)). وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا. [صحيح بخاري: ١٣٤٣؛ سنن ابي داود: ٣١٣٨، ٣١٣٩؛ سنن الترمذي: ١٠٣٦؛ سنن النسائي: ١٩٥٦۔]

گواہ ہوں۔'' اور آپ نے ان کو خون سمیت ہی دفن کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔

١٥١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ، عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ، وَأَنْ يُدْفَنُوا فِي ثِيَابِهِمْ بِدِمَائِهِمْ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣١٣٤؛ مسند احمد: ١/ ٢٤٧ علی بن عاصم متکلم فیہ، جبکہ عطاء بن السائب مختلط ہیں۔]

(١٥١٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے اجسام سے لوہا (یعنی ہتھیار) اور چمڑا (موزے، دستانے یا تلوار کی میان وغیرہ) اتار لیا جائے اور انہیں ان کے پہنے ہوئے کپڑوں میں ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے۔

١٥١٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ، سَمِعَ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَى مَصَارِعِهِمْ. وَكَانُوا نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣١٦٥؛ سنن الترمذي: ١٧١٧؛ ابن الجارود: ٥٥٣؛ ابن حبان: ٣١٨٣۔]

(١٥١٦) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ شہدائے احد کو مدینہ منورہ لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں ان کے مقام شہادت کی طرف واپس لے چلو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

١٥١٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ**)). [سنن ابي داود: ٣١٩١؛ مسند احمد: ٢/ ٤٤٤، ٤٤٥۔ صالح مختلط ضعیف

(١٥١٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے (ثواب میں سے) کچھ بھی نہیں۔''

ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

١٥١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: حَدِيْثُ عَائِشَةَ أَقْوَى. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣١٨٩؛ سنن الترمذي: ١٠٣٣؛ سنن النسائي: ١٩٦٩، نیز دیکھئے: صحيح مسلم: ٩٧٣ (٢٢٥٢)]

(١٥١٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد ہی میں پڑھائی تھی۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ قوی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلَّى فِيهَا عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يُدْفَنُ.

باب: جن اوقات میں میت کا جنازہ پڑھنا اور اس کی تدفین کرنا ممنوع ہے

١٥١٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، جَمِيْعًا، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتَّى تَمِيْلَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

[صحيح مسلم: ٨٣١ (١٩٢٩)؛ سنن ابي داود: ٣١٩٢؛ سنن الترمذي: ١٠٣٠؛ سنن النسائي: ٢٠١٤۔]

(١٥١٩) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز ادا کرنے اور مُردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے، جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور عین دوپہر کے وقت حتی کہ سورج ڈھل جائے، اور جب سورج غروب ہو رہا ہو حتی کہ (مکمل) غروب ہو جائے۔

١٥٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَدْخَلَ رَجُلًا قَبْرَهُ لَيْلًا، وَأَسْرَجَ فِيْ قَبْرِهِ. [سنن الترمذي: ١٠٥٧، یہ روایت منہال بن خلیفہ اور حجاج بن ارطاۃ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٢٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میت کو رات کے وقت قبر میں اتارا اور (اندھیرے کی وجہ سے) اس کی قبر میں چراغ لے گئے۔

١٥٢١۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا

(١٥٢١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوا)).

[یہ روایت ابراہیم بن یزید الخوزی متروک الحدیث کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فرمایا: ''تم اپنے فوت شدگان کو رات کے وقت دفن نہ کرو، اِلّا یہ کہ تمہیں کوئی مجبوری ہو۔''

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)). [**ضعيف**، مسند احمد: ۳/ ۳۳٦، ولید بن مسلم وابوزبیر دونوں مدلس ہیں اور ابن لہیعہ مختلط ومدلس ہیں۔]

(۱۵۲۲) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے فوت شدگان کی نماز جنازہ رات اور دن کو (جب چاہو) پڑھو۔''

بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ.

باب: اہل قبلہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((آذِنُوْنِي بِهِ)) فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا ذَاكَ لَكَ. فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾)). (۹/ التوبة:۸۰) فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾. (۹/ التوبة:۸٤)

[قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّ الْقِيَامَ عَلَى الْقَبْرِ بِرٌّ لِلحَيِّ] [صحيح بخاري: ۱۲٦۹؛ صحيح مسلم: ۲۷۷٤ (۷۰۲۷)]

(۱۵۲۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) مرا تو اس کے بیٹے نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اپنی قمیص مبارک دیجیے، میں اسے اس میں کفن دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (کے جنازے) کی مجھے اطلاع دینا۔'' جب نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: یہ آپ کے لیے مناسب نہیں۔ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی، پھر آپ نے ان سے فرمایا: ''مجھے دو میں سے ایک امر انتخاب کرنے کی اجازت ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ ''آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں۔'' اس کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ ''(اے نبی!) ان (منافقوں) میں سے کوئی مر

جائے تو آپ اس کی نماز (جنازہ) نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ کسی زندہ آدمی کا قبر پر (دعا کے لیے) کھڑے ہونا نیکی ہے۔

١٥٢٤ـ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، وَسَهْلُ ابْنُ أَبِي سَهْلٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَاتَ رَأْسُ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ. وَأَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. وَأَنْ يُكَفِّنَهُ فِي قَمِيصِهِ. فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَفَّنَهُ فِي قَمِيصِهِ وَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦ﴾. (٩ / التوبة:٨٤)

[**منكر بزيادة الوصية**، یہ روایت مجالد بن سعید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٢٤) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی مر گیا۔ اس نے وصیت کی تھی کہ نبی ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور اپنی قمیص مبارک اسے بطور کفن پہنائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، اسے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیا اور اس کی تدفین کے بعد اس کی قبر پر (دعا کے لیے) کھڑے ہوئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦ﴾ ''(اے نبی!) ان (منافقوں) میں سے کوئی مر جائے تو آپ نہ اس کی نماز (جنازہ) پڑھیں اور نہ (دعا کرنے کی غرض سے) اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

١٥٢٥ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ. وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ)).

[**ضعيف**، حارث بن نبہان وعتبہ بن یقظان دونوں ضعیف ہیں، جبکہ ابوسعید المصلوب کذاب ہے۔]

(١٥٢٥) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر میت کی نماز جنازہ ادا کیا کرو اور ہر امیر کی زیر قیادت جہاد کرو۔''

١٥٢٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جُرِحَ، فَآذَتْهُ الْجِرَاحَةُ. فَدَبَّ إِلَى مَشَاقِصَ، فَذَبَحَ بِهَا نَفْسَهُ. فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: وَكَانَ ذَلِكَ

(١٥٢٦) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی شدید زخمی ہو گئے۔ زخموں کی تکلیف اس کے لیے ناقابلِ برداشت ہو گئی تو وہ پیٹ کے بل رینگ کر ایک (تیز دھار) تیر کے پھل کی طرف گئے اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ آپ نے یہ بطور تنبیہ کیا تھا۔

مِنْهُ أَدَبًا. [صحيح مسلم: ٩٧٨ (٢٢٦٢)؛ سنن ابي داود: ٣١٨٥؛ سنن الترمذي: ١٠٦٨؛ سنن النسائي: ١٩٦٦-]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

باب: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

١٥٢٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ. فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: ((فَهَلَّا آذَنْتُمُونِي)) فَأَتَى قَبْرَهَا، فَصَلَّى عَلَيْهَا. [صحيح بخاري: ٤٥٨؛ صحيح مسلم: ٩٥٦ (٢٢١٥)؛ سنن ابي داود: ٣٢٠٣-]

(١٥٢٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد کی صفائی ستھرائی کیا کرتی تھی۔ وہ (جب) رسول اللہ ﷺ کو نظر نہ آئیں تو کچھ دن بعد آپ نے ان کے بارے میں پوچھا، تو آپ سے عرض کیا گیا: وہ فوت ہوگئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھے کیوں نہ بتایا؟'' پھر آپ اس کی قبر کے پاس تشریف لائے اور نماز جنازہ ادا کی۔

١٥٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ. قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيعَ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيدٍ. فَسَأَلَ عَنْهُ. فَقَالُوا: فُلَانَةُ. قَالَ فَعَرَفَهَا وَقَالَ: ((أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهَا)) قَالُوا: كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا. فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِيَكَ. قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا. لَا أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ، مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، إِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ. فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ)) ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. [**صحيح**، سنن النسائي: ٢٠٢٤؛ مسند احمد: ٤/٣٨٨؛ ابن حبان: ٣٠٨٣؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٥٩١-]

(١٥٢٨) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے برادر اکبر یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ باہر گئے۔ جب آپ بقیع (قبرستان) میں پہنچے تو وہاں آپ کو ایک نئی قبر نظر آئی۔ آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: یہ فلاں خاتون کی قبر ہے۔ آپ نے اسے پہچان لیا اور فرمایا: ''تم لوگوں نے اس (کی وفات) سے مجھے آگاہ کیوں نہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور دوپہر کا آرام فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس طرح نہ کیا کرو۔ مجھے (آئندہ اس قسم کے فعل کی) خبر قطعاً نہ ہو، جب تک میں تمہارے درمیان ہوں تم میں سے جس کی بھی وفات ہو تو مجھے اطلاع دیا کرو، کیونکہ میرا ان کی نماز (جنازہ) پڑھنا ان کے لیے باعث رحمت ہے۔'' پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لائے، ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں اور آپ نے (جنازے میں) چار تکبیریں کہیں۔

١٥٢٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ

(١٥٢٩) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون فوت ہوگئی، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی گئی۔ آپ کو (بعد میں) اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے

ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ مَاتَتْ وَلَمْ يُؤْذَنْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ. فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ. فَقَالَ: ((**هَلَّا آذَنْتُمُونِي بِهَا**)) ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((**صُفُّوا عَلَيْهَا**)) فَصَلَّى عَلَيْهَا. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٤٤٤۔]

مجھے اس کی (وفات کی) اطلاع کیوں نہ دی؟'' پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ''صفیں بناؤ۔'' پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

١٥٣٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُهُ. فَدَفَنُوهُ بِاللَّيْلِ. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَعْلَمُوهُ. فَقَالَ: ((**مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟**)) قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ. وَكَانَتِ الظُّلْمَةُ. فَكَرِهْنَا أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ. فَأَتَى قَبْرَهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.

[صحيح بخاري: ١٢٤٧؛ صحيح مسلم: ٩٥٤ (٢٢١١)؛ سنن ابي داود: ٣١٩٦؛ سنن الترمذي: ١٠٣٧؛ سنن النسائي:٢٠٢٤۔]

(١٥٣٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص بیمار تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی بیمار پرسی کیا کرتے تھے۔ اس کی وفات ہوگئی۔ تو صحابہ نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی، آپ کو اس کی (وفات کی) اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی اطلاع دینے میں تمہیں کیا مانع تھا؟'' صحابہ نے عرض کیا: رات تھی اور اندھیرا بھی تھا، لہٰذا ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ آپ نے اس کی قبر پر جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

١٥٣١۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا قُبِرَ. [صحيح مسلم: ٩٥٥ (٢٢١٤)]

(١٥٣١) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قبر پر (میت کی) تدفین کے بعد نماز جنازہ ادا کی۔

١٥٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ. [**صحيح بما قبله**، تهذيب الكمال للمزي: ٢٨/ ٥٩٩، نیز دیکھیے حدیث سابق:١٥٣١۔]

(١٥٣٢) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک میت پر اس کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

١٥٣٣۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُّ

(١٥٣٣) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک رات اس کی وفات ہوگئی۔ (صحابہ کرام نے رات ہی کو اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے

الْمَسْجِدَ. فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا. فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُخْبِرَ بِمَوْتِهَا. فَقَالَ: ((أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهَا؟)) فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ، فَوَقَفَ عَلَى قَبْرِهَا، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ، وَدَعَا لَهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ. [یہ روایت ابن لہیعہ کے اختلاط و تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

دفن کر دیا) جب صبح رسول اللہ ﷺ کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی؟'' پھر آپ صحابہ کے ساتھ (قبرستان) تشریف لے گئے، اس کی قبر پر کھڑے ہو کر تکبیرات کہیں، لوگ آپ کی اقتدا میں تھے (یعنی انہوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی) اور آپ نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کی، پھر واپس تشریف لے آئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ.

باب: نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ کا بیان

١٥٣٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ))** فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْبَقِيعِ. فَصَفَّنَا خَلْفَهُ. وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. [صحيح بخاري: ١٣١٨؛ صحيح مسلم: ٩٥١ (٢٢٠٤)؛ سنن ابي داود: ٣٢٠٤؛ سنن النسائي: ١٩٧٣]

(۱۵۳۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام بقیع (قبرستان) کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ہماری صفیں بنائیں اور (خود) رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور (جنازے میں) چار تکبیریں کہیں۔

١٥٣٥ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، جَمِيعًا عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ، فَصَلُّوا عَلَيْهِ))** قَالَ فَقَامَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ. وَإِنِّي لَفِي الصَّفِّ الثَّانِي. فَصَلَّى عَلَيْهِ صَفَّيْنِ. [صحيح مسلم: ٩٥٣ (٢٢١٠)؛ سنن الترمذي: ١٠٣٩؛ سنن النسائي: ١٩٧٦۔]

(۱۵۳۵) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا (دینی) بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے، اس کی نماز جنازہ پڑھو۔'' آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ آپ نے (صحابہ کی) دو صفیں بنائیں، اور میں دوسری صف میں تھا۔

١٥٣٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ،

(۱۵۳۶) مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا (دینی) بھائی نجاشی فوت ہو گیا

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ. فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ.

[صحيح، المصنف لابن ابي شيبة: ٣/ ٣٦٢؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧/ ٣٠٦ یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

ہے، اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔" چنانچہ ہم نے آپ کی اقتدا میں دو صفیں بنالیں۔

١٥٣٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى أَخٍ لَكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ أَرْضِكُمْ)) قَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: ((النَّجَاشِيُّ)).

[صحيح، مسند احمد: ٤/ ٧، نیز دیکھیے حدیث سابق: ١٥٣٥، ١٥٣٦۔]

(١٥٣٧) حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ باہر (جنازہ گاہ کی طرف) تشریف لے گئے اور فرمایا: "تم اپنے اس (دینی) بھائی کی نماز جنازہ پڑھو جو دیارِ غیر میں فوت ہو گیا ہے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "نجاشی۔"

١٥٣٨ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو السَّكَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [صحيح]

(١٥٣٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ وَمَنِ انْتَظَرَ دَفْنَهَا.

باب: نماز جنازہ پڑھنے اور میت کی تدفین تک وہیں ٹھہرنے کے ثواب کا بیان

١٥٣٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ. وَمَنِ انْتَظَرَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قَالُوا: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ)). [صحيح بخاري: ١٣٢٥؛ صحيح مسلم: ٩٤٥ (٢١٩٠، ٢١٨٩)؛ سنن النسائي: ١٩٩٥۔]

(١٥٣٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص (کسی میت کی) نماز جنازہ پڑھے، اسے ایک قیراط ثواب ہے اور جو انتظار کرتا رہے حتی کہ اس (کی تدفین) سے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔" صحابہ نے دریافت کیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "دو پہاڑوں کے برابر۔"

١٥٤٠ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ

(١٥٤٠) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی نماز جنازہ پڑھے، اسے ایک قیراط ثواب ہے اور جو

ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ. وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ**)) قَالَ: فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ؟ فَقَالَ: ((**مِثْلُ أُحُدٍ**)).[صحيح مسلم: ٩٤٦ (٢١٩٦)]

(نماز کے بعد) میت کی تدفین تک موجود رہے، اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔" نبی ﷺ سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "جبلِ احد کے برابر۔"

١٥٤١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ. وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْقِيرَاطُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ هَذَا**)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ١٣١ـ]

(۱۵۴۱) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی، اسے ایک قیراط ثواب ہے اور جو اس کی تدفین تک موجود رہا، اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیراط (اجر کے لحاظ سے) اس جبلِ احد سے بھی بڑا ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ.

باب: جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان

١٥٤٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ**)).

[صحيح بخاري: ١٣٠٧، ١٣٠٨؛ صحيح مسلم: ٩٥٨ (٢٢١٧)؛ سنن ابي داود: ٣١٧٢؛ سنن الترمذي: ١٠٤٢؛ سنن النسائي: ١٩١٤ـ]

(۱۵۴۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا اسے (زمین پر) رکھ دیا جائے۔"

١٥٤٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجِنَازَةٍ. فَقَامَ، وَقَالَ: ((**قُومُوا. فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٢٨٧، ٣٤٣ـ]

(۱۵۴۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: "تم بھی کھڑے ہو جاؤ، کیونکہ موت کی ایک گھبراہٹ ہوتی ہے۔"

١٥٤٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِجِنَازَةٍ، فَقُمْنَا. حَتَّى جَلَسَ، فَجَلَسْنَا.

[صحيح مسلم: ٩٦٢ (٢٢٢٧)؛ سنن ابي داود: ٣١٧٥؛ سنن الترمذي: ١٠٤٤؛ سنن النسائي: ٢٠٠٠-]

(۱۵۴۴) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے لیے کھڑے ہو گئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے حتی کہ (جب) آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

١٥٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اتَّبَعَ جِنَازَةً، لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ. فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ: هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((خَالِفُوهُمْ)). [سنن ابي داود: ٣١٧٦؛ سنن الترمذي: ١٠٢٠ یہ روایت عبداللہ بن سلیمان ضعیف اور اس کے والد منکر الحدیث کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۵۴۵) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے کے ساتھ جاتے تو آپ میت کو لحد میں اتارے جانے تک نہ بیٹھتے۔ آپ ﷺ سے ایک یہودی عالم ملا تو (دوران گفتگو میں) اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھنے لگے اور فرمایا: ''ان (یہودیوں) کی مخالفت کیا کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ.

باب: اس امر کا بیان کہ قبرستان میں جا کر کیا کہا جائے

١٥٤٦۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ. فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ. أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ. اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ)).

[مسند احمد: ٦/ ٧١؛ مسند ابي يعلى: ٤٥٩٣ یہ روایت عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۵۴۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، ایک رات میں نے نبی ﷺ کو (بستر پر) موجود نہ پایا۔ پھر دیکھا تو آپ بقیع (قبرستان) میں مل گئے۔ آپ نے یوں دعا کی: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ. أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ. اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ)) ''اہلِ ایمان اصحاب قبور! آپ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں۔ یا اللہ! ہمیں ان (بھائیوں کی وفات پر صبر و تحمل) کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ان کے بعد ہمیں فتنوں اور

آزمائشوں میں مبتلا نہ کرنا۔"

١٥٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ: حَدَّثَنَا [أَبُو] أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ. كَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ. نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. [صحيح مسلم: ٩٧٥ (٢٢٥٧)؛ سنن النسائي: ٢٠٤١.]

(١٥٤٧) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں قبرستان جانے کی دعا سکھایا کرتے تھے، چنانچہ جب ان میں سے کوئی قبرستان جاتا تو وہ یوں دعا کرتا: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ. نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ] "اے اہل ایمان و اہلِ اسلام اصحابِ قبور! آپ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے حق میں عافیت کی دعا کرتے ہیں۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَقَابِرِ.

باب: قبرستان میں بیٹھنے کا بیان

١٥٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ. فَقَعَدَ حِيَالَ الْقِبْلَةِ.

[سنن ابي داود: ٣٢١٢؛ سنن النسائي: ٢٠٠٢؛ مسند احمد: ٤/ ٢٨٧، ٢٨٨، یہ روایت یونس بن خباب ضعیف رافضی کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٤٨) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک جنازے کے ساتھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے۔

١٥٤٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ. فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ. فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا. كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ. [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

(١٥٤٩) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک جنازے کے ساتھ گئے۔ پس ہم قبر تک پہنچے تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی خاموشی سے بیٹھ گئے، گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ.

باب: میت کو قبر میں اتارنے کا بیان

١٥٥٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

(١٥٥٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا تو نبی ﷺ یہ پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ

ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ، قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ. وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)). وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً: إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ. وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)). وَقَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: ((بِسْمِ اللَّهِ. وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٠٤٦ یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ دیکھیے: سنن ابي داود: ٣٢١٣۔]

رَسُولِ اللَّهِ)) ''اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول کی ملت یعنی طریقے کے مطابق۔''

اس حدیث کے ایک راوی ابو خالد (سلیمان بن حیان الاحمر) نے ایک موقع پر کہا: جب میت کو لحد (بغلی قبر) میں رکھا جاتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) ''اللہ کے نام سے اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق۔''

اور ہشام نے اپنی روایت میں (یہ الفاظ) ذکر کیے ہیں: ((بِسْمِ اللَّهِ. وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) ''اللہ کے نام سے، اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ (ﷺ) کی ملت پر۔''

١٥٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ: حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً.

[**ضعيف جدا**، مندل بن علی اور محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع دونوں ضعیف ہیں۔]

(١٥٥١) ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو سر کی طرف سے قبر میں اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

١٥٥٢۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، وَاسْتُقْبِلَ اسْتِقْبَالًا. [**منكر**، عطیہ العوفی مشہور ضعیف ومتروک راوی ہے۔]

(١٥٥٢) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قبلے کی جانب سے لیا گیا اور (قبر میں داخل کرنے کے بعد) آپ کا رخ انور قبلے کی طرف کر دیا گیا۔

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [الْكَلْبِيُّ]: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَضَرْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جِنَازَةٍ. فَلَمَّا وَضَعَهَا فِي اللَّحْدِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ. فَلَمَّا أُخِذَ فِي

(١٥٥٣) سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوا۔ جب انہوں نے میت کو لحد (قبر) میں رکھا تو فرمایا: [بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ] ''اللہ کے نام سے، اسی کی راہ میں اور اس کے رسول کے طریقے پر۔'' اور جب لحد

تَسْوِيَةِ اللَّبِنِ عَلَى اللَّحْدِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ، عَنْ جَنْبَيْهَا، وَصَعِّدْ رُوحَهَا، وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا. قُلْتُ: يَا ابْنَ عُمَرَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ أَمْ قُلْتَهُ بِرَأْيِكَ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَقَادِرٌ عَلَى الْقَوْلِ. بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٥٥ حماد بن عبدالرحمٰن ضعیف اور ادریس بن صبیح مجہول ہے۔]

(قبر) پر کچی اینٹیں لگانا شروع کی گئیں تو یہ دعا کی: [اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَعِّدْ رُوحَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا] ''یا اللہ! اسے شیطان سے اور عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! زمین کو اس کے پہلوؤں سے دور رکھ، یعنی اس کے لیے قبر کو فراخ کر دے، اس کی روح کو اعلیٰ مقام تک پہنچا دے اور اسے اپنی خوشنودی سے سرفراز فرما۔'' سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! یہ دعا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا آپ نے اسے اپنی رائے سے کہا ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اگر یہ میری رائے ہوتی، تو پھر تو) میں باتیں بنانے پر قادر ہوں، لیکن (نہیں) یہ چیز میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ اللَّحْدِ.

باب: اس امر کا بیان کہ لحد (بغلی قبر) بنانا مستحب ہے

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى يَذْكُرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا))**. [سنن ابي داود: ٣٢٠٨؛ سنن الترمذي: ١٠٤٥؛ سنن النسائي: ٢٠١٠، یہ روایت عبدالاعلیٰ ثعلبی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٥٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لحد ہمارے لیے ہے اور شق (صندوقی قبر) دوسروں کے لیے ہے۔''

١٥٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا))**. [مسند احمد: ٤/ ٣٥٧، ٣٥٩؛ مسند الحميدي: ٨٠٨ ابوالیقظان عثمان بن عمیر ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(١٥٥٥) جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لحد ہمارے لیے ہے اور شق (صندوقی قبر) دوسروں کے لیے ہے۔''

١٥٥٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ: أَلْحِدُوا لِي لَحْدًا، وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا، كَمَا فُعِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [صحيح مسلم: ٩٦٦ (٢٢٤٠)؛ سنن النسائي: ٢٠٠٩-]

(۱۵۵۶) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میرے لیے لحد بنانا اور (میری قبر میں) مجھ پر کچی اینٹیں لگانا، جیسے رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ.

باب: شق (صندوقی قبر) کا بیان

١٥٥٧ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَآخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوا: نَسْتَخِيرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا. فَأَيُّهُمَا سُبِقَ تَرَكْنَاهُ. فَأُرْسِلَ إِلَيْهِمَا. فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ. فَلَحَدُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٣١٩، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(۱۵۵۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو مدینہ منورہ میں ایک شخص لحد تیار کرتا تھا اور دوسرا شق بناتا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے بہتر صورت کی رہنمائی چاہتے ہیں۔ ہم دونوں کو بلانے کے لیے آدمی بھیج دیتے ہیں۔ ان میں سے جو پیچھے رہ گیا ہم اسے چھوڑ دیں گے اور جو پہلے آگیا اسی کو قبر کی تیاری کا کہہ دیں گے۔ لحد بنانے والا پہلے آپہنچا تو صحابہ کرام نے نبی ﷺ کے لیے لحد ہی بنوائی۔

١٥٥٨ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِّ. حَتَّى تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ. وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَصْخَبُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. فَأَرْسَلُوا إِلَى الشَّقَّاقِ وَاللَّاحِدِ جَمِيعًا. فَجَاءَ اللَّاحِدُ، فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ دُفِنَ ﷺ. [**حسن**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(۱۵۵۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کے لیے لحد یا شق بنانے کے بارے صحابہ کی آراء اس حد تک مختلف ہوگئیں کہ ان کے درمیان تکرار ہوئی اور ان کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس شور نہ کرو، آپ کی زندگی میں بھی اور آپ کی وفات کے بعد بھی، یا اسی طرح کے الفاظ کہے۔ چنانچہ انہوں نے (مشاورت کے بعد) لحد اور شق تیار کرنے والے دونوں آدمیوں کو بلانے کے لیے پیغام بھیجے تو لحد بنانے والا پہلے آگیا، لہٰذا اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد تیار کی، پھر آپ کو دفن کیا گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ.

باب: قبر کھودنے کا بیان

١٥٥٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

(۱۵۵۹) ادرع سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں ایک رات رسول

الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ قَالَ: جِئْتُ لَيْلَةً أَحْرُسُ النَّبِيَّ ﷺ. فَإِذَا رَجُلٌ قِرَاءَتُهُ عَالِيَةٌ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مُرَاءٍ. قَالَ فَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ. فَفَرَغُوا مِنْ جِهَازِهِ. فَحَمَلُوا نَعْشَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْفُقُوا بِهِ، رَفَقَ اللَّهُ بِهِ. إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ: ((أَوْسِعُوا لَهُ. أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: ((أَجَلْ. إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). [ضعيف، موسیٰ بن عبیدہ الربذی ضعیف ہے۔]

اللہ ﷺ کا پہرہ دینے کے لیے آیا، ایک آدمی بلند آواز سے تلاوت کر رہا تھا۔ نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی تو ریا کار ہے۔ پھر وہ مدینہ میں ہی فوت ہو گیا۔ صحابہ کرام اس کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے، اور اس کی میت اٹھائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کے ساتھ نرمی کرو، اللہ بھی اس کے ساتھ خوب نرمی کرے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا تھا۔''
راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کی قبر خود تیار کرائی اور (صحابہ سے) فرمایا: ''اس کی قبر کشادہ کرو۔ اللہ اس پر کشادگی فرمائے۔'' بعض صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو (اس کی وفات سے) سخت صدمہ پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا۔''

١٥٦٠۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٧١٣؛ سنن النسائي: ٢٠١١؛ مسند احمد: ٢٠/٤۔]

(١٥٦٠) سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قبروں کو) کشادہ اور اچھی طرح کھودو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَلَامَةِ فِي الْقَبْرِ.

باب: قبر پر نشان رکھنے کا بیان

١٥٦١۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَيُّوبَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بِصَخْرَةٍ. [حسن صحيح]

(١٥٦١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر بطورِ علامت ایک پتھر رکھا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقُبُورِ وَتَجْصِيصِهَا وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا.

باب: قبروں پر عمارت بنانا، انہیں پختہ کرنا اور ان پر لکھنا ممنوع ہے

١٥٦٢ـ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ [تَجْصِيصِ] الْقُبُورِ. [صحيح مسلم: ٩٧٠ (٢٢٤٥)؛ سنن ابي داود: ٣٢٢٥، ٣٢٢٦؛ سنن الترمذي: ١٠٥٢؛ سنن النسائي: ٢٠٣٠ـ]

(١٥٦٢) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٥٦٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٢٦؛ سنن الترمذي: ١٠٥٢؛ سنن النسائي: ٢٠٢٨، واصلهٗ عند مسلم: ٩٧٠ـ]

(١٥٦٣) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر پر کچھ لکھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٥٦٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا [وُهَيْبٌ]: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ. [**صحيح**، مسند ابي يعلى: ١٠٢٠، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ٩٧٠ (٢٢٤٥)]

(١٥٦٤) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبر پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَثْوِ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ.

باب: قبر پر ہاتھوں سے مٹی ڈالنا

١٥٦٥ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُلْثُومٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ. فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا. [تهذيب الكمال للمزي: ١١/ ٣١٢، یہ روایت یحیٰی بن کثیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ـ]

(١٥٦٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر آپ اس کی قبر پر آئے اور اس کے سر کی جانب سے اس پر مٹی کے تین لپ ڈالے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ

باب: قبروں پر چلنے اور ان کے اوپر بیٹھنے

عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا.

کی ممانعت کا بیان

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحْرِقُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)).

[صحيح مسلم: ٩٧١ (٢٢٤٨)]

(١٥٦٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھے جو اسے جلا ڈالے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔“

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَمْشِيَ عَلَى جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ. وَمَا أُبَالِي أَوَسْطَ الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي، أَوْ وَسْطَ السُّوقِ)).

[یہ روایت عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٦٧) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کی قبر پر چلنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں آگ کے انگارے یا تلوار (کی دھار) پر چلوں یا اپنا جوتا پاؤں سے سی لوں، اور مجھے ان دو باتوں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا کہ میں قبروں کے درمیان قضائے حاجت کروں یا سرِ بازار قضائے حاجت کروں۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْعِ النَّعْلَيْنِ فِي الْمَقَابِرِ.

باب: قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا بیان

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ، عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ مَا تَنْقِمُ عَلَى اللَّهِ؟ أَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا. كُلُّ خَيْرٍ قَدْ آتَانِيهِ اللَّهُ. فَمَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ: ((أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا)). ثُمَّ مَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ: ((سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا

(١٥٦٨) بشیر ابن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”ابن خصاصیہ! تمہیں اللہ تعالیٰ سے کیا شکوہ ہے؟ جبکہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی شکوہ نہیں، مجھے اللہ نے ہر بھلائی عطا فرمائی ہے (چلتے چلتے) آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”یہ لوگ بہت زیادہ بھلائی سے سرفراز ہوئے۔“ اس کے بعد آپ کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا تو فرمایا: ”یہ لوگ بہت زیادہ بھلائی سے محروم رہ گئے۔“

كَثِيرًا)) قَالَ: فَالْتَفَتَ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ. فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا))

(اسی دوران میں) آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے جوتوں والے! انہیں اتار دے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ يَقُولُ: حَدِيثٌ جَيِّدٌ، وَرَجُلٌ ثِقَةٌ. [حسن، سنن ابي داود: ٣٢٣٠؛ سنن النسائي: ٢٠٤٩؛ ابن حبان: ٣١٧٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧٣۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ محمد بن بشار سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: عبداللہ بن عثمان فرمایا کرتے تھے کہ یہ حدیث عمدہ اور اس کا راوی (خالد بن سمیر) ثقہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.

باب: قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

١٥٦٩ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**زُورُوا الْقُبُورَ. فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ**)). [صحيح مسلم: ٩٧٦ (٢٢٥٨)؛ سنن ابي داود: ٣٢٣٤؛ سنن النسائي: ٢٠٣٥۔]

(١٥٦٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبروں کی زیارت کیا کرو۔ یہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہے۔''

١٥٧٠ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا التَّيَّاحِ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.

[صحيح، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٧٨؛ مسند ابي يعلىٰ: ٤٨٧١؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧٦۔]

(١٥٧٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٥٧١ ۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ، عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا. فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ**)).

[ضعيف، مسند احمد: ١/ ٤٥٢؛ مسند ابي يعلىٰ: ٥٢٩٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٧٧؛ ابن حبان: ٩٨١ ابن جريج

(١٥٧١) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ اس (عمل) سے دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی اور آخرت یاد رہتی ہے۔''

مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ.

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ. فَقَالَ: ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ. فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ)). [صحيح، دیکھیے حدیث:۱۵۶۹۔]

باب: مشرکوں کی قبروں کی زیارت کا بیان

(۱۵۷۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود بھی روئے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رُلایا، پھر آپ نے فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی، اور میں نے اپنے رب سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اس کی اجازت دے دی، لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو۔ اس سے تمہیں موت یاد رہے گی۔“

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَكَانَ وَكَانَ. فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: ((فِي النَّارِ)) قَالَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ أَبُوكَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَيْثُمَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ، فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ)) قَالَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ، بَعْدُ. وَقَالَ: لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَبًا. مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ إِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ.

[یہ روایت امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۵۷۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا والد صلہ رحمی کرتا تھا اور اس میں یہ یہ خوبیاں تھیں۔ اب وہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ جہنم میں ہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شاید اسے (یہ سن کر) رنج ہوا، تو اس نے (دوبارہ) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے والد کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم جس مشرک کی قبر کے پاس سے گزرو تو اسے جہنم کی بشارت دے دو۔“ اس اعرابی نے بعد میں اسلام قبول کرلیا، اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک مشکل کام کا مکلّف کر دیا ہے۔ میں جس کافر کی قبر کے پاس سے بھی گزرتا ہوں، اسے جہنم کی بشارت دیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ النِّسَاءِ الْقُبُورَ.

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو بِشْرٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ

باب: عورتوں کا (کثرت سے) قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے

(۱۵۷۴) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ وَقَبِيصَةُ كُلُّهُمْ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ بَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ زُوَّارَاتِ الْقُبُورِ. [حسن، مسند احمد: ٣/ ٤٤٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧٤-]

١٥٧٥- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ زُوَّارَاتِ الْقُبُورِ.

[حسن بما قبله، سنن ابي داود: ٣٢٣٦؛ سنن الترمذي: ٣٢٠؛ سنن النسائي: ٢٠٤٤-]

(١٥٧٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

١٥٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ [الْعَسْقَلَانِيُّ] أَبُو نَصْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَالِبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ زُوَّارَاتِ الْقُبُورِ. [حسن، سنن الترمذي: ١٠٥٦؛ مسند احمد: ٢/ ٣٣٧؛ ابن حبان: ٣١٧٨-]

(١٥٧٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ.

باب: عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا

١٥٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

[صحيح بخاري: ٣١٣؛ صحيح مسلم: ٩٣٨ (٢١٦٦)]

(١٥٧٧) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن اس بارے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

١٥٧٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ [سَلْمَانَ]، عَنْ دِينَارٍ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوسٌ. فَقَالَ: ((مَا يُجْلِسُكُنَّ؟)) قُلْنَ: نَنْتَظِرُ الْجِنَازَةَ. قَالَ:

(١٥٧٨) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو کچھ عورتوں کو (راستے میں) بیٹھے دیکھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم کس لیے بیٹھی ہو؟'' تو انہوں نے عرض کیا: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اسے غسل دو گی؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم

((هَلْ تَغْسِلْنَ؟)) قُلْنَ: لَا. قَالَ: ((هَلْ تَحْمِلْنَ؟)) قُلْنَ: لَا. قَالَ: ((هَلْ تُدْلِيْنَ فِيمَنْ يُدْلِي؟)) قُلْنَ: لَا. قَالَ: ((فَارْجِعْنَ مَأْزُورَاتٍ، غَيْرَ مَأْجُورَاتٍ)).

[ضعیف، السنن الکبریٰ للبیهقي: ٤/ ٧٧ اسماعیل بن سلمان الکوفی ضعیف ہے۔]

اسے (میت کی چارپائی کو) کندھا دو گی؟" انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا اسے قبر میں اتارنے والوں کے ساتھ مل کر تم اسے قبر میں اتارو گی؟" انہوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: "گناہ لے کر اور بغیر اجر و ثواب کے واپس لوٹ جاؤ۔"

بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ النِّيَاحَةِ.

باب: نوحہ (چیخنے چلانے) سے ممانعت کا بیان

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الصَّهْبَاءِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ (٦٠/ الممتحنة:١٢) قَالَ: ((النَّوْحُ)).

[حسن، سنن الترمذي: ٣٣٠٧؛ مسند احمد: ٦/ ٣٢٠۔]

(۱۵۷۹) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آیت: ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ "اور (یہ عورتیں) نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔" کی تفسیر میں نبی ﷺ نے فرمایا: "اس سے نوحہ مراد ہے۔"

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ: خَطَبَ مُعَاوِيَةُ بِحِمْصَ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

[مسند احمد: ٤/ ١٠١؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٣٧٣۔ یہ روایت عبداللہ بن دینار (ضعیف) اور حریز مولیٰ معاویہ (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۵۸۰) حریز مولیٰ معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص شہر میں خطبہ دیا تو دوران خطبہ میں انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ [أَبِي] كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ أَوْ أَبِي مُعَانِقٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَإِنَّ النَّائِحَةَ إِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ قَطَعَ اللَّهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ)). [صحيح، المصنف لعبدالرزاق: ٦٦٨٦ شواہد کے ساتھ "صحیح" ہے۔ دیکھیے صحیح مسلم: ٩٣٤ (٢١٦٠)]

(۱۵۸۱) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نوحہ کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے، اگر نوحہ کرنے والی عورت توبہ کیے بغیر مر گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تارکول کے کپڑے اور آگ کے شعلوں کی قمیص بنائے گا۔"

١٥٨٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. فَإِنَّ النَّائِحَةَ إِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ، فَإِنَّهَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلُ مِنْ قَطِرَانٍ، ثُمَّ يُعْلَى عَلَيْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ))**. [**صحيح**، یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے حدیث سابق: ۱۵۸۱۔]

(۱۵۸۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ نوحہ کرنے والی عورت نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم پر تارکول کی قمیصیں ہوں گی، پھر ان پر آگ کے شعلوں کی قمیص پہنائی جائے گی۔''

١٥٨٣ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جِنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ. [مسند احمد: ٢/ ٩٢ یہ روایت ابو یحییٰ القتات (متکلم فیہ) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۵۸۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی کوئی عورت ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ.

باب: (غم کے موقع پر) چہرہ پیٹنا اور گریبان چاک کرنے کی ممانعت

١٥٨٤ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))**. [صحيح بخاري: ١٢٩٤؛ صحيح مسلم: ١٠٣ (٢٨٥)؛ سنن الترمذي: ٩٩٩؛ سنن النسائي: ١٨٦١، ١٨٦٥۔]

(۱۵۸۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (غم کے موقع پر) گریبان چاک کرے، چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی طرح نوحہ و بین کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

١٥٨٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرِ الْمُحَارِبِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ كَرَامَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا، وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ. [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة: ٣/ ٢٩٠؛ ابن حبان: ٣١٥٦ـ]

(١٥٨٥) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (غم کے موقع پر) اپنے چہرے کو نوچنے والی پر اپنا گریبان چاک کرنے والی پر اور ہلاکت و بربادی کے الفاظ پکار کر کہنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

١٥٨٦ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَبِي بُرْدَةَ. قَالَا: لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ. فَأَفَاقَ، فَقَالَ لَهَا: أَوَمَا عَلِمْتِ أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ))**. [صحيح مسلم: ١٠٤ (٢٨٨)؛ سنن النسائي: ١٨٦٤ـ]

(١٥٨٦) عبدالرحمٰن بن یزید اور ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہما کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت جب ان پر غشی طاری ہوئی تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ بلند آواز سے رونے لگیں۔ جب انہیں کچھ افاقہ ہوا تو انہوں نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جس آدمی سے رسول اللہ ﷺ نے بے زاری کا اظہار کیا ہے میں بھی اس سے بے زار ہوں۔ اس سے قبل ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص (غم کے وقت) سر منڈائے، بین کرے یا کپڑے پھاڑے، میں اس سے بے زار ہوں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ.

باب: میت پر رونے کا بیان

١٥٨٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي جِنَازَةٍ. فَرَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((دَعْهَا يَا عُمَرُ. فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ))**.

(١٥٨٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روتے ہوئے) دیکھا، تو انہوں نے اسے بلند آواز سے منع کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اسے چھوڑ دو، کیونکہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غمگین ہے، اور ابھی صدمہ تازہ ہے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے انہوں نے عفان سے، انہوں نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے وہب بن کیسان سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انہوں نے سلمہ بن ازرق

بِنَحْوِهِ. [ضعيف، سنن النسائي: ١٨٥٩ سلمہ بن ازرق مجہول ہے۔]

سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔

١٥٨٨۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي. فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا. فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ ((**لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى. وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى. فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ**)) . فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْتُ مَعَهُ. وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ . فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا الصَّبِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَرُوحُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ. قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنَّةٌ. قَالَ: فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**الرَّحْمَةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي بَنِي آدَمَ. وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ**)). [صحيح بخاري: ١٢٨٤؛ صحيح مسلم: ٩٢٣ (٢١٣٥)؛ سنن ابي داود: ٣١٢٥؛ سنن النسائي: ١٨٦٩۔]

(١٥٨٨) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) کا بیٹا (علی بن ابی العاص بن ربیع) حالت نزع میں تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھجوایا کہ ''اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لے، اور اسی کا ہے جو وہ دے دے اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے، لہٰذا انہیں (زینب رضی اللہ عنہا کو) صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔'' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے قسم دی (کہ آپ ضرور تشریف لائیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر جانے کے لیے اٹھے تو میں (اسامہ) معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم بھی اٹھ کر آپ کے ہمراہ گئے۔ جب ہم گھر میں پہنچے تو انہوں نے بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ اس وقت اس کی روح اس کے سینے میں (نکلنے کے قریب) تھی۔ راوی نے کہا: میں سمجھتا ہوں (بچے کی حالت اس طرح ہوگئی تھی) گویا کوئی پرانی مشک ہو۔ (یہ منظر دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ رحمت وشفقت (کا جذبہ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان (کے دل) میں رکھا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے انہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔''

١٥٨٩ ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِبْرَاهِيمُ، بَكَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ الْمُعَزِّي، إِمَّا أَبُو بَكْرٍ، وَإِمَّا عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ

(١٥٨٩) اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ تعزیت کرنے والے ایک شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ یا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ تو اللہ کے حق کی عظمت کا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے ہیں۔ رسول

عَظَّمَ اللّٰهُ حَقَّهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ. لَوْلَا أَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَمَوْعُودٌ جَامِعٌ، وَأَنَّ الْآخِرَ تَابِعٌ لِلْأَوَّلِ لَوَجَدْنَا عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَفْضَلَ مِمَّا وَجَدْنَا. وَإِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُوْنَ)). [**حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ١٧٠، ١٧١۔]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غمگین ہے، اس کے باوجود ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ (یہ موت) سچا وعدہ ہے اور اس کے نتیجے میں سب لوگ (عالم آخرت میں ایک جگہ) اکٹھے ہونے والے ہیں اور بعد والے پہلوں کے پیچھے پیچھے جانے والے ہیں تو اے ابراہیم! جتنا غم ہمیں اب ہو رہا ہے اس سے بھی زیادہ غم ہوتا اور ہم تیری (جدائی کی) وجہ سے انتہائی غمگین ہیں۔''

١٥٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهَا: قُتِلَ أَخُوكِ فَقَالَتْ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. قَالُوا: قُتِلَ زَوْجُكِ. قَالَتْ: وَاحُزْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةً، مَا هِيَ لِشَيْءٍ)).

[**ضعیف**، عبداللہ بن عمر العمری ضعیف ہے۔]

(١٥٩٠) محمد بن عبداللہ بن جحش سے روایت ہے کہ (ان کی پھوپھی) حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو (غزوۂ احد کے دن) بتایا گیا کہ ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ انہوں نے (کمال صبر کا مظاہر کرتے ہوئے) کہا: ان پر اللہ کی رحمت ہو، ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' (کچھ دیر بعد لوگوں نے انہیں) کہا: آپ کے شوہر شہید ہو گئے ہیں۔ انہوں نے (بے ساختہ) کہا: ہائے میرا غم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوی کو شوہر سے جو قلبی لگاؤ ہوتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ہوتا۔''

١٥٩١۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِنِسَاءِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَبْكِيْنَ هَلْكَاهُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ)) فَجَاءَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ يَبْكِيْنَ حَمْزَةَ. فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَيْحَهُنَّ مَا انْقَلَبْنَ بَعْدُ؟ مُرُوْهُنَّ فَلْيَنْقَلِبْنَ، وَلَا يَبْكِيْنَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٠؛ مسند ابي يعلى: ٣٥٧٦۔]

(١٥٩١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا گزر بنو عبدالاشہل کی خواتین کے پاس سے ہوا۔ وہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے اپنے اقرباء پر رو رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمزہ رضی اللہ عنہ (کی شہادت) پر کوئی بھی رونے والا نہیں۔'' تو چند انصاری عورتیں آکر حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: ''افسوس! کیا یہ عورتیں ابھی تک واپس نہیں گئیں۔ انہیں حکم دو کہ واپس لوٹ جائیں اور آج کے بعد یہ کسی فوت ہونے والے پر نہ روئیں۔''

١٥٩٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرَاثِي. [**ضعيف**، ابراہیم بن مسلم

(١٥٩٢) عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ گوئی سے منع کیا ہے۔

الجری ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

باب: نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے

١٥٩٣۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ**)). [صحيح بخاري: ١٢٩٢؛ صحيح مسلم: ٩٢٧ (٢١٤٣)؛ سنن النسائي: ١٨٥٤۔]

(۱۵۹۳) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت پر نوحہ کیا جائے تو اس کی پاداش میں اسے عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے۔''

١٥٩٤۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، إِذَا قَالُوا: وَا عَضُدَاهُ. وَا كَاسِيَاهُ وَا نَاصِرَاهُ. وَا جَبَلَاهُ. وَنَحْوَ هٰذَا. يُتَعْتَعُ وَيُقَالُ: أَنْتَ كَذٰلِكَ؟ أَنْتَ كَذٰلِكَ؟**))

قَالَ أَسِيدٌ: فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ. إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ (٣٥/ فاطر:١٨) قَالَ: وَيْحَكَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ أَبَا مُوسَى حَدَّثَنِي، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَتَرَى أَنَّ أَبَا مُوسَى كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ أَوْ تَرَى أَنِّي كَذَبْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى؟. [**حسن**، سنن الترمذي: ١٠٠٣؛ مسند احمد: ٤/ ٤١٤۔]

(۱۵۹۴) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ رونے والے جب کہتے ہیں: ہائے میرا بازو، ہائے مجھے لباس مہیا کرنے والا! ہائے میرا حامی ومددگار! ہائے وہ پہاڑ جیسا عظیم اور اس قسم کے الفاظ...... تو اسے جھڑکا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: کیا تو ایسا ہی ہے؟ کیا تو ایسا ہی ہے؟''
اُسید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ (یہ حدیث سن کر) میں نے عرض کیا: سُبْحَانَ اللّٰہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ﴾ ''کہ کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' تو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: افسوس ہے! میں آپ کو بیان کر رہا ہوں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے؟ یا میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا ہے؟

١٥٩٥۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

(۱۵۹۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةٌ مَاتَتْ. فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ يَبْكُونَ عَلَيْهَا. قَالَ: ((فَإِنَّ أَهْلَهَا يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)). [**صحيح**، یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحيح بخاري: ١٢٨٩ وصحيح مسلم: ٩٣٢ (٢١٥٦)؛ سنن الترمذي: ١٠٠٦؛ سنن النسائي: ١٨٥٧۔]

ایک یہودی عورت مرگئی۔ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس کی وفات پر روتے سنا، آپ نے فرمایا: ''اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں، جبکہ اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ.

باب: مصیبت پر صبر کرنے کا بیان

١٥٩٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٩٨٧۔]

(١٥٩٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبر وہی ہے جو (عین) صدمے کے شروع میں کیا جائے۔''

١٥٩٧ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)). [**حسن**، مسند احمد: ٥/٢٥٨، ٢٥٩؛ الادب المفرد للبخاري: ٥٣٥۔]

(١٥٩٧) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تو (عین) صدمے کے شروع میں صبر کرے اور ثواب کی نیت رکھے تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کروں گا۔''

١٥٩٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَفْزَعُ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، مِنْ قَوْلِهِ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي، فَأْجُرْنِي فِيهَا، وَعَوِّضْنِي مِنْهَا إِلَّا آجَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا، وَعَاضَهُ خَيْرًا مِنْهَا)).

(١٥٩٨) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس مسلمان کو کوئی مصیبت درپیش آئے اور وہ اس پریشانی میں وہ کلمات کہتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، یعنی: ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي، فَأْجُرْنِي فِيهَا، وَعَوِّضْنِي مِنْهَا)) ''ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ! میں تجھ سے اپنی اس پریشانی پر اجر چاہتا ہوں، مجھے اس کا

قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ ذَكَرْتُ الَّذِي حَدَّثَنِي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي هَذِهِ. فَأْجُرْنِي عَلَيْهَا. فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: وَ عَوِّضْنِي خَيْرًا مِنْهَا، قُلْتُ فِي نَفْسِي: أُعَاضُ خَيْرًا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ ثُمَّ قُلْتُهَا. فَعَاضَنِي اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ. وَآجَرَنِي فِي مُصِيبَتِي.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٥١١؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٧٠؛ مسند احمد: ٤/ ٢٧۔]

اجر عطا فرما اور اس کا (بہتر) بدل نصیب فرما۔‘‘ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو مجھے وہ حدیث یاد آئی جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) مجھے بیان کی تھی۔ چنانچہ میں نے کہا: ’’إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي هَذِهِ. فَأْجُرْنِي عَلَيْهَا. جب میں نے ’’وَ عَوِّضْنِي خَيْرًا مِنْهَا‘‘ (یہ الفاظ) کہنے چاہے تو میں نے دل میں سوچا: کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر متبادل بھی مل سکتا ہے؟ تاہم میں نے (دعا کے) یہ الفاظ بھی ادا کر دیئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بدلے میں) محمد ﷺ عطا فرما دیئے اور مجھے میری مصیبت کا اجر بھی عطا فرما دیا۔

١٥٩٩۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السُّكَيْنِ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَابًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ. أَوْ كَشَفَ سِتْرًا. فَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّونَ وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ. فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ حَالِهِمْ، وَرَجَاءَ أَنْ يَخْلُفَهُ اللَّهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَآهُمْ. فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّمَا أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيبَتِهِ بِي، عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بِغَيْرِي. فَإِنَّ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدِي، أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مُصِيبَتِي)).

[یہ روایت موسیٰ بن عبیدہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٥٩٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ (مرض الموت کے دوران میں ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے وہ دروازہ کھولا یا پردہ ہٹایا جو آپ کے اور (مسجد میں موجود) لوگوں کے درمیان تھا۔ آپ نے لوگوں کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے انہیں اس بہترین حالت میں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ آپ کو یہ امید ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد بھی لوگوں کو اسی حالت میں رکھے گا، جس (بہترین) حالت میں آپ نے اس وقت لوگوں کو دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! جس کسی فرد کو یا (آپ نے فرمایا:) جس مومن کو کوئی پریشانی لاحق ہو تو اسے چاہیے کہ کسی دوسرے کی (موت کی) وجہ سے آنے والی پریشانی کو ہلکا کرنے کے لیے میری (وفات کی) وجہ سے پہنچنے والی پریشانی کو یاد کر لے، کیونکہ میرے کسی بھی امتی کو میرے (وفات کے) صدمے سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

١٦٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ فَاطِمَةَ

(١٦٠٠) حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جسے کوئی مصیبت درپیش آئی، پھر (کسی وقت دوبارہ) اسے وہ

بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ، فَذَكَرَ مُصِيبَتَهُ، فَأَحْدَثَ اسْتِرْجَاعًا، وَإِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهُ يَوْمَ أُصِيبَ)). [ضعيف جدا، مسند احمد: ١/ ٢٠١؛ مسند ابي يعلى: ٦٧٧٧ ہشام بن زیاد متروک اوراس کی والدہ مجہولہ ہے۔]

مصیبت یاد آئی اوراس نے نئے سرے سے "إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی ثواب (دوبارہ) لکھ دیتا ہے جتنا مصیبت پہنچنے کے دن (پڑھنے پر لکھا تھا)"

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا.

باب: مصیبت میں مبتلا شخص سے تعزیت کرنے کے ثواب کا بیان

١٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ أَبُو عُمَارَةَ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٥٩؛ مسند عبد بن حميد: ٢٨٧ یہ روایت قیس، ابوعمارہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٠١) عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو مومن اپنے بھائی سے کسی پریشانی یا غم کے موقع پر تعزیت کرے، اللہ سبحانہ اسے قیامت کے دن عزت وشرف کا لباس پہنائے گا۔"

١٦٠٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ. [قَالَ] حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ١٠٧٣ علی بن عاصم ضعیف ہے۔]

(١٦٠٢) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی مصیبت زدہ (پریشان حال) سے تعزیت کرتا، یعنی اس کی دل جوئی کرتا ہے تو اسے بھی اس مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ أُصِيبَ بِوَلَدِهِ.

باب: جس کے بچے فوت ہو جائیں اس کے ثواب کا بیان

١٦٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِرَجُلٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

(١٦٠٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا، لیکن صرف قسم پوری کرنے کے لیے۔"

[صحيح بخاري: ١٢٥١؛ صحيح مسلم: ٢٦٣٢ (٦٦٩٧)؛ سنن الترمذي: ١٠٦٠؛ سنن النسائي: ١٨٧٦-]

١٦٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا [حَرِيْزُ] بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شُفْعَةَ قَالَ: لَقِيَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ السُّلَمِيُّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ)). [**حسن**، مسند احمد: ٤/ ١٨٣؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ١٢٥-]

(۱۶۰۴) عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس آدمی کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں، وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اس کا استقبال کریں گے، جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

١٦٠٥- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ)). [صحيح بخاري: ١٢٤٨؛ سنن النسائي: ١٨٧٢-]

(۱۶۰۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرتے ہوئے جنت میں داخل کرے گا۔''

١٦٠٦- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا. قَالَ: ((وَوَاحِدًا)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٠٦١ ابو محمد مولیٰ عمر مجہول ہے اور ابو عبیدہ کا اپنے والد محترم سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(۱۶۰۶) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں، وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کے لیے ایک مضبوط آڑ ثابت ہوں گے۔'' ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دو نابالغ بچے فوت ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''دو بچے بھی (جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ ثابت ہوں گے) سید القراء ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا ایک نابالغ بچہ فوت ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایک بچہ بھی (جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ ثابت ہوگا)۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أُصِيبَ بِسِقْطٍ.

باب: ناتمام بچے کی پیدائش کا صدمہ برداشت کرنے کے ثواب کا بیان

١٦٠٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. [قَالَ:] حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَسِقْطٌ أُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيَّ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَارِسٍ أُخَلِّفُهُ خَلْفِي))**. [**ضعيف**، الضعيفه للالباني: ٤٣٠٧ یزید بن عبدالملک ضعیف ہے۔]

(١٦٠٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ناتمام بچہ آگے بھیجنا، اپنے پیچھے کسی سوار کو چھوڑنے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔“

١٦٠٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَبُوْ بَكْرٍ الْبَكَّائِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ أَبِيْهَا، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ. فَيُقَالُ: أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ. فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ))**.

(١٦٠٨) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ ناتمام بچے کے والدین کو جہنم میں داخل کرے گا تو وہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا، (پھر) اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا: اے اپنے رب سے تکرار کرنے والے ناتمام بچے! تو اپنے والدین کو جنت میں لے جا، چنانچہ وہ اپنی آنول سے انہیں کھینچ کرلے جائے گا اور جنت میں داخل کردے گا۔“

قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ: يُرَاغِمُ رَبَّهُ، يُغَاضِبُ. [**ضعيف**، مسند ابي يعلى: ٤٦٨؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١١٨٨٦ مندل ضعیف اور اسماء بنت عابس مجہولہ ہے۔]

ابو علی نے کہا: ”يُرَاغِمُ رَبَّهُ“ سے مراد ”يُغَاضِبُ“ ہے، یعنی وہ اپنے رب سے ناراض ہوگا۔

١٦٠٩ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ مَرْزُوْقٍ: حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ، إِذَا احْتَسَبَتْهُ))**. [مسند احمد: ٥/ ٢٤١؛ مسند عبد بن حميد: ١٢٢٠ یہ روایت یحییٰ بن عبیداللہ متروک کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٠٩) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ناتمام بچہ اپنی والدہ کو اپنی آنول کے ساتھ کھینچ کر جنت میں لے جائے گا، جبکہ اس نے (بچے کی وفات پر) صبر کیا ہو۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُبْعَثُ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ.

١٦١٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا. فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ، أَوْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ**)).

[**حسن**، سنن ابي داود: ٣١٣٢؛ سنن الترمذي: ٩٩٨؛ مسند احمد: ١/ ٢٠٥ـ]

باب: میت کے اہلِ خانہ کے ہاں کھانا بھیجنے کا بیان

(١٦١٠) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جب جعفر (طیار رضی اللہ عنہ) کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جعفر کے اہلِ خانہ کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان کے ہاں ایسی خبر آئی ہے، یا (فرمایا:) انہیں ایسا معاملہ پیش آیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے، یعنی اس صدمے کی وجہ سے وہ کچھ پکا اور کھا نہ سکیں گے۔''

١٦١١ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَبُو سَلَمَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ عِيسَى الْجَزَّارِ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَوْنٍ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا أُصِيبَ جَعْفَرٌ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ: ((**إِنَّ آلَ جَعْفَرٍ قَدْ شُغِلُوا بِشَأْنِ مَيِّتِهِمْ، فَاصْنَعُوا لَهُمْ طَعَامًا**)).

قَالَ عَبْدُاللَّهِ: فَمَا زَالَتْ سُنَّةً، حَتَّى كَانَ حَدِيثًا فَتُرِكَ.

[مسند احمد: ٦/ ٣٧٠ یہ روایت ام عون (مستورہ) اور ام عیسیٰ مجہولہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦١١) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب جعفر (طیار رضی اللہ عنہ) کی شہادت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہلِ خانہ کے پاس جا کر ان سے فرمایا: ''جعفر کے گھر والے اپنے فوت ہونے والے کی وجہ سے مشغول ہیں، لہٰذا تم ان کے لیے کھانا تیار کرو۔'' عبداللہ (بن ابی بکر) کا بیان ہے کہ امت میں یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ فخر و مباہات کا سبب بن گیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِجْتِمَاعِ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةِ الطَّعَامِ.

باب: اہلِ میت کے ہاں جمع ہونا اور (لوگوں کے لیے) کھانا تیار کرنے کی ممانعت کا بیان

١٦١٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، [أَبُو الْفَضْلِ. قَالَ:] حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ

(١٦١٢) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میت کے اہلِ خانہ کے پاس جمع ہونے اور (ان کی طرف سے لوگوں کے لیے) کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔

ابْنِ عَبْدِاللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا نَرَى الْإِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ، وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ، مِنَ النِّيَاحَةِ. [مسند احمد: ٢/ ٢٠٤؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢/ ٣٠٧ یہ روایت اسماعیل بن ابی خالد کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ غَرِيبًا.

باب: غریب الوطنی (پردیس میں) موت کا بیان

١٦١٣- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْهُذَيْلُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)). [**ضعيف**، مسند ابي يعلى: ٢٣٨١؛ المعجم الكبير للطبراني: ١١/ ٢٤٦ ابومنذر ہذیل بن حکم ضعیف ہے۔]

(١٦١٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غریب الوطنی (پردیس) کی موت شہادت ہے۔“

١٦١٤- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ. فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((**يَا لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ**)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((**إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ**)). [**حسن**، سنن النسائي: ١٨٣٣؛ مسند احمد: ٢/ ١٧٧؛ ابن حبان: ٢٩٣٤۔]

(١٦١٤) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ایک آدمی نے مدینہ میں وفات پائی، اس کی ولادت بھی مدینے میں ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر فرمایا: ”کاش! اس کی وفات، اس کی جائے پیدائش کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر ہوتی۔“ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ”آدمی جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر وفات پاتا ہے تو اس کے لیے مقامِ ولادت سے مقامِ وفات تک کی پیائش کر کے (اسے اتنی جگہ) جنت میں دی جاتی ہے۔“

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ مَرِيضًا.

باب: بیماری کی حالت میں وفات پانے والے کا بیان

١٦١٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ أَبِي السَّفَرِ. قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:

(١٦١٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے بیماری کی حالت میں موت آئے وہ شہید ہے، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور صبح وشام اسے جنت سے رزق دیا جاتا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ)). [**ضعيف جدا**، مسند ابي يعلى: ٦١٤٥؛ الموضوعات لابن الجوزى: ٣/ ٢١٦ ابراہیم بن محمد الاسلمی متروک ہے۔]

ہے۔"

بَابٌ: فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ عِظَامِ الْمَيِّتِ.

باب: مردے کی ہڈیاں توڑنے کی ممانعت کا بیان

١٦١٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ [قَالَ:] حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ [قَالَ:] حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٠٧؛ مسند احمد: ٦/ ٥٨؛ ابن حبان: ٣١٦٧۔]

(١٦١٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میت کی ہڈی توڑنا اسی طرح ہے (جس طرح) زندہ کی (ہڈی) توڑنا۔"

١٦١٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِ عَظْمِ الْحَيِّ فِي الْإِثْمِ. [**ضعيف**، یہ روایت عبداللہ بن زیاد مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦١٧) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "فوت شدہ آدمی کی ہڈی توڑنے کا گناہ ویسے ہی ہے جیسے زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی (آخری) بیماری کا بیان

١٦١٨ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِينِي، عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: اشْتَكَى فَعَلَقَ يَنْفُثُ. فَجَعَلْنَا نُشَبِّهُ نَفْثَهُ بِنَفْثَةِ آكِلِ الزَّبِيبِ وَكَانَ يَدُورُ

(١٦١٨) عبیداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی، امی جان! مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق کچھ بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیمار پڑے تو (بیماری کی شدت کی وجہ سے آپ سانس لیتے وقت) پھونک مارنے لگے۔ ہم آپ کی

عَلَى نِسَائِهِ. فَلَمَّا ثَقُلَ اسْتَأْذَنَهُنَّ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَأَنْ يَدُرْنَ عَلَيْهِ. قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ. وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ بِالْأَرْضِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ. فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّهِ عَائِشَةُ؟ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. [صحيح بخاري: ۱۹۸؛ صحيح مسلم: ٤١٨ (٩٣٧)؛ سنن النسائي: ٨٣٥۔]

پھونک کو مکھی کھانے والے آدمی کی پھونک سے تشبیہ دیتے تھے۔ آپ (ان ایام بیماری میں) تمام ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے تھے (لیکن) جب آپ زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ نے اپنی ازواج سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہنے کی اجازت طلب کی اور یہ کہ وہ وہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے، جبکہ آپ دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لیے ہوئے تھے) اور آپ کے قدم مبارک زمین پر (لگنے کی وجہ سے) لکیر بنا رہے تھے۔ ان دو میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

میں (عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ واقعہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے گوش گزار کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا آپ جانتے ہیں کہ (عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ) دوسرا آدمی کون تھا؟ جس کا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا؟ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

١٦١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ يَتَعَوَّذُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ. رَبَّ النَّاسِ. وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ. شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) فَلَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهُ وَأَقُولُهَا. فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى)). قَالَتْ: فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ ﷺ. [صحيح بخاري: ٥٦٧٥، ٥٧٤٣؛ صحيح مسلم: ٢١٩١ (٥٧٠٧)]

(۱۶۱۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے تھے: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ. رَبَّ النَّاسِ. وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ. شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ''لوگوں کے رب! بیماری کو (مکمل طور پر) دور فرما اور شفا عطا فرما، شفا دینے والا تو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا دوسری کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے ختم کر دے۔'' مرض الموت کے دوران میں جب نبی ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں یہ دعا پڑھ کر آپ کا ہاتھ مبارک تھام کر آپ کے جسد اطہر پر پھیرتی۔ آپ کی زندگی کے آخری دن جب میں یہی عمل دہرانے لگی تو آپ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مبارک چھڑوا لیا اور فرمایا: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) ''یا اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے عالی مرتبت رفیق کے ساتھ ملا دے۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ وہ آخری الفاظ ہیں جو میں نے آپ کی زبان مبارک سے سنے۔

١٦٢٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ (٤/ النساء:٦٩) فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ. [صحيح بخاري: ٤٥٨٦؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٤ (٦٢٩٥)]

(۱۶۲۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب نبی بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا جاتا ہے۔'' ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مرض الموت میں تھے تو ایک موقع پر آپ کی آواز (دھچکے کے بعد) بھاری ہوگئی، میں نے آپ کو فرماتے سنا: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ ''ان انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعامات فرمائے۔'' تو میں جان گئی کہ اب آپ کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

١٦٢١ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ. فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا، عَنْ شِمَالِهِ. ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا. فَبَكَتْ فَاطِمَةُ. ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا. فَضَحِكَتْ أَيْضًا. فَقُلْتُ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ. فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ: أَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ؟ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ. فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ. فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنِي أَنَّ جِبْرَائِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ

(۱۶۲۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ تمام ازواج مطہرات جمع تھیں اور ان میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں سیدہ فاطمۃ الزہراء تشریف لائیں۔ ان کے چلنے کا انداز رسول اللہ ﷺ کے انداز جیسا تھا، آپ نے فرمایا: ''بیٹی کو خوش آمدید۔'' پھر آپ نے انہیں اپنی بائیں طرف بٹھالیا اور راز داری کے ساتھ ان سے کوئی بات کی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد ان سے پھر کوئی بات کی تو وہ ہنس دیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ کیوں رونے لگی تھیں؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج سا دن نہیں دیکھا جس میں خوشی غم سے ملی جلی ہے۔ جب وہ روئیں تو میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑ کر بالخصوص آپ سے بات کی ہے (جو بہت بڑا اعزاز ہے) آپ پھر بھی رو رہی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ وہ

فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً. وَأَنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ ((وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي. وَأَنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي. وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ. ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟)) فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ . [صحيح بخاري: ٣٦٢٣؛ صحيح مسلم: ٢٤٥٠ (٦٣١٣)]

بولیں: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو عیاں نہیں کروں گی۔ یہاں تک کہ جب نبی ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی بات کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: آپ مجھ سے فرما رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، انہوں نے اس سال دو بار دور کیا ہے۔ ''میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت آ چکا ہے اور تم میرے اہلِ خانہ میں سے سب سے پہلے مجھ سے آملو گی، میں تمہارا بہترین پیش رَو ہوں۔'' پس میں رو پڑی، پھر نبی ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم مومن عورتوں کی سردار ہو، یا (فرمایا:) اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو؟'' (یہ بشارت سن کر) میں ہنس دی۔

١٦٢٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[صحيح بخاري: ٥٦٤٦؛ صحيح مسلم: ٢٥٧٠ (٦٥٥٧)]

(۱۶۲۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی پر تکلیف کی شدت نہیں دیکھی۔

١٦٢٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ. فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ)). [سنن الترمذي: ٩٧٨؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٩٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦٥ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ موسیٰ بن سرجس حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(۱۶۲۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جبکہ آپ کی وفات کا وقت (قریب) تھا۔ آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا۔ آپ اپنا ہاتھ مبارک پیالے میں ڈالتے، پھر پانی (سے گیلا ہاتھ) اپنے چہرہ انور پر پھیرتے تھے، پھر فرماتے: ''یا اللہ! موت کی سختیوں میں میری مدد فرما۔''

١٦٢٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ. فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ. فَأَرَادَ أَنْ يَتَحَرَّكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ اثْبُتْ. وَأَلْقَى السِّجْفَ. وَمَاتَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [صحيح بخاري: ٦٨٠؛ صحيح مسلم: ٤١٩ (٩٤٥)؛ سنن النسائي: ١٨٣٢-]

(١٦٢٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری بار رسول اللہ ﷺ کو سوموار کے دن دیکھا جب آپ نے (حجرۂ مبارک کا) پردہ ہٹایا، میری نظر آپ کے چہرۂ انور پر پڑی تو (ایسے محسوس ہوا) گویا قرآن مجید کا ورق ہو، لوگ (اس وقت) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے (اپنی جگہ سے) ہٹنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے اشارہ کیا کہ وہیں ٹھہرے رہیں اور (پھر) آپ نے پردہ گرا دیا۔ اسی دن کے آخری حصے میں آپ فوت ہو گئے۔

١٦٢٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ سَفِيْنَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ: ((**الصَّلَاةَ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ**)). فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتَّى مَا يَفِيْضُ بِهَا لِسَانُهُ. [مسند احمد: ٦/ ٢٩٠، ٣١١؛ مسند ابي يعلى: ٢٩٣٦ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٢٥) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں، جس میں آپ فوت ہوئے، فرمایا کرتے تھے: ''نماز (قائم کرو) اور جو (غلام ولونڈیاں) تمہاری ملکیت میں ہیں (ان کا خیال رکھنا)'' آپ بار بار یہی تاکید فرماتے رہے حتی کہ آپ کی زبان مبارک رک گئی۔

١٦٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا. فَقَالَتْ: مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِيْ، أَوْ إِلَى حِجْرِيْ. فَدَعَا بِطَسْتٍ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حِجْرِيْ فَمَاتَ، وَمَا شَعَرْتُ بِهِ. فَمَتَى أَوْصَى ﷺ؟. [صحيح بخاري: ٢٧٤١؛ صحيح مسلم: ١٦٣٦ (٤٢٣١)]

(١٦٢٦) اسود رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں اس بات کا ذکر کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی تھے (رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد انہیں خلیفہ بنانے کی وصیت کی تھی) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ نے ان کے حق میں کب وصیت کی؟ (جبکہ آپ کی وفات کے وقت) آپ کا سر مبارک میرے سینے پر یا (فرمایا:) میری گود میں تھا۔ آپ نے برتن منگوایا۔ (اسی وقت) آپ میری گود میں جھک گئے اور آپ فوت ہو گئے اور مجھے (آپ کے فوت ہونے کا) احساس تک نہ ہوا، تو آپ نے (علی رضی اللہ عنہ کے حق میں) کب وصیت کر دی؟

بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَدَفْنِهِ ﷺ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی وفات اور آپ

کی تدفین کا بیان

١٦٢٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ امْرَأَتِهِ، ابْنَةِ خَارِجَةَ بِالْعَوَالِي، فَجَعَلُوا يَقُوْلُوْنَ: لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ ﷺ. إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الْوَحْيِ. فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ: أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُمِيْتَكَ مَرَّتَيْنِ. قَدْ، وَاللّٰهِ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَعُمَرُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَلَا يَمُوْتُ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدِيَ أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، كَثِيْرٍ، وَأَرْجُلَهُمْ. فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ. وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾.

(٣/ آل عمران: ١٤٤)

قَالَ عُمَرُ: فَلَكَأَنِّي لَمْ أَقْرَأْهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

[یہ روایت عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن عبیداللہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ الفاظ کے تغیر کے ساتھ صحیح بخاری: ١٢٤١، ١٢٤٢، میں اس مفہوم کی حدیث ہے۔]

(١٦٢٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی، تو (اس وقت) ابوبکر رضی اللہ عنہ عوالی (علاقے) میں اپنی اہلیہ کے ہاں گئے ہوئے تھے جو خارجہ کی دختر تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بعض صحابہ کرام کہنے لگے کہ نبی ﷺ کو موت نہیں آئی بلکہ یہ تو اس قسم کی کیفیت ہے جو آپ پر نزولِ وحی کے موقع پر طاری ہوا کرتی تھی۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹایا اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) بوسہ دیا اور فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر معزز و محترم ہیں کہ وہ آپ پر دوبار موت مسلّط نہیں کرے گا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے ہیں۔ (ادھر) عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے اور آپ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک اکثر منافقین کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹ دیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور (لوگوں سے مخاطب ہوکر) فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، اسے موت نہیں آئی اور جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کیا کرتا تھا (تو وہ جان لے کہ) محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ (اور فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ "اور محمد ﷺ ایک رسول ہی ہیں۔ ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گزر چکے ہیں، اگر وہ (محمد ﷺ) وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے (کفر کی طرف) اپنی ایڑیوں پر اور جو کوئی (کفر کی طرف) پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو وہ اللہ

تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ تعالیٰ عنقریب شکر گزاروں کو جزا سے نوازے گا۔''

(یہ خطاب سننے کے بعد) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایسا محسوس ہوا، گویا میں نے یہ آیت اسی دن پڑھی ہے۔

١٦٢٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَنْبَأَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادُوْا أَنْ يَحْفِرُوْا لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ بَعَثُوا إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَكَانَ يَضْرَحُ كَضَرِيْحِ أَهْلِ مَكَّةَ. وَبَعَثُوا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ. وَكَانَ هُوَ الَّذِي يَحْفِرُ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ. وَكَانَ يَلْحَدُ. فَبَعَثُوا إِلَيْهِمَا رَسُوْلَيْنِ. فَقَالُوا: اللَّهُمَّ خِرْ لِرَسُوْلِكَ. فَوَجَدُوْا أَبَا طَلْحَةَ. فَجِيْءَ بِهِ. وَلَمْ يُوْجَدْ أَبُو عُبَيْدَةَ. فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ جِهَازِهِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ فِي بَيْتِهِ. ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ أَرْسَالًا. يُصَلُّونَ عَلَيْهِ. حَتَّى إِذَا فَرَغُوا أَدْخَلُوا النِّسَاءَ. حَتَّى إِذَا فَرَغُوا أَدْخَلُوا الصِّبْيَانَ. وَلَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ.

لَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُحْفَرُ لَهُ. فَقَالَ قَائِلُوْنَ: يُدْفَنُ فِي مَسْجِدِهِ. وَقَالَ قَائِلُوْنَ: يُدْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ يَقُوْلُ: ((مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ)).

قَالَ، فَرَفَعُوا فِرَاشَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ عَلَيْهِ. فَحَفَرُوْا لَهُ ثُمَّ دُفِنَ ﷺ وَسَطَ اللَّيْلِ مِنْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ. وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَقُثَمُ أَخُوهُ، وَشُقْرَانُ مَوْلَى

(١٦٢٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی قبر کھودنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بلاوا بھیجا، وہ اہل مکہ کی طرح شق (صندوقی قبر) تیار کیا کرتے تھے اور (عین اسی وقت) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی بلاوا بھیجا، وہ اہلِ مدینہ کی طرح لحد (بغلی قبر) تیار کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے دونوں کی طرف دو قاصد بھیجے، پھر کہا: یا اللہ! اپنے رسول کی قبر کے لیے کوئی (بہتر) صورت مہیا فرما۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے، انہیں لایا گیا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نہ مل سکے، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد (بغلی قبر) تیار کی۔

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: منگل کے دن جب لوگ رسول اللہ ﷺ کی تجہیز وتکفین سے فارغ ہوئے (تو آپ کے جسدِ اطہر کو) آپ کے گھر میں آپ کی چارپائی پر رکھ دیا گیا، پھر لوگ گروہ در گروہ اندر داخل ہوتے اور نماز جنازہ پڑھتے۔ جب مرد فارغ ہو گئے تو خواتین کو اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ ان کے بعد بچوں کو اندر جانے دیا گیا، اور رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے کسی نے لوگوں کی امامت نہیں کی۔ آپ کی قبر کی جگہ کے متعلق مسلمانوں کی مختلف آراء سامنے آئیں، بعض حضرات نے کہا: آپ کو آپ کی مسجد میں ہی دفن کیا جائے اور بعض نے کہا: آپ کو آپ کے صحابہ کے ساتھ دفن کیا جائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس نبی کی جس جگہ وفات ہوئی، اسے وہیں دفن کیا گیا۔'' چنانچہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کا وہ بستر اٹھایا

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ، وَهُوَ أَبُو لَيْلَى، لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَحَظَّنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: انْزِلْ. وَكَانَ شُقْرَانُ، مَوْلَاهُ، أَخَذَ قَطِيفَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا. فَدَفَنَهَا فِي الْقَبْرِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَلْبَسُهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ أَبَدًا. فَدُفِنَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [**ضعيف**، مسند احمد: ۱/ ۲۹۲ حسین بن عبداللہ ضعیف ہے۔]

جس پر آپ کی وفات ہوئی تھی، پھر وہاں قبر تیار کی گئی، پھر آپ کو بدھ کی رات آدھی رات کے وقت دفن کیا گیا۔ علی بن ابی طالب، فضل بن عباس، ان کے بھائی قثم رضی اللہ عنہم اور رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقران رضی اللہ عنہ آپ کی قبر میں اترے۔ ابولیلیٰ اوس بن خولی رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو اللہ تعالیٰ کا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارے تعلق کا واسطہ (مجھے بھی قبر میں اترنے کی اجازت دے دیں) تو علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ (بھی قبر میں) اتر جائیں۔ شقران مولیٰ رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ چادر تھی جسے رسول اللہ ﷺ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے وہ چادر بھی قبر میں دفن کر دی اور کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بعد دوسرا کوئی شخص یہ چادر استعمال نہ کرے گا۔ چنانچہ اس چادر کو بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ، قَالَتْ فَاطِمَةُ وَا كَرْبَ أَبَتَاهْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا كَرْبَ عَلَى أَبِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ. إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا. الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**. [**حسن صحيح**، شمائل ترمذي: ۳۹۲؛ مسند احمد: ۳/ ۱٤۱؛ مسند ابي يعلى: ۳٤٤۱۔]

(۱۶۲۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت تکلیف محسوس ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے ابا جان، اتنی تکلیف۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، تیرے باپ پر وہ وقت (موت) آیا ہے جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب روزِ قیامت ملاقات ہوگی۔“

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ كَيْفَ سَخَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا التُّرَابَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟.
وَحَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ، حِينَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَا أَبَتَاهْ. إِلَى جِبْرَائِيلَ أَنْعَاهْ.

(۱۶۳۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے انس! تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر لیا؟ انس رضی اللہ عنہ نے (مزید) بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ہائے ابا جان! میں جبریل کو آپ کی وفات کی (الم ناک) خبر دیتی ہوں۔ ہائے ابا جان! آپ اپنے رب کے کتنے

وَا أَبَتَاهْ. مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهْ. وَا أَبَتَاهْ. جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهْ. وَا أَبَتَاهْ. أَجَابَ رَبًّا دَعَاهْ.
قَالَ حَمَّادٌ: فَرَأَيْتُ ثَابِتًا، حِينَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ، بَكَى حَتَّى رَأَيْتُ أَضْلَاعَهُ تَخْتَلِفُ.

[صحيح بخاري: ٤٤٦٢-]

قریب ہیں؟ ہائے ابا جان! جن کا ٹھکانا اور مقام جنت الفردوس ہے۔ ہائے ابا جان! آپ کو آپ کے رب نے یاد کیا اور آپ نے اس کے بلاوے پر لبیک کہہ دیا۔
حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے اپنے شیخ ثابت رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو وہ اس قدر روئے کہ مجھے ان کی پسلیاں حرکت کرتی نظر آئیں۔

١٦٣١- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ. فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ، أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ. وَمَا نَفَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْأَيْدِيَ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٣٦١٨؛ مسند احمد: ٣/ ٢٢١-]

(١٦٣١) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس روز مدینہ میں تشریف لائے تو اس کی ہر چیز روشن اور منور ہوگئی، اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن مدینہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دفن کرنے کے بعد ابھی ہاتھ جھاڑے ہی تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی ہوئی محسوس ہوئی۔

١٦٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْإِنْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، مَخَافَةَ أَنْ يُنْزَلَ فِينَا الْقُرْآنُ. فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ تَكَلَّمْنَا.

[صحيح بخاري: ٥١٨٧-]

(١٦٣٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم اپنی عورتوں سے باتیں کرنے اور بے تکلفی سے بھی بچتے تھے، اس ڈر سے کہ ہمارے بارے میں قرآن نازل ہو جائے گا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم (اپنی عورتوں کے ساتھ بغیر کسی تکلف کے) باتیں کرنے لگے۔

١٦٣٣-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ الْعِجْلِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّمَا وَجْهُنَا وَاحِدٌ. فَلَمَّا قُبِضَ نَظَرْنَا هَكَذَا وَهَكَذَا.

[**ضعيف**، حسن بصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(١٦٣٣) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہم سب کا مطمح نظر صرف ایک (آخرت ہی) تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو ہم اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

١٦٣٤- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِي مُحَمَّدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ

(١٦٣٤) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگوں کی حالت یہ تھی کہ نمازی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا تو اس کی نظر اس کے قدموں سے آگے نہ جاتی

اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَامَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي لَمْ يَعْدُ بَصَرُ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَعْدُ بَصَرُ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ جَبِينِهِ. فَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ عُمَرُ. فَكَانَ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَعْدُ بَصَرُ أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ الْقِبْلَةِ. وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَكَانَتِ الْفِتْنَةُ. فَتَلَفَّتَ النَّاسُ يَمِينًا وَشِمَالًا.

تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی، پھر لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ان کی نظر پیشانی رکھنے کی جگہ یعنی سجدے کی جگہ سے تجاوز نہ کرتی تھی۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی نظر قبلے کی طرف سے نہیں ہٹتی تھی۔ پھر جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور مسلمانوں میں فتنوں کا آغاز ہوا تو لوگ نماز میں دائیں بائیں جھانکنے لگے۔

[**ضعیف**، موسیٰ بن عبداللہ مجہول ہے۔]

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا. قَالَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ. قَالَتْ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ. وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ. قَالَ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. [صحيح مسلم: ٢٤٥٤ (٦٣١٨)]

(١٦٣٥) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک دن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آیئے! ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہاں چلتے ہیں، ہم ان سے ملاقات کر کے آئیں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ (ہمیں دیکھ کر اور رسول اللہ ﷺ کو یاد کر کے) رو پڑیں۔ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ کے ہاں جو کچھ ہے وہ اس کے رسول کے لیے (اس دنیوی متاع اور آسائشوں سے) کہیں بڑھ کر ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں جانتی ہوں کہ اللہ کے ہاں جو کچھ ہے وہ اس کے رسول کے لیے (دنیوی متاع سے) بہتر ہے، لیکن میں اس بات پر روتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آسمان سے نزولِ وحی کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ تو (ان کی بات سن کر) سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آگیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

(١٦٣٦) اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

ابْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ. وَفِيْهِ النَّفْخَةُ. وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ. فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ**)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَعْنِي بَلِيْتَ. قَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ**)).

[سنن ابي داود: ١٠٤٧، یہ روایت ضعیف ہے، کما تقدم، دیکھئے حدیث: ١٠٨٥۔]

فرمایا: ”تمہارے (فضیلت والے) ایام میں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن (قیامت کی) بے ہوشی ہوگی، لہٰذا تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا (بھیجا ہوا) درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“ ایک آدمی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ (یعنی آپ کا جسم مبارک آپ کی وفات کے بعد) خاک (بوسیدہ) ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔“

١٦٣٧ـ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ. وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا**)) قَالَ قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: ((**وَبَعْدَ الْمَوْتِ. إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ**)).

[**ضعیف**، یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف ہے: ابن وہب مدلس ہیں، زید بن ایمن کی عبادہ سے روایت مرسل ہوتی ہے اور علائی کے نزدیک عبادہ کی سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مرسل ہوتی ہے۔]

(١٦٣٧) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو، کیونکہ (جہاں درود پڑھا جاتا ہے) وہاں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا اس کے فارغ ہوتے ہی وہ درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے؟“ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اور وفات کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ”میری وفات کے بعد بھی (ایسے ہی ہوگا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے، اللہ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں رزق سے نوازا جاتا ہے۔“

تَمَّ كتاب الجنائز

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ.

١٦٣٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ. الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ. يَقُوْلُ اللّٰهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ. وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)). [صحيح بخاري: ٧٤٩٢؛ صحيح مسلم: ١١٥١ (٢٧٠٧)]

باب: روزے کی فضیلت کا بیان

(١٦٣٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کے ہر عمل میں (ثواب کا) اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ جس قدر اللہ چاہے بڑھا دی جاتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے: سوائے روزے کے، کیونکہ یہ خالصتاً میرے لیے ہی ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ انسان اپنی تمام خواہشات اور کھانا پینا میری رضا کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔''

١٦٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ يَسْقِيْهِ. فَقَالَ مُطَرِّفٌ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ)). [صحيح، سنن النسائي: ٢٢٣٢، ٢٢٣٣؛ مسند احمد: ٤/ ٢١؛ ابن

(١٦٣٩) بنو عامر بن صعصعہ قبیلے کے مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے انہیں پلانے کے لیے دودھ منگوایا تو انہوں نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''روزہ جہنم سے بچانے والی ڈھال ہے۔ جس طرح لڑائی میں (دشمن کے وار سے بچنے کے لیے) تم میں سے کسی کے پاس ڈھال ہوتی ہے۔''

خزيمة: ٢١٢٥-]

١٦٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ. يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ، وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٧٦٥؛ سنن النسائي: ٢٢٣٨، نیز دیکھیے صحیح بخاري: ٤٩٦؛ صحيح مسلم: ١١٥٢ (٢٧١٠)]

(۱۶۴۰) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے۔ قیامت کے دن (لوگوں کو) آواز دے کر کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ جو شخص روزے داروں میں سے ہوگا، وہ اس دروازے میں داخل ہو جائے گا اور جو اس میں داخل ہو گیا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

باب: ماہ رمضان کی فضیلت کا بیان

١٦٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

[صحيح بخاري: ٣٨، ١٩٠١؛ صحيح مسلم: ٧٦٠ (١٧٨١)]

(۱۶۴۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کی حالت میں اور حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان مبارک کے روزے رکھے، اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

١٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ. وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ. وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ. وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ. وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ [مِنَ النَّارِ]. وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)).

[سنن الترمذي: ٦٨٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/٣٠٣؛ ابن خزيمة: ٨٨٣؛ ابن حبان: ٣٤٣٥، یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اس مفہوم کی حدیث کے لیے دیکھیے (مسند احمد: ٤/ ٣١١، ٣١٢ ح ١٨٧٩٤) و سنده حسن-]

(۱۶۴۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (ماہ رمضان ختم ہونے تک) ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور (ماہ رمضان کے اختتام تک) ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: اے بھلائی چاہنے والے! (سستی چھوڑ اور) آگے بڑھ اور اے برائی کے طلب گار! (نافرمانی چھوڑ اور) باز آ جا۔ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ یہ عمل (ماہ رمضان کی) ہر رات اسی طرح ہوتا ہے۔''

١٦٤٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ. وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)). [**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ١٦٤٢۔]

(١٦٤٣) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ افطاری کے وقت بعض لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور یہ (عمل ماہ رمضان کی) ہر رات میں ہوتا ہے۔''

١٦٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ، عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ. وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ. وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ)). [المعجم الاوسط للطبراني: ١٤٦٧ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٤٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ماہ رمضان شروع ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ ہر خیر و بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو (حقیقت میں) محروم ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ.

باب: شک کے دن روزہ رکھنے کا بیان

١٦٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ. فَأُتِيَ بِشَاةٍ. فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. [سنن ابي داود: ٢٣٣٤؛ سنن الترمذي: ٦٨٦؛ سنن النسائي: ٢١٩٠ یہ روایت ابواسحاق السبیعی کی تدلیس کی بنا پر ضعیف ہے۔]

(١٦٤٥) صلہ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دن عمار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور وہ دن ایسا تھا کہ اس میں شک تھا (آیا وہ شعبان کا آخری دن ہے یا ماہ رمضان کا پہلا دن ہے) ان کی خدمت میں بکری کا گوشت پیش کیا گیا تو کچھ لوگ (روزے کی وجہ سے) ایک طرف ہٹ گئے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس دن روزہ رکھا، اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

١٦٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ. [یہ روایت عبداللہ بن سعید ''متروک'' کی وجہ سے ضعیف جداً ہے۔]

(١٦٤٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ماہِ رمضان کا) چاند نظر آنے سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٦٤٧۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا

(١٦٤٧) ابوعبدالرحمٰن قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن

مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ: ((الصِّيَامُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا. وَنَحْنُ مُتَقَدِّمُوْنَ. فَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٣٧٥ شاذ ہونے کی بنا پر ضعیف ہے۔]

مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے سنا ہے: رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے آغاز سے پہلے منبر پر فرما رہے تھے: روزہ فلاں دن سے شروع ہوگا، البتہ ہم اس سے پہلے روزے شروع کر دیں گے جو چاہے پہلے شروع کر دے اور جو چاہے (رمضان تک انہیں) مؤخر کر دے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

باب: شعبان (میں مسلسل روزے رکھ کر ان) کو رمضان سے ملا دینے کا بیان

١٦٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٧٣٦؛ سنن النسائي: ٢١٧٨؛ مسند احمد: ٦/ ٢٩٣؛ مسند عبد بن حميد: ١٥٣٨۔]

(١٦٤٨) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کو ماہ رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

١٦٤٩ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْغَازِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ. [**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ٧٤٥؛ سنن النسائي: ٢١٨٩۔]

(١٦٤٩) ربیعہ بن غاز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ شعبان کے پورے مہینے میں روزے رکھتے تھے حتی کہ اسے ماہ رمضان سے ملا دیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَتَقَدَّمَ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ إِلَّا مَنْ صَامَ صَوْمًا فَوَافَقَهُ.

باب: ماہ رمضان کی آمد سے (ایک دن) پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت، اِلّا یہ کہ کوئی پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھ رہا ہو

١٦٥٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ

(١٦٥٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

ابْنُ حَبِيبٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَقَدَّمُوا صِيَامَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ. إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَيَصُومُهُ**)). [صحيح بخاري: ١٩٤١؛ صحيح مسلم: ١٠٨٢ (١٠٨٢)؛ سنن ابي داود: ٢٣٣٥؛ سنن الترمذي: ٦٨٥-]

فرمایا: ''ماہ رمضان شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے روزے نہ رکھا کرو، الا یہ کہ کوئی آدمی پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھ رہا ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔''

١٦٥١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ، فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيءَ رَمَضَانُ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٣٣٧؛ سنن الترمذي: ٧٣٨؛ ابن حبان: ٣٥٨٩-]

(١٦٥١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ماہِ شعبان نصف ہو جائے تو ماہ رمضان شروع ہونے تک کوئی روزہ نہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ.

باب: رؤیتِ ہلال کے بارے میں گواہی کا بیان

١٦٥٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَوْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ: ((**أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**قُمْ يَا بِلَالُ فَأَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا**)).
قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: هٰكَذَا رِوَايَةُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ. وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ. وَقَالَ: فَنَادَى أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا.
[**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٣٤٠؛ سنن الترمذي: ٦٩١؛

(١٦٥٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ میں نے آج رات چاند دیکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اے بلال! اٹھو اور اعلان کر دو کہ لوگ کل روزہ رکھیں۔''

ابو علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ولید بن ابی ثور اور حسن بن علی کی روایت اسی طرح ہے۔ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں ہے: چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ لوگ آج رات قیام (رمضان)

سنن النسائي: ٢١١٤ سماک عن عکرمہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

کریں اور (صبح) روزہ رکھیں۔

١٦٥٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ. فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ. فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُفْطِرُوا، وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ١١٥٧؛ سنن النسائي: ١٥٥٨.]

(١٦٥٣) ابوعمیر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، مجھے میرے انصاری چچاؤں نے حدیث بیان کی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے کہا: (موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے) ہمیں چاند نظر نہ آسکا تو ہم نے (دوسرے دن) صبح روزہ رکھ لیا۔ دن کے آخری پہر میں ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے گواہی دی کہ انہوں نے کل شام چاند دیکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ افطار کریں اور اگلے دن نماز عید کے لیے (عیدگاہ کی طرف) چلیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ))

باب: اس امر کا بیان کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو

١٦٥٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا. وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ))** وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصُومُ قَبْلَ الْهِلَالِ بِيَوْمٍ. [صحيح بخاري: ١٩٠٠؛ صحيح مسلم: ١٠٨١ (٢٥١٤)؛ سنن النسائي: ٢١٢٢.]

(١٦٥٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (ماہ رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کرو اور جب تم (شوال کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو۔ اگر (موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے) چاند دکھائی نہ دے تو اس کا حساب (تیس دن پورے) کرلو۔'' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چاند دیکھنے سے ایک دن پہلے روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔

١٦٥٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا. وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا))**. [**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ١٦٥٤.]

(١٦٥٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (ماہ رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کرو اور جب تم (ماہ شوال کا) چاند دیکھ لو تو روزے رکھنا چھوڑ دو۔ اگر (کسی وجہ سے) چاند دکھائی نہ دے تو (پورے) تیس دن روزے رکھو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ))

١٦٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟)) قَالَ قُلْنَا: اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ، وَبَقِيَتْ ثَمَانٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا، [وَالشَّهْرُ هٰكَذَا])) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمْسَكَ وَاحِدَةً. [مسند احمد: ٢/ ٢٥١؛ ابن خزيمة: ٢١٧٩؛ ابن حبان: ٢٥٤٨۔ یہ روایت سلیمان الأعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

باب: اس امر کا بیان کہ (کبھی) مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے

(١٦٥٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس مہینے کے کتنے دن گزر چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: بائیس دن (گزر چکے ہیں) اور آٹھ دن باقی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔'' آپ نے تیسری دفعہ ایک انگلی بند کر لی، یعنی انتیس کا اشارہ فرمایا۔

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَعَقَدَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، فِي الثَّالِثَةِ. [صحيح مسلم: ١٠٨٦ (٢٥٢٥)؛ سنن النسائي: ٢١٣٧۔]

(١٦٥٧) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے (دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔'' آپ نے تیسری بار انتیس کے عدد کا اشارہ کیا۔

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا صُمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ.

[یہ روایت سعید بن ایاس الجریری کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی حسن حدیث کے لیے دیکھیے: سنن ابی داود: ٢٣٢٢]

(١٦٥٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (ماہ رمضان کے) تیس روزوں کی نسبت انتیس روزے زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرَيِ الْعِيْدِ.

١٦٥٩۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

باب: عید کے دو مہینوں کا بیان

(١٦٥٩) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عید کے دونوں مہینے: رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں ہوتے۔''

أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ**)). [صحيح بخاري: ١٩١٢؛ صحيح مسلم: ١٠٨٩ (٢٥٣١)؛ سنن الترمذي: ٦٩٢-]

١٦٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ**)). [**صحيح**، الصحيحه للالباني: ٢٢٤-]

(١٦٦٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیدالفطر اسی دن ہے جس دن تم (اجتماعی طور پر) روزے رکھنا چھوڑو اور عیدالاضحیٰ اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.

باب: دورانِ سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

١٦٦١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٢٢٩٢؛ مسند احمد: ١/ ٣٤٠، نیز دیکھئے: صحيح بخاري: ١٩٤٨؛ صحيح مسلم: ١١١٣ (٢٦٠٨)]

(١٦٦١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر میں روزہ رکھا (بھی) ہے اور چھوڑا (بھی) ہے۔

١٦٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ حَمْزَةُ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَصُومُ. [أَ]فَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ**)). [صحيح بخاري: ١٩٤٢، ١٩٤٣؛ صحيح مسلم: ١١٢١ (٢٦٢٦، ٢٦٢٨)]

(١٦٦٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں (نفلی روزے کثرت سے رکھا کرتا ہوں۔ کیا میں سفر کے دوران میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔''

١٦٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْحَمَّالُ. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ جَمِيعًا، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ:

(١٦٦٣) ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا، ہم لوگ شدید گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ گرمی اس قدر شدید تھی کہ آدمی گرمی سے بچنے کی خاطر اپنے سر پر (بار بار) ہاتھ رکھتا تھا۔ اس دن پورے قافلے میں سے رسول

حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ. الشَّدِيْدِ الْحَرِّ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ. وَمَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ. [صحيح مسلم: ١١٢٢ (٢٦٣١)]

اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کا روزہ نہ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ.

باب: دورانِ سفر میں روزہ نہ رکھنے کا بیان

١٦٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ**)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٢٢٥٧؛ مسند الحميدي: ٨٦٤؛ مسند احمد: ٥/ ٤٣٤؛ ابن خزيمة: ٢٠١٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٣۔]

(١٦٦٤) کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''

١٦٦٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ**)). [**صحيح**، شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/ ٦٣؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٣٨٧؛ ابن حبان: ٣٥٤٨۔]

(١٦٦٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''

١٦٦٦ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى التَّيْمِيُّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ**)). قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِشَيْءٍ

(١٦٦٦) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنے والا حضر (حالت اقامت) میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

ابواسحاق نے کہا: یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

[**ضعيف**، یہ روایت اسامہ بن زید بن اسلم ضعیف، امام زہری کی تدلیس اور

انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے نہیں سنا۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ.

١٦٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ: ((ادْنُ فَكُلْ)) قُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ. قَالَ: ((اجْلِسْ أُحَدِّثْكَ، عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ. إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ. وَعَنِ الْمُسَافِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ، أَوِ الصِّيَامَ)). وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ، كِلْتَاهُمَا أَوْ إِحْدَاهُمَا. فَيَا لَهْفَ نَفْسِي فَهَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢٤٠٨؛ سنن الترمذي: ٧١٥؛ ابن خزيمة: ٢٠٤٢، ٢٠٤٣-]

١٦٦٨ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحُبْلَى الَّتِي تَخَافُ عَلَى نَفْسِهَا، أَنْ تُفْطِرَ. وَلِلْمُرْضِعِ الَّتِي تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا. [**ضعيف جدا**، ربیع بن بدر متروک راوی ہے۔]

باب: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کا بیان

(۱۶۶۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ قبیلہ بنو عبدالاشہل یا بنو عبداللہ بن کعب میں سے تھے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ایک گھڑ سوار لشکر نے ہمارے قبیلے پر حملہ کر دیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ اور کھانا کھا لو۔'' میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا بیٹھو! میں تمہیں صوم یا فرمایا: صیام یعنی روزے سے متعلق کچھ مسائل بتاتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ عزّ وجل نے مسافر کو آدھی نماز کی رعایت دے رکھی ہے اور مسافر، حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو صوم یا فرمایا: صیام یعنی روزے کی بھی رعایت دے رکھی ہے۔'' اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے یہ دونوں لفظ یا ان میں سے کوئی ایک لفظ ارشاد فرمایا۔ ہائے افسوس! میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے میں شریک کیوں نہ ہوا؟

(۱۶۶۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حاملہ کو جسے اپنی جان کا خطرہ ہو اور بچے کو دودھ پلانے والی وہ عورت جسے روزہ رکھنے کی صورت میں بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، ان دونوں کو روزہ چھوڑ دینے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ.

١٦٦٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، [وَ] عَنْ يَحْيَى بْنِ

باب: رمضان کے روزوں کی قضا کا بیان

(۱۶۶۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے ذمے ماہ رمضان کے روزے ہوتے تھے تو میں اس کی

سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيءَ شَعْبَانُ. [صحيح بخاري: ١٩٥٠؛ صحيح مسلم: ١١٤٦ (١٦٨٧)؛ سنن ابي داود: ٢٣٩٩؛ سنن النسائي: ٢٣٢١-]

قضا نہ دے پاتی حتی کہ شعبان آ جاتا۔

١٦٧٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٧٨٧؛ سنن الدارمي: ٩٨٤-]

(١٦٧٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، ہمیں نبی ﷺ کی موجودگی میں حیض آ جاتا تو آپ ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ.

باب: جو شخص رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ دے، اس کے کفارے کا بیان

١٦٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلَكْتُ. قَالَ: **((وَمَا أَهْلَكَكَ؟))** قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((أَعْتِقْ رَقَبَةً))** قَالَ: لَا أَجِدُ. قَالَ: **((صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))** قَالَ: لَا أُطِيقُ. قَالَ: **((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))** قَالَ: لَا أَجِدُ. قَالَ: **((اجْلِسْ))** فَجَلَسَ. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ. فَقَالَ: **((اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ))** قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا. قَالَ: **((فَانْطَلِقْ فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ))**.

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(١٦٧١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟'' اس نے کہا: میں ماہ رمضان میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم (بطور کفارہ) ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرو۔'' اس نے عرض کیا: مجھ میں تو اس کی استطاعت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مسلسل دو ماہ روزے رکھ لو۔'' اس نے عرض کیا: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ''ساٹھ مساکین (غرباء) کو کھانا کھلا دو۔'' اس نے عرض کیا: مجھ میں تو اس کی بھی استطاعت نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ اتنے میں نبی ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جسے ''العرق'' کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور (ضرورت مندوں میں) صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دعوتِ حق کے ساتھ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذَلِكَ . فَقَالَ: ((**وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ**)). [صحيح بخاري: ٦٧٠٩؛ صحيح مسلم: ١١١١ (٢٥٩٥)؛ سنن ابي داود: ٢٣٩٠، ٢٣٩١؛ سنن الترمذي: ٧٢٤-]

مبعوث کیا ہے! مدینہ منورہ کے اطراف میں واقع دونوں سنگلاخ جگہوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ ہم سے بڑھ کر اس کا حق دار نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور یہ اپنے اہل وعیال کو ہی کھلاؤ۔'' یہ حدیث دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھو۔''

١٦٧٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيْهِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٣٩٦؛ سنن الترمذي: ٧٢٣ ابو مطوس ضعیف اور اس کا باپ مجہول ہے۔]

(١٦٧٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی شرعی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا، وہ اس کے بدلے میں زمانے بھر کے روزے رکھے تب بھی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا.

باب: بھول کر روزہ افطار کرنے والے کا حکم

١٦٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ**)) . [صحيح بخاري: ٦٦٦٩؛ صحيح مسلم: ١١٥٥ (٢٧١٦)]

(١٦٧٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے روزے کی حالت میں بھول کر کوئی چیز کھالی تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے، کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔''

١٦٧٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ. ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

قُلْتُ لِهِشَامٍ: أُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِنْ ذَلِكَ.

[صحيح بخاري: ١٩٥٩؛ سنن ابي داود: ٢٣٥٩-]

(١٦٧٤) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن بادل تھے۔ ہم نے (یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو چکا ہے) روزہ افطار کر لیا، پھر (بادل چھٹ گئے اور) سورج نکل آیا۔

میں (ابو اسامہ) نے ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا لوگوں کو روزے کی قضا دینے کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: یہ (قضا تو) ضروری ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَقِيءُ.

باب: اگر روزے دار کو قے آجائے، اس کا حکم

١٦٧٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى وَمُحَمَّدُ ابْنَا عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيِّ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ. فَدَعَا بِإِنَاءٍ. فَشَرِبَ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كُنْتَ تَصُومُهُ. قَالَ: ((أَجَلْ. وَلَكِنِّي قِئْتُ)). [مسند احمد: ٦/ ١٨، ٢١ یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ ابن اسحاق نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے، نیز ابومرزوق اور فضالہ کے درمیان حنش بن عبداللہ ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔]

(١٦٧٥) فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس اس دن تشریف لائے، جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے (پانی کا) برتن طلب کیا، پھر پانی نوش فرمایا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ تو اس دن (باقاعدگی سے) روزہ رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن مجھے قے آ گئی تھی۔''

١٦٧٦ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، أَبُو الشَّعْثَاءِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ. وَمَنِ اسْتَقَاءَ، فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ))**. [سنن ابي داود: ٢٣٨٠؛ سنن الترمذي: ٧٢٠ یہ روایت ہشام بن حسان کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٧٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جسے خود بخود قے آجائے اس پر (روزے کی) قضا لازم نہیں اور جو آدمی جان بوجھ کر قے کرے، اس پر (روزے کی) قضا ضروری ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ وَالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

باب: روزے دار کے لیے مسواک کرنے اور سرمہ ڈالنے کا بیان

١٦٧٧ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

(١٦٧٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزے دار کے بہترین اعمال میں سے ایک عمل مسواک کرنا بھی ہے۔''

اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ)).

[**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٢/ ٢٠٤ مجالد بن سعيد ضعیف ہے۔]

١٦٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّقِيِّ، هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اكْتَحَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. [مسند ابي يعلى: ٤٧٩٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٦٢ یہ روایت سعید بن عبدالجبار الزبیدی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٧٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

باب: روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کا بیان

١٦٧٩۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ، وَدَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ))**. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٢/ ٢٢٥، ٢٢٦، ح: ٣١٧٨۔]

(١٦٧٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ افطار کر لیا۔“

١٦٨٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٣٦٧؛ سنن الدارمي: ١٧٣٨؛ ابن خزيمة: ١٩٦٢؛ ابن الجارود: ٣٨٦؛ ابن حبان: ٣٥٣٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٧۔]

(١٦٨٠) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ افطار کر لیا۔“

١٦٨١۔ وَبِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَقِيعِ. فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

(١٦٨١) شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع میں جا رہے تھے۔ آپ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو سینگی لگوا رہا تھا، جبکہ (رمضان کے) مہینے کی اٹھارہ راتیں گزر چکی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). [صحيح بما قبله، سنن ابي داود: ٢٣٦٨۔]

”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ افطار کر لیا۔“

١٦٨٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، مُحْرِمٌ. [سنن ابي داود: ٢٣٧٣؛ سنن الترمذي: ٨٣٩، یہ روایت یزید بن ابی زیاد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٦٨٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی، جبکہ آپ حالت روزہ میں تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

باب: روزے کی حالت میں بوسہ لینے کا بیان

١٦٨٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْجَرَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ. [صحيح مسلم: ١١٠٦ (٢٥٨٣)؛ سنن ابي داود: ٢٣٨٣؛ سنن الترمذي: ٧٢٧۔]

(١٦٨٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان میں (روزے کی حالت میں) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

١٦٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟. [صحيح مسلم: ١١٠٦ (٢٥٧٥)]

(١٦٨٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، اور تم میں سے کسے اپنے جذبات پر اس قدر قابو ہو سکتا ہے، جتنا رسول اللہ ﷺ کو اپنے جذبات پر قابو تھا۔

١٦٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. [صحيح مسلم: ١١٠٧ (٢٥٨٦)]

(١٦٨٥) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

١٦٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

(١٦٨٦) نبی ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی آدمی اپنی بیوی

جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الضِّنِّيِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ. قَالَ: ((قَدْ أَفْطَرَا)). [**ضعيف جدا**، تهذيب الكمال للمزي: ٣٤/ ٤٠٨، ٤٠٩ ابويزيد مجہول ہے۔علامہ البانی کے نزدیک اس کا ''متن'' بھی منکر ہے۔]

کا بوسہ لے لے، جبکہ وہ دونوں روزے دار ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ.

باب: روزے کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنے کا بیان

١٦٨٧۔حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: دَخَلَ الْأَسْوَدُ وَمَسْرُوْقٌ عَلَى عَائِشَةَ. فَقَالَا: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: كَانَ يَفْعَلُ. وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ. [صحيح مسلم: ١١٠٦ (٢٥٧٩)]

(١٦٨٧) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اسود اور مسروق رحمۃ اللہ علیہما دونوں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ ایسا کر لیتے تھے، اور آپ کو اپنے جذبات پر تم سب سے زیادہ قابو تھا۔

١٦٨٨۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُخِّصَ لِلْكَبِيْرِ الصَّائِمِ فِي الْمُبَاشَرَةِ، وَكُرِهَ لِلشَّابِّ. [**صحيح**، یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے: السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٣٢ وغیرہ۔]

(١٦٨٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ بوڑھے روزے دار کو بیوی سے مباشرت کی اجازت ہے اور جوان آدمی کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيْبَةِ وَالرَّفَثِ لِلصَّائِمِ.

باب: روزے دار کے لیے غیبت اور فحش کلامی کی ممانعت کا بیان

١٦٨٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ، وَالْجَهْلَ، وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)). [صحيح بخاري: ١٩٠٣؛ سنن ابي داود: ٢٣٦٢؛ سنن الترمذي: ٧٠٧۔]

(١٦٨٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے (روزہ رکھنے کے باوجود) جھوٹ بولنا، یاوہ گوئی اور بیہودہ اعمال نہ چھوڑے، اس کے کھانا پینا ترک کرنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں۔''

١٦٩٠ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوْعُ. وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ))**. [**حسن صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٢/ ٢٣٩، ح: ٣٢٤٩؛ مسند الشهاب: ١٤٢٥؛ ابن خزيمة: ١٩٩٧؛ ابن حبان: ٦٥٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣١-]

(١٦٩٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض روزے دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں روزے سے بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بعض قیام اللیل کرنے والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

١٦٩١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ. وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ))**. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٢/ ٢٤٠، ح: ٣٢٥٤، ٣٢٥٥؛ مسند ابي عوانة، ٢/ ١٦٥، ح: ٢٦٨١-]

(١٦٩١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ فحش کلامی نہ کرے اور نہ کوئی ناروا حرکت کرے۔ اگر کوئی آدمی اس کے ساتھ جاہلانہ باتیں کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّحُوْرِ

باب: سحری کھانے کا بیان

١٦٩٢ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً))**. [صحيح بخاري: ١٩٢٣؛ صحيح مسلم: ١٠٩٥ (٢٥٤٩)]

(١٦٩٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کیا کرو، کیونکہ سحری (کھانے) میں برکت ہوتی ہے۔''

١٦٩٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ، [عَنْ عِكْرِمَةَ]، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ. وَبِالْقَيْلُوْلَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ))**.

[**ضعيف**، ابن خزيمة: ١٩٣٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٥ زمعہ بن صالح ضعیف ہے۔]

(١٦٩٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دن کے روزہ کے لیے سحری کھانے سے مدد حاصل کرو اور قیام اللیل کرنے کے لیے قیلولہ (دوپہر کے آرام) سے مدد لو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ.

١٦٩٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً [صحيح بخاري: ١٩٢١؛ صحيح مسلم: ١٠٩٧ (٢٥٥٢)؛ سنن الترمذي: ٧٠٣، ٧٠٤؛ سنن النسائي: ٢١٥٧-]

باب: سحری تاخیر سے کھانے کا بیان

(١٦٩٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سحری کھائی، پھر ہم نماز (فجر) کے لیے اٹھ گئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں (سحری اور نماز فجر) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: پچاس آیات کی تلاوت کرنے کے برابر۔

١٦٩٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: تَسَحَّرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ. [قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: حَدِيثُ حُذَيْفَةَ مَنْسُوخٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ.] [**اسناده حسن**، سنن النسائي: ٢١٥٤، ٢١٥٥، ٢١٥٦؛ مسند احمد: ٥/ ٣٩٦-]

(١٦٩٥) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی، جبکہ دن چڑھ چکا تھا، البتہ سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث منسوخ ہے۔ اب اس کی کچھ حیثیت نہیں۔

١٦٩٦ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ. فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ. وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا. وَلَكِنْ هَكَذَا، يَعْتَرِضُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ**)). [صحيح بخاري: ٦٢١؛ صحيح مسلم: ١٠٩٣ (٢٥٤١)؛ سنن ابي داود: ٢٣٤٧؛ سنن النسائي: ٢١٧٢-]

(١٦٩٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے مانع نہ ہو، کیونکہ وہ اذان اس لیے کہتے ہیں کہ تم میں سے جو سو رہا ہے وہ (سحری کے لیے) جاگ جائے اور جو قیام اللیل کر رہا ہے وہ (سحری اور نماز فجر کے لیے) متوجہ ہو۔ صبح (صادق) وہ نہیں جو اوپر کو اٹھتی ہے بلکہ صبح صادق وہ ہے جو آسمان کے کناروں پر پھیل جاتی ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ.

١٦٩٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا**

باب: روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان

(١٦٩٧) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(میری امت کے) لوگ جب تک روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے خیر اور بھلائی پر رہیں گے۔''

يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ)). [صحيح بخاري: ١٩٥٧؛ صحيح مسلم: ١٠٩٨ (٢٥٥٤)؛ سنن الترمذي: ٦٩٩-]

١٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. عَجِّلُوا الْفِطْرَ، فَإِنَّ الْيَهُودَ يُؤَخِّرُونَ)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢٣٥٣؛ مسند احمد: ٢/ ٤٥٠؛ ابن خزيمة: ٢٠٦٠؛ ابن حبان: ٨٨٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣١-]

(١٦٩٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(میری امت کے لوگ) جب تک روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے خیر اور بھلائی پر رہیں گے، لہٰذا تم روزہ جلدی افطار کیا کرو، کیونکہ یہودی افطاری میں تاخیر کرتے ہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا يُسْتَحَبُّ الْفِطْرُ.

باب: اس امر کا بیان کہ کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

١٦٩٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ. فَإِنَّهُ طَهُورٌ)). [سنن ابي داود: ٢٣٥٥؛ سنن الترمذي: ٦٩٥؛ ابن خزيمة: ٢٠٦٧؛ ابن حبان: ٨٩٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣١ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اسے ضعیف کہنا درست نہیں، کیونکہ ''الرباب'' ثقہ راویہ ہیں۔]

(١٦٩٩) سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ خشک کھجور سے روزہ افطار کرے۔ اگر یہ دستیاب نہ ہو تو پانی سے افطار کرلے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ وَالْخِيَارِ فِي الصَّوْمِ.

باب: (فرضی) روزے کی نیت رات کو کرنے اور (نفلی) روزہ پورا کرنے یا نہ کرنے کے اختیار کا بیان

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا صِيَامَ، لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ)).

[سنن ابي داود: ٢٤٥٤؛ سنن الترمذي: ٧٣٠؛ سنن النسائي: ٢٣٣٣، یہ روایت سنداً ضعیف ہے، البتہ سنن النسائی: (٢٣٣٨) میں اس مفہوم کی موقوفاً صحیح روایت موجود ہے۔]

(١٧٠٠) ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے رات ہی کو (فرضی) روزے کی نیت نہ کی، اس کا کوئی روزہ نہیں۔''

١٧٠١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَنَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) فَيُقِيمُ عَلَى صَوْمِهِ. ثُمَّ يُهْدَى لَنَا شَيْءٌ فَيُفْطِرُ. قَالَتْ: وَرُبَّمَا صَامَ وَأَفْطَرَ. قُلْتُ: كَيْفَ ذَا؟ قَالَتْ: إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يَخْرُجُ بِصَدَقَةٍ. فَيُعْطِي بَعْضًا وَيُمْسِكُ بَعْضًا. [**حسن**، سنن النسائي: ٢٣٢٤، ٢٣٢٥.]

(١٧٠١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لاتے اور فرماتے: ''آپ کے ہاں کھانے کو کچھ ہے؟'' ہم عرض کرتیں: کچھ بھی نہیں۔ آپ فرماتے: ''میں روزے سے ہوں۔'' پھر آپ روزے سے رہتے۔ اس کے بعد ہمارے ہاں کھانے کی کوئی چیز بطورِ ہدیہ آتی تو آپ (غروب آفتاب سے پہلے ہی) روزہ افطار کر لیتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بعض اوقات آپ (نفلی) روزہ رکھتے اور اسے پورا کیے بغیر ہی افطار کر دیتے تھے۔ میں (مجاہد رحمۃ اللہ علیہ) نے عرض کیا یہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی آدمی صدقہ (کرنے کے لیے رقم) نکالے، پھر اس میں سے کچھ صدقہ کر دے اور کچھ روک لے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ.

باب: اس آدمی کا بیان جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے اور وہ روزہ بھی رکھنا چاہتا ہے

١٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَا.

(١٧٠٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! (یہ بات) میں نہیں کہتا (بلکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے) کہ ''جس شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے، وہ روزہ چھوڑ دے۔''

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا قُلْتُ ((مَنْ أَصْبَحَ، وَهُوَ جُنُبٌ، فَلْيُفْطِرْ)). مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَهُ. [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٢٤٨؛ مسند الحميدي: ١٠١٨۔]

١٧٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبِيتُ جُنُبًا. فَيَأْتِيهِ بِلَالٌ، فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ. فَأَنْظُرُ إِلَى تَحَدُّرِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ. ثُمَّ يَخْرُجُ فَأَسْمَعُ صَوْتَهُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.

قَالَ مُطَرِّفٌ: فَقُلْتُ لِعَامِرٍ: أَفِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: رَمَضَانُ وَغَيْرُهُ سَوَاءٌ. [**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ١٠١؛ ابن حبان: ٣٤٩٠۔]

(۱۷۰۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ رات کو جنبی ہو جاتے (اور اسی حالت میں آپ کو صبح ہو جاتی) بلال رضی اللہ عنہ آ کر آپ کو نماز کے وقت کی اطلاع دیتے تو آپ اٹھ کر غسل کرتے۔ میں آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطروں کو گرتے دیکھتی، پھر آپ نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور میں نماز فجر (کی قراءت) میں آپ کی آواز سنتی۔

مطرف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے اپنے شیخ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آپ ماہ رمضان میں اس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: رمضان اور غیر رمضان برابر ہیں۔

١٧٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ، وَهُوَ جُنُبٌ، يُرِيدُ الصَّوْمَ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنَ الْوِقَاعِ، لَا مِنِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيُتِمُّ صَوْمَهُ. [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٢٩١؛ مسند احمد: ٦/ ٣٠٦۔]

(۱۷۰۴) نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اگر کسی کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے اور وہ روزہ رکھنا چاہتا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو بھی (حالت جنابت میں) صبح ہو جاتی تھی، آپ احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ مباشرت کی وجہ سے جنبی ہوتے تھے، پھر آپ غسل کرتے اور اپنا روزہ مکمل کر لیتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الدَّهْرِ.

باب: ہمیشہ روزے رکھنے کے متعلق حکم؟

١٧٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو دَاوُدَ. قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ**)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٢٣٨٣؛ سنن الدارمي: ١٧٥١؛ مسند احمد: ٥/ ٢٤؛ ابن خزيمة: ٢١٥٠؛

(۱۷۰۵) عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے ہمیشہ (بلا ناغہ) روزے رکھے، اس نے نہ کوئی روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔''

ابن حبان: ٣٥٨٣۔]

١٧٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)).

[صحيح بخاري: ١٩٧٩؛ صحيح مسلم: ١١٥٩ (٢٧٢٩)؛ سنن النسائي: ٢٣٧٩، ٢٣٨٠]

(١٧٠٦) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے روزے رکھے ہی نہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

باب: ہر مہینے تین روزے رکھنے کا بیان

١٧٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ الْبِيضِ. ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. وَيَقُولُ: ((هُوَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ، أَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الدَّهْرِ)).

(١٧٠٧) عبدالملک بن منہال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے، اور فرماتے: ''یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہے، یا (فرماتے:) ہمیشہ روزے رکھنے کی کیفیت کی طرح ہیں۔''

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ قَتَادَةَ ابْنِ مَلْحَانَ الْقَيْسِيُّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: أَخْطَأَ شُعْبَةُ وَأَصَابَ هَمَّامٌ. [سنن النسائي: ٢٤٣٢؛ مسند احمد: ٤/ ١٦٥ یہ روایت عبدالملک بن منہال (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اسحاق بن منصور کی سند سے عن قتادہ بن ملحان بھی روایت کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے کہا: روایت کرنے میں شعبہ نے غلطی کی اور ہمام نے صحیح روایت بیان کی ہے۔

١٧٠٨۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ)). فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (٦/ الأنعام: ١٦٠)

(١٧٠٨) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ہر مہینے میں تین روزے رکھ لے، اس کا یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہے۔''

اس کی تائید اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ ''جو آدمی ایک نیکی لے کر اللہ کے پاس حاضر ہوا تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے

فَالْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ. [سنن الترمذي: ٧٦٢؛ سنن النسائي: ٢٤١١؛ مسند احمد: ٥/ ١٤٥ـ ابوعثمان نے یہ روایت سیدنا ابوذر کی بجائے کسی مجہول سے سنی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

گا۔'' گویا ایک دن (کا روزہ) دس (روزوں) کے برابر ہے۔

١٧٠٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ: مِنْ أَيِّهِ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ كَانَ. [صحيح مسلم: ١١٦٠ (٢٧٤٤)؛ سنن ابي داود: ٢٤٥٣؛ سنن الترمذي: ٧٦٣ـ]

(١٧٠٩) معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے۔ میں (معاذہ رحمۃ اللہ علیہا) نے پوچھا: آپ یہ روزے مہینے کے کس حصے میں رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے۔ (یعنی جب چاہتے رکھ لیتے تھے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی ﷺ کے روزوں کا بیان

١٧١٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ. وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ. وَلَمْ أَرَهُ صَامَ مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ. كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا. [صحيح مسلم: ١١٥٦ (٢٧١٩)؛ سنن الترمذي: ٧٦٨؛ سنن النسائي: ٢٣٥٣ـ]

(١٧١٠) ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے روزوں سے متعلق پوچھا: انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ (نفلی) روزے رکھنے لگتے تو ہم کہہ اٹھتے کہ اب آپ روزے رکھتے ہی چلے جائیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو ہم کہہ اٹھتے کہ (شاید) آپ نے روزے رکھنا چھوڑ دیے ہیں۔ میں نے کبھی نبی ﷺ کو کسی دوسرے مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ (تقریباً) سارے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔ آپ شعبان کے کچھ دنوں کے سوا (باقی تمام) روزے رکھتے تھے۔

١٧١١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ. وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ. وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ. [صحيح بخاري: ١٩٧١؛ صحيح مسلم: ١١٥٧ (٢٧٢٤)؛ سنن النسائي: ٢٣٤٨ـ]

(١٧١١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نفلی) روزے اس کثرت سے رکھتے کہ ہم کہہ دیتے کہ اب آپ روزے رکھتے جائیں گے اور (کبھی) نہیں چھوڑیں گے۔ جب آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو ہم کہہ دیتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ جب سے آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے، آپ نے ماہ رمضان کے سوا کسی دوسرے مہینے میں (مسلسل پورا ماہ) روزے نہیں رکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ

باب: سیدنا داود علیہ السلام کے روزوں کا بیان

السَّلَامِ.

١٧١٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ. فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ. كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ)). [صحيح بخاري: ١١٣١، ٣٤٢٠؛ صحيح مسلم: ١١٥٩ (٢٧٣٩)؛ سنن ابي داود: ٢٤٤٨؛ سنن النسائي: ١٦٣١، ٢٣٤٦-]

(۱۷۱۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو (نفلی) روزوں میں سے داود علیہ السلام والے روزے بہت زیادہ پسند ہیں، کیونکہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو داود علیہ السلام کی نماز (کا معمول) زیادہ پسند ہے۔ آپ آدھی رات تک سو جاتے، اس کے بعد بیدار ہو کر رات کے تہائی حصے میں نماز (نوافل) ادا کرتے اور رات کا چھٹا حصہ (دوبارہ) سو رہتے۔''

١٧١٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ)) قَالَ: كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ)). [صحيح مسلم: ١١٦٢ (٢٧٤٦)؛ سنن ابي داود: ٢٤٢٥، ٢٤٢٦؛ سنن الترمذي: ٧٤٩؛ سنن النسائي: ١٦٣١-]

(۱۷۱۳) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کوئی آدمی دو دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے تو (یہ عمل) کیسا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے۔'' انہوں نے کہا: آدمی ایک دن روزہ رکھ لے اور دو دن ناغہ کرلے تو (یہ عمل) کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ میں اسے اپنا معمول بنا سکوں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ.

باب: نوح علیہ السلام کے روزوں کا بیان

١٧١٤ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((صَامَ نُوحٌ الدَّهْرَ، إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى)). [ضعيف، تهذيب

(۱۷۱۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''نوح علیہ السلام عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے علاوہ سارا سال (نفلی) روزے رکھتے تھے۔''

الكمال للمزي: ٣٢/ ١٢١، ١٢٢ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں۔]

بَابُ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ.

١٧١٥ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ، كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ. مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا)). [صحيح، مسند احمد: ٥/ ٢٨٠؛ سنن الدارمی: ١٧٦٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٩٣؛ ابن خزيمة: ٢١١٥؛ ابن حبان: ٢٦٣٥۔]

باب: ماہ شوال کے چھ روزوں کا بیان

(۱۷۱۵) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لے، (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اس کے پورے سال کے روزے ہو گئے۔ ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ جو آدمی ایک نیکی کرے تو اسے اس کا (کم از کم) دس گنا اجر ملے گا۔''

١٧١٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ)).

[صحيح مسلم: ١١٦٤ (٢٧٥٨)؛ سنن ابي داود؛ ٢٤٣٣؛ سنن الترمذي: ٧٥٩۔]

(۱۷۱۶) ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ماہ رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھے، اس نے گویا زمانے بھر (پورا سال) روزے رکھے۔''

بَابٌ: فِي صِيَامِ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت

١٧١٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، بَاعَدَ اللّٰهُ، بِذٰلِكَ الْيَوْمِ، النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)). [صحيح بخاري: ٢٨٤٠؛ صحيح مسلم: ١١٥٣ (٢٧١١)؛ سنن الترمذي: ١٦٢٣؛

(۱۷۱۷) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھا، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ستر برس کی مسافت تک دور کر دے گا۔''

سنن النسائي: ۲۲۵۰۔]

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، زَحْزَحَ اللَّهُ وَجْهَهُ، عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). [یہ روایت عبدالعزیز اللیثی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۷۱۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھا، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ستر برس کی مسافت تک دور کر دے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيَّامُ مِنًى، أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ۲/ ۲۲۹، ۳۸۷؛ مسند ابي يعلى: ۵۹۱۳؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٤/ ۲۱؛ ابن حبان: ۳۶۰۱۔]

(۱۷۱۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایامِ منیٰ کھانے پینے کے دن ہیں۔''

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)). [**صحيح**، مسند الطيالسي: ۱۲۹۹؛ مسند احمد: ۳/ ٤١٥؛ ابن خزيمة: ۲۹۶۰۔]

(۱۷۲۰) بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق میں خطبہ دیا اور فرمایا: ''جنت میں صرف مسلمان جائیں گے، اور یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں۔''

بَابٌ: فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى.

باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

(۱۷۲۱) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى. [صحيح بخاري: ١٩٩٥؛ صحيح مسلم: ٨٢٧ (٢٦٧٣)]

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٧٢٢ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى. أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ، فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ. وَيَوْمُ الْأَضْحَى تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ. [صحيح بخاري: ١٩٩٠، ٥٥٧١؛ صحيح مسلم: ١١٣٧ (٢٦٧١)؛ سنن ابي داود: ٢٤١٦؛ سنن الترمذي: ٧٧١۔]

(١٧٢٢) ابوعبید رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں عید کے موقع پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ نے خطبے سے پہلے نماز شروع کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ عیدالفطر تمہارے روزوں سے فارغ ہونے کا دن ہوتا ہے اور عیدالاضحیٰ کے دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

١٧٢٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا بِيَوْمٍ قَبْلَهُ، أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ. [صحيح بخاري: ١٩٨٥؛ صحيح مسلم: ١١٤٤ (٢٦٨٣)؛ سنن ابي داود: ٢٤٢٠؛ سنن الترمذي: ٧٤٣۔]

(١٧٢٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، اِلّا یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھ لیا جائے۔

١٧٢٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، وَأَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ. [صحيح بخاري: ١٩٨٤؛ صحيح مسلم: ١١٤٣ (٢٦٨١)]

(١٧٢٤) محمد بن عباد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے بیت اللہ کا طواف کرنے کے دوران میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس گھر (کعبہ) کے رب کی قسم!

١٧٢٥ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ:

(١٧٢٥) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَلَّمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٢٤٥٠؛ سنن الترمذي: ٧٤٢؛ سنن النسائي: ٢٣٧٠.]

اللہ ﷺ کو جمعہ کے دن کا روزہ چھوڑتے کم ہی دیکھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ.

باب: ہفتے کے دن کا روزہ رکھنے کا بیان

١٧٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُودَ عِنَبٍ، أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ، فَلْيَمُصَّهُ))**.

(١٧٢٦) عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہفتے کے دن فرض روزے کے سوا روزہ نہ رکھا کرو۔ اگر تم میں سے کسی کو (کھانے پینے کے لیے) کچھ نہ ملے، مگر انگور کی شاخ یا کسی درخت کی چھال تو وہ اسی کو چوس لے۔“

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أُخْتِهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٤٢١؛ سنن الترمذي: ٧٤٤؛ مسند احمد: ٦/ ٣٦٨؛ ابن خزيمة: ٢١٦٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٥.]

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے دوسرے شیخ حمید بن مسعدہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی روایت کی ہے اور اس میں ہے کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ سے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

بَابُ صِيَامِ الْعَشْرِ.

باب: ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے روزوں کا بیان

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا مِنْ أَيَّامٍ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ، مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ))** يَعْنِي الْعَشْرَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: **((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ**

(١٧٢٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی دن ایسے نہیں ہیں جن میں کیا ہوا نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہو۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، الا یہ کہ کوئی آدمی اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے، پھر ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہ آیا۔“

بِشَيْءٍ)). [صحيح بخاري: ٩٦٩؛ سنن ابي داود: ٢٤٣٨؛ سنن الترمذي: ٧٥٧-]

١٧٢٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِيْدَةَ: حَدَّثَنَا مَسْعُودُ ابْنُ وَاصِلٍ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا أَيَّامٌ، أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا، مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ. وَإِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ فِيهَا لَيَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ، وَلَيْلَةٍ فِيهَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ)).

[ضعيف، سنن الترمذي: ٧٥٨؛ شرح السنة للبغوى: ١٢٢٦؛ مسعود بن واصل ضعیف اور قتادہ مدلس ہیں۔]

(۱۷۲۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا کے ایام میں سے کوئی دن ایسے نہیں جن مین عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ محبوب ہو۔ ان دنوں کا ایک روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ان راتوں میں سے ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔“

١٧٢٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرَ قَطُّ.

[صحيح مسلم: ١١٧٦(٢٧٨٩)؛ سنن ابي داود: ٢٤٣٩؛ سنن الترمذي: ٧٥٦-]

(۱۷۲۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحجہ کے پہلے) عشرے کے روزے رکھتے کبھی نہیں دیکھا۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ.

باب: یوم عرفہ کے روزے کا بیان

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ)). [صحيح، دیکھئے حدیث: ١٧١٣-]

(۱۷۳۰) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں امید ہے کہ وہ یوم عرفہ کے روزے کے بدلے میں اس سے پہلے سال کے اور اس کے بعد کے سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔“

١٧٣١ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَسَنَةٌ بَعْدَهُ)).

(۱۷۳۱) قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”جو آدمی عرفہ کے دن روزہ رکھے، اس کے ایک سال آگے اور ایک سال پیچھے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

[المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٥؛ الضعيفه للالباني، ٥/ ٢٢ یہ روایت اسحاق بن عبداللہ بن اَبی فروہ متروک کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

١٧٣٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنِي حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ: حَدَّثَنِي مَهْدِيٌّ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ. [سنن ابي داود: ٢٤٤٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٨٤؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٩٦٦؛ ابن خزيمة: ٢١٠١؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٤ یہ حدیث حسن الاسناد ہے، کیونکہ مہدی حسن الحدیث ہیں۔]

(١٧٣٢) عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کی بابت پوچھا: انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

باب: عاشورے کے روزے کا بیان

١٧٣٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُوراءَ، وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ. [صحيح بخاري: ٢٠٠١؛ صحيح مسلم: ١١٢٥ (٢٦٣٧)؛ سنن ابي داود: ٢٤٤٢۔]

(١٧٣٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھتے اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

١٧٣٤ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ. فَوَجَدَ الْيَهُودَ صُيَّامًا. فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ أَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسَى، وَأَغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ، فَصَامَهُ مُوْسَى شُكْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوْسَى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. [صحيح بخاري: ٢٠٠٤؛ صحيح مسلم: ١١٣٠ (٢٦٥٦)؛ سنن ابي داود: ٢٤٤٤۔]

(١٧٣٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو (دس محرم کا) روزہ رکھتے پایا۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: اس دن میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا تھا، پھر موسیٰ علیہ السلام نے (اس دن) شکر کے طور پر روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام پر ہمارا حق تمہاری نسبت زیادہ ہے۔'' چنانچہ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم

دیا۔

١٧٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ: ((مِنْكُمْ أَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ؟)) قُلْنَا: مِنَّا طَعِمَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَطْعَمْ. قَالَ: ((فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ مَنْ كَانَ طَعِمَ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَأَرْسِلُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ)) قَالَ يَعْنِي أَهْلَ الْعَرُوضِ حَوْلَ الْمَدِينَةِ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٢٣٢٢؛ مسند احمد: ٤/ ٣٨٨؛ ابن خزيمة: ٢٠٩١؛ ابن حبان: ٣٦١٧-]

(١٧٣٥) محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن ہم سے فرمایا: ''آج تم میں سے کسی نے کھانا کھا لیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم میں سے بعض کھانا کھا چکے ہیں اور بعض نے (ابھی) نہیں کھایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بھی اور جس نے (ابھی تک) نہیں کھایا وہ بھی اور عروض (نواحِ مدینہ) والوں کی طرف پیغام بھیج دو کہ وہ بھی آج بقیہ دن کا روزہ پورا کریں۔'' راوی نے کہا: عروض والوں سے مراد نواحِ مدینہ میں آباد لوگ ہیں۔

١٧٣٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عُمَيْرٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ الْيَوْمَ التَّاسِعَ)).

(١٧٣٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو میں (محرم کی) نو تاریخ کا روزہ ضرور رکھوں گا۔''

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ. زَادَ فِيهِ: مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَهُ عَاشُورَاءُ.

[صحيح مسلم: ١١٣٤ (٢٦٦٦)؛ سنن ابي داود: ٢٤٤٥-]

ابو علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: احمد بن یونس نے ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ نے یہ اس خوف کی بنا پر فرمایا، مبادا آپ سے عاشورے کا روزہ رہ نہ جائے۔

١٧٣٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ذُكِرَ، عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَوْمُ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ. فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ)).

[صحيح مسلم: ١١٢٦ (٢٦٤٤)؛ سنن ابي داود؛ ٢٤٤٣-]

(١٧٣٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورا کے دن کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاہلیت والے اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ تم میں سے جو کوئی اس دن روزہ رکھنا چاہتا ہے وہ رکھ لے اور جو اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہتا، وہ نہ رکھے۔''

١٧٣٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

(١٧٣٨) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عاشورا کے دن روزہ، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں وہ اس سے پہلے سال کے گناہ معاف کر دے گا۔''

((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث:۱۷۱۳۔]

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

باب: سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْغَازِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ، عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:۱۶۴۹۔]

(۱۷۳۹) ربیعہ بن غاز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا: انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزوں کا خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ؟ فَقَالَ: **((إِنَّ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ. يَقُولُ: دَعْهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا)).**

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٧٤٧؛ ابن خزيمة: ٢١٢٠؛ ابن حبان: ٣٦٤٤۔]

(۱۷۴۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے، سوائے ان دو آدمیوں کے جو آپس میں قطع تعلقی کر چکے ہوں (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: ان کے باہم صلح کرنے تک انہیں چھوڑ دو۔''

بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحُرُمِ.

باب: حرمت والے مہینوں کے روزوں کا بیان

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ أَبِي مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ. قَالَ: **((فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاحِلًا؟))** قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالنَّهَارِ. مَا أَكَلْتُهُ

(۱۷۴۱) ابو مجیبہ باہلی اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں وہی ہوں جو گزشتہ سال بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے میں تمہارا جسم نحیف دیکھ رہا ہوں۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے دن کو کبھی کھانا نہیں کھایا۔ صرف رات کو

إِلَّا بِاللَّيْلِ. قَالَ: ((مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تُعَذِّبَ نَفْسَكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْوَى. قَالَ: ((صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا بَعْدَهُ)) قُلْتُ: إِنِّي أَقْوَى. قَالَ: ((صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمَيْنِ بَعْدَهُ)) قُلْتُ: إِنِّي أَقْوَى. قَالَ: ((صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ. وَصُمْ أَشْهُرَ الْحُرُمِ)). [ضعيف، سنن ابي داود: ٢٤٢٨؛ مسند احمد: ٥/ ٢٨، مجیبہ راوی میں نظر ہے۔]

کھاتا ہوں (یعنی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنے کا حکم تجھے کس نے دیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کام کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم صبر والے مہینے (رمضان) کے روزے رکھ لیا کرو اور اس کے بعد ایک (نفلی) روزہ رکھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس (سے زیادہ) کی استطاعت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم صبر والے مہینے کے روزے رکھ لیا کرو اور اس کے بعد دو روزے رکھ لے۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم صبر والے مہینے کے روزے رکھ لیا کرو اور اس کے بعد تین تین روزے رکھ لے اور حرمت والے مہینوں میں روزے رکھ لیا کرو۔''

١٧٤٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ)).

[صحيح مسلم: ١١٦٣ (٢٧٥٥)؛ سنن ابي داود: ٢٤٢٩؛ سنن الترمذي: ٤٣٨؛ سنن النسائي: ١٦١٤۔]

(١٧٤٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: ماہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے اس مہینے کے، جسے تم محرم کہتے ہو۔''

١٧٤٣ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ. [ضعيف جدا، المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ٣٤٨؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٠/ ٨٥ داود بن عطاء ضعیف راوی ہے۔]

(١٧٤٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ماہِ رجب میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٧٤٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ

(١٧٤٤) محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اسامہ بن

الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُمْ شَوَّالًا)) فَتَرَكَ أَشْهُرَ الْحُرُمِ. ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَصُومُ شَوَّالًا حَتّٰى مَاتَ. [**ضعیف**، محمد بن ابراہیم کی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔]

زید رضی اللہ عنہ حرمت والے مہینوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم ماہ شوال کے روزے رکھ لیا کرو۔'' انہوں نے حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنے چھوڑ دیئے، پھر ہمیشہ شوال کے روزے رکھتے رہے حتی کہ فوت ہو گئے۔

بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكَاةُ الْجَسَدِ.

باب: روزہ رکھنا جسم کی زکوۃ ہے

١٧٤٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، جَمِيْعًا، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ جُمْهَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ. وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ)).

زَادَ مُحْرِزٌ فِي حَدِيْثِهِ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ)). [**ضعيف**، المصنف لابن ابي شيبة: ٣/ ٧؛ مسند عبد بن حميد: ١٤٤٩ موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔]

(۱۷۴۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ رکھنا ہے۔''

محرز بن سلمہ العدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ (بھی) بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ آدھا صبر ہے۔''

بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا.

باب: روزے دار کو روزہ افطار کرانے کے ثواب کا بیان

١٧٤٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَخَالِي يَعْلَى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ. وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِمْ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٨٠٧؛ سنن الدارمی: ١٧٠٩؛ ابن خزيمة: ٢٠٦٤؛ ابن حبان: ٣٤٢٩۔]

(۱۷۴۶) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے، اسے اس (روزے دار) کے برابر ثواب ملے گا، اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

١٧٤٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

(۱۷۴۷) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

يَحْيَى اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ: ((**أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ**)). [ابن حبان: ٥٢٩٦ ـ یہ مصعب بن ثابت کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھیے: سنن ابي داود: ٣٨٥٤؛ مشكل الآثار للطحاوي: ١/ ٤٩٨، ٤٩٩۔]

نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں روزہ افطار کیا، پھر آپ نے فرمایا: ((**اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيكُمُ الْمَلَائِكَةُ**)) ”تمہارے ہاں روزے دار روزہ افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے حق میں دعائیں کرتے رہیں۔“

بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ.

باب: جب روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جائے

١٧٤٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلٌ. قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى، عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا. فَكَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ صَائِمًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ**)). [سنن الترمذي: ٧٥٨، ٧٨٦؛ سنن الدارمي: ١٧٤٥؛ ابن خزيمة: ٢١٣٨، ٢١٣٩؛ ابن حبان: ٣٤٣٠ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ لیلیٰ حسن الحدیث راویہ ہیں۔]

(١٧٤٨) ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ کے ساتھیوں میں سے بعض لوگ روزے دار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب روزے دار کی موجودگی میں کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔“

١٧٤٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبِلَالٍ: ((**الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ**)) فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا. وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ. أَشَعَرْتَ، يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ؟**)). [**موضوع**،

(١٧٤٩) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے بلال! کھانا کھا لو“ انہوں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم لوگ اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ کا چھوڑا ہوا رزق جنت میں ہے۔ اے بلال! کیا تم جانتے ہو کہ جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، اس کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہتی ہیں اور فرشتے اس کے حق میں دعائے

شعب الایمان للبیهقي: ۳/ ۲۹۷، ح: ۳۵۸٦ محمد بن عبدالرحمٰن متروک، متہم بالکذاب راوی ہے۔]

مغفرت کرتے رہتے ہیں۔"

بَابُ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ.

باب: جسے کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو

١٧٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ**)). [صحيح مسلم: ١١٥٠ (٢٧٠٢)؛ سنن ابي داود: ٢٤٦١؛ سنن الترمذي: ٧٨١-]

(۱۷۵۰) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی روزے دار ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔"

١٧٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيُجِبْ. فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ**)). [صحيح مسلم: ١٤٣٠ (٣٥١٨، ٣٥١٩)؛ سنن ابي داود: ٣٧٤٠-]

(۱۷۵۱) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے۔ اگر چاہے تو کھانا کھالے اور اگر چاہے تو نہ کھائے۔"

بَابُ فِي الصَّائِمِ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ.

باب: اس امر کا بیان کہ روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ سَعْدٍ، أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ. وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ. وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ دُونَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ: بِعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ**)). [سنن الترمذي: ٣٥٩٨؛ سنن الدارمى: ٢٨٢٤؛ ابن

(۱۷۵۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین قسم کے آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: عادل حکمران، روزے دار کی دعا حتی کہ وہ افطار کر لے اور مظلوم آدمی کی دعا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بادل سے بھی اوپر اٹھا لے گا۔ اس (کی دعا) کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا، اگرچہ کچھ دیر کے بعد ہی کروں۔"

خزيمة: ١٩٠١؛ ابن حبان: ٨٧٤ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ ابومدلہ مجہول نہیں بلکہ حسن الحدیث ہیں۔]

١٧٥٣ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ الْمَدَنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ)).

(١٧٥٣) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزے دار کے لیے افطار کے وقت ایک دعا رد نہیں ہوتی۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ، إِذَا أَفْطَرَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ، الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، أَنْ تَغْفِرَ لِي. [المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٢؛ رواه ابن عساكر في المعجم: ١/ ٣٠٧، وقال: "حسن غريب" یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو روزہ افطار کرتے وقت یہ فرماتے سنا: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ، الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، أَنْ تَغْفِرَ لِي)) ''یا اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے ذریعے سے دعا کرتا ہوں جو ہر چیز سے وسیع تر ہے کہ تو مجھے بخش دے۔''

بَابٌ: فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

باب: عیدالفطر کے دن (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا چاہیے

١٧٥٤ - حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ تَمَرَاتٍ. [صحيح بخاري: ٩٥٣۔]

(١٧٥٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن (نماز عید کے لیے) نہیں نکلتے تھے حتی کہ چند کھجوریں کھا لیتے۔

١٧٥٥ - حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يُغَذِّيَ أَصْحَابَهُ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ. [**ضعيف**، الضعيفه للالباني: ٤٢٤٨ جبارہ متہم بالکذب، مندل اور عمر بن صہبان دونوں ضعیف ہیں۔]

(١٧٥٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن نکلنے سے پہلے صحابہ کرام کو صدقۂ فطر میں سے کچھ کھلا دیتے تھے۔

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ الْمَهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ

(١٧٥٦) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن (نماز عید کے لیے) نہیں نکلتے تھے، یہاں تک کہ کچھ کھا لیتے اور قربانی کے دن (نماز عید سے) واپس آنے

حَتَّى يَأْكُلَ. وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى يَرْجِعَ.

تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٥٤٢؛ سنن الدارمي: ١٦٠٨؛ ابن خزيمة: ١٤٢٦؛ ابن حبان: ٢٨١٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٤۔]

بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ رَمَضَانَ قَدْ فَرَّطَ فِيهِ.

باب: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے رمضان کے روزے باقی ہوں، جنہیں سستی کی وجہ سے نہیں رکھ سکا

١٧٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْثَرُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ [بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى]، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ، فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ، مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ، مِسْكِينٌ**)).

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٧١٨؛ ابن خزيمة: ٢٠٥٦ اشعث بن سوار ضعیف ہے۔]

(١٧٥٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں وفات پا جائے کہ ماہ رمضان کے روزے اس کے ذمّے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔''

بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ مِنْ نَذْرٍ.

باب: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر کے روزے ہوں

١٧٥٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ وَالْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ: ((**أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟**)) قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: ((**فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ**)). [صحيح بخاري: ١٩٥٣؛ صحيح مسلم: ١١٤٨ (٢٦٩٣)؛ سنن ابي داود: ٣٣١٠؛ سنن الترمذي: ٧١٦، ٧١٧۔]

(١٧٥٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ایک خاتون نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بہن فوت ہو گئی ہے۔ دو ماہ کے مسلسل روزے اس کے ذمے تھے (اب ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا: ''بتاؤ! اگر تمہاری بہن کے ذمے کوئی قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتیں؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا حق (ادائیگی کا) زیادہ حق رکھتا ہے۔''

١٧٥٩ـ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)). [صحيح مسلم: ١١٤٩ (٢٦٩٧)؛ سنن ابي داود: ١٦٥٦، ٢٨٧٧؛ سنن الترمذي: ٦٦٧، ٩٢٩ـ]

(۱۷۵۹) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ اس کے ذمے کچھ روزے تھے۔ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

بَابٌ: فِيمَنْ أَسْلَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

باب: جو شخص ماہ رمضان میں اسلام قبول کرے

١٧٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَفْدُنَا الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِإِسْلَامِ ثَقِيفٍ قَالَ، وَقَدِمُوا عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ، فَضَرَبَ عَلَيْهِمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ. فَلَمَّا أَسْلَمُوا صَامُوا مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ.

[**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ١٦٩ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔]

(۱۷۶۰) عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے، ہمارا جو وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں قبیلۂ ثقیف کے قبولِ اسلام کی خبر لے کر حاضر ہوا تھا، انہوں نے کہا: وہ ماہ رمضان میں (آپ کے پاس) پہنچے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کرا دیا، جب وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اس مہینے کے بقیہ دنوں کے روزے رکھے تھے۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا.

باب: عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کا بیان

١٧٦١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ، وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ، يَوْمًا، مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ**)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٧٨٢؛ سنن الدارمي: ١٧٢٧؛ مسند احمد: ٢/ ٢٤٥ نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٥١٩٥ـ]

(۱۷۶۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی خاتون اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے، سوائے ماہ رمضان کے روزوں کے (وہ رکھ سکتی ہے)۔“

١٧٦٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النِّسَاءَ أَنْ يَصُمْنَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ. [سنن ابي داود: ٢٤٥٩؛ مسند احمد: ٣/ ٨٠؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٦ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٧٦٢) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو ان کے شوہروں کی موجودگی میں، ان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ: فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ.

باب: مہمان اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

١٧٦٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا نَزَلَ الرَّجُلُ بِقَوْمٍ، فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ**)). [**ضعيف جدا**، سنن الترمذي: ٧٨٩ ابوبکر المدنی ضعیف ہے۔]

(١٧٦٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کسی قوم کا مہمان ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔''

بَابٌ: فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ.

باب: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا (ثواب میں) صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے

١٧٦٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُمَوِيِّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ**)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٤٨٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٢، ٤/ ١٣٦۔]

(١٧٦٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھا کر شکر بجا لانے والا صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے۔''

١٧٦٥ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ،

(١٧٦٥) نبی ﷺ کے صحابی سنان بن سنہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھا کر شکر بجا لانے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ ابْنِ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ الْأَسْلَمِيِّ، صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ، لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)).

[صحيح، مسند احمد: ٤/ ٣٤٣؛ سنن الدارمی: ٢٠٣٠-]

والے کو صبر کرنے والے روزے دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

باب: لیلۃ القدر کا بیان

١٧٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ. فَقَالَ: ((إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتُهَا. فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ)). [صحيح بخاري: ٢٠١٦؛ صحيح مسلم: ١١٦٧ (٢٧٦٩، ٢٧٧٢)؛ سنن ابي داود: ٨٩٤، ٨٩٥؛ سنن النسائي: ١٠٩٦-]

(١٧٦٦) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی، پھر مجھے بھلا دی گئی، لہٰذا تم اسے (ماہ رمضان کے) آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

بَابُ فِي فَضْلِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

باب: ماہ رمضان کے آخری عشرے کی فضیلت

١٧٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، وَأَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

[صحيح مسلم: ١١٧٥ (٢٧٨٨)؛ سنن الترمذي: ٧٩٦-]

(١٧٦٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اتنی کوشش کرتے تھے، جتنی کوشش باقی دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

١٧٦٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ،

(١٧٦٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب (رمضان) کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ راتوں کو جاگتے، کمر کس لیتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے تھے۔

إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. [صحيح بخاري: ٢٠٢٤؛ صحيح مسلم: ١١٧٤ (٢٧٨٧)؛ سنن ابي داود: ١٣٧٦؛ سنن النسائي: ١٦٤٠-]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاعْتِكَافِ.

باب: اعتکاف کا بیان

١٧٦٩- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ، اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. وَكَانَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ. [صحيح بخاري: ٢٠٤٤؛ سنن ابي داود: ٢٤٦٦-]

(١٧٦٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے۔ جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ ہر سال (جبریل علیہ السلام) آپ پر ایک بار قرآن کریم پیش کیا کرتے۔ جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ پر دو بار قرآن مجید پیش کیا گیا۔

١٧٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٤٦٣؛ ابن خزيمة: ٢٢٢٥؛ ابن حبان: ٣٦٦٣؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٩-]

(١٧٧٠) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ کو سفر درپیش آ گیا (اور آپ اعتکاف نہ کر سکے) جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَبْتَدِئُ الْإِعْتِكَافَ وَقَضَاءِ الْإِعْتِكَافِ.

باب: اعتکاف شروع کرنے کے بعد چھوڑ دینا اور اعتکاف کی قضا کا بیان

١٧٧١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ. فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. فَأَمَرَ، فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ. فَأَمَرَتْ عَائِشَةُ

(١٧٧١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ نماز فجر ادا کرتے، پھر اپنی تیار کردہ جائے اعتکاف میں داخل ہوتے۔ (ایک دفعہ) آپ نے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ آپ کے حکم پر آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کے

بِخِبَاءٍ فَضُرِبَ لَهَا. وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ بِخِبَاءٍ فَضُرِبَ لَهَا. فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَ هُمَا أَمَرَتْ بِخِبَاءٍ فَضُرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((آلْبِرَّ تُرِدْنَ)) فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ. [صحيح بخاري: ٢٠٣٣، ٢٠٣٤؛ صحيح مسلم: ١١٧٣ (٢٧٨٥)؛ سنن ابي داود: ٢٤٦٤؛ سنن الترمذي: ٧٩١-]

لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کے لیے بھی ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے خیمے دیکھے تو انہوں نے بھی اپنے لیے خیمہ نصب کرنے کا حکم دے دیا، چنانچہ ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھا تو فرمایا: ''کیا تم نیکی کا ارادہ رکھتی ہو؟'' پھر آپ نے اس ماہ رمضان میں اعتکاف نہیں کیا اور ماہ شوال میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

بَابٌ: فِي اعْتِكَافِ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ.

باب: ایک دن یا ایک رات کے اعتکاف کا بیان

١٧٧٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْخَطْمِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرُ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا. فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

[صحيح بخاري: ٢٠٤٢، ٢٠٤٣؛ صحيح مسلم: ١٦٥٦ (٤٢٩٣)؛ سنن ابي داود: ٣٣٢٥؛ سنن الترمذي: ١٥٣٩؛ سنن النسائي: ٣٨٥١-]

(١٧٧٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ ایک رات کا اعتکاف کریں گے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

بَابٌ: فِي الْمُعْتَكِفِ يَلْزَمُ مَكَانًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

باب: معتکف مسجد میں اعتکاف کے لیے کوئی جگہ مقرر کر لے

١٧٧٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

(١٧٧٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [صحيح بخاري: ٢٠٢٥؛ صحيح مسلم: ١١٧١ (٢٧٨٠)؛ سنن ابي داود: ٢٤٦٥-]

نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے۔

١٧٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ، طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ. [ابن خزيمة: ٢٢٣٦ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ عیسیٰ بن عمر اور نعیم بن حماد دونوں حسن الحدیث ہیں۔]

(١٧٧٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اعتکاف کرتے تو ستونِ توبہ کے پیچھے آپ کے لیے بستر بچھا دیا جاتا، آپ کے لیے ایک چارپائی رکھ دی جاتی۔

بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي خَيْمَةٍ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: مسجد میں خیمہ نصب کر کے اس میں اعتکاف کرنا

١٧٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ. عَلَى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيرٍ. قَالَ، فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ. ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ. [صحيح مسلم: ١١٦٧ (٢٧٧١)]

(١٧٧٥) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ترکی قبے (خیمے) میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا (لٹکایا گیا) تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے چٹائی پکڑ کر اسے ایک طرف کیا، پھر اپنا سر مبارک باہر نکال کر لوگوں سے بات کی۔

بَابٌ: فِي الْمُعْتَكِفِ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ.

باب: کیا معتکف کسی بیمار کی تیمارداری کر سکتا ہے اور جنازے میں شریک ہو سکتا ہے؟

١٧٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ، وَالْمَرِيضُ فِيهِ، فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ. قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ، إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ.

[صحيح بخاري: ٢٠٢٩؛ صحيح مسلم: ٢٩٧ (٦٨٥)؛ سنن ابي داود: ٢٤٦٨ سنن الترمذي: ٨٠٤۔]

(١٧٧٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں (حالتِ اعتکاف میں) کسی کام کی غرض سے گھر میں داخل ہوتی اور وہاں کوئی بیمار ہوتا تو میں چلتے چلتے (اس کی طبیعت کا) پوچھ لیتی۔ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اعتکاف میں ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (قضائے) حاجت کے علاوہ گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔

١٧٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْهَيَّاجُ الْخُرَاسَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالْخَالِقِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُعْتَكِفُ يَتْبَعُ الْجِنَازَةَ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ)). [**موضوع**، تهذيب الكمال للمزي: ١٦/ ٤٦٧ عنبسہ بن عبدالرحمٰن متہم بالکذب ہے۔]

(۱۷۷۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معتکف جنازے کے ساتھ جا سکتا ہے اور بیمار کی عیادت (بھی) کرسکتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَيُرَجِّلُهُ.

باب: معتکف اپنا سر دھوسکتا ہے اور کنگھی کرسکتا ہے

١٧٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأُرَجِّلُهُ. وَأَنَا فِي حُجْرَتِي. وَأَنَا حَائِضٌ. وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث:٦٣٣۔]

(۱۷۷۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے، آپ اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے، میں آپ کا سر مبارک دھو کر کنگھی کر دیتی، جبکہ میں اپنے حجرے میں ہوتی اور حائضہ ہوتی تھی۔

بَابٌ: فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُورُهُ أَهْلُهُ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: معتکف سے اس کی اہلیہ مسجد میں آ کر ملاقات کرسکتی ہے

١٧٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّها جاءَتْ [إِلَى] رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ. وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ. ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ. فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقْلِبُهَا. حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَلَّمَا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ.

(۱۷۷۹) نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں معتکف تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے (مسجد) تشریف لائیں اور عشاء کے قریب کچھ دیر نبی ﷺ سے باتیں کرنے کے بعد اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ ﷺ انہیں روانہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جب مسجد کے اس دروازے کے پاس پہنچیں جو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے قریب تھا، تو دو انصاری آدمی آپ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا، پھر آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ذرا ٹھہر جاؤ، یہ (میری

ثُمَّ نَفَذَا . فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى رِسْلِكُمَا. إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ. يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ. وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا)).

[صحيح بخاري: ٢٠٣٥؛ صحيح مسلم: ٢١٧٥ (٥٦٧٩)؛ سنن ابي داود: ٢٤٧٠، ٢٤٧١-]

اہلیہ) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ بولے: سبحان اللہ! اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے متعلق کوئی ایسی ویسی بات سوچ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے اس وضاحت کو شدت سے محسوس کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے جسم میں شیطان خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی اور (غلط) بات نہ ڈال دے۔''

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ.

باب: استحاضہ بیماری میں مبتلا عورت کے اعتکاف کا بیان

١٧٨٠ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ [بْنِ] الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ. فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ. فَرُبَّمَا وَضَعَتْ تَحْتَهَا الطَّسْتَ.

[صحيح بخاري: ٣١٠؛ سنن ابي داود: ٢٤٧٦-]

(١٧٨٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ایک اہلیہ نے اعتکاف کیا۔ (استحاضہ کی وجہ سے) وہ سرخ اور زرد رنگ کا خون دیکھتی تھیں۔ بعض اوقات وہ اپنے نیچے طشت (کھلا برتن) رکھ لیتی تھیں۔

بَابٌ: فِي ثَوَابِ الِاعْتِكَافِ.

باب: اعتکاف کے ثواب کا بیان

١٧٨١ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى الْبُخَارِيُّ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَمِّيِّ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: ((هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا)). [ضعيف، فرقد بن یعقوب ضعیف اور عبیدہ بن بلال مجہول ہے۔]

(١٧٨١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: ''وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور تمام نیکیاں انجام دینے والوں کی طرح اس کے لیے وہ تمام نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔

بَابٌ: فِيمَنْ قَامَ فِي لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ.

باب: عیدین کی راتوں میں قیام کرنے والے کے ثواب کا بیان

١٧٨٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَرَّارُ بْنُ حَمُّويَةَ: حَدَّثَنَا

(١٧٨٢) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ، مُحْتَسِبًا لِلَّهِ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ**)).

"جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی نیت سے عیدین کی راتوں میں قیام کیا، اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مر جائیں گے۔"

[**موضوع**، الضعيفه للالباني: ٥٢١، ٥١٣٦ بقیہ بن ولید مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

أَبْوَابُ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ سے متعلق احکام ومسائل

بَابُ فَرْضِ الزَّكَاةِ.

١٧٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((**إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ. فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ**)). [صحيح بخاري: ١٣٩٥، ٢٤٤٨؛ صحيح مسلم: ١٩ (١٢١)؛ سنن ابي داود: ١٥٨٤؛ سنن الترمذي: ٦٢٥، ٢٠١٤؛ سنن النسائي: ٢٤٣٧-]

باب: زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان

(۱۷۸۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں۔ تم سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو تسلیم کر لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں صدقہ، یعنی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے دولت مندوں سے وصول کر کے انہی کے فقراء (غریبوں) میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ، یعنی بہترین اور قیمتی مال لینے سے اجتناب کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ.

١٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، وَجَامِعِ ابْنِ أَبِي رَاشِدٍ، سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يُخْبِرُ، عَنْ

باب: زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام

(۱۷۸۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتَّى يُطَوَّقَ عُنُقَهُ)). ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (٣/آل عمران: ١٨٠) الْآيَةَ. [صحيح، سنن الترمذي: ٣٠١٢؛ سنن النسائي: ٢٤٤٣؛ ابن خزيمة: ٢٢٥٦-]

کر دیا جائے گا اور وہ اس کی گردن کا طوق بن کر لپٹ جائے گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا، وہ اس میں بخل کرنے کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے بہت برا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن ان کی کنجوسی والی چیزوں کو ان کی گردنوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔''

١٧٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا غَنَمٍ وَلَا بَقَرٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا. كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا. حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ)). [صحيح بخاري: ١٤٦٠؛ صحيح مسلم: ٩٩٠ (٢٣٠٠)-]

(١٧٨٥) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ، گائے اور بکری کا جو مالک ان کی زکوٰۃ (فرض ہونے کے باوجود) ادا نہیں کرتا۔ قیامت کے دن اس کے یہ جانور بہت بڑے اور موٹے تازے بن کر آئیں گے اور اسے اپنے سینگوں سے (ٹکریں) ماریں گے اور پاؤں تلے روندیں گے۔ جب ان میں سے آخری جانور گزر جائے گا تو پھر پہلے گزر جانے والے دوبارہ آئیں گے حتیٰ کہ سب لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔''

١٧٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَأْتِي الْإِبِلُ الَّتِي لَمْ تُعْطِ الْحَقَّ مِنْهَا تَطَأُ صَاحِبَهَا بِأَخْفَافِهَا. وَتَأْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ تَطَأُ صَاحِبَهَا بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا. وَيَأْتِي الْكَنْزُ شُجَاعًا أَقْرَعَ فَيَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ فَيَفِرُّ. فَيَقُولُ: مَا لِي وَلَكَ فَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، أَنَا كَنْزُكَ. فَيَتَّقِيهِ بِيَدِهِ فَيَلْقَمُهَا)).

[حسن صحيح، ابن حبان: ٣٢٥٤-]

(١٧٨٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن اونٹوں کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کیا گیا، قیامت کے دن وہ اونٹ آ کر اپنے مالک کو پاؤں تلے روندیں گے۔ وہ گائے اور بکریاں (جن میں زکوٰۃ فرض تھی اور ادا نہ کی گئی) وہ آئیں گی اور اپنے مالک کو پاؤں تلے روندیں گی اور سینگوں سے (ٹکریں بھی) ماریں گی، اور خزانہ (سونا چاندی جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی) گنجے سانپ کی شکل میں آ کر اپنے مالک کو ملے گا تو مالک دو دفعہ اس سے بھاگے گا۔ پھر وہ اس کے سامنے کی طرف سے آ جائے گا، یہ پھر بھاگے گا اور کہے گا: تو میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے؟ تو وہ (سانپ) کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر (مالک) اپنے ہاتھ کے ذریعے سے اس سے بچنے کی کوشش کرے گا تو وہ اس کے ہاتھ کو منہ میں

لے لے گا۔''

بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ لَيْسَ بِكَنْزٍ.

باب: جس مال کی زکوٰۃ ادا کردی گئی، وہ خزانہ (باعثِ عذاب) نہیں

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَسْلَمَ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَلَحِقَهُ أَعْرَابِيٌّ. فَقَالَ لَهُ: قَوْلُ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (٩/ التوبة: ٣٤) قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا، فَوَيْلٌ لَهُ. إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ. فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهُورًا لِلْأَمْوَالِ. ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: مَا أُبَالِي لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا، أَعْلَمُ عَدَدَهُ وَأُزَكِّيهِ، وَأَعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. [صحيح بخاري: ١٤٠٤، ٤٦٦١ (تعليقاً)؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٨٢۔]

(۱۷۸۷) خالد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ باہر گیا۔ ان سے ایک اعرابی ملا تو اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ ''جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔'' (اس کی تفسیر کیا ہے؟) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، اس کے لیے ہلاکت ہے۔ یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے کا ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا۔ پھر انہوں نے (میری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا: مجھے کوئی پروا نہیں کہ میرے پاس جبلِ اُحد کے برابر سونا ہو، اس کی تعداد ومقدار کا بھی مجھے علم ہو، میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں اور اس کے ذریعے سے اللہ عزوجل کی اطاعت برداری کروں گا۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ، فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ)).

[سنن الترمذي: ٦١٨؛ ابن خزيمة: ٢٤٧١؛ ابن حبان: ٣٢١٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٩٠ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ دراج حسن الحدیث ہیں۔]

(۱۷۸۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم اپنے فرض سے سبک دوش ہو گئے۔''

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

(۱۷۸۹) فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''مال میں زکوٰۃ کے سوا اور کچھ فرض

فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا سَمِعَتْهُ، تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، يَقُوْلُ: ((لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ)). [ضعيف منكر، سنن الترمذي: ٦٥٩، ٦٦٠؛ سنن الدارمی: ١٦٤٤ ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہے۔]

نہیں۔"

بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ.

باب: چاندی اور سونے کی زکوٰۃ کا بیان

١٧٩٠ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ، عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلٰكِنْ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، دِرْهَمًا)). [سنن ابي داود: ١٥٧٤؛ مسند الحميدي: ٥٤؛ مسند احمد: ١/ ١٢١ یہ روایت ابواسحاق کے عن اور حارث کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٧٩٠) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے، لیکن (رقم میں سے) چالیسواں حصہ ادا کیا کرو، یعنی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔"

١٧٩١ـ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، فَصَاعِدًا، نِصْفَ دِيْنَارٍ. وَمِنَ الْأَرْبَعِينَ دِيْنَارًا، دِيْنَارًا. [سنن الدارقطني: ٢/ ٩٢، یہ روایت ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٧٩١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر بیس دینار اور (اس سے کچھ) زیادہ میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرتے تھے۔

بَابُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا.

باب: جسے (دوران سال میں) مال دستیاب ہو

١٧٩٢ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: ((لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)).

[سنن الدارقطني: ١٨٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٩٥، ١٠٣ یہ روایت حارثہ بن محمد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سال گزرنے سے پہلے مال

(١٧٩٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "کسی مال میں سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ (واجب) نہیں۔"

میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ (مؤطا امام مالک: ۱/ ۲٤٦، ح:٥٨٤ و سنده صحيح) نیز اس بات پر اجماع ہے کہ جس مال پر ایک سال گزر جائے، اُس پر زکوۃ واجب ہے۔ (دیکھئے الاجماع لابن المنذر: ۱۰۳)

بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ.

باب: جن مالوں میں زکوۃ واجب ہے؟

۱۷۹۳ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **((لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ. وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ. وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ)).** [**صحيح**، سنن النسائي: ۲٤۷۷؛ مسند احمد: ۳/ ۸٦.]

(۱۷۹۳) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''پانچ وسق (تقریباً بیس من) سے کم کھجوروں میں زکوہ (واجب) نہیں، پانچ اوقیہ (تقریباً ساڑھے باون تولے) سے کم چاندی میں زکوۃ (واجب) نہیں اور پانچ سے کم اونٹوں میں بھی زکوۃ واجب نہیں۔''

۱۷۹٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ. وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ. وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ)).** [**صحيح**، مسند احمد: ۳/ ۲۹٦؛ مسند عبد بن حميد: ۱۱۰۳؛ ابن خزيمة: ۲۳۰٤، ۲۳۰٥.]

(۱۷۹٤) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ (واجب) نہیں، پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ (واجب) نہیں اور پانچ وسق سے کم غلے میں بھی زکوۃ (واجب) نہیں۔''

بَابُ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا.

باب: زکوۃ (مقررہ) وقت سے پہلے ادا کرنے کا بیان

۱۷۹٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ الْعَبَّاسَ رضي الله عنه سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ. فَرَخَّصَ لَهُ فِي

(۱۷۹٥) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے صدقہ (زکوۃ) واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔

ذَٰلِكَ. [سنن ابي داود: ١٦٢٤؛ سنن الترمذي: ٦٧٨؛ ابن خزيمة: ٢٣٣١ یہ روایت حکم بن عتیبہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ فائدہ: امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) نے تعجیلِ زکوٰۃ کو جائز قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاموال للامام حميدبن زنجوية: ٢٢١٤ و سنده حسن، على بن الحسين بن واقد المروزى شيخ حميد: صدوق حسن الحديث وثقه الجمهور۔]

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ إِخْرَاجِ الزَّكَاةِ.

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت کیا کہا جائے؟

١٧٩٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَتَاهُ الرَّجُلُ بِصَدَقَةِ مَالِهِ، صَلَّى عَلَيْهِ. فَأَتَيْتُهُ بِصَدَقَةِ مَالِي فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى)).

[صحيح بخاري: ١٤٩٧؛ صحيح مسلم: ١٩٧٨ (٢٤٩٢)؛ سنن ابي داود: ١٥٩٠؛ سنن النسائي: ٢٤٦١۔]

(١٧٩٦) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کے لیے دعائے رحمت فرماتے۔ میں بھی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابواوفی کے خاندان والوں پر رحمت فرما۔''

١٧٩٧ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْبَخْتَرِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَعْطَيْتُمُ الزَّكَاةَ فَلَا تَنْسَوْا ثَوَابَهَا، أَنْ تَقُولُوا: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا)). [**موضوع**، الضعيفة للالبانی: ١٠٩٦ بختری بن عبید متروک ہے۔]

(١٧٩٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم زکوٰۃ ادا کرو تو اس کے ثواب (کے حصول کی دعا) کو نہ بھولو، اور یوں کہا کرو: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا)) ''یا اللہ! اسے ہمارے لیے غنیمت (مفید) بنا اور اسے تاوان نہ بنا۔''

بَابُ صَدَقَةِ الْإِبِلِ.

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

١٧٩٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ

(١٧٩٨) محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ سالم بن عبداللہ سے اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے سالم رحمۃ اللہ علیہ نے زکوٰۃ کے بارے میں وہ تحریر پڑھوائی جو رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ. فَوَجَدْتُ فِيهِ: ((فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ. وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ. وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ. وَفِي عِشْرِيْنَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ. وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ، إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ. فَإِنْ لَمْ تُوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُونٍ، ذَكَرٌ. فَإِنْ زَادَتْ، عَلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ، وَاحِدَةً، فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ، إِلَى خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِيْنَ. فَإِنْ زَادَتْ، عَلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ، وَاحِدَةً، فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّيْنَ، فَإِنْ زَادَتْ، عَلَى سِتِّيْنَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا جَذَعَةٌ، إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ. فَإِنْ زَادَتْ، عَلَى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِيْنَ. فَإِنْ زَادَتْ، عَلَى تِسْعِيْنَ، وَاحِدَةً، فَفِيهَا حِقَّتَانِ، إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ. فَإِذَا كَثُرَتْ، فَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ، حِقَّةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ، بِنْتُ لَبُونٍ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ١٥٦٨؛ سنن الترمذي: ٦٢١؛ سنن الدارمي: ١٦٢٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٨٨، ٨٩؛ ابن خزيمة: ٢٢٦٧.]

اپنی وفات سے قبل لکھوائی تھی۔ میں نے اس میں یہ مسائل (لکھے ہوئے) پائے: ''پانچ اونٹوں میں ایک، دس اونٹوں میں دو، پندرہ میں تین، بیس میں چار بکریاں (بطور زکوۃ واجب) ہیں اور پچیس سے پینتیس کی تعداد تک ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر ایک سالہ اونٹنی میسر نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے۔ ان سے ایک بھی اونٹ (یا اونٹنی) زائد ہو جائے تو پینتالیس کی تعداد تک دو سالہ اونٹنی (بطور زکوۃ ادا کرنا واجب) ہے۔ پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو جائے، یعنی چھیالیس سے ساٹھ کی تعداد تک تین سالہ اونٹنی ہے۔ ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو جائے، یعنی اکسٹھ سے پچھتّر کی تعداد تک چار سالہ اونٹنی ہے۔ پچھتّر سے ایک بھی زائد ہو جائے، یعنی چھہتر سے نوے کی تعداد تک دو سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔ نوے سے ایک بھی بڑھ جائے، یعنی اکانوے سے ایک سو بیس کی تعداد تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔ اگر اونٹ (اور اونٹنیوں) کی تعداد اس سے زیادہ ہو تو ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔''

١٧٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ. وَلَا فِي الْأَرْبَعِ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعًا. فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا، فَفِيهَا شَاتَانِ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِيْنَ. فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ، فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ. فَإِذَا لَمْ تَكُنْ بِنْتُ

(١٧٩٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ نہیں۔ چار اونٹوں میں کوئی چیز (زکوۃ) نہیں۔ جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو نو کی تعداد تک ایک بکری (بطور زکوۃ فرض) ہے۔ جب یہ دس (اونٹ) ہو جائیں تو چودہ کی تعداد تک دو بکریاں ہیں۔ جب یہ اونٹ پندرہ ہو جائیں تو انیس کی تعداد تک تین بکریاں فرض ہیں۔ جب یہ بیس ہو جائیں تو چوبیس کی تعداد تک چار بکریاں ہیں اور جب یہ پچیس ہو جائیں تو پینتیس کی تعداد تک ایک سالہ اونٹنی (بطور زکوۃ) ہے۔ اگر ایک سالہ اونٹنی میسر نہ ہو تو دو سالہ اونٹ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ جب ایک بھی اونٹ بڑھ جائے، یعنی چھتیس سے پینتالیس کی تعداد تک دو سالہ ایک اونٹنی ہے۔ اگر اس سے ایک بھی اونٹ زیادہ ہو جائے، یعنی چھیالیس سے ساٹھ کی

مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ، ذَكَرٌ. فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ. فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا حِقَّةٌ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ سِتِّينَ. فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا جَذَعَةٌ. إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ. فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعِينَ. فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا، فَفِيهَا حِقَّتَانِ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً. ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسِينَ، حِقَّةٌ. وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ، بِنْتُ لَبُونٍ)). [حسن، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

تعداد تک تین سالہ اونٹنی ہے۔ اس سے ایک بھی اونٹ زیادہ ہو جائے، یعنی اکسٹھ سے پچھتّر کی تعداد تک چار سالہ اونٹنی ہے۔ جب اس سے ایک بھی اونٹ زیادہ ہو جائے، یعنی چھہتر سے نوے کی تعداد تک تو دو سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔ اگر ان سے ایک بھی اونٹ زیادہ ہو تو ایک سو بیس کی تعداد تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں، پھر ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔''

بَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًّا دُونَ سِنٍّ أَوْ فَوْقَ سِنٍّ.

باب: جب زکوۃ وصول کرنے والا واجب الادا عمر کے جانور سے کم یا زیادہ عمر والا لے

١٨٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَإِنَّ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الْغَنَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ. وَيَجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا. أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ،

(١٨٠٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے (درج ذیل) تحریر لکھی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ فرض زکوۃ کی تفصیل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا، اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا حکم دیا۔ جانوروں کی زکوۃ میں اونٹوں کی عمروں سے متعلق یہ ہے کہ جس کے اونٹوں کی تعداد اتنی ہو کہ اس پر جزعہ (چار سالہ اونٹنی) دینا واجب ہو، لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو جبکہ حقہ یعنی تین سالہ اونٹنی موجود ہو تو اس سے وہی لے لی جائے۔ اس کے ساتھ اگر اس کے پاس بکریاں ہوں تو دو بکریاں دے، یا پھر بیس درہم ادا کرے۔ جس آدمی کے ذمے حقہ، یعنی تین سالہ اونٹنی کی ادائیگی واجب ہو، لیکن اس کے ریوڑ میں وہ موجود نہ ہو، جبکہ بنت لبون یعنی دو سالہ اونٹنی موجود ہو تو اس سے وہی لے لی جائے۔ اس کے ساتھ دو بکریاں دے، یا بیس درہم ادا کرے۔ جس آدمی کے ذمے بنت لبون، یعنی دو سالہ اونٹنی کی ادائیگی واجب ہو اور اس کے پاس بنت لبون موجود نہ ہو، جبکہ حقہ یعنی تین سالہ اونٹنی موجود ہو تو اس سے وہی وصول کر لی جائے، البتہ عامل اسے بیس درہم یا دو بکریاں

بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، أَوْ شَاتَيْنِ. فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ. [صحيح بخاري: ١٤٥٤؛ سنن ابي داود: ١٥٦٧؛ سنن النسائي: ٢٤٤٩، ٢٤٥٧۔]

دے۔ جس آدمی کے ذمے بنت لبون یعنی دو سالہ اونٹنی کی ادائیگی واجب ہو، لیکن اس کے پاس بنت لبون نہ ہو، جبکہ بنت مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی ہو تو اس سے بنت مخاض قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے۔ جس آدمی کے ذمے بنت مخاض کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس وہ موجود نہ ہو، البتہ بنت لبون یعنی دو سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے، لیکن عامل اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جس آدمی کے ذمے بنت مخاض کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو، جبکہ ابن لبون یعنی دو سالہ اونٹ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ بھی (لین دین) نہ ہوگا۔“

بَابُ مَا يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْإِبِلِ.

باب: زکوٰۃ لینے والا (عامل) کس قسم کے اونٹ وصول کرے؟

١٨٠١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: جَاءَنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ. وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ مُلَمْلَمَةٍ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا. فَأَتَاهُ بِأُخْرَى دُونَهَا فَأَخَذَهَا، وَقَالَ: أَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي، وَأَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي، إِذَا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذْتُ خِيَارَ إِبِلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ. [سنن ابي داود: ١٥٨٠؛ سنن النسائي: ٢٤٥٦ یہ روایت شریک القاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٨٠١) سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ لینے والا (عامل) ہمارے ہاں آیا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے دستاویز میں پڑھا: زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق (ریوڑ) کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ کو متفرق نہ کیا جائے۔ ایک آدمی خوب موٹی تازی بڑی سی اونٹنی لے کر حاضرِ خدمت ہوا، انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا، پھر وہ اس سے ذرا ہلکی اونٹنی لے کر آیا تو انہوں نے وہ لے لی اور فرمایا: اگر میں کسی مسلمان کے بہترین اونٹ وصول کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جاؤں تو مجھے کونسی زمین اٹھائے گی اور کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا؟

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا يَرْجِعُ الْمُصَدِّقُ إِلَّا عَنْ رِضًا**)). [یہ روایت جابر جعفی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف

(١٨٠٢) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکوٰۃ وصول کرنے والا (عامل) تمہارے پاس سے خوش خوش واپس جائے۔“

ہے۔]

بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ.

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ. وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ، مُسِنَّةً. وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ، تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً. [سنن ابي داود: ۱۵۷۸؛ سنن الترمذي: ۶۲۳ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

باب: گائے (بیل) کی زکوٰۃ کا بیان

(۱۸۰۳) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (عامل کی حیثیت سے) یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس گائے (بیلوں) میں سے دو دانت والی ایک (گائے یا بیل) اور ہر تیس گائے (بیلوں) میں سے ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی وصول کروں۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ، تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ. وَفِي أَرْبَعِينَ، مُسِنَّةٌ)). [سنن الترمذي: ۶۲۲؛ مسند احمد: ۱/ ۴۱۱ یہ روایت خصیف کے ضعف اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابوعبیدہ کا اپنے والد محترم سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(۱۸۰۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر تیس گایوں میں ایک بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گایوں میں دو دانت والا (بیل یا گائے بطور زکوٰۃ مقرر) ہے۔"

بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَمِ.

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ: ((فِي أَرْبَعِينَ شَاةً، شَاةٌ، إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ. فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً، فَفِيهَا شَاتَانِ، إِلَى مِائَتَيْنِ. فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ. فَإِذَا كَثُرَتْ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ، شَاةٌ)). وَوَجَدْتُ فِيهِ: ((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ)). وَوَجَدْتُ فِيهِ: ((لَا

باب: بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

(۱۸۰۵) محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ سالم بن عبداللہ سے اور وہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سالم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وہ دستاویز پڑھوائی جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے صدقات، یعنی زکوٰۃ کے بارے میں تحریر کرائی تھی۔ میں نے اس میں (لکھا ہوا) پایا کہ "چالیس سے ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری (بطور زکوٰۃ) ہے۔ اگر ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں دو سو تک دو بکریاں (زکوٰۃ) ہے۔ اگر اس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریاں (زکوٰۃ) ہے۔ اگر بکریاں اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو ہر سو

يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ وَلَا هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ)).

[**صحيح**، دیکھیے حدیث:۱۷۹۸۔]

میں ایک بکری (زکوٰۃ) ہے۔'' اور میں نے اس میں یہ بھی (لکھا ہوا) پایا کہ ''الگ الگ کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جمع شدہ (ریوڑ) کو الگ الگ نہ کیا جائے۔'' اور میں نے اس میں (یہ حکم بھی) پایا ہے: ''زکوٰۃ میں سانڈ (نر بکرا) نہ لیا جائے اور بوڑھا و عیب دار جانور (بھی وصول نہ کیا جائے)۔''

١٨٠٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ، عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُؤْخَذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِيَاهِهِمْ)).

[**حسن**، اس کے شاہد کے لیے دیکھیے: مسند احمد: ٢/ ١٨٤، ١٨٥، وسندہ حسن۔]

(۱۸۰۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں سے (ان کے جانوروں کی) زکوٰۃ ان کے پانی پلانے کی جگہ میں وصول کی جائے۔''

١٨٠٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فِي أَرْبَعِينَ شَاةً، شَاةٌ، إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ. فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً، فَفِيهَا شَاتَانِ، إِلَى مِائَتَيْنِ. فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً، فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ. فَإِنْ زَادَتْ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ. لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. وَكُلُّ خَلِيطَيْنِ يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ. وَلَيْسَ لِلْمُصَدِّقِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ)). [**صحيح**، یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۷۹۸، ۱۸۰۵۔]

(۱۸۰۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بکریوں کی چالیس سے ایک سو بیس تک کی تعداد میں ایک بکری (زکوٰۃ) ہے۔ جب اس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے یعنی ایک سو اکیس سے دو سو کی تعداد تک دو بکریاں ہیں۔ اگر ان سے ایک بکری بھی زیادہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریاں (زکوٰۃ) ہے۔ اگر بکریاں اس تعداد سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری (زکوٰۃ) ہے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے (ریوڑ) کو الگ الگ اور الگ الگ (ریوڑوں) کو اکٹھا نہ کیا جائے۔ (اگر ریوڑ میں) دو شخص شریک ہوں تو دونوں اپنے اپنے حصے کے مطابق حساب کتاب کر لیں۔ زکوٰۃ لینے والے (عامل) کو بوڑھا، عیب دار جانور اور سانڈ نہ دیا جائے، الا یہ کہ عامل خود چاہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمَّالِ الصَّدَقَةِ.

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کا بیان

١٨٠٨ـ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(۱۸۰۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا (عامل، گناہ میں) زکوٰۃ روک لینے والے کی طرح ہے۔''

اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا)).

[سنن ابي داود: ١٥٨٥؛ سنن الترمذي: ٦٤٦؛ ابن خزيمة: ٢٣٣٥، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ یزید بن ابی حبیب کی سعد بن سنان سے روایت منکر (غیر محفوظ) ہوتی ہے۔]

١٨٠٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ))**.

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩٣٦؛ سنن الترمذي: ٦٤٥؛ مسند احمد: ٤/ ١٤٣؛ ابن خزيمة: ٢٣٣٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٦۔]

(١٨٠٩) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''حق کے ساتھ صدقات (زکوٰۃ) وصول کرنے والا (عامل، ثواب میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے حتی کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے۔''

١٨١٠ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُوسَى ابْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُبَابِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، يَوْمًا، الصَّدَقَةَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَذْكُرُ غُلُوْلَ الصَّدَقَةِ: **((أَنَّهُ مَنْ غَلَّ مِنْهَا بَعِيْرًا أَوْ شَاةً أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ؟))** قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ: بَلَى. [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٤٩٨۔]

(١٨١٠) عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دن ان کی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے مسئلے میں گفتگو ہوئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو زکوٰۃ میں خیانت کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتے نہیں سنا: ''جو کوئی اس (زکوٰۃ) میں سے ایک اونٹ یا بکری کی خیانت کرے گا، قیامت کے دن وہ اسے اٹھائے ہوئے آئے گا۔'' عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں (سنا ہے۔)

١٨١١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ، عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَطَاءٍ، مَوْلَى عِمْرَانَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ. فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهُ: أَيْنَ الْمَالُ؟ قَالَ: وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي؟ أَخَذْنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى

(١٨١١) ابراہیم بن عطاء رحمہ اللہ اپنے والد عطاء رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے (عامل) مقرر کیا گیا۔ جب وہ اس (کام) سے واپس آئے تو ان سے کہا گیا کہ (زکوٰۃ میں وصول ہونے والا) مال کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا آپ نے مجھے مال

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَوَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ١٦٢٥-]

لانے کے لیے بھیجا تھا؟ ہم نے وہیں سے وصول کیا جہاں سے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں وصول کیا کرتے تھے اور وہیں دے دیا جہاں نبی ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ.

باب: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کا بیان

١٨١٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ وَلَا فِيْ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ**)). [صحيح بخاري: ١٤٦٣، ١٤٦٤؛ صحيح مسلم: ٩٨٢ (٢٢٧٣)؛ سنن ابي داود: ١٥٩٤؛ سنن الترمذي: ٦٢٨؛ سنن النسائي: ٢٤٦٩-]

(۱۸۱۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں۔''

١٨١٣ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِيْ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**تَجَوَّزْتُ لَكُمْ، عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ**)). [دیکھئے حدیث: ۱۷۹۰ اس روایت کی سند حارث الاعور متہم بالکذب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(۱۸۱۳) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلام (لونڈیوں) کی زکوۃ معاف کردی ہے۔''

بَابُ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ.

باب: کن مالوں میں سے زکوۃ ادا کرنا واجب ہے؟

١٨١٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، وَقَالَ لَهُ: ((**خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ. وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ. وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ. وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٥٩٩، انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عطاء کی ملاقات سیدنا

(۱۸۱۴) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (بطور عامل) یمن کی طرف روانہ کیا تو ان سے فرمایا: ''تم غلّے میں سے غلّہ، بکریوں میں سے بکری، اونٹوں میں سے اونٹ اور گایوں میں سے گائے (بطور زکوۃ) وصول کرنا۔''

معاذ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔]

١٨١٥ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْخَمْسَةِ: فِي الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالذُّرَةِ. [**ضعيف جدا**، محمد بن عبید اللہ متروک ہے۔]

(١٨١٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پانچ چیزوں میں زکوۃ مقرر فرمائی ہے: گندم، جو، کھجور، منقی اور مکئی۔

بَابُ صَدَقَةِ الزُّرُوعِ وَالثِّمَارِ

باب: غلّے اور پھلوں کی زکوۃ کا بیان

١٨١٦ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ، الْعُشْرُ. وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ، نِصْفُ الْعُشْرِ))**. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٦٣٩ـ]

(١٨١٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن فصلوں کو بارش اور چشمے سیراب کریں، ان میں دسواں حصہ (زکوۃ) ہے اور جن فصلوں کو (رہٹ سے) پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے، ان میں بیسواں حصہ (زکوۃ) ہے۔''

١٨١٧ ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ، أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ، أَوْ كَانَ بَعْلًا، الْعُشْرُ. وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي، نِصْفُ الْعُشْرِ))**. [صحيح بخاري: ١٤٨٣؛ سنن ابي داود: ١٥٩٦؛ سنن الترمذي: ٦٤٠؛ سنن النسائي: ٢٤٩٠ـ]

(١٨١٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جن فصلوں کو بارش، ندیاں اور چشمے سیراب کریں یا جو فصل زمین کی تری (نمی) سے ہو، اس میں دسواں حصہ (زکوۃ) ہے اور جن فصلوں کو مویشیوں کے ذریعے سے پانی لا کر سیراب کیا جائے، ان میں بیسواں حصہ (زکوۃ) ہے۔''

١٨١٨ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ

(١٨١٨) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (بطور عامل) یمن کی طرف روانہ کیا اور حکم فرمایا کہ جن فصلوں کو بارش سیراب کرے یا جو فصل زمین کی نمی سے ہو، میں

مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ. وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَمَا سُقِيَ بَعْلًا، الْعُشْرَ. وَمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي، نِصْفَ الْعُشْرِ.
قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ: الْبَعْلُ وَالْعَثَرِيُّ وَالْعَذْيُ هُوَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ. وَالْعَثَرِيُّ مَا يُزْرَعُ بِالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ خَاصَّةً. لَيْسَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَاءُ الْمَطَرِ. وَالْبَعْلُ مَا كَانَ مِنَ الْكُرُوْمِ قَدْ ذَهَبَتْ عُرُوْقُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْمَاءِ. فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى السَّقْيِ. الْخَمْسَ سِنِيْنَ وَالسِّتَّ. يَحْتَمِلُ تَرْكَ السَّقْيِ. فَهٰذَا الْبَعْلُ. وَالسَّيْلُ مَاءُ الْوَادِي إِذَا سَالَ. وَالْغَيْلُ سَيْلٌ دُوْنَ سَيْلٍ.

[**حسن صحيح**، سنن الدارمي: ١٦٧٤؛ سنن النسائي: ٢٤٩٠-]

ان میں سے دسواں حصہ (زکوۃ) لوں، اور جو فصلیں رہٹ وغیرہ کے ذریعے سے سیراب ہوں، ان میں سے بیسواں حصہ (زکوۃ) وصول کروں۔
یحییٰ بن آدم نے فرمایا: بعل، عثری اور عذی ان فصلوں کو کہتے ہیں جو بارش سے سیراب ہوں۔ عثری اس فصل کو کہتے ہیں جو صرف بادل اور بارش سے سیراب ہو، اسے بارش کے علاوہ کوئی پانی نہ پہنچے اور بعل انگور کی ایسی بیلوں کو کہتے ہیں جن کی جڑیں زمین میں نیچے پانی تک پہنچی ہوں، اگر پانچ چھ سال تک پانی نہ دیا جائے تو یہ (طویل عرصہ بھی) برداشت کر سکتی ہیں۔ سیل یعنی سیلاب سے بارشوں کا وہ پانی مراد ہے جو بہہ کر وادیوں میں آجاتا ہے۔ غیل بھی سیلاب ہی ہوتا ہے، لیکن اس کی مقدار سیلاب سے کچھ کم ہوتی ہے۔

بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ.

باب: (زکوۃ کے لیے) کھجور اور انگور کی فصل کا اندازہ لگانے کا بیان

١٨١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ١٦٠٤؛ سنن الترمذي: ٦٤٤ سند میں انقطاع ہے، کیونکہ سعید بن میب نے سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔]

(١٨١٩) عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کی طرف آدمی بھیجتے تھے جو ان کے انگوروں اور پھلوں کا اندازہ لگاتے تھے۔

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ، وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ. يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ. وَقَالَ

(١٨٢٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب خیبر فتح کیا تو آپ نے ان لوگوں سے یہ معاملہ طے کیا کہ زمین اور تمام سونا چاندی نبی ﷺ کا ہے۔ خیبر والوں نے کہا: زمین کی کاشت کے امور ہم زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ یہ زمین (کاشت کے لیے) ہمیں دے دیں۔ ہم اس میں

لَهُ أَهْلُ خَيْبَرَ: نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ. فَأَعْطِنَاهَا عَلَى أَنْ نَعْمَلَهَا وَيَكُوْنَ لَنَا نِصْفُ الثَّمَرَةِ وَلَكُمْ نِصْفُهَا. فَزَعَمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَٰلِكَ. فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ يُصْرَمُ النَّخْلُ، بَعَثَ إِلَيْهِمِ ابْنَ رَوَاحَةَ. فَحَزَرَ النَّخْلَ. وَهُوَ الَّذِي يَدْعُونَهُ. أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، الْخَرْصَ فَقَالَ: فِيْ ذَا، كَذَا وَكَذَا. فَقَالُوا: أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ. فَقَالَ: فَأَنَا أَحْزِرُ النَّخْلَ وَأُعْطِيكُمْ نِصْفَ الَّذِيْ قُلْتُ. قَالَ، فَقَالُوا: هَٰذَا الْحَقُّ. وَبِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ. فَقَالُوا: قَدْ رَضِيْنَا أَنْ نَأْخُذَ بِالَّذِيْ قُلْتَ.

[**حسن**، سنن ابي داود: ٣٤١٠؛ مسند احمد: ١/ ٢٥٠-]

(محنت) کریں گے۔ اور پھل (کی پیداوار میں سے) آدھا آپ لے لیجئے اور آدھا ہم۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی شرط پر زمین انہیں دے دی۔ جب کھجور اتارنے کا موسم آیا تو نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا تو انہوں نے (جا کر) کھجور کا تخمینہ لگایا۔ اہل مدینہ (تخمینے کے) اس عمل کو خرص کہتے ہیں۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس باغ سے اتنا اور اس باغ سے اتنا پھل ہوگا۔ انہوں (خیبر والوں) نے کہا: ابن رواحہ! آپ نے اندازہ زیادہ لگا دیا ہے۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر (میں کھجور اتار لیتا ہوں اور) جو اندازہ میں لگاتا ہوں، اس کا آدھا تمہیں دے دوں گا۔ انہوں (یہودیوں) نے کہا: یہی سچ ہے، اسی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں، پھر انہوں نے کہا: آپ نے جو کہہ دیا ہے ہم وہی لینے پر راضی ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْرِجَ فِي الصَّدَقَةِ شَرَّ مَالِهِ.

باب: صدقے میں نکما مال دینے کی ممانعت کا بیان

١٨٢١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيْبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ أَقْنَاءً أَوْ قِنْوًا. وَبِيَدِهِ عَصًا. فَجَعَلَ يَطْعَنُ يُدَقْدِقُ فِيْ ذَٰلِكَ الْقِنْوِ وَيَقُوْلُ: **((لَوْ شَاءَ رَبُّ هَٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا. إِنَّ رَبَّ هَٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**.

[**حسن**، سنن ابي داود: ١٦٠٨؛ سنن النسائي: ٢٤٩٣؛ مسند احمد: ٦/ ٢٣؛ ابن خزيمة: ٢٤٦٧؛ ابن حبان: ٨٣٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٢٥، ٤٢٦-]

(۱۸۲۱) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے گھر سے باہر) تشریف لائے (تو دیکھا) کسی آدمی نے کھجور کے خوشے یا ایک خوشہ (مسجد میں) لٹکا رکھا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ اس سے خوشے کو ٹھوکا دیتے (جس سے آواز پیدا ہوتی تھی) اور آپ فرما رہے تھے: ''اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے عمدہ (بہتر) صدقہ کر سکتا تھا۔ بلاشبہ اس صدقے کا مالک قیامت کے دن نکمی کھجوریں ہی کھائے گا۔''

١٨٢٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

(۱۸۲۲) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے

الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ. عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، فِي قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ: ﴿وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ (٢/ البقرة:٢٦٧) قَالَ: نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ. كَانَتِ الْأَنْصَارُ تُخْرِجُ، إِذَا كَانَ جِدَادُ النَّخْلِ، مِنْ حِيطَانِهَا، أَقْنَاءَ الْبُسْرِ. فَيُعَلِّقُونَهُ عَلَى حَبْلٍ بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَيَأْكُلُ مِنْهُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. فَيَعْمِدُ أَحَدُهُمْ فَيُدْخِلُ قِنْوًا فِيهِ الْحَشَفُ. يَظُنُّ أَنَّهُ جَائِزٌ فِي كَثْرَةِ مَا يُوضَعُ مِنَ الْأَقْنَاءِ. فَنَزَلَ فِيمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ يَقُولُ: لَا تَعْمِدُوا لِلْحَشَفِ مِنْهُ تُنْفِقُونَ ﴿وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ﴾ يَقُولُ: لَوْ أُهْدِيَ لَكُمْ مَا قَبِلْتُمُوهُ إِلَّا عَلَى اسْتِحْيَاءٍ مِنْ صَاحِبِهِ، غَيْظًا أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِيهِ حَاجَةٌ. وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَاتِكُمْ.

[**صحيح**، جامع البيان للطبري: ٥/ ٥٦٦؛ مسند الروياني: ٣٧٨-]

آیت ﴿وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ ''اور جو چیزیں ہم نے تمہارے لیے زمین سے اگائی ہیں، ان میں سے نکمی چیزیں خرچ (صدقہ) کرنے کا قصد نہ کرو۔'' کی تفسیر میں فرمایا: یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان کی عادت تھی کہ جب کھجورا تارنے کا موسم آتا تو وہ اپنے باغوں سے کھجوروں کے کچھ خوشے (بطور صدقہ) لا کر رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں دوستونوں کے درمیان ایک رسی پر لٹکا دیتے اور نادار مہاجرین حسب ضرورت وہاں سے کھاتے رہتے تھے، تو بعض لوگ خوشوں میں ایسا خوشہ بھی رکھ جاتے جس میں نکمی کھجوریں ہوتیں۔ ایسا خوشہ رکھنے والا سمجھتا تھا کہ ڈھیر سارے خوشوں میں ایسا خوشہ رکھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ تو ایسا کرنے والوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ ''اور تم ان میں سے نکمی چیزیں خرچ (صدقہ) کرنے کا قصد نہ کرو۔'' یعنی جو تم خرچ کرتے ہو اس میں نکمی چیز کا قصد نہ کرو۔ ﴿وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ﴾ ''جبکہ تمہارا اپنا حال یہ ہے کہ اگر تمہیں ایسی چیز دی جائے تو تم اسے لینا گوارا نہ کرو، الا یہ کہ تم چشم پوشی کرلو۔'' یعنی اگر ایسی کھجوریں تمہیں دی جائیں تو تم اسے قبول نہ کرو، الا یہ کہ دینے والے کی شرم سے قبول کرلو۔ تمہیں ناگوار گزرے گا کہ اس نے تمہاری طرف ایسی چیز بھیجی جو تمہارے کام کی نہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے نیاز ہے۔

بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ.

باب: شہد کی زکوۃ کا بیان

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَعِيِّ. قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي نَحْلًا. قَالَ: ((أَدِّ

(۱۸۲۳) ابوسیارہ متعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کی مکھیاں (چھتے) ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دسواں حصہ (زکوۃ) ادا کرو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اسے میرے لیے

الْعُشْرَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْمِهَا لِي. فَحَمَاهَا لِي. [مسند احمد: ٤/ ٢٣٦، یہ روایت ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سلیمان بن موسیٰ کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔]

خاص کر دیں تو آپ نے وہ (چھتے) میرے لیے خاص کر دیئے۔

١٨٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ١٦٠٢؛ سنن النسائي: ٢٥٠١؛ ابن خزيمة: ٢٣٢٤۔]

(١٨٢٤) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شہد کا عشر وصول کیا۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۂ فطر (فطرانے) کا بیان

١٨٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ. صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

١٨٢٥: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ. [صحيح بخاري: ١٥٠٧؛ صحيح مسلم: ٩٨٤ (٢٢٨١)]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر لوگوں نے (اپنی طرف سے) دو مدّ گندم (یعنی نصف صاع) کو اس کے برابر قرار دے دیا۔

١٨٢٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، مِنَ الْمُسْلِمِينَ. [صحيح بخاري: ١٥٠٤؛ صحيح مسلم: ٩٨٤ (٢٢٧٨)؛ سنن ابي داود: ١٦١١؛ سنن الترمذي: ٦٧٦؛ سنن النسائي: ٢٥٠٢۔]

(١٨٢٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر آزاد، غلام، مرد، اور عورت پر ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجوریں صدقۂ فطر مقرر کیا ہے۔

١٨٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ ذَكْوَانَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ. قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(١٨٢٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو (روزے کی حالت میں ہونے والی) لغو اور بیہودہ باتوں (کے گناہ) سے پاک کرنے کے لیے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لیے صدقۂ فطر مقرر کیا ہے، لہٰذا

قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ. وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ. فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ. وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ.

جس نے اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کیا، اس کا صدقہ قبول ہوا، اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہے۔

[حسن، سنن ابي داود: ١٦٠٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٩-]

١٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ. فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ، لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا. وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

(١٨٢٨) قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نازل ہونے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو آپ نے ہمیں صدقۂ فطر ادا کرنے کا (دوبارہ) حکم نہیں دیا اور نہ ہمیں اس سے منع فرمایا، لیکن ہم اس کی ادائیگی کرتے ہیں۔

[صحيح، سنن النسائي: ٢٥٠٩؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢١؛ ابن خزيمة: ٢٣٩٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤١٠-]

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ. فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ: لَا أُرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا. فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَبَدًا، مَا عِشْتُ.

(١٨٢٩) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم ایک صاع طعام، ایک صاع خشک کھجوریں، جو، پنیر اور منقے کا بھی ایک ایک صاع (فی کس) ادا کیا کرتے تھے۔ ہم اسی پر عمل پیرا رہے حتی کہ امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے۔ انہوں نے لوگوں سے جو خطاب کیا اس میں یہ بھی فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مد یعنی نصف صاع ان (اجناس) کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے ان کے اس قول کو اختیار کر لیا۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب تک زندہ رہوں گا، ہمیشہ اسی طرح (پورا ایک صاع) ادا کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ادا کرتا تھا۔

[صحيح بخاري: ١٥٠٥، ١٥٠٦؛ صحيح مسلم: ٩٨٥ (٢٢٨٣)؛ سنن ابي داود: ٢٦١٦، ١٦١٧؛ سنن الترمذي: ٦٧٣؛ سنن النسائي: ٢٥١٣-]

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

(١٨٣٠) رسول اللہ ﷺ کے مؤذن سعد القرظ رضی اللہ عنہ سے

ابْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَذِّنُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ. صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ.

[**صحیح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر میں ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع سلت (جو کی ایک قسم) دینے کا حکم دیا۔

بَابُ الْعُشْرِ وَالْخَرَاجِ.

باب: عُشر اور خراج کا بیان

۱۸۳۱ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جُنَيْدٍ الدَّامَغَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ حَيَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ إِلَى هَجَرَ. فَكُنْتُ آتِي الْحَائِطَ يَكُونُ بَيْنَ الْإِخْوَةِ. يُسْلِمُ أَحَدُهُمْ. فَآخُذُ مِنَ الْمُسْلِمِ الْعُشْرَ، وَمِنَ الْمُشْرِكِ الْخَرَاجَ. [**ضعیف**، مسند احمد: ۵/ ۵۲ مغیرہ ازدی اور محمد بن زید دونوں مجہول ہیں۔]

(۱۸۳۱) علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بحرین یا ہجر (کے علاقے میں بطور عامل) روانہ کیا۔ میں کبھی ایسے باغ میں پہنچتا جو کئی بھائیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتا، ان میں سے ایک بھائی مسلمان ہوتا، تو میں مسلمان سے عشر (دسواں حصہ) لیتا اور مشرک (کافر) سے خراج وصول کرتا۔

بَابٌ: الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

باب: اس امر کا بیان کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے

۱۸۳۲ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا)). [**ضعیف**، سنن ابي داود: ۱۵۵۹؛ مسند احمد: ۳/ ۵۹ سند میں انقطاع ہے، ابوالبختری کا سماع سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔]

(۱۸۳۲) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔''

۱۸۳۳ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ

(۱۸۳۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔''

أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا**)).

[**ضعيف جدا**، محمد بن عبیداللہ متروک ہے۔]

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ

باب: رشتے داروں کو صدقہ دینے کا بیان

١٨٣٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُصْطَلِقِ، ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللَّهِ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُجْزِئُ عَنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَهَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الصَّدَقَةِ، وَأَجْرُ الْقَرَابَةِ**)).

(۱۸۳۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں اپنے شوہر اور اپنے زیر کفالت یتیموں پر جو خرچ کروں، وہ بطور صدقہ کفایت کر سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (عورت) کے لیے دگنا اجر ہے۔ صدقہ کرنے کا اجر اور رشتہ داری (کی وجہ سے حسنِ سلوک) کا اجر۔''

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ١٤٦٦؛ صحيح مسلم: ١٠٠٠ (٢٣١٨)؛ سنن الترمذي: ٦٣٥، ٦٣٦۔]

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے استاذ حسن بن محمد بن صباح کی سند سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

١٨٣٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ. فَقَالَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ: أَيُجْزِينِي مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَهُوَ فَقِيرٌ، وَبَنِي أَخٍ لِي، أَيْتَامٍ. وَأَنَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَعَلَى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)).

قَالَ: وَكَانَتْ صَنَاعَ الْيَدَيْنِ. [صحيح بخاري: ١٤٦٧؛ صحيح مسلم: ١٠٠١ (٢٣٢٠) نیز دیکھیے حدیث سابق:

(۱۸۳۵) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے شوہر نادار ہیں اور میرے یتیم بھتیجے ہیں، میں ان پر خرچ کروں تو کیا وہ میرے لیے صدقے کے طور پر کافی ہوگا؟ میں ان پر اس قدر خرچ کرتی ہوں اور ہر موقع پر ان سے مالی تعاون کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

راوی نے کہا: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا دستکار (ہنر مند) خاتون تھیں۔

۱۸۳۴۔]

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ.

باب: مانگنے کی کراہت کا بیان

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ، فَيَجِيءَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ. أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ)). [صحيح بخاري: ۲۰۷۵، ۱٤۷۱۔]

(۱۸۳۶) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی رسّی لے کر پہاڑ پر جائے، پھر وہاں سے اپنی پشت پر لکڑی کا گٹھا اٹھا کر لائے اور اسے بیچ دے اور اس کی قیمت (رقم) پر قناعت کرے۔ یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے۔ وہ اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔''

۱۸۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَأَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: أَنَا. قَالَ: ((لَا تَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا)).

قَالَ: فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ، وَهُوَ رَاكِبٌ، فَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ: نَاوِلْنِيهِ. حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ. [صحيح، سنن النسائي: ۲۵۹۱؛ مسند احمد: ٥/ ۲۷۷، ۲۷۹۔]

(۱۸۳۷) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو میری ایک بات قبول کرے اور میں اسے جنت کی ضمانت دوں؟'' میں (ثوبان رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: میں (اے اللہ کے رسول!) آپ نے فرمایا: ''لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔''

عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ثوبان رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت تھی کہ وہ سوار ہوتے اور (اس دوران میں) کوڑا ہاتھ سے گر جاتا تو خود نیچے اتر کر اسے اٹھاتے اور کسی سے نہ فرماتے کہ مجھے کوڑا پکڑا دو۔

بَابُ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى.

باب: مال دار ہونے کے باوجود مانگنے (کی ممانعت) کا بیان

۱۸۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ. فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيُكْثِرْ)). [صحيح مسلم: ۱۰٤۱ (۲۳۹۹)]

(۱۸۳۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی (بلا ضرورت) محض مال میں اضافہ کرنے کے لیے لوگوں سے ان کے اموال مانگتا ہے تو وہ درحقیقت جہنم کے انگارے مانگتا ہے۔ (اب یہ اس پر منحصر ہے کہ) تھوڑا مانگے یا زیادہ۔''

۱۸۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

(۱۸۳۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)). [صحيح، سنن النسائي: ٢٥٩٧؛ مسند احمد: ٢/ ٣٧٧؛ ابن حبان: ٣٢٩۔]

نے فرمایا: ''مال دار اور تندرست وتوانا آدمی کے لیے صدقہ حلال (جائز) نہیں۔''

١٨٤٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ، وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ، جَاءَتْ مَسْأَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوشًا أَوْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا، أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)).

(۱۸۴۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مالدار ہونے کے باوجود (بلاضرورت) مانگے، قیامت کے دن اس کا وہ سوال اس کے چہرے پر خراشوں اور زخموں کی صورت میں عیاں ہوگا۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کس قدر مال ہو تو آدمی غنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پچاس درہم یا اتنی مالیت کا سونا۔''

فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ: إِنَّ شُعْبَةَ لَا يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ جُبَيْرٍ. فَقَالَ سُفْيَانُ: قَدْ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ. [سنن ابي داود: ١٦٢٦؛ سنن الترمذي: ٦٥٠ یہ روایت حکیم بن جبیر کے ضعف اور ثوری کی عجیب تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ایک آدمی نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: شعبہ تو حکیم بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت حدیث نہیں کرتے تو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں زبید نے بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ.

باب: جن لوگوں کے لیے صدقہ (زکوٰۃ) لینا جائز ہے

١٨٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ لِغَنِيٍّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ فَقِيرٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ، أَوْ غَارِمٍ)).
[صحيح، سنن ابي داود: ١٦٣٦؛ مسند احمد: ٣/ ٥٦؛ ابن خزيمة: ٢٣٧٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٧۔]

(۱۸۴۱) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ طرح کے آدمیوں کے علاوہ کسی مالدار کے لیے صدقہ (زکوٰۃ) جائز نہیں ہے: صدقہ وصول کرنے والا (عامل)، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، وہ مال دار جو صدقے کی چیز اپنے مال کے ذریعے سے خرید لیتا ہے، کسی فقیر کو جو صدقہ دیا گیا ہو وہ اسے کسی مالدار کو تحفتاً دے دے اور وہ مقروض جو دیوالیہ ہو چکا ہو۔''

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ.

باب: صدقے کی فضیلت کا بیان

١٨٤٢ـ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً. فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ. وَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ)). [صحيح مسلم: ١٠١٤ (٢٣٤٢)؛ سنن الترمذي: ٦٦١؛ سنن النسائي: ٢٥٢٧.]

(۱۸۴۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی حلال و پاکیزہ چیز صدقہ کرے اور اللہ عزوجل عمدہ چیز ہی قبول کرتا ہے، تو رحمٰن اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لے لیتا ہے، اگرچہ وہ (مقدار میں) ایک کھجور ہی ہو۔ وہ صدقہ (اللہ) رحمان کے ہاتھ مبارک میں بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس صدقے کو مالک کے حق میں اس طرح بڑھاتا رہتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے (گھوڑے کے) بچھیرے کو یا اونٹ وغیرہ کے بچے کو پالتا ہے۔''

١٨٤٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ. لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ. فَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ. وَيَنْظُرُ، عَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ. وَيَنْظُرُ عَنْ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ)). [صحيح، دیکھیے حدیث: ۱۸۵۔]

(۱۸۴۳) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب ہم کلام ہوگا۔ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ بندہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اس کے سامنے آگ ہوگی، یہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے آگے بھیجے ہوئے اپنے ہی اعمال دکھائی دیں گے اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی اسے آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص آگ سے بچ سکتا ہے وہ بچے، اگرچہ آدھی کھجور (صدقے) کے ذریعے سے۔''

١٨٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّائِحِ، بِنْتِ صُلَيْعٍ. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)).

[صحيح لغيره، دیکھیے حدیث: ۱۶۹۹۔]

(۱۸۴۴) سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین کو صدقہ دینا صدقہ ہے اور رشتے داروں کو (صدقہ دینے میں) دو نیکیاں ہیں: صدقہ بھی اور صلہ رحمی بھی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ.

١٨٤٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى. فَخَلَا بِهِ عُثْمَانُ. فَجَلَسْتُ قَرِيبًا مِنْهُ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ أَنْ أُزَوِّجَكَ جَارِيَةً بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مِنْ نَفْسِكَ بَعْضَ مَا قَدْ مَضَى؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُاللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ سِوَى هَذَا، أَشَارَ إِلَيَّ بِيَدِهِ. فَجِئْتُ وَهُوَ يَقُولُ: لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ. فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)). [صحيح بخاري: ١٩٠٥؛ صحيح مسلم: ١٤٠٠ (٣٣٩٨)؛ سنن ابي داود: ٢٠٤٦؛ سنن النسائي: ٢٢٤٢ـ]

باب: نکاح کی فضیلت کا بیان

(۱۸۴۵) علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ میں تھا کہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ انہیں لے کر ذرا ایک طرف ہو گئے۔ میں ان کے قریب ہی بیٹھا تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کی شادی ایک کنواری لڑکی سے کرا دوں جو آپ کے ماضی کی کچھ یادیں تازہ کر دے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ صرف یہی بات کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں ان کے پاس آیا تو آپ فرما رہے تھے: اگر آپ نے یہ بات کہی ہے (تو ٹھیک ہی ہے، کیونکہ) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کرنے کی طاقت رکھے اسے نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ اس (نکاح) سے نظر نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ (گناہ سے) محفوظ رہتی ہے اور جو (نکاح کی) طاقت نہ رکھے تو وہ روزے رکھے، کیونکہ (روزہ) خواہشات کو ختم کر دیتا ہے۔''

١٨٤٦ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي. فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. وَتَزَوَّجُوا، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ. وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ

(۱۸۴۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ نکاح کیا کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرتِ تعداد کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ اور جو آدمی صاحبِ استطاعت ہو اسے

بِالصِّيَامِ. فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ)). [یہ روایت عیسیٰ بن میمون کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

نکاح ضرور کرنا چاہیے، اور جو نکاح کی استطاعت نہ پائے وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ خواہشات کو کچل دیتا ہے۔''

۱۸۴۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ)). [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٧٨؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٠۔]

(۱۸۴۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں محبت رکھنے والوں کے لیے نکاح جیسی (بہتر) کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ.

باب: زندگی بھر کنوارا رہنے کی ممانعت کا بیان

۱۸۴۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ. وَلَوْ أَذِنَ لَهُ، لَاخْتَصَيْنَا. [صحيح بخاري: ٥٠٧٣؛ صحيح مسلم: ١٤٠٢ (٣٤٠٤)؛ سنن الترمذي: ١٠٨٣؛ سنن النسائي: ٣٢١٥۔]

(۱۸۴۸) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو زندگی بھر کنوارا رہنے سے منع فرمایا تھا۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصّی ہو جاتے۔

۱۸۴۹ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

(۱۸۴۹) سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر کنوارا رہنے سے منع فرمایا ہے۔

زَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ: وَقَرَأَ قَتَادَةُ: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾. (١٣/ الرعد: ٣٨) [**صحيح بما قبله**، سنن الترمذي: ١٠٨٢؛ سنن النسائي: ٣٢١٤؛ مسند احمد: ٥/ ١٧۔]

زید بن اخزم نے مزید بیان کیا کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے (اس سلسلے میں) یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾ ''اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد بھی عطا کی۔''

بَابُ حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ.

باب: شوہر پر بیوی کے حقوق کا بیان

۱۸۵۰ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ

(۱۸۵۰) معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: خاوند کے ذمے بیوی کے کیا

ابْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: ((أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ. وَأَنْ يَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَى. وَلَا يَضْرِبِ الْوَجْهَ. وَلَا يُقَبِّحْ. وَلَا يَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢١٤٢؛ مسند احمد: ٤/ ٤٤٧؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٧، ١٨٨-]

حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب وہ خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب وہ کپڑا پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے، اسے برا بھلا نہ کہے اور (اگر علیحدگی اختیار کرنی پڑے تو) صرف گھر میں ہی علیحدگی اختیار کرے۔''

١٨٥١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ الْبَارِقِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ. لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ. إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ. فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ. فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا. إِنَّ لَكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا. فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ، فَلَا يُوَطِّئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ. وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ. أَلَا، وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ١١٦٣؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢٦-]

(١٨٥١) عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، لوگوں کو وعظ و تذکیر فرمائی، پھر (دورانِ گفتگو میں) آپ نے فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو، کیونکہ وہ تمہاری قید میں ہیں۔ تمہیں ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ کھلم کھلا بے شرمی کا کوئی کام کریں، اگر وہ ایسا کریں تو ان سے بستروں میں الگ ہو جاؤ اور انہیں اعتدال سے مارو۔ اگر (اس پٹائی سے) وہ تمہاری فرمانبردار بن جائیں تو ان پر کوئی (زیادتی والا) راستہ تلاش نہ کرو، بلاشبہ تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے اور عورتوں کا حق تم پر ہے۔ تمہاری عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کو اسے استعمال کرنے نہ دیں جسے تم (اپنے گھر میں آنے کی وجہ سے) ناپسند کرتے ہو اور نہ ایسے آدمی کو تمہارے گھر میں آنے کی اجازت دیں۔ آگاہ رہو! تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کے لباس اور کھانے پینے کے متعلق ان سے حسنِ سلوک کرو۔''

بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ.

باب: بیوی پر شوہر کے حقوق کا بیان

١٨٥٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ

(١٨٥٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ کسی (انسان) کو سجدہ کرے تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اگر آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ سرخ پہاڑ

لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ، لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ)). [ضعيف، مسند احمد: ٦/ ٧٦؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٤/ ٢٠٦ علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔]

١٨٥٣ ـ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ((مَا هَذَا يَا مُعَاذُ؟)) قَالَ: أَتَيْتُ الشَّامَ فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِفَتِهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ. فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ نَفْعَلَ ذَلِكَ بِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلَا تَفْعَلُوا. فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا، وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ، لَمْ تَمْنَعْهُ)). [حسن صحيح، مسند احمد: ٤/ ٣٨١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٩٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٣۔]

١٨٥٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ: قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)).

[سنن الترمذي: ١١٦١؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٤/ ٣٠٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٣، اُم مساور چونکہ حسن الحديث ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

سے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سرخ پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اسی طرح کرنا چاہیے۔‘‘

(۱۸۵۳) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ’’معاذ! یہ کیا ہے؟‘‘ انہوں نے عرض کیا: میں ملکِ شام گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ مجھے اپنے دل میں یہ کام اچھا لگا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ (اسی تعظیم سے) پیش آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم ایسے نہ کرو، کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! عورت اپنے رب کے حقوق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔ اگر عورت اونٹ کے کجاوے پر بیٹھی ہو اور اس کا شوہر اس سے خواہش کا اظہار کرے تو وہ (اس صورت میں بھی) انکار نہ کرے۔‘‘

(۱۸۵۴) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ’’جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔‘‘

بَابُ أَفْضَلِ النِّسَاءِ.

باب: بہترین عورت کا بیان

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ. وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ**)). [یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے صحیح مسلم: ١٤٦٧ (٣٦٤٣)]

(١٨٥٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا عارضی فائدے کی چیز ہے، تاہم دنیاوی فائدے میں نیک صالح عورت سے بہتر کوئی چیز نہیں۔''

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ، قَالُوا: فَأَيَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ؟ قَالَ عُمَرُ: فَأَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذَلِكَ. فَأَوْضَعَ عَلَى بَعِيرِهِ. فَأَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَنَا فِي أَثَرِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ؟ فَقَالَ: ((**لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً، تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ**)). [یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سالم بن ابی جعد نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ سنن الترمذي: ٣٠٩٤؛ مسند احمد: ٥/ ٢٧٨، ٣٦٦۔]

(١٨٥٦) ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سونے چاندی کے بارے میں حکم نازل ہوا تو صحابہ کرام نے کہا: اب ہم کونسا مال حاصل کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہ مسئلہ معلوم کر کے بتاؤں گا۔ چنانچہ وہ اپنے اونٹ (پر سوار ہو کر اس) کو تیز چلاتے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے۔ میں (ثوبان رضی اللہ عنہ) بھی ان کے پیچھے تھا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کون سا مال حاصل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان رکھے اور مومنہ بیوی حاصل کرو جو آخرت کے امور میں تمہاری مدد کرے۔''

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((**مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ، بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ، خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ. إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ. وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ. وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ. وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ**)). [**ضعيف**، علی بن یزید اور عثمان

(١٨٥٧) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ''مومن کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہیں مل سکتی۔ اگر شوہر اسے حکم دے تو وہ تعمیل کرے، جب اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے، اگر اسے کوئی قسم دے تو وہ اسے پورا کر دے اور اگر خاوند (کسی کام کی غرض سے کہیں) چلا جائے تو وہ اپنی ذات اور اس کے مال (کو محفوظ رکھ کر اس) کی خیر خواہی کرے۔''

بن ابی عاتکہ ضعیف راوی ہیں۔]

بَابُ تَزْوِيجِ ذَوَاتِ الدِّيْنِ.

باب: دین دار عورت سے نکاح کرنے کا بیان

١٨٥٨ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا. فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ)).

[صحيح بخاري: ٥٠٩٠؛ صحيح مسلم: ١٤٦٦ (٣٦٣٥)؛ سنن ابي داود: ٢٠٤٧؛ سنن النسائي: ٣٢٣٢۔]

(۱۸۵۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزوں کو مدنظر رکھ کر عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب ونسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی بنا پر اور اس کے دین کی وجہ سے، لہٰذا دین دار عورت حاصل کر، تیرا بھلا ہو۔''

١٨٥٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ. فَعَسَى حُسْنُهُنَّ أَنْ يُرْدِيَهُنَّ. وَلَا تَزَوَّجُوهُنَّ لِأَمْوَالِهِنَّ. فَعَسَى أَمْوَالُهُنَّ أَنْ تُطْغِيَهُنَّ. وَلَكِنْ تَزَوَّجُوهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ. وَلَأَمَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِيْنٍ أَفْضَلُ)).

[**ضعيف**، مسند عبد بن حميد: ٣٢٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٨٠؛ الضعيفه: ١٠٦٠، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہے۔]

(۱۸۵۹) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم عورتوں سے محض ان کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح نہ کرو۔ شاید ان کا حسن و جمال ان کی تباہی کا سبب بن جائے، اور تم عورتوں سے محض ان کی دولت مندی کی بنا پر نکاح نہ کرو۔ شاید ان کا مال انہیں سرکش بنا دے۔ البتہ تم ان کی دین داری کی بنا پر ان سے نکاح کرو۔ (آگاہ رہو!) ایک سیاہ فام، ناک کٹی دین دار لونڈی (بے دین، آزاد اور حسن و جمال والی عورت سے) بہتر ہے۔''

بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ.

باب: کنواری لڑکی سے نکاح (کی ترغیب) کا بیان

١٨٦٠ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَبِكْرًا أَوْ

(۱۸۶۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک عورت سے شادی کی۔ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے

ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ: ثَيِّبًا. قَالَ: ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا؟)) قُلْتُ: كُنَّ لِي أَخَوَاتٌ. فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ. قَالَ: ((فَذَاكَ إِذَنْ)). [صحيح مسلم: ٧١٥ (٣٦٣٦)؛ سنن النسائي: ٣٢٢٨-]

عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کنواری عورت سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے (وہ تم سے کھیلتی)۔'' میں نے عرض کیا: میری کئی بہنیں تھیں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ (کنواری بیوی) میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے (تو کوئی بات نہیں)۔''

١٨٦١ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ. فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ)). [المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ١٤١ یہ روایت ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٨٦١) عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری لڑکیوں سے نکاح کیا کرو، کیونکہ وہ شیریں زبان، زیادہ بچے پیدا کرنے والیں اور تھوڑی چیز پر بھی خوش ہو جاتی ہیں۔''

بَابُ تَزْوِيجِ الْحَرَائِرِ وَالْوَلُودِ.

باب: آزاد اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح (کی ترغیب) کا بیان

١٨٦٢ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا، فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ)). [**ضعيف**، الضعيفة للالبانی: ١٤١٧ سلام بن سوار ضعیف راوی ہے۔]

(١٨٦٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو آدمی گناہوں سے مکمل طور پر پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔''

١٨٦٣ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْكِحُوا. فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٠٥٠ من طريق آخر-]

(١٨٦٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرتِ تعداد کی وجہ سے فخر کروں گا۔''

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ

باب: جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ

يَتَزَوَّجَهَا.

ہو، اسے دیکھنا جائز ہے

١٨٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً. فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهَا فِي نَخْلٍ لَهَا. فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِذَا أَلْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا**)).

(۱۸۶۴) محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا، پھر میں اس کے لیے چھپ جاتا (تاکہ اسے دیکھ لوں) حتی کہ میں نے اسے اس کے کھجوروں کے باغ میں دیکھ لیا۔ ان سے کہا گیا: آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور ایسا کام کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کرنے کی چاہت ڈالے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔"

[مسند الطيالسي: ١١٨٦؛ مسند احمد: ٣/ ٤٩٣، ٤/ ٢٢٥ یہ روایت حجاج بن ارطاۃ کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

١٨٦٥ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، وَزُهَيْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ. قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا. فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا**)) فَفَعَلَ. فَتَزَوَّجَهَا. فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا. [**صحيح**، مسند عبد بن حميد: ١٢٥٤؛ مسند ابي يعلى: ٣٤٣٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٨٤؛ ابن حبان: ٤٠٤٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٥۔]

(۱۸۶۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "جاؤ، اسے (ایک نظر) دیکھ لو، کیونکہ (اس بنا پر) امید ہے کہ تمہاری آپس میں ہم آہنگی پیدا ہوگی۔" چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر ان سے شادی کر لی، اور انہوں نے اس سے موافقت (ہم آہنگی) کا ذکر بھی کیا۔

١٨٦٦ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ امْرَأَةً أَخْطُبُهَا فَقَالَ: ((**اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا. فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا**)) فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ. فَخَطَبْتُهَا إِلَى أَبَوَيْهَا. وَأَخْبَرْتُهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَأَنَّهُمَا كَرِهَا ذَلِكَ.

(۱۸۶۶) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عورت کا تذکرہ کیا، جسے میں نکاح کا پیغام بھیجنا چاہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ، اسے (ایک نظر) دیکھ لو، کیونکہ (اس بنا پر) امید ہے کہ تمہاری آپس میں ہم آہنگی پیدا ہوگی۔" تو میں نے ایک انصاری عورت کے ذریعے سے اس کے والدین کی طرف نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اس خاتون نے اس کے والدین کو نبی ﷺ کی بات بھی بتا دی

قَالَ: فَسَمِعَتْ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ، وَهِيَ فِي خِدْرِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَكَ أَنْ تَنْظُرَ، فَانْظُرْ. وَإِلَّا فَأَنْشُدُكَ. كَأَنَّهَا أَعْظَمَتْ ذَلِكَ. قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا. فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٠٨٧؛ سنن النسائي: ٣٢٣٧؛ سنن الدارمي: ٢١٧٨؛ ابن الجارود: ٦٧٥۔]

تو انہوں نے گویا اس بات کو ناپسند کیا۔ وہ لڑکی پردے میں تھی، اس نے یہ سنا تو کہنے لگی: اگر اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو دیکھنے کا حکم دیا ہے تو مجھے دیکھ لو۔ ورنہ میں تمہیں قسم دیتی ہوں (کہ غلط بیانی کر کے نہ دیکھنا) گویا اس نے اسے بہت بڑا سمجھا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا، پھر اس سے نکاح کر لیا۔ انہوں نے اس سے ہم آہنگی کا ذکر بھی کیا۔

بَابٌ: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ.

باب: آدمی کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح بھیجے

١٨٦٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ))**. [صحيح بخاري: ٢١٤٠؛ صحيح مسلم: ١٤١٣ (٣٤٥٨)؛ سنن ابي داود: ٢٠٨٠؛ سنن الترمذي: ١١٣٤۔]

(١٨٦٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔''

١٨٦٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ))**. [صحيح مسلم: ١٤١٢ (٣٤٥٥)]

(١٨٦٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر (اپنے لیے یا کسی دوسرے کی طرف سے) نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔''

١٨٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي))** فَآذَنْتُهُ. فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ بْنُ صُخَيْرٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ، لَا مَالَ لَهُ. وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ. وَلَكِنْ أُسَامَةُ))**. فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا: أُسَامَةُ. أُسَامَةُ. فَقَالَ

(١٨٦٩) فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے آگاہ کر دینا۔'' میں نے آپ کو اطلاع دے دی۔ انہیں معاویہ، ابوجہم بن صُخَیر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے نکاح کے پیغام بھیجے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ تو مفلس ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ اور ابوجہم عورتوں کی مار پیٹ کرنے والا آدمی ہے، لیکن اسامہ ٹھیک ہیں۔'' فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس طرح کہا: اُسامہ! اُسامہ! تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ اور

لَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهِ خَيْرٌ لَكِ)) قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ بِهِ. [صحيح مسلم: ١٤٨٠ (٣٧١٢)؛ سنن الترمذي: ١١٣٥؛ سنن النسائي: ٣٤٢٠۔]

اس کے رسول کی اطاعت تمہارے لیے بہتر ہے۔" فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ان (اسامہ رضی اللہ عنہ) سے نکاح کر لیا۔ پھر (کامیاب شادی کی وجہ سے) مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

بَابُ اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ.

باب: کنواری اور شوہر دیدہ سے (نکاح کی) اجازت لینے کا بیان

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْأَيِّمُ أَوْلَى بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا. وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا**)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي أَنْ تَتَكَلَّمَ. قَالَ: ((**إِذْنُهَا سُكُوْتُهَا**)).

[صحيح مسلم: ١٤٢١ (٣٤٧٦)؛ سنن ابي داود: ٢٠٩٨، ٢٠٩٩؛ سنن الترمذي: ١١٠٨؛ سنن النسائي: ٣٢٦٢۔]

(١٨٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شوہر دیدہ کو اپنے نفس پر اپنے ولی سے زیادہ اختیار ہے، اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ کنواری لڑکی تو بات کرتے ہوئے بہت شرماتی ہے۔ آپ نے فرمایا: "اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔"

١٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ. وَلَا الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوْتُ**)).

[صحيح بخاري: ٥١٣٦، ٢١٣٩؛ صحيح مسلم: ١٤١٢ (٣٤٥٤)؛ سنن ابي داود: ٣٤٣٦؛ سنن الترمذي: ١٢٩٢؛ سنن النسائي: ٣٢٦٧۔]

(١٨٧١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کسی شوہر دیدہ عورت کا نکاح، اس کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت (رضامندی) کے بغیر نہ کیا جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔"

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**الثَّيِّبُ تُعْرِبُ، عَنْ نَفْسِهَا، وَالْبِكْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا**)). [مسند احمد:

(١٨٧٢) عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شوہر دیدہ عورت خود (بول کر) اپنی رضامندی ظاہر کرے اور کنواری لڑکی کی رضا مندی، اس کا خاموش رہنا ہے۔"

٤/ ١٩٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١٢٣، یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عدی بن عدی نے اپنے والد محترم سے نہیں سنا۔]

بَابُ مَنْ زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ.

باب: جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے، جبکہ اسے وہ ناپسند ہو

١٨٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ. فَكَرِهَتْ نِكَاحَ أَبِيهَا. فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَتْ لَهُ. فَرَدَّ عَلَيْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا. فَنَكَحَتْ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ.

وَذَكَرَ يَحْيَى أَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا. [صحيح بخاري: ٥١٣٩]

(۱۸۷۳) عبدالرحمٰن بن یزید انصاری اور مجمع بن یزید انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے خاندان کے ایک آدمی خذام رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ اسے اپنے والد کا کیا ہوا نکاح پسند نہ آیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے والد کے کیے ہوئے نکاح کو کالعدم قرار دے دیا۔ پھر اس نے ابو لبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔

یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ لڑکی شوہر دیدہ (طلاق یافتہ یا بیوہ) تھی۔

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ. قَالَ، فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا. فَقَالَتْ: قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي. وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَنْ لَيْسَ إِلَى الْآبَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

[سنن النسائي: ٣٢٧١؛ مسند احمد: ٦/ ١٣٦ من طريق آخر، یہ حدیث بالکل صحیح ہے، اسے "ضعیف شاذ" کہنا درست نہیں۔]

(۱۸۷۴) بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک نوجوان لڑکی نے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے تاکہ وہ میرے ذریعے سے اپنی خستہ حالی کا ازالہ کر سکے۔ تو نبی ﷺ نے اسے (نکاح فسخ کرنے کا) اختیار دے دیا۔ اس نے کہا: (اب) میں اپنے والد کے کیے ہوئے نکاح کو قبول کرتی ہوں۔ میں یہ چاہتی تھی کہ عورتوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے آباء (واجداد) کو (نکاح کے سلسلے میں جبر کرنے کا) کوئی اختیار نہیں۔

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو السَّقْرِ يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ الْعَسْكَرِيُّ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ: حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ. فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ.

(۱۸۷۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: بلاشبہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے، جبکہ وہ اسے ناپسند ہے تو نبی ﷺ نے اسے (نکاح فسخ کرنے کا) اختیار دے دیا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[صحيح، سنن ابي داود: ٢٠٩٦؛ مسند احمد: ١/ ٢٧٣-]

امام ابن ماجہ نے ایک دوسری سند سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الصِّغَارِ يُزَوِّجُهُنَّ الْآبَاءُ.

باب: اس امر کا بیان کہ والد کم عمر لڑکیوں کا نکاح کر سکتا ہے

١٨٧٦ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ. فَوُعِكْتُ. فَتَمَرَّقَ شَعَرِي حَتَّى وَفَى لَهُ جُمَيْمَةٌ. فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبَاتٌ لِي. فَصَرَخَتْ بِي. فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ. فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ. وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي. ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ عَلَى وَجْهِي وَرَأْسِي. ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ. فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ. فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ. فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي. فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضُحًى. فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. [صحيح بخاري: ٣٨٩٤؛ صحيح مسلم: ١٤٢٢ (٣٤٧٩)؛ سنن ابي داود: ٢١٢١؛ سنن النسائي: ٣٢٥٧-]

(١٨٧٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا، جبکہ میں چھ سال کی تھی۔ ہم (ہجرت کر کے) مدینہ طیبہ آئے تو بنو حارث بن خزرج کے محلے میں ٹھہرے۔ مجھے بخار نے آلیا تو میرے سر کے بال اس قدر جھڑ گئے کہ کندھوں تک لٹکتے ہوئے تھوڑے سے بال رہ گئے۔ ایک دن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی کہ میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے آ کر مجھے آواز دی۔ میں ان کے پاس آئی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ مجھے بلانے کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے گھر کے دروازے کے پاس لا کھڑا کیا۔ میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ پھر (کچھ دیر بعد) صحیح ہوا۔ انہوں نے پانی لے کر اس سے میرا منہ اور سر دھویا، پھر مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر میں کچھ انصاری خواتین موجود تھیں۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر یہ کلمات کہے: [عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ] خیر و برکت پاؤ، اور تمہارا نصیب اچھا ہو۔ میری والدہ نے مجھے ان خواتین کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے مجھے سنوارا (بناؤ سنگھار کیا) مجھے چاشت کے وقت معلوم ہوا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ ان عورتوں نے مجھے آپ کے پاس بھیج دیا۔ ان دنوں میری عمر نو برس تھی۔

١٨٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ عَائِشَةَ وَهِيَ

(١٨٧٧) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو اس وقت ان کی عمر سات برس تھی، جب رخصتی ہوئی تو ان کی عمر نو برس تھی اور

بِنْتُ سَبْعٍ. وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ. وَتُوُفِّي عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ [سَنَةً]. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٣٥٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ١٩؛ مسند ابي عوانة: ٣/ ٨٠؛ مسند الربيع: ١/ ٢٨٥، اس حدیث کی صحت پر محدثین کرام کا اجماع ہے۔]

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

بَابُ نِكَاحِ الصِّغَارِ يُزَوِّجُهُنَّ غَيْرُ الْآبَاءِ.

باب: اگر باپ کے علاوہ کوئی دوسرا کم عمر لڑکی کا نکاح کر دے؟

١٨٧٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حِينَ هَلَكَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُونٍ تَرَكَ ابْنَةً لَهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَزَوَّجَنِيهَا خَالِي قُدَامَةُ، وَهُوَ عَمُّهَا، وَلَمْ يُشَاوِرْهَا. وَذَلِكَ بَعْدَ مَا هَلَكَ أَبُوهَا. فَكَرِهَتْ نِكَاحَهُ، وَأَحَبَّتِ الْجَارِيَةُ أَنْ يُزَوِّجَهَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ.

[**حسن**، مسند احمد: ٢/ ١٣٠؛ سنن الدارقطني: ٣/ ٢٣٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١٢٠ـ]

(١٨٧٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ایک بیٹی چھوڑ کر فوت ہوئے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے ماموں قدامہ رضی اللہ عنہ نے میری شادی اس سے کر دی جو اس لڑکی کے چچا بھی تھے۔ انہوں نے اس (لڑکی) سے کوئی مشورہ نہیں کیا اور یہ (نکاح) اس کے والد کی وفات کے بعد ہوا۔ اس نے ان کے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ وہ لڑکی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ قدامہ رضی اللہ عنہ نے (پہلا نکاح فسخ کر کے) اس کا نکاح ان (مغیرہ رضی اللہ عنہ) ہی سے کر دیا۔

بَابٌ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.

باب: اس امر کا بیان کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

١٨٧٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ. فَإِنْ أَصَابَهَا، فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا. فَإِنِ اشْتَجَرُوا، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٠٨٣؛ سنن الترمذي:

(١٨٧٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا نکاح اس کے ولی نے نہیں کیا، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر ایسی صورت میں اس کا شوہر اس سے مقاربت کر لے تو اس کی وجہ سے عورت کو مہر ادا کیا جائے گا۔ اگر (اس عورت کے ورثاء) کا باہم اختلاف ہو تو جس عورت کا کوئی ولی (سرپرست) نہ ہو تو حاکم وقت ہی اس کا ولی ہے۔''

١١٠٢؛ ابن الجارود: ٧٠٠؛ ابن حبان: ٤٠٧٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٨۔]

١٨٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ**)). وَفِي حَدِيْثِ عَائِشَةَ: ((**وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ**)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق:١٨٧٩۔]

(١٨٨٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی (سرپرست) کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے۔'' حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں (یہ بھی) ہے: ''جس کا کوئی ولی نہ ہو، اس کا ولی حاکم وقت ہے۔''

١٨٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٠٨٥؛ سنن الترمذي: ١١٠١۔]

(١٨٨١) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی (سرپرست) کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔''

١٨٨٢۔ حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ. وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا. فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا**)). [**صحيح**، سنن الدارقطني: ٣/ ٢٢٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١١٠۔]

(١٨٨٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنا اور کسی دوسری عورت کا نکاح نہ کرے۔ بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ.

باب: نکاح شغار کی ممانعت کا بیان

١٨٨٣۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ أَوْ أُخْتَكَ، عَلَى أَنْ أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي أَوْ أُخْتِي. وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. [صحيح بخاري: ٥١١٢؛ صحيح مسلم: ١٤١٥ (٣٤٦٥)؛ سنن ابي داود:

(١٨٨٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے کہ تم اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کردو، اس کے عوض میں میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح تم سے کردوں گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی حق مہر مقرر نہ کیا جائے۔

۲۰۷٤؛ سنن الترمذي: ۱۱۲٤؛ سنن النسائي: ۳۳۳۹۔]

۱۸۸٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ [عُبَيْدِ] اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ. [صحيح مسلم: ۱٤۱٦ (۳٤٦۹)؛ سنن النسائي: ۳۳٤۰۔]

(۱۸۸۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ۳/ ۱٦۵؛ مسند عبد بن حميد: ۱۲۵۳۔]

(۱۸۸۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں نکاحِ شغار نہیں ہے۔''

بَابُ صَدَاقِ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کے حق مہر کا بیان

۱۸۸٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ فِيْ أَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً وَنَشًّا. هَلْ تَدْرِيْ مَا النَّشُّ؟ هُوَ نِصْفُ أُوْقِيَّةٍ. وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ. [صحيح مسلم: ۱٤۲٦ (۳٤۸۹)؛ سنن ابي داود: ۲۱۰۵؛ سنن النسائي: ۳۳٤۹۔]

(۱۸۸۶) ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی بیویوں کا حق مہر کتنا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ازواج مطہرات کا حق مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ نش کیا ہے؟ وہ اوقیہ کا نصف ہے، یہ پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُغَالُوا صَدَاقَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ، كَانَ أَوْلَاكُمْ وَأَحَقَّكُمْ بِهَا

(۱۸۸۷) ابوعجفاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عورتوں کے حق مہر میں غلو نہ کرو۔ اگر زیادہ حق مہر مقرر کرنا دنیا میں باعث عزت یا اللہ کے ہاں نیکی کا کام ہوتا تو اس کے زیادہ حق دار محمد ﷺ تھے کہ وہ یہ کام کرتے۔ آپ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کو یا اپنی کسی بیٹی کو بارہ اوقیے سے زیادہ حق مہر نہیں دیا۔ آدمی اپنی بیوی کو دینے کے لیے زیادہ حق مہر مقرر کر لیتا ہے جو بعد میں اس کے دل میں بیوی

مُحَمَّدٌ ﷺ . مَا أَصْدَقَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُثَقِّلُ صَدَقَةَ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ. وَيَقُولُ: قَدْ كَلِفْتُ إِلَيْكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ، أَوْ عَرَقَ الْقِرْبَةِ.

کے لیے عداوت ونفرت کا باعث بن جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے تو تیرے لیے مشکیزے اٹھائے یا مشک کا پسینہ (اور تکالیف) جھیلیں۔

وَكُنْتُ رَجُلًا عَرَبِيًّا مَوْلِدًا، مَا أَدْرِي مَا عَلَقُ الْقِرْبَةِ، أَوْ عَرَقُ الْقِرْبَةِ. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢١٠٦؛ سنن الترمذي: ١١١٤؛ سنن النسائي: ٣٣٥١۔]

ابوعجفاء نے کہا: میں غیر عربی النسل تھا، لہٰذا مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ علق القربۃ یا عرق القربۃ سے (ان کی) کیا مراد تھی۔

١٨٨٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَ عَلَى نَعْلَيْنِ. فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ نِكَاحَهُ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١١١٣ عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔]

(١٨٨٨) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنوفزارہ کے ایک آدمی نے نکاح کیا تو جوتوں کا ایک جوڑا حق مہر مقرر کیا۔ نبی ﷺ نے اس کے نکاح کو صحیح قرار دیا۔

١٨٨٩۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ((مَنْ يَتَزَوَّجُهَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ**)) فَقَالَ: لَيْسَ مَعِي. قَالَ: ((**قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ**)). [صحيح بخاري: ٥١٥٠؛ صحيح مسلم: ١٤٢٥ (٣٤٨٧)]

(١٨٨٩) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس سے نکاح کرلے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا: میں (حاضر ہوں) تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''(بطور حق مہر) اسے کچھ دو، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔'' اس نے کہا: میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمہیں جتنا قرآن یاد ہے، میں نے اس کے عوض میں اس کا نکاح تیرے ساتھ کردیا۔''

١٨٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ: حَدَّثَنَا الْأَغَرُّ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ عَلَى مَتَاعِ بَيْتٍ، قِيمَتُهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا. [**ضعيف**، عطیہ العوفی سخت ضعیف راوی ہے۔]

(١٨٩٠) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو گھر کا کچھ سامان حق مہر مقرر کیا، جس کی قیمت محض پچاس درہم تھی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَلَا يَفْرِضُ لَهَا فَيَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ.

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا. قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ. فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ۲۱۱٤، ۲۱۱۵؛ سنن النسائي: ۳۳۵٦؛ ابن حبان: ٤۰۹۸؛ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۸۰، ۱۸۱۔]

باب: اگر آدمی نکاح کرے اور حق مہر کا تعین نہ ہو سکے، پھر وہ اسی حال میں فوت ہو جائے تو؟

(۱۸۹۱) مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا، پھر وہ خلوت سے پہلے فوت ہو گیا، جبکہ حق مہر کا تعین بھی نہیں ہوا تھا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اسے حق مہر ملے گا اور (شوہر کی) میراث بھی ملے گی اور اسے عدت بھی گزارنی ہوگی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا تو آپ نے بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا کے بارے میں اسی طرح کا فیصلہ دیا تھا۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ابو بکر بن ابی شیبہ نے یہ حدیث دوسری سند سے بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ.

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ: حَدَّثَنِي أَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: أُوتِيَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ جَوَامِعَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ. أَوْ قَالَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ. فَعَلَّمَنَا خُطْبَةَ الصَّلَاةِ وَخُطْبَةَ الْحَاجَةِ. خُطْبَةُ الصَّلَاةِ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

باب: خطبۂ نکاح کا بیان

(۱۸۹۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مکمل بھلائی والی اور اس کی آخری چیزیں عطا کی گئیں، یا فرمایا: بھلائی کے شروع (اور اس کے آخر) کی چیزیں عطا ہوئیں۔ آپ نے ہمیں نماز کا خطبہ اور حاجت کا خطبہ بھی سکھایا۔ نماز کا خطبہ یہ ہے: ((**التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.**)) ''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے

وَرَسُوْلُهُ. وَخُطْبَةُ الْحَاجَةِ: أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. ثُمَّ تَصِلُ خُطْبَتَكَ بِثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ (٣/ آل عمران:١٠٢) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَ لُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ (٤/ النساء:١) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَقُوْلُوا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (٣٣/ الأحزاب:٧٠-٧١) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ:

[سنن ابي داود: ٢١١٨؛ سنن الترمذي: ١١٠٥؛ سنن النسائي: ٣٢٧٩، ١٤٠٥ یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی (اللہ کا) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اور حاجت کا خطبہ یہ ہے: ((أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)): ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے، اسی سے مدد چاہتے ہیں، اسی سے بخشش کے طلبگار ہیں اور ہم اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے برے اعمال (کی بری جزا) سے اسی کی پناہ میں آتے ہیں۔ (حقیقت یہی ہے کہ) وہ جسے راہِ حق سجھا دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی بھی راہ پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس کے بعد آپ نے اپنے خطبے کے ساتھ کتاب اللہ کی تین آیتیں بھی پڑھیں: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ ''ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے اسی طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔'' ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَ لُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ ''لوگو! اپنے اس رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے جوڑا پیدا کیا، پھر اس نے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتوں کو (پیدا کر کے) زمین پر پھیلا دیا۔ اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے

سے مانگتے ہو اور تم رشتے ناتے بھی توڑنے سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔'' ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ ''ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور بات سیدھی (اور کھری) کرو، وہ (اللہ) تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو وہ عظیم کامیابی سے ہم کنار ہو گیا۔''

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ)). [صحيح مسلم: ٨٦٨ (٢٠٠٨)؛ سنن النسائي: ٣٢٨٥۔]

(١٨٩٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (اپنے خطبے کا آغاز ان الفاظ سے) فرمایا: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ)) ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے برے اعمال (کی شامت) سے اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (درحقیقت) وہ جسے راہ حق سجھا دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی بھی راہِ راست پر نہیں لا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، اما بعد۔''

١٨٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ، لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ، أَقْطَعُ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٤٨٤٠؛ مسند احمد: ٢/ ٣٠٩ قرہ بن عبدالرحمٰن ضعیف اور زہری مدلس

(١٨٩٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ اہم کام ادھورا (بے برکت) ہے جس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد سے نہ کی جائے۔''

ہیں۔]

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ.

باب: نکاح کا اعلان (اسے مشہور) کرنے کا بیان

١٨٩٥ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْخَلِيلُ ابْنُ عَمْرٍو . قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ إِلْيَاسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ)).

[السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٩٠ یہ روایت خالد بن ایاس متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(١٨٩٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اس موقع پر دف بجایا کرو۔''

١٨٩٦ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، الدُّفُّ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فِي النِّكَاحِ)). [**حسن**، سنن الترمذي: ١٠٨٨؛ سنن النسائي: ٣٣٧٢؛ مسند احمد: ٣/ ٤١٨-]

(١٨٩٦) محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حلال اور حرام میں فرق یہ ہے کہ نکاح کے موقع پر دف بجایا جائے اور (اس کا اعلان بلند) آواز سے کیا جائے۔''

بَابُ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ.

باب: (نکاح کے موقع پر) گانے اور دف بجانے کا بیان

١٨٩٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ، اسْمُهُ خَالِدٌ الْمَدَنِيُّ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ. وَالْجَوَارِي يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ. وَيَتَغَنَّيْنَ. فَدَخَلْنَا عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ. فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهَا. فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبِيحَةَ عُرْسِي وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ وَتَنْدُبَانِ آبَائِي الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ. وَتَقُولَانِ، فِيمَا تَقُولَانِ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ: ((أَمَّا هَذَا، فَلَا تَقُولُوهُ. مَا يَعْلَمُ مَا فِي

(١٨٩٧) ابو حسین خالد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم عاشورا کے دن مدینہ منورہ میں تھے۔ بچیاں دف بجا رہی تھیں اور کچھ گا رہی تھیں۔ ہم ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: میری شادی ہوئی تو صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میرے پاس دو بچیاں غزوہ بدر میں شہید ہونے والے میرے آباء و اجداد کے بارے میں (اشعار ترنم) سے گا رہی تھیں۔ ان میں یہ فقرہ بھی تھا: ''وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ'' کہ ہمارے اندر ایک نبی ہیں جو (آنے والے) کل کی

غَدٍ إِلَّا اللَّهُ)). [صحیح بخاري: ٤٠٠١؛ سنن ابي داود: ٤٩٢٢؛ سنن الترمذي: ١٠٩٠؛ مسند احمد: ٦/ ٣٥٩، ٣٦٠۔]

باتیں جانتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ بات نہ کہو، کیونکہ کل کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

١٨٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ. تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ فِي يَوْمِ بُعَاثٍ. قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدِ [الْفِطْرِ]. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا. وَهَذَا عِيدُنَا))**. [صحیح بخاري: ٩٥٢؛ صحیح مسلم: ٨٩٢ (٢٠٦١)]

(١٨٩٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس دو انصاری بچیاں وہ اشعار ترنم سے گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بُعاث کے موقع پر کہے تھے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ وہ دونوں پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے تو یہ منظر دیکھ کر انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے گھر میں شیطانی آواز (راگ وغیرہ؟) وہ عید الفطر کا دن تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! بلاشبہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔''

١٨٩٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ. فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ.

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْلَمُ اللَّهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ.

[**صحيح**، السلسلة الصحيحة للالباني: ٣١٥٤۔]

(١٨٩٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے کسی حصے (محلے) سے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ چند بچیاں دف بجا کر گا رہی تھیں اور کہتی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

ہم قبیلہ بنونجار کی لڑکیاں ہیں (اور ہماری خوش نصیبی ہے کہ) محمد (ﷺ) ہمارے ہمسائے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم لوگوں سے محبت رکھتا ہوں۔''

١٩٠٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا الْأَجْلَحُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: **((أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟))** قَالُوا: نَعَمْ. [قَالَ]: **((أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي؟))** قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ. فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ، فَحَيَّانَا**

(١٩٠٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک عزیز انصاری لڑکی کی شادی کی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گیت گانے والی کو بھی بھیجا ہے؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار ایسے لوگ ہیں جو غزل (گیت وغیرہ) پسند کرتے

وَحَيَّاكُمْ)). [مسند احمد: ٣/ ٣٩١ یہ روایت ابوزبیر کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ہیں۔کاش! تم اس کے ساتھ کسی کو بھیجتے جو یہ کہتا:

ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں
ہمیں بھی مبارک ہو، تمہیں بھی مبارک ہو۔''

١٩٠١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلٍ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. ثُمَّ تَنَحَّى. حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے سنن ابی داود: ٢٩٢٤۔]

(١٩٠١) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ آپ کو ڈھول کی آواز سنائی دی۔ آپ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں، پھر (راستے سے) ایک طرف ہٹ گئے۔ انہوں نے تین بار اسی طرح کیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

بَابُ فِي الْمُخَنَّثِينَ.

باب: ہیجڑوں کا بیان

١٩٠٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا. فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا، دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْرِجُوهُ مِنْ بُيُوتِكُمْ)). [صحيح بخاري: ٤٣٢٤؛ صحيح مسلم: ٢١٨٠ (٥٦٩٠)؛ سنن ابي داود: ٤٩٢٩۔]

(١٩٠٢) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں (گھر میں) تشریف لائے تو آپ نے ایک ہیجڑے کو عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے سنا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف کی فتح فرما دی تو میں تمہیں ایک (اتنی فربہ) عورت دکھاؤں گا کہ جب وہ سامنے سے آتی ہے چار بل پڑتے دکھائی دیتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل پڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے گھروں سے نکال دو۔''

١٩٠٣ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْمَرْأَةَ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ، وَالرَّجُلَ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ. [**حسن صحيح**، شواہد کے لیے دیکھئے حدیث: ١٩٠٤ وغیرہ۔]

(١٩٠٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت کرے اور ایسے مرد پر بھی لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت کرے۔''

١٩٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ. وَلَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

(١٩٠٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بِالرِّجَالِ. [صحيح بخاري: ٥٨٨٥؛ سنن ابي داود: ٤٠٩٧؛ سنن الترمذي: ٢٧٨٤-]

بَابُ تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ.

١٩٠٥- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ. وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ. وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٢١٣٠؛ سنن الترمذي: ١٠٩١؛ ابن حبان: ٤٠٥٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٣-]

باب: نکاح کی مبارک باد دینے کا بیان

(١٩٠٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کو نکاح کی مبارک باد دیتے تو فرماتے: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ. وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ. وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)) ''اللہ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں (میاں، بیوی) کو بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھے۔''

١٩٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَقِيلِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ. فَقَالُوا: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ. فَقَالَ: لَا تَقُولُوا هٰكَذَا. وَلٰكِنْ قُولُوا، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ)). [سنن النسائي: ٣٣٧٣؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ١٩٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١٤٨، یہ روایت حسن بصری کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٩٠٦) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قبیلۂ بنو جشم کی ایک عورت سے شادی کی تو لوگوں نے (انہیں مبارک باد دیتے ہوئے) کہا: [بالرفاء والبنين] تم دونوں میں موافقت رہے اور بیٹے نصیب ہوں۔ تو انہوں نے لوگوں سے کہا: تم ایسے نہ کہو، بلکہ اس طرح کہو جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ)) ''یا اللہ! انہیں برکت دے اور ان پر برکت نازل فرما۔''

بَابُ الْوَلِيمَةِ.

١٩٠٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ. فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟ أَوْ مَهْ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ. أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)). [صحيح بخاري: ٥١٥٥؛ صحيح مسلم: ١٤٢٧ (٣٤٩٠)؛ سنن الترمذي: ١٠٩٤؛ سنن النسائي: ٣٣٧٤-]

باب: ولیمہ کا بیان

(١٩٠٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ (کا نشان) دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے، گٹھلی بھر سونا (حق مہر کی ادائیگی) پر آپ نے فرمایا: ''اللہ تیرے لیے (اس نکاح میں) برکت فرمائے۔ ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔''

١٩٠٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

(١٩٠٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں

زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ. فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً. [صحيح بخاري: ٥١٦٨؛ صحيح مسلم: ١٤٢٨ (٣٥٠٣)؛ سنن ابي داود: ٣٧٤٣۔]

دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ سے نکاح کے موقع پر اتنا (بڑا) ولیمہ کیا ہو جتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے موقع پر کیا تھا۔آپ نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

١٩٠٩۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَغِيَاثُ ابْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ [ابْنِهِ]، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٧٤٤؛ سنن الترمذي: ١٠٩٥؛ مسند احمد: ٣/ ١١٠۔]

(١٩٠٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے موقع پر ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا تھا۔

١٩١٠۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: شَهِدْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِيمَةً. مَا فِيهَا لَحْمٌ وَلَا خُبْزٌ.

(١٩١٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ایک ولیمے میں حاضر تھا۔اس میں نہ گوشت تھا اور نہ روٹی تھی (بلکہ کھجوریں وغیرہ تھیں)

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ. [مسند احمد: ٣/ ٩٩؛ مسند ابي يعلى: ٣٧٧٩ یہ روایت علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کو (علی بن زید بن جدعان سے) صرف سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں۔

١٩١١۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا [الْمُفَضَّلُ] ابْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتَّى نُدْخِلَهَا عَلَى عَلِيٍّ. فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ. فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ أَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ. ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيفًا. فَنَفَشْنَاهُ بِأَيْدِينَا. ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا إِلَى عُودٍ، فَعَرَضْنَاهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقَى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ. فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ

(١٩١١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو تیار کریں اور انہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جائیں۔چنانچہ ہم نے گھر (کی صفائی) کی طرف توجہ کی، ہم نے اس میں وادئ بطحاء کی نرم مٹی بچھا دی۔پھر ہم نے دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھر دی، جسے ہم نے اپنے ہاتھوں سے دھنا تھا، پھر ہم نے (حاضرین کو) کھانے کے لیے کھجور، منقّی اور پینے کو میٹھا پانی پیش کیا۔ہم نے گھر کے ایک کونے میں لکڑی نصب کر دی تا کہ اس پر مشکیزہ اور کپڑے

فَاطِمَةَ. [ضعيف، مفضل بن عبدالله ضعيف اور جابر جعفي متهم بالكذب ہے۔]

لٹکا سکیں۔ ہم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے بڑھ کر اچھی شادی کوئی نہیں دیکھی۔

١٩١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُرْسِهِ. فَكَانَتْ خَادِمَهُمُ الْعَرُوسُ. قَالَتْ: تَدْرِي مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: أَنْقَعْتُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ صَفَّيْتُهُنَّ فَأَسْقَيْتُهُنَّ إِيَّاهُ. [صحيح بخاري: ٥١٧٦؛ صحيح مسلم: ٢٠٠٦ (٥٢٣٣)]

(۱۹۱۲) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی تو حاضرین کی خدمت دلہن ہی نے کی۔ انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کونسا مشروب پلایا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے رات کو کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔ صبح کو میں نے انہیں صاف کیا، پھر یہی مشروب آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي.

باب: دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے کا بیان

١٩١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ. يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. [صحيح بخاري: ٥١٧٧؛ صحيح مسلم: ١٤٣٢ (٣٥٢١)؛ سنن ابي داود: ٣٧٤٢-]

(۱۹۱۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ولیمے کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں صرف اصحاب ثروت کو بلایا جائے اور غریبوں کو نہ بلایا جائے۔ اور جس نے (کسی مسلمان کی) دعوت قبول نہ کی، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

١٩١٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ، فَلْيُجِبْ**)). [صحيح مسلم: ١٤٢٩ (٣٥١١)؛ سنن ابي داود: ٣٧٣٦-]

(۱۹۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دعوت قبول کرے۔''

١٩١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ**

(۱۹۱۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے دن ولیمہ کرنا حق ہے، دوسرے دن نیکی (معروف) ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور شہرت ہے۔''

يَوْمٍ حَقٌّ. وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ. وَالثَّالِثُ رِيَاءٌ وَسُمْعَةٌ)).

[ضعيف، ابو مالک النخعی متروک راوی ہے۔]

بَابُ الْإِقَامَةِ عَلَى الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ.

١٩١٦ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثًا، وَلِلْبِكْرِ سَبْعًا)). [حسن، یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن صحیح بخاري: ٥٢١٤ وصحيح مسلم: ١٤٦١ (٣٦٢٦)؛ سنن ابي داود: ٢١٢٤؛ سنن الترمذي: ١١٣٩ وغیرہ، اس کے بہترین شاہد ہیں۔]

باب: کنواری اور شوہر دیدہ دلہن کے پاس ٹھہرنے کا بیان

(١٩١٦) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ابتدا میں خاوند) شوہر دیدہ دلہن کے لیے تین دن رات اور کنواری دلہن کے لیے سات دن رات (مختص کرے)۔''

١٩١٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا. وَقَالَ: ((لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ. إِنْ شِئْتِ، سَبَّعْتُ لَكِ. وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِي)). [صحيح مسلم: ١٤٦٠ (٣٦٢١)؛ سنن ابي داود: ٢١٢٢۔]

(١٩١٧) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے ہاں تین دن ٹھہرے (کیونکہ وہ بیوہ تھیں) نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے شوہر کی نظر میں بے وقعت نہیں ہو۔ اگر چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن ٹھہر سکتا ہوں اور اگر میں تمہارے ہاں سات دن ٹھہرا تو دوسری بیویوں کے پاس بھی سات دن ٹھہروں گا۔''

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَهْلُهُ.

١٩١٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْقَطَّانُ. قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفَادَ أَحَدُكُمْ

باب: جب آدمی اپنی بیوی سے (پہلی) ملاقات کرے تو کون سی دعا پڑھے

(١٩١٨) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو عورت، لونڈی (غلام) یا جانور حاصل ہو تو اس کی پیشانی (یا سر کے بال) پکڑ کر یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ

امْرَأَةً أَوْ خَادِمًا، أَوْ دَابَّةً، فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ)).

[حسن، سنن ابي داود: ٢١٦٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٥ ، ١٨٦٠ ، خلق افعال العباد للبخاري: ٢٧-]

عَلَيْهِ)) ''یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کی اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے، اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ میں اس کے شر سے اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

١٩١٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى امْرَأَتَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي. ثُمَّ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، لَمْ يُسَلِّطِ اللَّهُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ. أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ)). [صحيح بخاري: ١٤١؛ صحيح مسلم: ١٤٣٤ (٣٥٣٣)؛ سنن ابي داود: ٢١٦١؛ سنن الترمذي: ١٠٩٢-]

(۱۹۱۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنی بیوی سے خلوت اختیار کرے تو یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِی الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِی)) ''یا اللہ! مجھے شیطان (کے شر) سے محفوظ رکھ اور تو جو مجھے اولاد دے، اسے بھی شیطان (کے شر) سے محفوظ رکھ۔'' پھر اگر انہیں اولاد ملی تو اللہ تعالیٰ اس پر شیطان کو مسلط نہیں کرے گا۔ یا فرمایا: اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْجِمَاعِ.

باب: مباشرت کے وقت باپردہ رہنے کا بیان

١٩٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ، وَأَبُو أُسَامَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا. مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ. إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: ((فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُرِيَهَا أَحَدًا، فَلَا تُرِيَنَّهَا)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: ((فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)).

[حسن، سنن ابي داود: ٤٠١٧؛ سنن الترمذي: ٢٧٦٩؛ مسند احمد: ٥/ ٣، ٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٩، ١٨٠٠-]

(۱۹۲۰) معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے ستر میں سے کسے ظاہر کر سکتے ہیں اور کسے نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا (تمام لوگوں سے) اپنی شرمگاہ کو چھپا کر رکھو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر لوگ مل جل کر رہتے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ہر گز اسے کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے دے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی اکیلا ہو تو (برہنہ ہو سکتا ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر بھی لوگوں سے اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔''

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَرَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ وَلَا يَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ))**. [**ضعیف**، احوص بن حکیم ضعیف راوی ہے۔]

(۱۹۲۱) عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اسے چاہیے کہ پردہ کر لے، گدھوں کی طرح بالکل ننگا نہ ہو جائے۔“

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ، أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ.

(۱۹۲۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرم گاہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

ابو بکر نے کہا: ابو نعیم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی سے بیان کرتے تھے۔

[**ضعیف**، دیکھئے حدیث: ۶۶۲۔]

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ.

باب: عورتوں سے ان کی دبر میں مجامعت کرنا ممنوع ہے

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا))**.

[**صحیح**، سنن ابي داود: ۲۱۶۲؛ سنن الدارمی: ۱۱۴۵؛ مسند احمد: ۳/ ۲۷۲۔]

(۱۹۲۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جس نے اپنی بیوی سے اس کی دُبر میں جماع کیا۔“

۱۹۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ هَرَمِيٍّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ))** ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **((لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ**

(۱۹۲۴) خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ پھر فرمایا: ”عورتوں سے ان کی دبر میں مجامعت نہ کرو۔“

فِي أَدْبَارِهِنَّ)). [صحيح، مسند احمد: ٥/ ٢١٣، ٢١٤؛ سنن الدارمي: ١١٤٨، ٢٢١٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢١٣؛ ابن الجارود: ٧٢٨؛ ابن حبان: ٤١٩٨ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

١٩٢٥ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَتْ يَهُودُ تَقُولُ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا، مِنْ دُبُرِهَا، كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾. (٢البقرة:٢٢٣)

[صحيح بخاري: ٤٥٢٨؛ صحيح مسلم: ١٤٣٥ (٣٥٣٥)؛ سنن ابي داود: ٢١٦٣۔]

(۱۹۲۵) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی کہا کرتے تھے: جوشخص اپنی بیوی سے اس کی پچھلی طرف سے ہوکر اس کی قبل میں جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آسکتے ہو۔''

بَابُ الْعَزْلِ.

باب: عزل کا بیان

١٩٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: ((أَوَ تَفْعَلُونَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا. فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ، قَضَى اللَّهُ لَهَا أَنْ تَكُونَ، إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ)). [صحيح، مسند احمد: ٣/ ٩٢؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٠٥٠؛ سنن الدارمي: ٢٢٢٩۔]

(۱۹۲۶) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کی بابت دریافت کیا: آپ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ ایسا کام کرتے ہو؟ اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ جس روح کو پیدا کرنے کا فیصلہ اللہ نے کر رکھا ہے وہ وجود میں آکر رہے گی۔''

١٩٢٧ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

[صحيح بخاري: ٥٢٠٨؛ صحيح مسلم: ١٤٤٠ (٣٥٥٩)؛ سنن الترمذي: ١١٣٧۔]

(۱۹۲۷) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کرلیا کرتے تھے، جبکہ قرآن کریم نازل ہو رہا تھا۔

١٩٢٨ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ

(۱۹۲۸) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل

ابْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا. [ضعيف، مسند احمد: ١/ ٣١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٣١ زہری مدلس اور ابن لہیعہ مختلط ہیں۔]

کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

باب: جس عورت کی پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو اس سے نکاح (کی ممانعت کا بیان)

١٩٢٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلَى خَالَتِهَا)). [صحيح مسلم: ١٤٠٨ (٣٤٤٢)]

(۱۹۲۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی ایسی عورت سے نکاح نہیں کیا جا سکتا جس کی پھوپھی یا خالہ (پہلے ہی) نکاح میں ہو۔“

١٩٣٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ نِكَاحَيْنِ. أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. [صحيح بما قبله، مسند احمد: ٣/ ٦٧؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٤/ ٣٦٧ـ]

(۱۹۳۰) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا: آپ دو نکاحوں سے منع فرماتے تھے: یہ کہ آدمی بھتیجی اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا نکاح میں رکھے یا بھانجی اور اس کی خالہ کو اکٹھا نکاح میں رکھے۔

١٩٣١ـ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا)). [صحيح بما قبله، مسند ابي يعلىٰ: ٧٢٢٥ـ]

(۱۹۳۱) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی عورت سے نکاح نہ کیا جائے، جبکہ اس کی پھوپھی یا خالہ (پہلے ہی) نکاح میں ہو۔“

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَتَزَوَّجُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

باب: اگر آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے، پھر وہ (عورت کسی اور سے) نکاح

أَتَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ.

کر لے اور وہ آدمی خلوت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے، کیا وہ پہلے خاوند سے رجوع (دوبارہ نکاح) کرسکتی ہے؟

١٩٣٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ. فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي. فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ. وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: **((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا. حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ))**. [صحيح بخاري: ٢٦٣٩؛ صحيح مسلم: ١٤٣٣ (٣٥٢٦)؛ سنن الترمذي: ١١١٨۔]

(۱۹۳۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھی۔ انہوں نے مجھے طلاق دی اور (آخری) طلاق بتہ بھی دے دی۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ (لیکن) ان کے پاس تو ایسے ہے جیسے کپڑے کا سرا۔ نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''کیا تم رفاعہ سے رجوع (دوبارہ نکاح) کرنا چاہتی ہو؟ (لیکن) نہیں، یہاں تک کہ تم اس (عبدالرحمٰن) سے اور وہ تم سے لذت حاصل کر لے۔''

١٩٣٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ [سَالِمَ بْنَ رَزِينٍ] يُحَدِّثُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُطَلِّقُهَا. فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا. أَتَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ؟ قَالَ: **((لَا. حَتَّى يَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ))**.

(۱۹۳۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں فرمایا: ''جس کے نکاح میں کوئی عورت ہو، پھر وہ اسے طلاق دے دے، اس عورت سے کوئی دوسرا آدمی نکاح کر لے، پھر وہ آدمی خلوت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے، کیا وہ پہلے خاوند سے رجوع (دوبارہ نکاح) کرسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، حتی کہ وہ عورت اس (دوسرے خاوند) سے لذت حاصل کر لے۔''

[**صحيح بما قبله**، سنن النسائي: ٣٤٤٣؛ مسند احمد: ٢/ ٨٥۔]

بَابُ الْمُحَلِّلِ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ.

باب: حلالہ کرنے اور کرانے والے کا بیان

١٩٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ [وَهْرَامٍ]، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ

(۱۹۳۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. [**صحیح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد: ۲/ ۳۲۳؛ ابن الجارود: ٦٨٤ وغیرہ۔]

١٩٣٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ [بْنِ] الْبَخْتَرِيِّ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. [سنن ابي داود: ٢٠٧٦، یہ روایت حارث الاعور متروک کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۱۹۳۵) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

١٩٣٦ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي. قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ لِي أَبُو مُصْعَبٍ مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ، قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟))** قَالُوا: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: **((هُوَ الْمُحَلِّلُ. لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ))**.

[**حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٩٩۔]

(۱۹۳۶) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ (کرائے کا سانڈ) حلالہ کرنے والا ہے۔ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔''

بَابٌ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

باب: جو رشتے نسبی تعلق سے حرام ہوتے ہیں، وہ دودھ پلانے سے بھی حرام ہو جاتے ہیں

١٩٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ))**. [صحيح بخاري: ٢٦٤٤؛ صحيح مسلم: ١٤٤٥ (٣٥٧٩)؛ سنن النسائي: ٣٣٠٣۔]

(۱۹۳۷) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔''

١٩٣٨ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ

(۱۹۳۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی گئی کہ آپ حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور بلاشبہ رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام قرار

الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)). [صحيح بخاري: ٢٦٤٥؛ صحيح مسلم: ١٤٤٧ (٣٥٨٣)؛ سنن النسائي: ٣٣٠٧-]

پاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔"

١٩٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ. وَأَحَقُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي)) قَالَتْ: فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. فَقَالَ: ((بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّهَا لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي. إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ. فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ أَخَوَاتِكُنَّ وَلَا بَنَاتِكُنَّ))
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.
[صحيح بخاري: ٥١٠١؛ صحيح مسلم: ١٤٤٩ (٣٥٨٦)؛ سنن النسائي: ٣٢٨٧-]

(۱۹۳۹) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں (کہ سوکن برداشت نہ کر سکوں) خیر وبرکت میں میری شراکت کی زیادہ حق دار میری بہن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ میرے لیے حلال نہیں۔" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہم باتیں کرتے ہیں کہ آپ دُرّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے میں رغبت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا ام سلمہ کی بیٹی سے؟" سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ میری ربیبہ (سوتیلی بیٹی) نہ ہوتی، تب بھی میرے لیے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں تھا۔ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے والد (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم میرے لیے اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کی پیش کش نہ کیا کرو۔"

یہ حدیث اسی طرح ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ.

باب: ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت (رضاعت) ثابت نہیں ہوتی

١٩٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ

(۱۹۴۰) ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک بار یا دو بار دودھ پینے سے (اسی طرح) ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت (رضاعت) ثابت نہیں ہوتی۔"

الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)).

[صحيح مسلم: ١٤٥١ (٣٥٩١)؛ سنن النسائي: ٣٣١٠-]

١٩٤١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)). [صحيح مسلم: ١٤٥٠ (٣٥٩٠)؛ سنن ابي داود: ٢٠٦٣؛ سنن الترمذي: ١١٥٠؛ سنن النسائي: ٣٣١٢-]

(۱۹۴۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت (رضاعت) ثابت نہیں ہوتی۔''

١٩٤٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ سَقَطَ: لَا يُحَرِّمُ إِلَّا عَشْرُ رَضَعَاتٍ أَوْ خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ. [صحيح]

(۱۹۴۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ قرآن مجید میں (پہلے یہ حکم) نازل ہوا، پھر اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی کہ دس بار دودھ پینے سے یا پانچ بار دودھ پینے سے ہی حرمت (رضاعت) ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ رِضَاعِ الْكَبِيرِ.

باب: بڑی عمر کے بچے یا آدمی کو دودھ پلانے (سے حرمت) کا بیان

١٩٤٣ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ الْكَرَاهِيَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْضِعِيهِ)) قَالَتْ: كَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ)). فَفَعَلَتْ: فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ شَيْئًا أَكْرَهُهُ بَعْدُ. وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا. [صحيح مسلم: ١٤٥٣

(۱۹۴۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سالم رضی اللہ عنہ میرے ہاں آتے ہیں تو مجھے (اپنے خاوند) ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار محسوس ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے دودھ پلا دو۔'' انہوں نے عرض کیا: میں اسے دودھ کس طرح پلاؤں، جبکہ وہ بڑی عمر کا آدمی ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا آدمی ہے۔'' چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ پھر انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اب مجھے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر

(٣٦٠٠)؛ سنن النسائي: ٣٢٢٢۔]

ناگواری کے تاثرات محسوس نہیں ہوئے۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔

١٩٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. و عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ نَزَلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ، وَرَضَاعَةُ الْكَبِيْرِ عَشْرًا. وَلَقَدْ كَانَ فِيْ صَحِيْفَةٍ تَحْتَ سَرِيْرِيْ. فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَتَشَاغَلْنَا بِمَوْتِهِ، دَخَلَ دَاجِنٌ فَأَكَلَهَا.

[**حسن،** مسند احمد: ٦/ ٢٦٩؛ مسند ابي يعلىٰ: ٤٥٨٧، ٤٥٨٨]

(۱۹۴۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آیتِ رجم اور دس بار دودھ پلانے سے رضاعت کبیر ثابت ہونے پر (قرآن مجید میں) آیت نازل ہوئی تھی۔ یہ دونوں آیتیں ایک کاغذ پر لکھی ہوئیں میرے بستر پر پڑی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم آپ کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گئے، ایک بکری آئی اور اس کاغذ کو کھا گئی۔

بَابٌ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ.

باب: دودھ چھڑا دینے کے بعد حرمت (رضاعت) ثابت نہیں ہوتی

١٩٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ. فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَتْ: هَذَا أَخِيْ. قَالَ: ((**انْظُرُوْا مَنْ تُدْخِلْنَ عَلَيْكُنَّ. فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ**)). [صحيح بخاري: ٢٦٤٧؛ صحيح مسلم: ١٤٥٥ (٣٦٠٦)؛ سنن ابي داود: ٢٠٥٨؛ سنن النسائي: ٣٣١٤۔]

(۱۹۴۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: یہ میرا (رضاعی) بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''دیکھ لیا کرو کہ تم کسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے رہی ہو؟ کیونکہ رضاعت بھوک (میں دودھ پینے) سے ہوتی ہے۔''

١٩٤٦۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ**)).

[**صحیح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۱۹۴۶) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رضاعت صرف وہ (معتبر) ہے جو آنتوں کو پھاڑے۔''

١٩٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا

(۱۹۴۷) زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَعُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُلَّهُنَّ خَالَفْنَ عَائِشَةَ وَأَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ أَحَدٌ بِمِثْلِ رَضَاعَةِ سَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. وَقُلْنَ: وَمَا يُدْرِينَا؟ لَعَلَّ ذٰلِكَ كَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ وَحْدَهُ. [صحيح مسلم: ١٤٥٤ (٣٦٠٥)؛ سنن النسائي: ٣٣٢٧.]

ازواج مطہرات نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (رضاعتِ کبیر کے مسئلے میں) اختلاف کیا۔ ان میں سے کسی نے بھی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ کی سی رضاعت کی بنا پر کسی کو اپنے ہاں آنے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا کرتی تھیں کہ ہمیں کیا معلوم! شاید یہ اجازت صرف سالم رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہو۔

بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ.

باب: دودھ کا تعلق مرد کی طرف سے بھی ہے

١٩٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ. فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ. حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: **((إِنَّهُ عَمُّكِ، فَأْذَنِي لَهُ))** فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ؟ قَالَ: **((تَرِبَتْ يَدَاكِ، أَوْ يَمِينُكِ))**. [صحيح مسلم: ١٤٤٥ (٣٥٧٢)؛ سنن النسائي: ٣٣١٩.]

(۱۹۴۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے رضاعی چچا افلح بن ابی قعیس رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں آ کر مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے (تو میں نے یہ واقعہ آپ کے گوش گزار کیا) آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارے چچا ہیں۔ تم انہیں اندر آنے کی اجازت دو۔'' میں نے عرض کیا: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے۔'' یا فرمایا: ''تیرے دائیں ہاتھ کو مٹی لگے۔''

١٩٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ))** فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ. قَالَ: **((إِنَّهُ عَمُّكِ. فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ))**. [صحيح مسلم: ١٤٤٥ (٣٥٧٥)؛ سنن الترمذي: ١١٤٨.]

(۱۹۴۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمہارا (رضاعی) چچا ہے اور تمہارے پاس آ سکتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارا چچا ہے اور تمہارے ہاں آ سکتا ہے۔''

بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ.

باب: اگر آدمی اسلام قبول کرے، اور اس

کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو؟

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ الرُّعَيْنِيِّ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعِنْدِي أُخْتَانِ تَزَوَّجْتُهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ: ((إِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقْ إِحْدَاهُمَا)). [**حسن بما بعده**، المصنف لعبدالرزاق: ١٢٦٢٧ وابن ابي شيبة: ٤/ ٣١٧-]

(١٩٥٠) فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ ان دونوں سے میں نے جاہلیت میں نکاح کیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب واپس جاؤ تو ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔''

١٩٥١ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي: ((طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)). [**حسن**، سنن ابي داود: ٢٢٤٣؛ سنن الترمذي: ١١٣٠؛ مسند احمد: ٤/ ٢٣٢-]

(١٩٥١) فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکا ہوں اور دو بہنیں میری زوجیت میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جسے چاہو طلاق دے دو۔''

بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ.

باب: اگر آدمی اسلام قبول کرے اور اس کی زوجیت میں چار سے زیادہ بیویاں ہوں تو؟

١٩٥٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي ثَمَانُ نِسْوَةٍ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: ((اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)). [سنن ابي داود: ٢٢٤١، یہ روایت حمیضہ بنت شمردل (مستور) کی وجہ سے ضعیف ہے-]

(١٩٥٢) قیس بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں مسلمان ہوا تو آٹھ عورتیں میری زوجیت میں تھیں۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان میں سے چار کا انتخاب کر لو (اور دوسری عورتوں کو چھوڑ دو)۔''

١٩٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(١٩٥٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ

جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١١٢٨؛ مسند احمد: ٢/ ١٣ اس کا شاہد السنن الكبرىٰ للبيهقي (٧/ ١٨٣ح:١٤٤٢٨، وسنده حسن) میں ہے۔]

نے اسلام قبول کیا تو ان کی زوجیت میں دس عورتیں تھیں۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ان میں سے چار کو رکھ لو (اور باقی چھ کو چھوڑ دو)۔''

بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

باب: عقدِ نکاح میں شرط طے کرنے کا بیان

١٩٥٤ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ))**. [صحيح بخاري: ٢٧٤١؛ صحيح مسلم: ١٤١٨ (٣٤٧٢)؛ سنن ابي داود: ٢١٣٩؛ سنن الترمذي: ١١٢٧؛ سنن النسائي: ٣٢٨٣۔]

(١٩٥٤) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شرطیں پورا کیے جانے کا زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے سے تم نے عورتوں کی عصمت کو اپنے لیے حلال کیا۔''

١٩٥٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا كَانَ مِنْ صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ هِبَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا. وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ أَوْ حُبِيَ. وَأَحَقُّ مَا يُكْرَمُ الرَّجُلُ بِهِ، ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ))**. [سنن ابي داود: ٢١٢٩؛ سنن النسائي: ٣٣٥٥، یہ حدیث حسن لذاتہ ہے، کیونکہ ابن جریج نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔]

(١٩٥٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح سے پہلے جو شرط حق مہر، عطیہ یا ہبہ سے متعلق ہو، وہ عورت کا حق ہے اور جو نکاح کے بعد ہو تو وہ اس کا حق ہے جسے دے دیا جائے۔ اور سب سے زیادہ آدمی حق رکھتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کی وجہ سے اس کی تکریم کی جائے اور اس سے حسن سلوک کیا جائے۔''

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا.

باب: آدمی کا اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنے کا بیان

١٩٥٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، أَبُو سَعِيدٍ

(١٩٥٦) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا. وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا. ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ. وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ فَلَهُ أَجْرَانِ. وَأَيُّمَا عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، فَلَهُ أَجْرَانِ)).

نے فرمایا: ''جس آدمی کی کوئی لونڈی ہو اور وہ اسے اچھے آداب سکھائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔ اور جو آدمی اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر ایمان لائے، پھر محمد ﷺ پر بھی ایمان لے آئے تو اسے بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ اور جو غلام اپنے ذمے حقوق اللہ بھی ادا کرے اور اپنے مالک کے حقوق بھی پورے پورے ادا کرے، اسے بھی دوگنا اجر ملتا ہے۔''

قَالَ صَالِحٌ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ. إِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

[صحيح بخاري: ٩٧، ٢٥٤٧؛ صحيح مسلم: ١٥٤ (٣٨٦)؛ سنن الترمذي: ١١١٦؛ سنن النسائي: ٣٣٤٦۔]

شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے (صالح رحمۃ اللہ علیہ کو) یہ حدیث سنانے کے بعد فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث مفت ہی سنا دی ہے ورنہ ہم تو اس سے بھی کم تر (اجر والی) حدیث کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کیا کرتے تھے۔

١٩٥٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ. ثُمَّ صَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ. فَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

(١٩٥٧) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی تھیں، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو مل گئیں تو آپ نے (انہیں آزاد کر کے) ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر قرار دیا۔

قَالَ حَمَّادٌ: فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا؟ قَالَ: أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا.

[صحيح بخاري: ٩٤٧؛ صحيح مسلم: ١٣٦٥ (٣٤٩٧)؛ سنن ابي داود: ٢٩٩٦، ٢٠٥٤؛ سنن الترمذي: ١١١٥؛ سنن النسائي: ٣٣٤٤۔]

حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ان کے استاذ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابو محمد! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو بطور حق مہر کیا دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے انہیں بطور حق مہر ان کا نفس (غلامی سے آزادی) عطا فرمایا۔

١٩٥٨۔ حَدَّثَنَا حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَتَزَوَّجَهَا. [**صحيح بما قبله**

سنن الدارقطني: ٣/ ٢٥٨، نیز دیکھئے حدیث سابق: ١٩٥٧۔]

(١٩٥٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا تھا اور ان کی آزادی ان کا حق مہر قرار پایا تھا۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ.

باب: غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے

بغیر نکاح کرنا (جائز نہیں)

١٩٥٩ـ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ، كَانَ عَاهِرًا**)). [سنن ابي داود: ٢٠٧٨؛ سنن الترمذي: ١١١١؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٤، یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٩٥٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ بدکار ہے۔''

١٩٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، مَالِكُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَهُوَ زَانٍ**)). [سنن الدارمي: ٢٢٤٠؛ مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧١٠ یہ روایت مندل کے ضعف کی بنا پر ضعیف ہے۔]

(١٩٦٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، وہ زانی ہے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

باب: نکاح متعہ سے ممانعت کا بیان

١٩٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [صحيح بخاري: ٤٢١٦؛ صحيح مسلم: ١٤٠٧ (٣٤٣١)؛ سنن الترمذي: ١١٢١؛ سنن النسائي: ٣٣٦٧۔]

(١٩٦١) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

١٩٦٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْعُزْبَةَ قَدِ

(١٩٦٢) سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے تنہا (بیویوں کے بغیر) رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم

اشْتَدَّتْ عَلَيْنَا. قَالَ: ((فَاسْتَمْتِعُوا مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ)). فَأَتَيْنَاهُنَّ. فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْكِحْنَنَا إِلَّا أَنْ نَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا. فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا)). فَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي. مَعَهُ بُرْدٌ وَمَعِي بُرْدٌ. وَبُرْدُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ. فَأَتَيْنَا عَلَى امْرَأَةٍ، فَقَالَتْ: بُرْدٌ كَبُرْدٍ. فَتَزَوَّجْتُهَا فَمَكَثْتُ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ. ثُمَّ غَدَوْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ. أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا. وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا)). [صحيح مسلم: ١٤٠٦ (٣٤١٩)؛ سنن ابي داود: ٢٠٧٢، ٢٠٧٣؛ سنن النسائي: ٣٣٧٠۔]

عورتوں سے متعہ کرلو۔'' ہم عورتوں کے پاس گئے تو انہوں نے مدت کی تعیین کے بغیر ہمارے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ صحابہ نے نبی ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم ان کے ساتھ مدت مقرر کرلو۔'' چنانچہ میں اور میرا ایک چچازاد بھائی ہم دونوں گئے، ہمارے پاس ایک ایک چادر تھی۔ اس کی چادر میری چادر سے زیادہ اچھی تھی۔ اور میں اس کی نسبت جوان (زیادہ) تھا۔ ہم ایک عورت کے ہاں پہنچے (اور بات طے کرنے لگے) تو اس نے کہا: چادر تو چادر جیسی ہے چنانچہ میں نے اس سے نکاح کرلیا اور اس کے ہاں رات بسر کی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے فرما رہے تھے: ''لوگو! میں نے تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، خبردار! اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لیے حرام ٹھہرا دیا ہے، لہٰذا پس جس کی زوجیت میں ایسی کوئی عورت ہے وہ اسے چھوڑ دے، اور تم انہیں (اس سلسلے میں) جو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔''

١٩٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ حَرَّمَهَا. وَاللَّهِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا يَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصَنٌ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ. إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنِي بِأَرْبَعَةٍ يَشْهَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَحَلَّهَا بَعْدَ إِذْ حَرَّمَهَا. [**حسن**، مسند البزار: ١٨٣؛ سنن الدارقطني: ٣/ ٢٥٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٠٢ من طريق آخر۔]

(١٩٦٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس میں انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن کے لیے متعہ کی اجازت دی تھی، پھر اسے حرام قرار دے دیا۔ اللہ کی قسم! مجھے جس شادی شدہ آدمی کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ متعہ کرتا ہے تو میں اسے سنگسار کردوں گا، اِلّا یہ کہ وہ میرے سامنے چار گواہ پیش کرے، وہ گواہی دیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام قرار دینے کے بعد اسے حلال (جائز) قرار دیا تھا۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ.

باب: احرام کی حالت میں نکاح کرنے کا بیان

١٩٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

(١٩٦٤) یزید بن اصم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ام

ابْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.
قَالَ: وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.
[صحيح مسلم: ١٤١١ (٣٤٥٣)]

المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو آپ احرام کی حالت میں نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں۔

١٩٦٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ [زَيْدٍ]، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.
[صحيح بخاري: ٥١١٤؛ صحيح مسلم: ١٤١٠ (٣٤٥١)؛ سنن الترمذي: ٨٤٤؛ سنن النسائي: ٢٨٤٠ـ]

(١٩٦٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے) نکاح کیا تو آپ حالتِ احرام میں تھے۔

١٩٦٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ**)). [صحيح مسلم: ١٤٠٩ (٣٤٤٦)؛ سنن ابي داود: ١٨٤١، ١٨٤٢؛ سنن الترمذي: ٨٤٠؛ سنن النسائي: ٢٨٤٥ـ]

(١٩٦٦) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "محرم (احرام والا) نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرے اور نہ پیغامِ نکاح ہی بھیجے۔"

بَابُ الْأَكْفَاءِ.

باب: ہم پایہ شخص سے نکاح کرنے کا بیان

١٩٦٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابُورٍ] الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخُو فُلَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ وَثِيمَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا أَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَزَوِّجُوهُ. إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ**)). [سنن الترمذي: ١٠٨٤، یہ روایت عبدالحمید بن سلیمان کے ضعف اور ابن عجلان کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٩٦٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کا اخلاق اور اس کا دین تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔"

١٩٦٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ

(١٩٦٨) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے،

ابْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَانْكِحُوا الْأَكْفَاءَ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِمْ)).

[سنن الدارقطني: ٣/ ٩٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ١٣٣ یہ روایت حارث بن عمران متہم بالکذب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم حصولِ اولاد کے لیے اچھی عورتوں کا انتخاب کرو اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں سے رشتے کا لین دین کرو۔''

بَابُ الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ.

باب: بیویوں کے درمیان (ہر چیز میں مبنی برانصاف) تقسیم کا بیان

١٩٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، يَمِيلُ مَعَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ)).

[سنن ابي داود: ٢١٣٣، یہ روایت قتادہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(١٩٦٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک پر دوسری کو ترجیح دیتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا جسم مفلوج ہوگا۔''

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ. [صحيح بخاري: ٢٥٩٣؛ صحيح مسلم: ٢٧٧٠ (٧٠٢٠)؛ سنن ابي داود: ٢١٣٨۔]

(١٩٧٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے (جس کے نام قرعہ نکل آتا وہی آپ کے ہمراہ جاتی۔)

١٩٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَيَعْدِلُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ. فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ)).

[سنن ابي داود: ٢١٣٤؛ سنن الترمذي: ١١٤٠؛ سنن النسائي: ٣٣٩٥ اس حدیث کی سند صحیح ہے، اسے ضعیف کہنا درست

(١٩٧١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان باریاں تقسیم کرنے میں عدل کیا کرتے تھے، پھر فرماتے: ''یا اللہ! یہ میرا عمل ہے جس میں مجھے اختیار ہے، لہٰذا جس میں تیرا اختیار ہے اور مجھے اختیار نہیں (اس دلی محبت میں) میرا مواخذہ نہ کرنا۔''

نہیں۔]

بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا لِصَاحِبَتِهَا.

باب: اس امر کا بیان کہ عورت اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کرسکتی ہے

١٩٧٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَبِرَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِ سَوْدَةَ. [صحيح بخاري: ٥٢١٢؛ صحيح مسلم: ١٤٦٣ (٣٦٣٠)]

(۱۹۷۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا جب عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیا کرتے تھے۔

١٩٧٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سُمَيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فِي شَيْءٍ. فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: يَا عَائِشَةُ هَلْ لَكِ أَنْ تُرْضِيَ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَنِّي، وَلَكِ يَوْمِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَأَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ. فَرَشَّتْهُ بِالْمَاءِ لِيَفُوحَ رِيحُهُ. ثُمَّ قَعَدَتْ إِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ إِلَيْكِ عَنِّي. إِنَّهُ لَيْسَ يَوْمَكِ)) فَقَالَتْ: ﴿ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ فَأَخْبَرَتْهُ بِالْأَمْرِ، فَرَضِيَ عَنْهَا. [مسند احمد: ٦/ ٩٥، ١٤٥ اس حدیث کی سند صحیح ہے، کیونکہ سمیہ (شمیسہ) کی امام ابن معین وغیرہ نے توثیق کر رکھی ہے۔]

(۱۹۷۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کی کوئی بات ناگوار گزری (آپ ان سے ناراض ہو گئے۔) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے عائشہ! کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو مجھ سے راضی کر سکتی ہیں؟ میں (اپنی باری کا ایک) دن آپ کو دوں گی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں (میں کر سکتی ہوں) چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے زعفران سے رنگی ہوئی اوڑھنی لے کر اس پر پانی چھڑکا تاکہ اس کی خوشبو مہک اٹھے، پھر رسول اللہ ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! ذرا ایک طرف رہو، کیونکہ آج تمہاری باری کا دن نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: ﴿ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ ''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے عطا کرتا ہے۔'' پھر آپ کو سارے معاملے سے آگاہ کیا۔ چنانچہ نبی ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔

١٩٧٤ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(۱۹۷۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہ آیت: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ ''اور صلح بہتر ہے۔'' اس شخص کے

أَنَّها قَالَتْ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ فِي رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ قَدْ طَالَتْ صُحْبَتُهَا وَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلَادًا. فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَبْدِلَ بِهَا. فَرَاضَتْهُ عَلَى أَنْ تُقِيمَ عِنْدَهُ وَلَا يَقْسِمَ لَهَا. [**حسن**، یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔]

بارے میں نازل ہوئی جس کی زوجیت میں ایک عورت تھی جس نے ایک طویل عرصہ اس کے ساتھ گزارا، اور اس سے اس کی اولاد بھی ہو چکی تھی۔ پھر اس شخص نے دوسری عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو اس عورت نے اپنے شوہر کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ (وہ اسے طلاق نہ دے) وہ اسی کی زوجیت میں رہے گی اور وہ اس کے لیے باری مقرر نہ کرے۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي التَّزْوِيجِ.

باب: نکاح کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان

١٩٧٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مِنْ أَفْضَلِ الشَّفَاعَةِ أَنْ يُشَفَّعَ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ فِي النِّكَاحِ**)). [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي: ٢٨/ ١٧٥ معاویہ بن یحییٰ الصدفی ضعیف ہے۔]

(۱۹۷۵) ابو رُہم (احزاب بن اسید) رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین سفارش یہ ہے کہ دو افراد (مرد اور عورت) کے درمیان نکاح کی سفارش کی جائے۔''

١٩٧٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَثَرَ أُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ. فَشُجَّ فِي وَجْهِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَمِيطِي عَنْهُ الْأَذَى**)) فَتَقَذَّرْتُهُ. فَجَعَلَ يَمُصُّ عَنْهُ الدَّمَ وَيَمُجُّهُ، عَنْ وَجْهِهِ. ثُمَّ قَالَ: ((**لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَّيْتُهُ وَكَسَوْتُهُ حَتَّى أُنَفِّقَهُ**)).

[مسند احمد: ٦/ ١٣٩؛ مسند ابي يعلىٰ: ٤٥٩٧ شریک القاضی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۱۹۷۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ کے ساتھ ٹھوکر لگنے سے گر پڑے، ان کے چہرے پر زخم آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا زخم (خون) صاف کر دو۔'' میں (کراہت کی وجہ سے) دور رہی تو رسول اللہ ﷺ خود ان کے چہرے سے خون صاف کرنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے زیور اور کپڑے پہناتا، پھر اس کی شادی کر دیتا۔''

بَابُ حُسْنِ مُعَاشَرَةِ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

١٩٧٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

(۱۹۷۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے

يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ. وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي)).

[**صحيح**، ابن حبان: ٤١٨٦۔]

لیے بہتر ہے اور میں اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہوں۔“

١٩٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ**)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۱۹۷۸) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہیں۔“

١٩٧٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَابَقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَسَبَقْتُهُ. [**صحيح**، مسند الحميدي: ٢٦١؛ مسند احمد: ٦/ ٣٩۔]

(۱۹۷۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ میرے ساتھ دوڑے تو میں آپ سے آگے نکل گئی۔

١٩٨٠۔حَدَّثَنَا أَبُوبَدْرٍ، عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، وَهُوَ عَرُوْسٌ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، جِئْنَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ فَأَخْبَرْنَ عَنْهَا. قَالَتْ، فَتَنَكَّرْتُ وَتَنَقَّبْتُ فَذَهَبْتُ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَيْنِي فَعَرَفَنِي. قَالَتْ: فَالْتَفَتَ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ. فَأَدْرَكَنِي فَاحْتَضَنَنِي. فَقَالَ: ((كَيْفَ رَأَيْتِ؟)) قَالَتْ، قُلْتُ: أَرْسِلْ، يَهُودِيَّةٌ وَسْطَ يَهُودِيَّاتٍ.

[**ضعيف**، علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔]

(۱۹۸۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ خیبر کے بعد) ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی سے نکاح کر کے مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو انصاری خواتین نے آکر مجھے ان (کے حسن و جمال) سے متعلق باتیں بتائیں۔ میں بھی اپنی حالت بدل کر اور نقاب پہن کر انہیں دیکھنے گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں تیزی سے واپس چل دی۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی آغوش میں لے لیا، پھر فرمایا: ”تو نے اسے کیسا پایا؟“ میں نے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے! یہودی عورتوں میں سے ایک یہودیہ ہے۔

١٩٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا عَلِمْتُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَيَّ زَيْنَبُ بِغَيْرِ إِذْنٍ، وَهِيَ

(۱۹۸۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میری لاعلمی میں ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اجازت لیے بغیر ہی میرے گھر آگئیں، وہ غصے میں تھیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ کے سامنے

غَضْبَى. ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَسْبُكَ إِذَا قَلَبَتْ لَكَ بُنَيَّةُ أَبِي بَكْرٍ ذُرَيْعَتَيْهَا. ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ. فَأَعْرَضْتُ عَنْهَا. حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ: ((**دُوْنَكِ فَانْتَصِرِي**)) فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا، حَتَّى رَأَيْتُهَا وَقَدْ يَبِسَ رِيقُهَا فِي فِيْهَا، مَا تَرُدُّ عَلَيَّ شَيْئًا. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ.

[**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٩٣؛ الادب المفرد للبخاري: ٥٥٨-]

اپنے ننھے بازوؤں کو حرکت دیتی ہے تو کیا آپ کو یہی کافی ہو جاتے ہیں؟ پھر وہ (غصے سے) میری طرف متوجہ ہوئیں تو میں نے ان سے اعراض کیا (تاکہ آپ ناراض نہ ہوں) حتی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی اپنا بدلہ لے لو۔'' پھر میں ان کی طرف متوجہ ہوئی حتی کہ میں نے دیکھا کہ (بولنے کی وجہ سے) ان کا لعاب خشک ہو گیا اور میری باتوں کا وہ کوئی جواب نہیں دے پا رہی تھیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ کا چہرۂ انور دمک رہا تھا۔

١٩٨٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقَاضِي. قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَكَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبَاتِي يُلَاعِبْنَنِي. [صحيح بخاري: ٦١٣٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٠ (٦٢٨٧)؛ سنن ابي داود: ٤٩٣١-]

(۱۹۸۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں گڑیوں (کھلونوں) کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (آپ کی زوجیت میں) آ چکی تھی۔ آپ میری سہیلیوں کو میرے پاس بھیج دیتے جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

بَابُ ضَرْبِ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کو مارنا

١٩٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ. ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ. فَوَعَظَهُمْ فِيْهِنَّ. ثُمَّ قَالَ: ((**إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْأَمَةِ؟ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ**)). [صحيح بخاري: ٤٩٤٢؛ صحيح مسلم: ٢٨٥٥ (٧١٩١)؛ سنن الترمذي: ٣٣٤٣-]

(۱۹۸۳) عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا، پھر آپ نے عورتوں کا تذکرہ کیا تو ان کے بارے میں وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی کب تک اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مارتا رہے گا؟ شاید دن کے آخری حصے میں وہ اس کے ساتھ لیٹے۔''

١٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَادِمًا لَهُ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا. [صحيح مسلم: ٢٣٢٨ (٦٠٥٠، ٦٠٥١)؛ سنن ابي داود: ٤٧٨٦-]

(۱۹۸۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم (غلام، لونڈی) کو کبھی نہیں مارا اور نہ بیوی ہی کو مارا ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو نہیں مارا۔

١٩٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَضْرِبُنَّ إِمَاءَ اللَّهِ)) فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ. فَأْمُرْ بِضَرْبِهِنَّ. فَضُرِبْنَ. فَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ طَائِفُ نِسَاءٍ كَثِيرٍ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: **((لَقَدْ طَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً. كُلُّ امْرَأَةٍ تَشْتَكِي زَوْجَهَا. فَلَا تَجِدُونَ أُولَئِكَ خِيَارَكُمْ)).**

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢١٤٦؛ سنن الدارمي: ٢٢٢٥؛ ابن حبان: ٤١٨٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٨، ١٨٩-]

(۱۹۸۵) ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ کی بندیوں کو ہرگز نہ مارو۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عورتیں اب اپنے شوہروں کے سامنے جری ہوگئی ہیں۔ آپ انہیں سزا دینے کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے (بوقت ضرورت) انہیں مارنے کی اجازت دے دی، پھر (جو عورتیں پٹائی کی حق دار تھیں) انہیں خوب مار پڑی۔ پھر بے شمار عورتوں نے آلِ محمد ﷺ (ازواج مطہرات) کے ہاں (شکایات کے لیے) چکر لگائے۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج رات آل محمد (ﷺ) کے ہاں ستر عورتیں آئیں۔ ہر عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی۔ (آگاہ رہو!) تم ان (مارنے والوں) کو بہتر لوگ نہیں پاؤ گے۔“

١٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ الطَّحَّانُ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [الْمُسْلِيِّ]، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: ضِفْتُ عُمَرَ لَيْلَةً. فَلَمَّا كَانَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى امْرَأَتِهِ يَضْرِبُهَا. فَحَجَزْتُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ لِي: يَا أَشْعَثُ احْفَظْ عَنِّي شَيْئًا سَمِعْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَ يَضْرِبُ امْرَأَتَهُ. وَلَا تَنَمْ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ))** وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ.

[سنن ابي داود: ٢١٤٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٥ یہ حدیث حسن ہے۔]

(۱۹۸۶) اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات عمر رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا۔ جب آدھی رات ہوئی تو وہ اپنی اہلیہ کو مارنے لگے۔ میں ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ جب وہ اپنے بستر پر آئے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے اشعث! میری بات یاد رکھو، میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”آدمی سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا اور وتر پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔“ تیسری بات مجھے بھول گئی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث محمد بن خالد بن خداش رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

بَابُ الْوَاصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ.

باب: مصنوعی بال لگانے اور بدن گودنے (کی ممانعت) کا بیان

١٩٨٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

[صحيح بخاري: ٥٩٤٧؛ صحيح مسلم: ٢١٢٤ (٥٥٧١)؛ سنن ابي داود: ٤١٦٨؛ سنن الترمذي: ٢٧٨٣؛ سنن النسائي: ٥٠٩٨.]

(۱۹۸۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مصنوعی) بال لگانے والی اور لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

١٩٨٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَتِي عُرَيِّسٌ. وَقَدْ أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ. فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا. فَأَصِلُ لَهَا فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ))**. [صحيح بخاري: ٥٩٣٦، ٥٩٤١؛ صحيح مسلم: ٢١٢٢ (٥٥٦٥)؛ سنن النسائي: ٥٠٩٧.]

(۱۹۸۸) اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: (عنقریب) میری بیٹی دلہن (بننے والی) ہے، اسے چیچک نکل آئی ہے اور اس کے (سر کے) بال جھڑ گئے ہیں تو کیا میں اس کے بالوں میں مصنوعی بال ملا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔"

١٩٨٩- حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللَّهِ. فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ. فَجَاءَتْ إِلَيْهِ. فَقَالَتْ: بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. قَالَ: وَمَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَتْ: إِنِّي لَأَقْرَأُ مَا بَيْنَ لَوْحَيْهِ فَمَا وَجَدْتُهُ. قَالَ: إِنْ كُنْتِ قَرَأْتِهِ فَقَدْ وَجَدْتِهِ. أَمَا قَرَأْتِ: ﴿**وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا**﴾(٥٩/

(۱۹۸۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جسم گودنے والیوں پر، گدوانے والیوں پر، بال نوچنے والیوں پر، خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر اور اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ قبیلہ بنو اسد کی ایک خاتون جنہیں ام یعقوب کہا جاتا تھا۔ انہوں نے یہ حدیث سنی تو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئیں اور کہا: مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ بات کہی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہو، اس پر میں کیوں نہ لعنت کروں؟ جبکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی موجود ہے؟ اس نے کہا: میں تو سارا قرآن پڑھ چکی ہوں، مجھے اس میں (یہ مسئلہ) نہیں ملا۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم نے (غور وفکر سے) قرآن مجید کو پڑھا ہوتا تو

الحشر:٧) قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْهُ. قَالَتْ: فَإِنِّي لَأَظُنُّ أَهْلَكَ يَفْعَلُونَ. قَالَ: اذْهَبِي فَانْظُرِي. فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا. قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولِينَ مَا جَامَعْتُنَا. [صحيح بخاري: ٥٩٤٨؛ صحيح مسلم: ٢١٢٥ (٥٥٧٣)؛ سنن ابي داود: ٤١٦٩؛ سنن الترمذي: ٢٧٨٢؛ سنن النسائي: ٥٢٥٤-]

تمہیں (یہ مسئلہ) اس میں مل جاتا۔ کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ ''رسول جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے باز رہو۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا: پھر بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے منع فرمایا ہے۔ وہ کہنے لگی میرا خیال ہے کہ آپ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کے گھر والے بھی یہ کام کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: جا کر دیکھو! وہ گئی اور اس نے دیکھا تو اسے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس نے کہا: میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اسی طرح ہوتا جس طرح آپ کہتی ہیں تو وہ (اہلیہ) ہمارے ساتھ نہ رہ سکتی۔

بَابُ مَتَى يُسْتَحَبُّ الْبِنَاءُ بِالنِّسَاءِ.

باب: کن دنوں میں شادی کرنا مستحب ہے؟

١٩٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي شَوَّالٍ. وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ. فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَ هَا فِي شَوَّالٍ. [صحيح مسلم: ١٤٢٣ (٣٤٨٣)؛ سنن الترمذي: ١٠٩٣؛ سنن النسائي: ٣٢٣٨-]

(۱۹۹۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ماہ شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں (رخصتی کے بعد) آپ حجلۂ عروسی میں داخل ہوئے۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات میں کون مجھ سے زیادہ نبی ﷺ سے قربت رکھتی تھی؟ (عروہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی لڑکیوں کا نکاح (ور خصتی) ماہ شوال میں کرنا پسند کرتی تھیں۔

١٩٩١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فِي شَوَّالٍ. وَجَمَعَهَا إِلَيْهِ فِي شَوَّالٍ. [**مرسل**، المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ٢٩٤، ٢٩٥ يه

(۱۹۹۱) عبدالملک بن حارث بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ماہ شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں (رخصتی کے بعد) ان سے خلوت اختیار کی۔

روایت محمد بن اسحاق کی تدلیس (عن) کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔]

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا.

باب: آدمی اپنی بیوی سے (مہر کی) کوئی چیز دینے سے پہلے خلوت اختیار کرے

۱۹۹۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ ظَنَّهُ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تُدْخِلَ عَلَى رَجُلٍ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا.

[**ضعيف**، سنن ابي داود؛ ۲۱۲۸ شریک القاضی مدلس ہیں اور خیثمہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔]

(۱۹۹۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ خاوند کے پاس اس کی بیوی کو بھیج دیں، حالانکہ اس نے ابھی (مہر میں سے) کچھ بھی نہیں دیا تھا۔

بَابُ مَا يَكُونُ فِيهِ الْيُمْنُ وَالشُّؤْمُ.

باب: کن چیزوں میں برکت اور کن میں نحوست ہوتی ہے؟

۱۹۹۳ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكَلْبِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ [عَمِّهِ] مِخْمَرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**لَا شُؤْمَ. وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ**)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ۲۰/۳۳۶، ۳۳۷۔]

(۱۹۹۳) مخمر بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”نحوست کوئی چیز نہیں اور برکت کبھی تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت میں، گھوڑے میں اور گھر میں۔“

۱۹۹٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنْ كَانَ، فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ**)). يَعْنِي الشُّؤْمَ. [صحيح بخاري: ۵۰۹۵؛ صحيح مسلم: ۲۲۲٦ (۵۸۱۰)]

(۱۹۹٤) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحوست سے متعلق فرمایا: ”(وہ کچھ نہیں) اگر ہو تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔“

۱۹۹۵ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ

(۱۹۹۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ**)).

میں، عورت میں اور گھر میں۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ، زَيْنَبَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَعُدُّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ. وَتَزِيدُ مَعَهُنَّ، السَّيْفَ.

یہ روایت دوسری سند سے بھی مذکور ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان تین چیزوں کا ذکر کرنے کے ساتھ تلوار کا اضافہ بھی بیان کرتی تھیں۔

[صحيح بخاري: ٥٧٥٣؛ صحيح مسلم: ٢٢٢٥ (٥٨٠٦)؛ سنن النسائي: ٣٥٩٨۔]

بَابُ الْغَيْرَةِ.

باب: غیرت کا بیان

١٩٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَيْبَانَ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَهْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ. وَمِنْهَا مَا يَكْرَهُ اللّٰهُ. فَأَمَّا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ. وَأَمَّا مَا يَكْرَهُ، فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ**)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(١٩٩٦) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غیرت میں سے ایک (قسم) اللہ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند ہے۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ تہمت کے موقع پر ہے اور جو ناپسند ہے وہ بغیر تہمت وتردد کے غیرت میں آنا ہے۔''

١٩٩٧۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ قَطُّ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ. مِمَّا رَأَيْتُ مِنْ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا. وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

يَعْنِي مِنْ ذَهَبٍ. قَالَهُ ابْنُ مَاجَةَ. [صحيح بخاري: ٣٨١٦، ٣٨١٧؛ صحيح مسلم: ٢٤٣٥ (٦٢٧٧)؛ سنن الترمذي: ٢٠١٧۔]

(١٩٩٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھے کسی عورت پر اس قدر (رشک) غیرت نہیں آئی جس قدر ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی، کیونکہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں بہت زیادہ یاد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا تھا کہ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے تیار کردہ محل کی بشارت دیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ موتی سونے کے ہوں گے۔

١٩٩٨۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: ((**إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا**

(١٩٩٨) مسور بن مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے: ''بلاشبہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دیں۔ میں انہیں اس کی اجازت نہیں دیتا، نہیں دیتا، نہیں دیتا، اِلّا یہ کہ علی بن ابی طالب

آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. إِلَّا أَنْ يُرِيدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ. فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)). [صحيح بخاري: ٥٢٣٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٩ (٦٣٠٧)؛ سنن ابي داود: ٢٠٧١؛ سنن الترمذي: ٣٨٦٧۔]

چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ فاطمہ میرے جگر کا گوشہ ہے۔ جس بات سے اسے پریشانی ہوتی ہے، مجھے بھی اس سے پریشانی ہوتی ہے اور جس بات سے اسے تکلیف پہنچتی ہے، مجھے بھی اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔"

١٩٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ. وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ. قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ. فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ. فَإِنِّي قَدْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي. وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي. وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَفْتِنُوهَا. وَإِنَّهَا، وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)).
قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيٌّ، عَنِ الْخِطْبَةِ. [صحيح بخاري: ٣٧٢٩؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٩ (٦٣٠٩)؛ سنن ابي داود: ٣٠٦٩، ٢٠٧٠۔]

(١٩٩٩) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغامِ نکاح بھیجا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ان کی زوجیت میں آ چکی تھیں۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے حق میں غصہ نہیں آتا۔ (دیکھیں!) علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، میں نے سنا کہ آپ نے تشہد (خطبہ) پڑھا، پھر فرمایا: "اما بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع (رضی اللہ عنہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا۔ انہوں نے میرے ساتھ جو بات کی سچی (اور پوری) کی۔ فاطمہ بنت محمد (ﷺ) میری لختِ جگر ہے۔ مجھے یہ بات گوارا نہیں کہ تم لوگ اسے آزمائش میں ڈالو۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک آدمی کی زوجیت میں اکٹھی نہیں ہوں گی۔" مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر علی رضی اللہ عنہ اس رشتے سے دست بردار ہو گئے۔

بَابُ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ.

باب: اس عورت کا تذکرہ جس نے اپنے آپ کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تھا

٢٠٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ؟ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ

(٢٠٠٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ کہا کرتی تھیں کیا عورت کو اس بات سے جھجک محسوس نہیں ہوتی کہ وہ خود کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کرتی ہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ

مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ (٣٣/ الأحزاب:٥١) قَالَتْ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

[صحيح بخاري: ٥١١٣؛ صحيح مسلم: ١٤٦٤ (٣٦٣٢)؛ سنن النسائي: ٣٢٠١-]

وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ ''آپ ان (بیویوں) میں سے جسے چاہیں اپنے سے الگ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے ساتھ رکھیں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) آپ کا رب آپ کی دلی مراد فوراً پوری کر دیتا ہے۔

٢٠٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ. فَقَالَ أَنَسٌ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِيَّ حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا. فَقَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ. رَغِبَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ. [صحيح بخاري: ٥١٢٠؛ سنن النسائي: ٣٢٥١-]

(٢٠٠١) ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان کی بیٹی بھی ان کے ساتھ تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک خاتون نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو مجھ میں رغبت ہے؟'' یہ سن کر انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے کہا: وہ کیسی بے حیا تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تجھ سے بہتر تھی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اپنے آپ کو نبی ﷺ (کی زوجیت) کے لیے پیش کیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلُ يَشُكُّ فِي وَلَدِهِ.

باب: اگر آدمی کو اپنی اولاد کے بارے میں شک ہو تو؟

٢٠٠٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَمَا أَلْوَانُهَا؟)) [قَالَ حُمْرٌ]. قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟)) قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: ((فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ؟)) قَالَ: عَسَى عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: ((وَهَذَا، لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ)).

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ، [صحيح بخاري: ٥٠٣٥؛ صحيح مسلم: ١٥٠٠ (٣٧٦٦)؛ سنن ابي داود: ٢٢٦٠؛ سنن النسائي: ٣٥٠٨-]

(٢٠٠٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری اہلیہ نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے (جبکہ میری رنگت سفید ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کس رنگ کے ہیں؟'' اس نے عرض کیا: وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی چتکبرہ (خاکی) بھی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، ان میں خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کہاں سے آ گئے؟'' اس نے کہا: شاید (اس کی نسل میں سے کوئی اس رنگ کا ہو اور) کسی رگ نے زور پکڑا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''شاید تمہارے آباء واجداد میں سے کوئی اس رنگ کا ہو اور) کسی رگ نے زور پکڑا ہو۔''

یہ بیان کردہ الفاظ (محمد) ابن صباح کے ہیں۔

٢٠٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا [عُبَادَةُ] بْنُ كُلَيْبٍ اللَّيْثِيُّ، أَبُوْ غَسَّانَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ عَلَى فِرَاشِيْ غُلَامًا أَسْوَدَ. وَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ، لَمْ يَكُنْ فِيْنَا أَسْوَدُ قَطُّ. فَقَالَ: **((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟))** قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: **((فَمَا أَلْوَانُهَا؟))** قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: **((هَلْ فِيهَا أَسْوَدُ؟))** قَالَ: لَا. قَالَ: **((فِيهَا أَوْرَقُ؟))** قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: **((فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ؟))** قَالَ: عَسَى أَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ. قَالَ: **((فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ))**. [**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث سابق:۲۰۰۲۔]

(۲۰۰۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری اہلیہ نے میرے بستر پر، یعنی میرے نکاح میں ہوتے ہوئے ایک سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے، جبکہ ہمارے خاندان میں کبھی کوئی سیاہ فام نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کس رنگ کے ہیں؟'' اس نے کہا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی سیاہ رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی چتکبرہ (خاکی) ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کہاں سے آیا؟'' اس نے کہا: شاید (اس کی نسل میں سے کوئی اس رنگ کا ہو اور کسی رگ نے زور پکڑا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''پھر شاید (تمہارے آباء واجداد میں سے بھی کوئی اس رنگ کا ہو اور) تمہارے اس بیٹے پر اس کا رنگ غالب آ گیا ہو۔''

بَابٌ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

باب: بچہ خاوند کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں

٢٠٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ ابْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدًا اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ أَوْصَانِيْ أَخِيْ، إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ، أَنْ أَنْظُرَ إِلَى ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِيْ وَابْنُ أَمَةِ أَبِيْ. وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيْ. فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ شَبَهَهُ بِعُتْبَةَ. فَقَالَ: **((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ. اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَاحْتَجِبِيْ عَنْهُ يَا سَوْدَةُ))**. [صحيح بخاري: ٢٤٢١؛ صحيح مسلم: ١٤٥٧ (٣٦١٤)؛ سنن ابي داود: ٢٢٧٣؛

(۲۰۰۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما زمعہ کی لونڈی کے ایک بیٹے کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ مکرمہ جاؤں تو میں زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو تلاش کر کے اپنی کفالت میں لے لوں۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے میرا بھائی ہے۔ نیز وہ میرے باپ کے بستر پر یعنی اس کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے دیکھا تو وہ عتبہ سے مشابہت رکھتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! وہ تمہارا

سنن النسائي: ٣٥١٤۔]

بھائی ہے۔ (تم اسے اپنی کفالت میں رکھو) بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر یعنی جس کے گھر میں پیدا ہو۔ اے سودہ! تم اس سے پردہ کیا کرو۔"

٢٠٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ.

[**صحيح**، مسند الحميدي: ٢٤؛ مسند احمد: ١/ ٢٥؛ مسند ابي يعلى: ١٩٩۔]

(٢٠٠٥) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ بچہ بستر والے کے لیے ہے یعنی جس کے گھر میں پیدا ہوا۔

٢٠٠٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ**)). [صحيح مسلم: ١٤٥٨ (٣٦١٦)؛ سنن الترمذي: ١١٥٧؛ سنن النسائي: ٣٥١٢۔]

(٢٠٠٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بچہ بستر والے (خاوند) کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔"

٢٠٠٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ**)).

[**صحيح بما قبله**، مسند احمد: ٥/ ٢٦٧۔]

(٢٠٠٧) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔"

بَابُ الزَّوْجَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْآخَرِ.

باب: اگر میاں بیوی میں سے کوئی دوسرے سے پہلے اسلام قبول کر لے تو؟

٢٠٠٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَتْ. فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ. قَالَ، فَجَاءَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَسْلَمْتُ مَعَهَا، وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِيْ. قَالَ، فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ، وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود:

(٢٠٠٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا، پھر اس سے ایک آدمی نے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد اس کا پہلا شوہر آ گیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی اس کے ساتھ ہی مسلمان ہوا تھا۔ اور اسے میرے اسلام قبول کر لینے کا علم تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوسرے شوہر سے جدا کر کے پہلے شوہر کے حوالے کر دیا۔

٢٢٣٨، ٢٢٣٩؛ سنن الترمذي: ١١٤٤ سماک عن عکرمہ سلسلہ ضعیف ہے۔]

٢٠٠٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، بَعْدَ سَنَتَيْنِ، بِنِكَاحِهَا الْأَوَّلِ.
[سنن ابي داود: ٢٢٤٠؛ سنن الترمذي: ١١٤٣، یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ داود بن حصین عن عکرمہ ضعیف ہے۔]

(۲۰۰۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دو سال کے بعد ان کے شوہر ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس سابقہ نکاح کی بنیاد پر بھیج دیا تھا۔

٢٠١٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١١٤٢؛ مسند احمد: ٢/ ٢٠٧ حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔]

(۲۰۱۰) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس نئے نکاح کے بعد بھیجا۔

بَابُ الْغِيْلِ.

باب: دودھ پلانے والی عورت سے (اس مدت میں) مجامعت کرنے کا بیان

٢٠١١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيَالِ. فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يُغِيْلُوْنَ فَلَا يَقْتُلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ**)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ، وَسُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ: ((**هُوَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ**)). [صحيح مسلم: ١٤٤٢ (٣٥٦٤)؛ سنن ابي داود: ٣٨٨٢؛ سنن الترمذي: ٢٠٧٦؛ سنن النسائي: ٣٣٢٨۔]

(۲۰۱۱) جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”میں نے دودھ پلانے کی مدت میں مجامعت سے منع کرنے کا ارادہ کیا، جب میں نے دیکھا کہ اہلِ فارس اور اہلِ روم ایسا کرتے ہیں اور ان کے بچے نہیں مرتے، یعنی انہیں ضرر نہیں پہنچتا۔“ آپ سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: ”یہ زندہ درگور کرنے کی ایک مخفی صورت ہے۔“

٢٠١٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُهَاجِرَ ابْنَ أَبِي مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ. وَكَانَتْ مَوْلَاتَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الْغَيْلَ لَيُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ حَتَّى يَصْرَعَهُ)). [سنن ابي داود: ٣٨٨١، مہاجر بن ابی مسلم مجہول ہے،لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۰۱۲) اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تم اپنی اولادوں کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اغیلہ تو گھوڑے پر بیٹھے ہوئے سوار پر بھی اثر انداز ہو کر اسے گرا دیتا ہے۔''

بَابٌ: فِي الْمَرْأَةِ تُؤْذِي زَوْجَهَا.

باب: جو عورت اپنے خاوند کو ایذاء پہنچائے، اس کا بیان

٢٠١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيَّانِ لَهَا. قَدْ حَمَلَتْ أَحَدَهُمَا وَهِيَ تَقُودُ الْآخَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَامِلَاتٌ، وَالِدَاتٌ، رَحِيمَاتٌ. لَوْلَا مَا يَأْتِينَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ، دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ)).

[**ضعيف**، مسند احمد: ٥/ ٢٥٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٣، ١٧٤ انقطاع ہے، کیونکہ سالم کا سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔]

(۲۰۱۳) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ اس نے ایک کو اٹھایا ہوا تھا اور ایک کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(عورتیں حمل کی صورت میں بچے) اٹھانے والیں، جننے والیں اور شفقت کرنے والی ہوتی ہیں۔ اگر اپنے خاوندوں سے بدسلوکی نہ کریں تو ان میں سے جو نماز کی پابند ہیں، جنت میں جائیں گی۔''

٢٠١٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ. قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ أَوْشَكَ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١١٧٤؛ مسند احمد: ٥/ ٢٤٢۔]

(۲۰۱۴) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کو ایذا پہنچاتی ہے تو حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے تباہ کرے، تو اسے تنگ نہ کر، کیونکہ یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔''

بَابٌ: لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

باب: کسی حرام کام کی وجہ سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی

٢٠١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٦٢٨/٣؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٦٨/٧

اسحاق بن محمد الفروی ضعیف ہے۔]

(۲۰۱۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی حرام کام کے ارتکاب سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ

طلاق سے متعلق احکام ومسائل

[بَابُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ.]

۲۰۱٦۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَمَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ۲۲۸۳؛ سنن النسائي: ۳۵۹۰۔]

باب: سوید بن سعید سے مروی حدیث

(۲۰۱٦) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، پھر ان سے رجوع کرلیا۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَلْعَبُونَ بِحُدُودِ اللّٰهِ. يَقُولُ أَحَدُهُمْ: قَدْ طَلَّقْتُكِ. قَدْ رَاجَعْتُكِ. قَدْ طَلَّقْتُكِ**)). [**ضعيف**، ابن حبان: ٤٢٦٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۷/ ۳۲۲ ابو اسحاق اور سفیان ثوری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۲۰۱۷) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدود، یعنی اس کے مقرر کردہ احکام وقوانین سے کھیلتے ہیں۔ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہتا پھرتا ہے: میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھ سے رجوع کیا، میں نے تجھے طلاق دی۔''

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ**)). [یہ حدیث شواہد ومتابعت کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے: سنن

(۲۰۱۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حلال کاموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق ہے۔''

ابي داود: ٢١٧٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣٢٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٦۔]

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ.

باب: طلاق دینے کا مسنون طریقہ

٢٠١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ. ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا. وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا. فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ**)). [صحيح مسلم: ١٤٧١ (٣٦٥٤)؛ سنن ابي داود: ٢١٧٩؛ سنن النسائي: ٣٤١٨۔]

(۲۰۱۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، جبکہ وہ ایام حیض میں تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اسے ایام حیض آئیں، پھر وہ پاک ہو جائے تو (اب) اگر وہ طلاق دینا چاہے تو اس طہر میں مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے اور اگر چاہے تو اسے اپنی زوجیت میں رکھے، یہی وہ عدت کا طریقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔''

٢٠٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ. [سنن النسائي: ٣٤٢٤، یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۰۲۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسنون طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ عورت کو حالتِ طہر میں اور بغیر جماع کیے طلاق دی جائے۔

٢٠٢١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ، فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ: يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً. فَإِذَا طَهُرَتِ الثَّالِثَةَ طَلَّقَهَا. وَعَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضَةٌ. [یہ بھی ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۲۰۔]

(۲۰۲۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ طلاق میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر طہر میں عورت کو ایک طلاق دی جائے، جب تیسری بار پاک ہو تو اسے (آخری) طلاق دے، پھر عدت ایک حیض ہوگی۔

٢٠٢٢۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، أَبِي غَلَّابٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. فَقَالَ: تَعْرِفُ عَبْدَ

(۲۰۲۲) ابوغلاب یونس بن جبیر باہلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے۔ انہوں نے فرمایا: کیا آپ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو جانتے ہیں؟ اس نے اپنی بیوی کو

اللَّهِ بْنَ عُمَرَ؟ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا. قُلْتُ: أَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟. [صحيح بخاري: ٥٣٣٣؛ صحيح مسلم: ١٤٧١ (٣٦٦١)؛ سنن ابي داود: ٢١٨٣، ٢١٨٤؛ سنن الترمذي: ١١٧٥؛ سنن النسائي: ٣٤٢٨۔]

طلاق دی، جبکہ وہ حالت حیض میں تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا۔

ابوغلاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے عرض کیا: آیا (ایام حیض میں دی گئی) یہ طلاق شمار ہوگی؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا خیال ہے، اگر وہ عاجز ہو یا حماقت کا مظاہرہ کرے۔

بَابُ الْحَامِلِ كَيْفَ تُطَلَّقُ.

باب: حاملہ عورت کو کیسے طلاق دی جاسکتی ہے؟

٢٠٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ)). [صحيح مسلم: ١٤٧١ (٣٦٥٩)؛ سنن الترمذي: ١١٧٦، ٣٣٩٧۔]

(٢٠٢٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرلے۔ پھر جب وہ پاک ہو یا حاملہ ہو تب طلاق دے۔''

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ.

باب: ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی جائیں تو وہ واقع ہوتی ہیں یا نہیں؟

٢٠٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: حَدِّثِينِي عَنْ طَلَاقِكِ. قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا، وَهُوَ خَارِجٌ إِلَى الْيَمَنِ. فَأَجَازَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [یہ روایت اسحاق بن ابی فروہ متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(٢٠٢٤) عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ مجھے اپنی طلاق کے متعلق بتائیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دیں اور وہ یمن گئے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نافذ کردیا۔

بَابُ الرَّجْعَةِ.

باب: رجوع کرنے کا بیان

٢٠٢٥۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا

(٢٠٢٥) مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ

جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ سُئِلَ، عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقَعُ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَلَا عَلَى رَجْعَتِهَا. فَقَالَ عِمْرَانُ: طَلَّقْتَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ، وَرَاجَعْتَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ، أَشْهِدْ عَلَى طَلَاقِهَا وَ[عَلَى] رَجْعَتِهَا.

[صحيح، سنن ابي داود: ٢١٨٦۔]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اگر آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے، پھر اس سے رجوع کر کے مباشرت کر لے مگر وہ طلاق دینے اور رجوع کرنے پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے خلافِ سنت طلاق دی اور خلافِ سنت رجوع کیا۔ طلاق دیتے وقت اور رجوع کرتے وقت گواہ بنا لیا کرو۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ إِذَا وَضَعَتْ ذَا بَطْنِهَا بَانَتْ.

باب: جب حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو بچہ جنتے ہی اس کی عدت مکمل ہو جائے گی

٢٠٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ. فَقَالَتْ لَهُ، وَهِيَ حَامِلٌ: طَيِّبْ نَفْسِي بِتَطْلِيقَةٍ. فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَرَجَعَ وَقَدْ وَضَعَتْ. فَقَالَ: مَا لَهَا؟ خَدَعَتْنِي، خَدَعَهَا اللَّهُ. ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((سَبَقَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ. اخْطُبْهَا إِلَى نَفْسِهَا)). [یہ روایت ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٠٢٦) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا ان کی زوجیت میں تھیں ام کلثوم نے ان سے کہا: آپ مجھے ایک طلاق دے کر خوش کر دیں اور وہ حاملہ بھی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے انہیں ایک طلاق دے دی۔ بعدازاں وہ نماز کے لیے چلے گئے۔ واپس آئے تو ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہو چکی تھی۔ انہوں نے کہا: اس نے یہ کیا کر دیا؟ اس نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس دھوکے کی سزا دے۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور اس کا تذکرہ کیا) آپ نے فرمایا: ''اللہ کے قانون کے مطابق مقرر وقت گزر چکا۔ اسے (اب دوبارہ) پیغام نکاح دے دو۔''

بَابُ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ.

باب: جس حاملہ عورت کا خاوند وفات پا جائے، وضعِ حمل کے بعد اسے نکاح کرنے کی اجازت ہے

٢٠٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

(٢٠٢٧) ابوسنابل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات سے بیس سے کچھ اوپر دن کے بعد بچے کو جنم دیا۔ انہوں نے بعد از نفاس نکاح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس بات کو ان کے لیے معیوب گردانا گیا۔ اور

بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً. فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَشَوَّفَتْ. فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا. وَذُكِرَ أَمْرُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ مَضَى أَجَلُهَا)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١١٩٣؛ سنن النسائي: ٣٥٣٨۔]

ان کی اس بات کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی عدت پوری ہو چکی ہے۔ اگر وہ (نکاح کرنا چاہے تو) کر لے۔''

٢٠٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَعَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُمَا كَتَبَا إِلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْأَلَانِهَا عَنْ أَمْرِهَا. فَكَتَبَتْ إِلَيْهِمَا: إِنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ. فَتَهَيَّأَتْ تَطْلُبُ الْخَيْرَ. فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ. فَقَالَ: قَدْ أَسْرَعْتِ. اعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: ((وَفِيمَ ذَاكَ)) فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: ((إِنْ وَجَدْتِ زَوْجًا صَالِحًا فَتَزَوَّجِي)).

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٢٩٣۔]

(٢٠٢٨) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مسروق اور عمرو بن عتبہ رحمہما اللہ نے سُبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے نام ایک مکتوب لکھ کر ان سے ان کا واقعہ دریافت کیا۔ تو سُبیعہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں لکھا کہ ان کے ہاں ان کے شوہر کی وفات سے پچیس دن بعد بچے کی ولادت ہو گئی تھی۔ انہوں نے نکاح کی تیاری شروع کر دی۔ ابوسنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے کہا: آپ بہت جلدی کر رہی ہیں۔ آپ زیادہ مدت یعنی چار ماہ دس دن والی عدت گزاریں۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے حق میں دعائے مغفرت کر دیں آپ نے فرمایا: ''کیوں کیا ہوا؟'' میں نے ساری بات آپ کے گوش گزار کر دی تو آپ نے فرمایا: ''اگر تمہیں کوئی صالح (نیک اطوار) شوہر مل جائے تو نکاح کر لو۔''

٢٠٢٩۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ، إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا.

[صحيح بخاري: ٥٣٢٠؛ صحيح مسلم: ١٤٨٥ (٣٧٢٣)؛ سنن الترمذي: ١١٩٤۔]

(٢٠٢٩) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سُبیعہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ وہ بعد از نفاس نکاح کر لیں۔

٢٠٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: وَاللَّهِ لَمَنْ شَاءَ لَاعَنَّاهُ. لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(٢٠٣٠) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو آدمی چاہے، ہم اس کے ساتھ مباہلہ کر سکتے ہیں کہ عورتوں کے مسائل کے بارے میں چھوٹی سورت (سورۃ الطلاق) چار ماہ دس دن والے حکم کے بعد نازل ہوئی تھی۔

[سنن ابي داود: ٢٣٠٧، یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابٌ: أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

٢٠٣١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُخْتَهُ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ، قَالَتْ: خَرَجَ زَوْجِي فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ. فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ. فَقَتَلُوهُ. فَجَاءَ نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ. شَاسِعَةٍ عَنْ دَارِ أَهْلِي. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَاءَ نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ شَاسِعَةٍ، عَنْ دَارِ أَهْلِي وَدَارِ إِخْوَتِي. وَلَمْ يَدَعْ مَالًا يُنْفِقُ عَلَيَّ، وَلَا مَالًا وَرِثْتُهُ. وَلَا دَارًا يَمْلِكُهَا. فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْذَنَ لِي فَأَلْحَقَ بِدَارِ أَهْلِي وَدَارِ إِخْوَتِي فَإِنَّهُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَأَجْمَعُ لِي فِي بَعْضِ أَمْرِي. قَالَ: ((**فَافْعَلِي إِنْ شِئْتِ**)) قَالَتْ، فَخَرَجْتُ قَرِيرَةً عَيْنِي لِمَا قَضَى اللَّهُ لِي عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ فِي بَعْضِ الْحُجْرَةِ دَعَانِي فَقَالَ: ((**كَيْفَ زَعَمْتِ؟**)) قَالَتْ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: ((**امْكُثِي فِي بَيْتِكِ الَّذِي جَاءَ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ**)) قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٣٠٠؛ سنن الترمذي: ١٢٠٤؛ سنن النسائي: ٣٥٥٩؛ ابن حبان: ٤٢٩٢؛ المستدرك للحاكم: ٢٠٨/٢۔]

باب: بیوہ عورت اپنی عدت کہاں گزارے؟

(٢٠٣١) زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فُریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے کہا: میرے شوہر اپنے بعض (بھگوڑے) غلاموں کی تلاش میں نکلے۔ انہوں نے قدوم کی سرزمین میں انہیں جالیا۔ ان غلاموں نے میرے شوہر کو قتل کر دیا۔ جب مجھے اپنے شوہر کی وفات کی خبر ملی تو میں ان دنوں اپنے خاندان کے محلے سے دور انصار کے ایک گھر میں رہائش پذیر تھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنے شوہر کی وفات کی خبر ملی ہے، جبکہ میں اپنے خاندان اور اپنے بھائیوں کے گھروں سے دور ایک مکان میں رہ رہی ہوں۔ وہ کوئی ایسا مال بھی نہیں چھوڑ گئے کہ اس سے میری گزر بسر ہو سکے اور نہ کوئی مال بطور ورثہ چھوڑا ہے جو مجھے مل جائے، اور وہ کسی گھر کے مالک بھی نہ تھے۔ اگر مناسب ہو تو آپ مجھے اس بات کی اجازت دے دیں کہ میں اپنے بھائیوں اور خاندان (میں سے کسی) کے گھر منتقل ہو جاؤں۔ اگر آپ مجھے اس کی اجازت دیں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور میرے امور بہتر طور پر چل سکیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسا کرنا چاہتی ہو تو کرلو۔'' میں وہاں سے خوش ہو کر نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ ابھی میں مسجد ہی میں تھی یا گھر کے صحن میں تھی کہ آپ نے مجھے بلا لیا اور فرمایا: ''تم نے کیا دریافت کیا تھا؟'' وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنا مسئلہ دوبارہ آپ کے گوش گزار کیا تو آپ نے فرمایا: ''عدت پوری ہونے تک تم اسی گھر میں قیام رکھو جہاں تمہیں تیرے شوہر کی وفات کی خبر ملی

تھی۔'' چنانچہ میں نے چار ماہ دس دن اسی گھر میں گزارے۔

بَابٌ: هَلْ تَخْرُجُ الْمَرْأَةُ فِي عِدَّتِهَا.

باب: کیا عورت دورانِ عدت میں اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟

٢٠٣٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ فَقُلْتُ لَهُ: امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِكَ طُلِّقَتْ. فَمَرَرْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ تَنْتَقِلُ. فَقَالَتْ: أَمَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، وَأَخْبَرَتْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ. فَقَالَ مَرْوَانُ: هِيَ أَمَرَتْهُمْ بِذَلِكَ. قَالَ عُرْوَةُ، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ، وَقَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَسْكَنٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَيْهَا. فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [حسن، سنن ابي داود: ٢٢٩٢ـ]

(۲۰۳۲) عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں مروان کے ہاں گیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے خاندان کی ایک عورت کو طلاق ہوئی ہے۔ میرا اس کے پاس سے گزر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ہمیں حکم دیا۔ اور انہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مکان بدلنے کی اجازت دی تھی۔ مروان نے کہا: واقعی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسا کرنے کو کہا ہے۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسے معیوب سمجھتی تھیں، اور انہوں نے فرمایا: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی رہائش ایک ویران سی جگہ پر تھی۔ (وہاں قیام رکھنے کی صورت میں) انہیں خطرہ تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں (مکان بدلنے) کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

٢٠٣٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَحَوَّلَ.

[صحيح مسلم: ١٤٨٢ (٣٧١٨)؛ سنن النسائي: ٣٥٧٧ـ]

(۲۰۳۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی میرے گھر میں نہ گھس آئے، پھر نبی ﷺ نے انہیں جگہ تبدیل کرنے کی اجازت دے دی۔

٢٠٣٤ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي. فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا. فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ. فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((بَلَى. فَجُدِّي نَخْلَكِ. فَإِنَّكِ عَسَى

(۲۰۳۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری خالہ جان کو طلاق ہوگئی۔ دورانِ عدت میں انہوں نے چاہا کہ وہ (اپنے باغ میں جاکر) کھجوروں کا پھل اتار لیں تو ایک آدمی نے انہیں اس طرف جانے سے منع کر دیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔ تم اپنی کھجوروں کا پھل اتار سکتی ہو۔ امید ہے کہ تم صدقہ کرو گی یا کوئی

أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا)). [صحيح مسلم: ١٤٨٣ (٣٧٢١)؛ سنن ابي داود: ٢٢٩٧؛ سنن النسائي: ٣٥٨٠-]

نیک کام کرو گی۔“

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا هَلْ لَهَا سُكْنَى وَنَفَقَةٌ.

باب: جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں تو (کیا دورانِ عدت) اسے رہائش اور نان ونفقہ ملے گا؟

٢٠٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا. فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً.

[**صحیح**، دیکھیے حدیث:١٨٦٩-]

(٢٠٣٥) فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (دوران عدت میں) رہائش اور نان ونفقہ نہیں دلوایا۔

٢٠٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طَلَّقَنِي زَوْجِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ)).

[صحيح مسلم: ١٤٨٠ (٣٧٠٥)]

(٢٠٣٦) عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے شوہر نے مجھے عہد رسالت میں تین طلاقیں دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے نہ رہائش ہے اور نہ نان ونفقہ۔“

بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ.

باب: طلاق کے وقت عورت کو کچھ دے کر رخصت کرنے کا بیان

٢٠٣٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ الْجَوْنِ تَعَوَّذَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ. فَقَالَ: ((لَقَدْ عُذْتِ بِمُعَاذٍ)) فَطَلَّقَهَا. وَأَمَرَ أُسَامَةَ أَوْ أَنَسًا، فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ رَازِقِيَّةٍ. [**موضوع**، عبید بن قاسم متروک ومتہم بالکذب ہے۔]

(٢٠٣٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب عمرہ بنت جون رضی اللہ عنہا (کی رخصتی ہوئی اور ان) کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس (عظیم ذات) کی پناہ مانگی ہے جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔“ چنانچہ آپ نے اسے طلاق دے دی، اور اسامہ رضی اللہ عنہ یا انس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے تین سفید سوتی کپڑے

دے دیئے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجْحَدُ الطَّلَاقَ.

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا، فَجَاءَتْ عَلَى ذَلِكَ بِشَاهِدٍ، عَدْلٍ، اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا. فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ. وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ. وَجَازَ طَلَاقُهُ**)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٤/ ٦٤؛ الضعيفه: ٢٢١٠ زہیر بن محمد سے شامیوں کی روایت منکر ہوتی ہے، نیز ابن جریج بھی مدلس ہیں۔]

باب: اگر آدمی دعویٰ کردے کہ اس نے طلاق نہیں دی

(۲۰۳۸) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت دعویٰ کرے کہ اسے اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے، پھر وہ اس معاملے پر قابلِ اعتماد گواہ بھی پیش کردے تو اس کے شوہر سے حلف کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ حلف اٹھالے (کہ میں نے طلاق نہیں دی) تو گواہ کی گواہی کالعدم سمجھی جائے گی اور اگر اس نے حلف اٹھانے سے انکار کیا تو اس کا انکار دوسرے گواہ کی مانند قرار پائے گا (اور عورت کے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے) اس کی طلاق نافذ قرار دی جائے گی۔''

بَابُ مَنْ طَلَّقَ أَوْ نَكَحَ أَوْ رَاجَعَ لَاعِبًا.

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ [حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ]: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ**)).

[**حسن**، سنن ابي داود: ٢١٩٤؛ سنن الترمذي: ١١٨٤؛ ابن الجارود: ٧١٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٨۔]

باب: جس نے ہنسی مذاق میں طلاق دی یا نکاح کیا یا پھر رجوع کیا

(۲۰۳۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین باتیں ایسی ہیں کہ سنجیدگی سے (ارادتاً) کی جائیں تو بھی مبنی برحقیقت ہیں اور ہنسی مذاق میں کی جائیں تو بھی حقیقی ہی سمجھی جائیں گی: نکاح، طلاق اور رجوع۔''

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ.

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ

باب: جس نے اپنے دل میں طلاق دی، لیکن زبان سے اقرار نہیں کیا

(۲۰۴۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لوگوں سے وہ سب معاف کردیا

ابْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، جَمِيعًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا. مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ، أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ))**. [صحيح بخاري: ٢٥٢٨؛ صحيح مسلم: ١٢٧ (٣٣١)؛ سنن ابي داود: ٢٢٠٩؛ سنن الترمذي: ١١٨٣؛ سنن النسائي: ٣٤٦٤-]

ہے جو وہ اپنے دلوں سے بات کریں، جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا (زبان سے) کلام نہ کریں۔''

بَابُ طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ وَالصَّغِيرِ وَالنَّائِمِ.

باب: دیوانے، نابالغ اور سوئے ہوئے کی طلاق کا بیان

٢٠٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((رُفِعَ الْقَلَمُ، عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ. وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ، أَوْ يُفِيقَ))**.

(٢٠٤١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: سویا ہوا آدمی، بیدار ہونے تک، کم عمر، بالغ ہونے تک، اور دیوانہ، عقلمند یا صحت یاب ہونے تک۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ، فِي حَدِيثِهِ: **((وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ))**. [سنن ابي داود: ٤٣٩٨؛ سنن النسائي: ٣٤٦٢؛ ابن الجارود: ١٤٨؛ ابن حبان: ١٤٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٩، یہ روایت ابراہیم نخعی اور حماد بن ابی سلیمان کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

ابوبکر نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''ذہنی مریض حتی کہ وہ تندرست ہو جائے۔''

٢٠٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((يُرْفَعُ الْقَلَمُ عَنِ الصَّغِيرِ وَعَنِ الْمَجْنُونِ وَعَنِ النَّائِمِ))**. [یہ روایت قاسم بن یزید مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٠٤٢) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نابالغ سے، پاگل سے اور سوئے ہوئے آدمی سے قلم اٹھالیا جاتا ہے۔''

بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ وَالنَّاسِي.

باب: زبردستی اور بھول سے طلاق دینے کا بیان

٢٠٤٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ))**.

[**صحيح**]

(۲۰۴۳) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت کی خطائیں، بھول چوک اور وہ کام معاف کردیئے ہیں جن پر انہیں مجبور کردیا گیا ہو۔''

٢٠٤٤ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا تُوَسْوِسُ بِهِ صُدُورُهَا. مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ. أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ))**.

[**صحيح**، دیکھئے حدیث: ۲۰۴۰۔]

(۲۰۴۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ سب معاف کردیا ہے جو ان کے دلوں میں وسوسے آتے ہیں جب تک وہ ان پر عمل نہ کریں یا (زبان سے اس کے متعلق) بات نہ کریں، اور جن پر انہیں مجبور کردیا جائے۔''

٢٠٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ، عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ))**.

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣٥٦، ٣٥٧۔]

(۲۰۴۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطائیں، بھول چوک اور وہ کام معاف کردیئے ہیں جن پر انہیں مجبور کردیا گیا ہو۔''

٢٠٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا طَلَاقَ، وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ))**. [سنن ابي داود: ٢١٩٣؛ مسند احمد: ٦/ ٢٧٦؛ مسند ابي يعلى: ٤٤٤٤ یہ روایت محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز محمد بن عبید بن ابی صالح بھی ضعیف ہے۔]

(۲۰۴۶) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبر واکراہ میں نہ طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے۔''

بَابٌ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ.

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ**)).

[**حسن صحيح**، سنن الترمذي: ۱۱۸۱؛ سنن الدارقطني: ٤/ ١٤، ١٥؛ مسند احمد: ٢/ ١٨٥؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٥-]

باب: اس امر کا بیان کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

(۲۰۴۷) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا آدمی مالک نہیں، اسے وہ طلاق نہیں دے سکتا۔''

۲۰۴۸ -حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ. وَلَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ**)). [**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۴۷-]

(۲۰۴۸) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد نہیں کیا جا سکتا۔''

۲۰۴۹ -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ**)).

[**صحيح بما قبله**، دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۴۷، ۲۰۴۸-]

(۲۰۴۹) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نکاح کرنے سے پہلے طلاق نہیں دی جا سکتی۔''

بَابُ مَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ [مِنَ الْكَلَامِ].

۲۰۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. [قَالَ:] سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَدَنَا مِنْهَا،

باب: کن الفاظ سے طلاق نافذ ہو جاتی ہے

(۲۰۵۰) اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی کس اہلیہ نے نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی تھی؟ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جب عمرہ بنت جون رضی اللہ عنہا (کی

قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ)). [صحيح بخاري: ٥٢٥٤؛ سنن النسائي: ٣٤٤٦.]

رخصتی ہوئی اور وہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس خلوت میں پہنچیں اور آپ ان کے قریب گئے تو انہوں نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ایک عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے، لہٰذا تم اپنے اہلِ خانہ کے ہاں چلی جاؤ۔''

بَابُ طَلَاقِ الْبَتَّةِ.

باب: طلاق بتہ (میاں بیوی کو جدا کر دینے والی طلاق) کا بیان

٢٠٥١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ. فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ بِهَا؟)) قَالَ: وَاحِدَةً. قَالَ: ((آللَّهِ مَا أَرَدْتَ بِهَا إِلَّا وَاحِدَةً؟)) قَالَ، آللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا وَاحِدَةً. قَالَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيَّ يَقُولُ: مَا أَشْرَفَ هَذَا الْحَدِيثَ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: أَبُو [عُبَيْدٍ] تَرَكَهُ نَاجِيَةُ، وَأَحْمَدُ جَبُنَ عَنْهُ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٢٠٨؛ سنن الترمذي: ١١٧٧، زبیر بن سعید ضعیف ہے۔ تنبیہ: اگرچہ عبارت میں ناجیہ مذکور ہے، لیکن راجح ناحیہ ہے، یعنی ابوعبید نے اسے ایک کونے میں پھینک دیا اور امام احمد نے (اس روایت سے استدلال کرنے میں) خوف محسوس کیا۔]

(٢٠٥١) یزید بن رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دے دی۔ بعد ازاں وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمہارا اس سے کیا ارادہ تھا؟'' انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اللہ کی قسم! واقعی تمہارا ایک طلاق دینے کا ارادہ تھا؟'' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ایک ہی طلاق دینے کا ارادہ تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو ان (یزید رضی اللہ عنہ) کی زوجیت میں لوٹا دیا۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوالحسن علی بن محمد طنافسی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا: یہ حدیث (مسئلۂ طلاق میں) کتنی عمدہ ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابوعبید کو ناجیہ نے متروک قرار دیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت کرنے کی جسارت نہیں کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ.

باب: آدمی کا اپنی عورت کو (زوجیت میں رہنے یا الگ ہونے کا) اختیار دینا

٢٠٥٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(٢٠٥٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاخْتَرْنَاهُ. فَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا. [صحيح بخاري: ٥٢٦٢؛ صحيح مسلم: ١٤٧٧ (٣٦٨٨)؛ سنن ابي داود: ٢٢٠٣؛ سنن الترمذي: ١١٧٩؛ سنن النسائي: ٣٢٠٤، ٣٢٠٥۔]

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کی زوجیت میں رہنے کو اختیار کیا۔ آپ نے اسے (طلاق وغیرہ) کچھ بھی شمار نہیں کیا تھا۔

٢٠٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ﴾ (٣٣/ الأحزاب:٢٨) دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا. فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي [فِيهِ] حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ)) قَالَتْ: قَدْ عَلِمَ، وَاللّٰهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. قَالَتْ: فَقَرَأَ عَلَيَّ: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ (٣٣/ الأحزاب:٢٨) الْآيَاتِ. فَقُلْتُ: فِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ قَدِ اخْتَرْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

[صحيح بخاري: ٤٧٨٦ (تعليقا)؛ صحيح مسلم: ١٤٧٥ (٣٦٨١)؛ سنن الترمذي: ٣٢٠٤؛ سنن النسائي: ٣٤٧٠۔]

(٢٠٥٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب آیت: ﴿وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ﴾ ''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی، اس کے رسول کی اور دارِ آخرت کی طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکو کاروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، پھر فرمایا: ''اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہنے والا ہوں۔ تم اس بارے میں عجلت نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے مشاورت کر لینا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! آپ نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے والدین کبھی مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے، پھر آپ نے میرے سامنے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ ''اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیں کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور دار آخرت کی طلب گار ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیا میں اس معاملے میں اپنے والدین سے مشاورت کروں؟ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انتخاب کر لیا ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُلْعِ لِلْمَرْأَةِ.

باب: عورت کے لیے خلع لینے کی کراہیت کا بیان

٢٠٥٤۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ

(٢٠٥٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ كُنْهِهِ فَتَجِدَ رِيحَ الْجَنَّةِ. وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا)). [یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۰۵۵۔]

نے فرمایا: ''جو عورت کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق مانگے وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گی، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔''

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ۲۲۲٦؛ سنن الترمذي: ۱۱۸۷؛ ابن الجارود: ۷٤۸؛ ابن حبان: ٤۱۸٤۔]

(۲۰۵۵) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اپنے شوہر سے خواہ مخواہ طلاق کا مطالبہ کرے، اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ يَأْخُذُ مَا أَعْطَاهَا.

باب: خلع یافتہ عورت سے، خاوند دی ہوئی چیزیں لے سکتا ہے

۲۰۵٦۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَمِيلَةَ بِنْتَ سَلُولَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ. وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ. لَا أُطِيقُهُ بُغْضًا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ)) قَالَتْ: نَعَمْ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا حَدِيقَتَهُ وَلَا يَزْدَادَ. [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۷/ ۳۱۳؛ سنن الدارقطني: ٤/ ٤٦، یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۰۵٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جمیلہ بنت سلول رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے اپنے شوہر ثابت رضی اللہ عنہ کی دینی اور اخلاقی حالت پر اعتراض نہیں، لیکن مجھے مسلمان ہوتے ہوئے (اپنے شوہر کی) نافرمانی پسند نہیں۔ مجھے وہ اتنے برے لگتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتی۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم اس سے لیا ہوا باغ واپس کرنے کو تیار ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی سے اپنا باغ واپس لے کر اسے طلاق دے دیں اور اس سے زائد کچھ نہ لیں۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

(۲۰۵۷) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا، ثابت بن قیس بن شماس کی زوجیت میں تھیں۔

جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ. وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ، لَوْلَا مَخَافَةُ اللّٰهِ، إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ، لَبَصَقْتُ فِيْ وَجْهِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟**)) قَالَتْ: نَعَمْ.[قَالَ]، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ. قَالَ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[**ضعيف**، مسند احمد: ٤/ ٨٣، حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔]

وہ اتنے خوبصورت نہ تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو جب وہ میرے پاس آئے تھے، میں ان کے چہرے پر تھوک دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس سے لیا ہوا باغ واپس کردو گی؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ راوی کا بیان ہے، چنانچہ انہوں نے ان کا دیا ہوا باغ واپس کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان جدائی کرا دی۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ.

باب: خلع یافتہ عورت کی عدت کا بیان

٢٠٥٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَ، قُلْتُ لَهَا: حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثَكِ. قَالَتْ: اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِيْ. ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ. فَسَأَلْتُ: مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ؟ فَقَالَ: لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِكِ، فَتَمْكُثِيْنَ عِنْدَهُ حَتّٰى تَحِيْضِيْنَ حَيْضَةً. قَالَتْ: وَإِنَّمَا تَبِعَ فِيْ ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ. وَكَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ. [**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٣٥٢٨۔]

(٢٠٥٨) عبادہ بن ولید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رُبیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم سے کہا: مجھے اپنا واقعہ بیان کریں۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے شوہر سے خلع لیا، پھر میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر ان سے پوچھا: میری عدت کتنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم پر کوئی عدت نہیں، الا یہ کہ اس نے خلع دینے سے کچھ عرصہ پہلے ہی مقاربت کی ہو، پھر تم اس کے گھر ہی ٹھہری رہو تا آنکہ تمہیں ایک حیض آ جائے۔ ربیع رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مقدمے میں رسول اللہ ﷺ کے اس فیصلے کی پیروی کی تھی جو آپ نے مریم مغالیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دیا تھا۔ وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، پھر انہوں نے خلع لے لیا تھا۔

بَابُ الْإِيْلَاءِ.

باب: ایلاء کا بیان

٢٠٥٩ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهِ شَهْرًا. فَمَكَثَ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا. حَتّٰى إِذَا كَانَ مَسَاءُ ثَلَاثِيْنَ، دَخَلَ عَلَيَّ. فَقُلْتُ: إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا. فَقَالَ: ((الشَّهْرُ كَذَا)) يُرْسِلُ أَصَابِعَهُ فِيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((وَالشَّهْرُ كَذَا))

(٢٠٥٩) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے انتیس دن اسی طرح گزارے۔ جب تیسویں دن کی شام ہوئی تو آپ میرے ہاں تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا: آپ نے تو ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ آپ نے انگلیوں سے تین بار اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''مہینہ اتنا ہوتا ہے۔'' پھر

وَأَرْسَلَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَمْسَكَ إِصْبَعًا وَاحِدًا فِي الثَّالِثَةِ. [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٦/ ١٠٥۔]

دوبارہ انگلیوں سے دو بار اشارہ کرتے ہوئے تیسری بار ایک انگلی کو بند کر کے فرمایا: ''اور مہینہ اتنے یعنی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

٢٠٦٠۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا آلَى، لِأَنَّ زَيْنَبَ رَدَّتْ عَلَيْهِ هَدِيَّتَهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَقَدْ أَقْمَأَتْكَ. فَغَضِبَ ﷺ. فَآلَى مِنْهُنَّ. [**ضعيف**، حارثہ بن محمد ضعیف ہے۔]

(٢٠٦٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایلاء صرف اس لیے کیا تھا کہ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا ہدیہ واپس کر دیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے طرز عمل کو دیکھ کر) کہا: انہوں نے آپ کی عظمت وشان کا خیال نہیں کیا تو آپ ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ نے ان (سب بیویوں) سے ایلاء کر لیا۔

٢٠٦١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آلَى مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ شَهْرًا. فَلَمَّا كَانَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ رَاحَ أَوْ غَدَا. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ. فَقَالَ: ((**الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ**)). [صحيح بخاري: ١٩١٠، ٥٢٠٢؛ صحيح مسلم: ١٠٨٥ (٢٥٢٣)]

(٢٠٦١) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں سے ایک مہینے کے لیے ایلاء کیا تھا۔ انتیس دن پورے ہوئے تو آپ صبح یا شام کے وقت ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے آئے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ابھی تو انتیس دن ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

بَابُ الظِّهَارِ.

باب: ظہار کا بیان

٢٠٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ قَالَ: كُنْتُ امْرَأً أَسْتَكْثِرُ مِنَ النِّسَاءِ. لَا أَرَى رَجُلًا كَانَ يُصِيبُ مِنْ ذَلِكَ مَا أُصِيبُ. فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ ظَاهَرْتُ مِنَ امْرَأَتِي حَتَّى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ. فَبَيْنَمَا هِيَ تُحَدِّثُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ انْكَشَفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ. فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَوَاقَعْتُهَا.

(٢٠٦٢) سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے عورتوں کی بہت زیادہ رغبت تھی۔ میرا خیال ہے کہ مجھ سے زیادہ کوئی مرد صحبت نہیں کرتا ہوگا۔ ماہ رمضان شروع ہوا تو میں نے اپنی بیوی سے ماہ رمضان کے اختتام تک ایلاء کر لیا۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ وہ میرے پاس بیٹھی محو گفتگو تھی کہ اس کے جسم کا کچھ حصہ میرے سامنے ظاہر ہو گیا۔ میں بے قابو ہو کر اس سے مجامعت کر بیٹھا۔ صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو جا کر اپنے ساتھ پیش آمدہ واقعہ سنایا۔ میں نے ان سے کہا: تم میرے بارے میں

فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى قَوْمِي . فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي. وَقُلْتُ لَهُمْ: سَلُوْا لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالُوْا: مَا كُنَّا نَفْعَلُ. إِذًا يُنْزِلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْنَا كِتَابًا. أَوْ يَكُوْنَ فِيْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْلٌ، فَيَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهُ، وَلَكِنْ سَوْفَ نُسَلِّمُكَ لِجَرِيْرَتِكَ . اذْهَبْ أَنْتَ فَاذْكُرْ شَأْنَكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُهُ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتَ بِذَاكَ؟)) فَقُلْتُ: أَنَا بِذَاكَ. وَهَا أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَابِرٌ لِحُكْمِ اللّٰهِ عَلَيَّ. قَالَ: ((**فَأَعْتِقْ رَقَبَةً**)) قَالَ، قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ إِلَّا رَقَبَتِيْ هَذِهِ. قَالَ: ((**فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ**)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ دَخَلَ عَلَيَّ مَا دَخَلَ مِنَ الْبَلَاءِ إِلَّا بِالصَّوْمِ؟ قَالَ: ((**فَتَصَدَّقْ** [أَ]وْ **أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا**)) قَالَ، قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ، مَا لَنَا عَشَاءٌ. قَالَ: ((**فَاذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ، فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ. وَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. وَانْتَفِعْ بِبَقِيَّتِهَا**)). [سنن ابي داود: ٢٢١٣؛ سنن الترمذي: ١٢٠٠ یہ روایت ابن اسحاق کی تدلیس اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

رسول اللہ ﷺ سے (مسئلہ) دریافت کرو۔ انہوں نے کہا: ہم نہیں پوچھیں گے اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں قرآن مجید کی آیات نازل فرما دے گا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کچھ کہہ دیں گے جو ہمارے لیے عار کا باعث رہے گا۔ ہم تمہاری اس حرکت کی وجہ سے تجھی کو بھیجتے ہیں۔ خود جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا معاملہ پیش کرو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جا کر اپنے ساتھ پیش آمدہ واقعہ گوش گزار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ واقعہ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، میں آپ کے سامنے حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! میرے متعلق اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوگا میں اس کو دل وجان سے قبول کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایک گردن (غلام یا لونڈی، بطور کفارہ) آزاد کرو۔“ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں گردن آزاد کرنے کی سکت نہیں رکھتا، صرف اپنی اس گردن کا مالک ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر جو آزمائش ہے، یہ روزوں ہی کی وجہ سے آئی ہے۔ (میں دو ماہ کے روزے نہیں رکھ سکتا) آپ نے فرمایا: ”پھر صدقہ کرو“ یا آپ نے فرمایا: ”ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔“ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ہم نے تو آج رات اس حال میں گزاری ہے کہ ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اچھا! قبیلۂ بنو زریق کی زکوٰۃ جمع کرنے والے عامل کے پاس جاؤ۔ اس سے کہو کہ وہ مالِ زکوٰۃ میں سے تمہیں کچھ دے، اس میں سے ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا کر باقی سے خود فائدہ اٹھالینا۔“

٢٠٦٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(٢٠٦٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ

بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَيْءٍ. إِنِّي لَأَسْمَعُ كَلَامَ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ، وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضُهُ، وَهِيَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَهِيَ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلَ شَبَابِي. وَنَثَرْتُ لَهُ بَطْنِي. حَتَّى إِذَا كَبِرَتْ سِنِّي، وَانْقَطَعَ وَلَدِي، ظَاهَرَ مِنِّي. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ. فَمَا بَرِحَتْ حَتَّى نَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ: ﴿**قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ**﴾. (۵۸/ المجادلہ:۱)

[**صحیح**، دیکھئے حدیث:۱۸۸۔]

تعالیٰ کی ذات بڑی بابرکت ہے جو سب کچھ سنتی ہے۔ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر اپنے شوہر (اوس بن صامت رضی اللہ عنہ) کا شکوہ کر رہی تھیں اور مجھے ان کی کچھ باتیں سنائی دے رہی تھیں اور کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خاوند میری جوانی کھا گیا (کہ میں نے اپنی بھرپور جوانی کی عمر اس کے ساتھ گزاری) اور میں نے اس کے بچے جن جن کر اپنا پیٹ اس کے لیے خالی کر دیا۔ اب جبکہ میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گئی اور میرے ہاں اولاد کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اس نے مجھ سے ظہار کر لیا ہے۔ یا اللہ! میں تجھ ہی سے شکایت کرتی ہوں۔ وہ ابھی وہیں تھیں کہ جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿**قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ**﴾ ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ کے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہی تھی۔“

بَابُ الْمُظَاهِرِ يُجَامِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ.

باب: اگر ظہار کرنے والے نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے بیوی سے مجامعت کر لی تو؟

۲۰٦٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ. قَالَ: ((**كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ**)).

[یہ روایت محمد بن اسحاق کی تدلیس (عن) اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث:۲۰٦۲۔]

(۲۰٦٤) سلمہ بن صخر البیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ظہار کرنے والا جو آدمی کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کر لے تو اس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ذمے ایک ہی کفارہ ہے۔“

۲۰٦۵۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

(۲۰٦۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنَ امْرَأَتِهِ. فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَلَّا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٢٢٢٥؛ سنن الترمذي: ١١٩٩؛ سنن النسائي: ٣٤٨٧؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٤۔]

مجامعت کر لی۔ اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا واقعہ گوش گزار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: ''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! چاندنی رات میں میری نظر اس کی پازیب پر جا پڑی تو میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور مجامعت کر بیٹھا۔ اس کی بات سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور اسے حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرنے تک اپنی بیوی کے قریب نہ جائے۔

بَابُ اللِّعَانِ.

باب: لعان کا بیان

٢٠٦٦۔حَدَّثَنَا أَبُوْمَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: سَلْ لِي رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، أَيُقْتَلُ بِهِ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ، عَنْ ذَلِكَ فَعَابَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ. ثُمَّ لَقِيَهُ عُوَيْمِرٌ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ [فَقَالَ: صَنَعْتُ] أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ. سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَعَابَ الْمَسَائِلَ. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَلَأَسْأَلَنَّهُ. فَأَتَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَهُ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا. فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَئِنِ انْطَلَقْتُ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا. قَالَ، فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. فَصَارَتْ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرُوهَا. فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا. وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا)) قَالَ،

(٢٠٦٦) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عویمر رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھ دیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو (گناہ میں) میں ملوث دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا اسے (بدلے میں) قتل کر دیا جائے گا؟ یا پھر وہ کیا کرے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایسے سوالات کو ناپسند کیا۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے (اس بارے میں) پوچھا: انہوں نے کہا: آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ کا کام کیا ہے مگر آپ میرے پاس کوئی اچھا کام لے کر نہیں آئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے ایسے سوالات کو پسند نہیں کیا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ مسئلہ دریافت کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پر ان دونوں کے بارے میں حکم نازل ہو چکا ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان کرایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اب بھی اسے اپنے ہاں لے جاؤں تو گویا

فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ. [صحيح بخاري: ٥٢٥٩؛ صحيح مسلم: ١٤٩٢ (٣٧٤٣)؛ سنن ابي داود: ٢٢٤٨، ٢٢٤٩؛ سنن النسائي: ٣٤٣١۔]

میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے ہی (طلاق دے کر) اس سے جدائی اختیار کر لی۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ رائج ہو گیا۔ بعد ازاں نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم خیال رکھنا، اگر اس عورت کے ہاں سیاہ فام، سرمگین آنکھوں والا اور بڑے سرین والا بچہ پیدا ہو تو پھر میرا خیال ہے کہ عویمر (رضی اللہ عنہ) نے سچ ہی کہا ہے اور اگر بیر بہوٹی کی طرح سرخ رنگ والا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر (رضی اللہ عنہ) اپنی بات میں جھوٹا ہوگا۔'' راوی کا بیان ہے کہ پھر (وقت آنے پر) اس عورت کے ہاں ناپسندیدہ صورت والا بچہ پیدا ہوا۔

٢٠٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. قَالَ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ**)) فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ. وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي. قَالَ، فَنَزَلَتْ: ﴿**وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ**﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿**وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ**﴾ (٢٤/ النور: ٦-٩) فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا. فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((**إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ. فَهَلْ مِنْ تَائِبٍ؟**)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ: ﴿**أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ**﴾ قَالُوا لَهَا: إِنَّهَا لَمُوجِبَةٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ. فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ. فَقَالَ

(٢٠٦٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی پر شریک بن سحماء رضی اللہ عنہ کے ساتھ (گناہ میں) ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ثبوت پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر حد قذف لگے گی۔'' ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو دعوت حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں اپنی بات میں بالکل سچا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ضرور وحی نازل فرمائے گا جو مجھے حد قذف سے بچا لے گی۔ پھر درج ذیل آیات نازل ہوئیں: ﴿**وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ**...... **وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ**﴾ ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (گناہ کا) الزام لگائیں اور ان کے پاس خود اپنے سوا دوسرا کوئی گواہ نہ ہو تو ان میں سے ایک (مرد) کی شہادت یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ اپنی بات میں جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور عورت سے (گناہ کی) سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ یہ (اس کا

النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرُوهَا . فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ، سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ)). فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ)). [صحيح بخاري: ٢٦٧١، ٤٧٤٧؛ سنن ابي داود: ٢٢٥٤، ٢٢٥٦؛ سنن الترمذي: ٣١٧٩۔]

شوہر) اپنی بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر اس کا شوہر اپنی بات میں سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہو۔'' نبی ﷺ واپس آئے تو آپ نے ان دونوں (ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور اس کی بیوی) کو بلوایا۔ وہ آئے تو ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر (مذکورہ طریقے کے مطابق) گواہی دی، اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی اپنی بات سے توبہ (رجوع) کرتا ہے؟'' اس کے بعد اس کی بیوی نے کھڑے ہو کر (مذکورہ طریقے کے مطابق) گواہی دی، جب پانچویں گواہی کے وقت یہ کہنے لگی کہ: ''اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ'' اگر اس کا شوہر اپنی بات میں سچا ہو تو اس (یعنی مجھ) پر اللہ کا غضب ہو۔ تو لوگوں نے اس سے کہا: (غور کر لو) یہ قسم اللہ کے غضب کو واجب کرنے والی ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے ذرا توقف کیا اور پیچھے کو ہٹی حتی کہ ہمیں خیال آیا، شاید وہ (اپنے جرم کا اعتراف کر کے اس عمل سے) رجوع کر لے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہیں کروں گی۔ (اور پانچویں قسم اٹھا کر اپنی براءت کا اظہار کیا) نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم غور کرو، اگر یہ سرگین آنکھوں والے، بڑے سرین والے، اور بھری پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو وہ شریک بن سحماء رضی اللہ عنہ کا ہو گا۔'' چنانچہ وقت آنے پر اس کے ہاں ایسے ہی بچے نے جنم لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کی کتاب کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ دوسرا معاملہ کرتا (یعنی اسے رجم کرتا)۔''

٢٠٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ [الْبَاهِلِيُّ]. وَإِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

(۲۰۶۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کی رات کو ہم لوگ مسجد میں موجود تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اگر کوئی آدمی کسی (غیر) مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ (گناہ میں) ملوث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ قَتَلْتُمُوهُ. وَإِنْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ. وَاللّٰهِ لَأَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آيَاتِ اللِّعَانِ. ثُمَّ جَاءَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ. فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ: ((**عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ**)) فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ، جَعْدًا.

[صحيح مسلم: ١٤٩٥ (٣٧٥٥)؛ سنن ابي داود: ٢٢٥٣۔]

پائے اور اسے قتل کر دے تو تم لوگ اس کو بدلے میں قتل کر دو گے۔ اور اگر وہ (اپنی بیوی کے جرم کی) بات کرے تو تم (گواہ نہ ہونے کی صورت میں) اسے کوڑے لگاؤ گے۔ اللہ کی قسم! میں اس بات کا نبی ﷺ سے ضرور ذکر کروں گا۔ چنانچہ اس نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے لعان والی آیات نازل فرمائیں۔ پھر اس آدمی نے آ کر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا تو نبی ﷺ نے ان کے درمیان لعان کرا دیا اور فرمایا: ”شاید اس عورت کے ہاں سیاہ فام بچہ پیدا ہو۔“ چنانچہ اس نے سیاہ فام اور گھنگھریالے بالوں والا بچہ جنم دیا۔

٢٠٦٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا. فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا. وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

[صحيح بخاري: ٥٣١٥؛ صحيح مسلم: ١٤٩٤ (٣٧٥٢)؛ سنن ابي داود: ٢٢٥٩؛ سنن الترمذي: ١٢٠٣؛ سنن النسائي: ٣٥٠٧۔]

(٢٠٦٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس سے جنم لینے والے بچے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور بچے کی نسبت عورت (اس کی ماں) کی طرف کر دی۔

٢٠٧٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ. قَالَ: ذَكَرَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ امْرَأَةً مِنْ بَلْعِجْلَانَ. فَدَخَلَ بِهَا. فَبَاتَ عِنْدَهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: مَا وَجَدْتُهَا عَذْرَاءَ. فَرُفِعَ شَأْنُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَسَأَلَهَا. فَقَالَتْ: بَلٰى. قَدْ كُنْتُ عَذْرَاءَ. فَأَمَرَ بِهِمَا فَتَلَاعَنَا. وَأَعْطَاهَا الْمَهْرَ.

[**ضعيف**، مسند احمد: ١/ ٢٦١؛ مسند ابي يعلى: ٢٧٢٣
محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٢٠٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے قبیلہ بنو عجلان کی ایک عورت سے نکاح کیا، پھر اس سے خلوت اختیار کی اور رات اسی کے پاس بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو اس نے دعویٰ کر دیا کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا۔ اس کا مقدمہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس لڑکی کو بلا کر اس سے حقیقتِ حال دریافت کی۔ اس نے کہا: یقیناً میں باکرہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان لعان کرایا اور اسے اس کے شوہر سے حق مہر بھی دلوایا۔

٢٠٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ

(٢٠٧١) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

شُرَيْحِ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ. لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ: النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ. وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ. وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ. وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٣/ ١٦٣، ١٦٤ عثمان بن عطاء بن ابی مسلم الخراسانی ضعیف ہے۔]

نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار قسم کی عورتوں سے لعان نہیں کیا جاتا: عیسائی عورت جو مسلمان مرد کی زوجیت میں ہو، یہودی عورت جو مسلمان مرد کی زوجیت میں ہو، آزاد عورت جو غلام کی بیوی ہو اور وہ لونڈی جو کسی آزاد مرد کی زوجیت میں ہو۔

بَابُ الْحَرَامِ.

باب: بیوی کو اپنے آپ پر حرام قرار دینے کا بیان

٢٠٧٢ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ. وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَلَالَ حَرَامًا. وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً. [سنن الترمذي: ١٢٠١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣٥٢ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ مسلمہ بن علقمہ کی داود بن ابی ہند سے روایت منکر ہوتی ہے۔]

(٢٠٧٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور انہیں (ایک ماہ کے لیے) خود پر حرام قرار دیا یعنی آپ نے حلال چیز کو حرام کیا اور (پھر) قسم والا کفارہ ادا کیا۔

٢٠٧٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [صحيح بخاري: ٤٩١١؛ صحيح مسلم: ١٤٧٣ (٣٦٧٦)]

(٢٠٧٣) سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کسی چیز کو خود پر حرام قرار دینے میں قسم کا کفارہ ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ”کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔“

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ.

باب: جب لونڈی آزاد ہو جائے تو (نکاح کے سلسلے میں) اسے اختیار ہے

٢٠٧٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ

(٢٠٧٤) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

ابْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ بَرِيرَةَ. فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ.

[سنن ابي داود: ٢٢٣٥؛ سنن الترمذي: ١١٥٤؛ سنن النسائي: ٣٤٧٩ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ حفص بن غیاث، اعمش اورابراہیم النخعی سب مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا تھا، جبکہ ان کا شوہر آزاد تھا۔

٢٠٧٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ. كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي. وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدِّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((**يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟**)) فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَوْ رَاجَعْتِيهِ، فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ**)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((**إِنَّمَا أَشْفَعُ**)) قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

[صحيح بخاري: ٥٢٨٣؛ سنن ابي داود: ٢٢٣١؛ سنن النسائي: ٥٤١٩۔]

(٢٠٧٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند مغیث رضی اللہ عنہ غلام تھا۔ (مجھے وہ منظر اس طرح یاد ہے) گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ مغیث رضی اللہ عنہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے روتے پھرتے ہیں اور ان کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے عباس! کیا آپ کو اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ مغیث رضی اللہ عنہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کس قدر محبت کرتا ہے اور بریرہ رضی اللہ عنہا اس سے کس قدر نفرت کرتی ہے؟'' آخر نبی ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کاش! تو اس سے رجوع کر لے، کیونکہ وہ تمہاری اولاد کا باپ ہے۔'' بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔'' بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے ان (مغیث رضی اللہ عنہ) کی کوئی ضرورت نہیں۔

٢٠٧٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَضَى فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: خُيِّرَتْ حِينَ أُعْتِقَتْ. وَكَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا. وَكَانُوا يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا فَتُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُولُ: ((**هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ**)) وَقَالَ: ((**الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ**)).

[**حسن صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٤٥، ١٨٠، ٢٠٧۔]

(٢٠٧٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے سے تین شرعی احکام معلوم اور قائم ہوئے: جب وہ (بریرہ رضی اللہ عنہا) آزاد ہوئیں تو انہیں اختیار دیا گیا اور ان کا خاوند غلام تھا۔ دوسرا یہ کہ لوگ انہیں صدقہ دیتے اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کر دیتی تھیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ''یہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔'' تیسرا یہ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولاء اسی کے لیے ہے جو غلام یا لونڈی کو آزاد کرے۔''

٢٠٧٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

(٢٠٧٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُمِرَتْ بَرِيرَةُ أَنْ تَعْتَدَّ بِثَلَاثِ حِيَضٍ. [**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٤٥١ من طريق آخر بمعناه۔]

بریرہ رضی اللہ عنہا کو (اختیار کے بعد) تین حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

٢٠٧٨ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيَّرَ بَرِيرَةَ. [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح بخاري: ٥٢٨٤ وغیرہ۔]

(٢٠٧٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دے دیا تھا۔

بَابُ فِي طَلَاقِ الْأَمَةِ وَعِدَّتِهَا.

باب: لونڈی کی طلاق اور اس کی عدت کا بیان

٢٠٧٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ الْمُسْلِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**طَلَاقُ الْأَمَةِ اثْنَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ**)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٤/ ٣٨؛ تهذيب الكمال للمزي: ٢١/ ٣٩٤ عطیہ العوفی ضعیف ہے۔]

(٢٠٧٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔''

٢٠٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ. وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ**)).

(٢٠٨٠) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی طلاقیں دو ہیں اور اس کی عدت بھی دو حیض ہے۔''

قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: فَذَكَرْتُهُ لِمُظَاهِرٍ. فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ. فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ. وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢١٨٩؛ سنن الترمذي: ١١٨٢ مظاہر بن اسلم ضعیف ہے۔]

(راویٔ حدیث) ابو عاصم نے کہا: میں نے اس روایت کا مظاہر سے تذکرہ کیا اور کہا: مجھے اس طرح حدیث بیان کرو جس طرح ابن جریج سے کی ہے تو اس نے قاسم عن عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔''

بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ.

باب: غلام کی طلاق کا بیان

٢٠٨١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ [إِنَّ] سَيِّدِي زَوَّجَنِي أَمَتَهُ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، قَالَ، فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا؟ إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ**)).

[سنن الدارقطني: ٤/ ٣٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣٦٠ یہ روایت ابن لہیعہ کی تدلیس اور اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۰۸۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے آقا نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کر دیا تھا۔ اب وہ میرے اور اس کے درمیان تفریق کرانا چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ”لوگو! کیا بات ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرتا ہے، پھر وہ ان دونوں کے درمیان جدائی ڈالنا چاہتا ہے۔ طلاق تو اسی کے اختیار میں ہے جس نے اس کی پنڈلی پکڑی، یعنی اس سے نکاح کیا۔“

بَابُ مَنْ طَلَّقَ أَمَةً تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا.

باب: جو شخص لونڈی کو دو طلاقیں دے، پھر اسے خرید لے

٢٠٨٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ. قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ [أُعْتِقَا]. يَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقِيلَ لَهُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: قَضَى بِذَلِكَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: لَقَدْ تَحَمَّلَ أَبُو الْحَسَنِ هَذَا صَخْرَةً عَظِيمَةً عَلَى عُنُقِهِ.

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢١٨٧؛ سنن النسائي: ٣٤٥٧ عمر بن معتب ضعیف راوی ہے۔]

(۲۰۸۲) ابوالحسن مولیٰ بنی نوفل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے، پھر وہ دونوں آزاد ہو جائیں تو کیا وہ اس عورت سے (دوبارہ) نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ان سے عرض کیا گیا: آپ یہ مسئلہ کس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ دیا تھا۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”یہ حدیث روایت کر کے ابوالحسن مولیٰ بنی نوفل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گردن پر ایک بڑی چٹان اٹھالی ہے۔“

بَابُ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ.

باب: ام ولد کی عدت کا بیان

٢٠٨٣ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَجَاءِ

(۲۰۸۳) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: ”ہم پر ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی سنت کو خلط ملط نہ

ابْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا تُفْسِدُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ. عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ۲۳۰۸؛ مسند احمد: ٤/ ۲۰۳۔]

کرو۔ام ولد کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الزِّينَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

باب: بیوہ کے لیے (عدت میں) زیب وزینت کی کراہیت کا بیان

۲۰۸٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا. فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا. فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحَلَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ. وَإِنَّمَا هِيَ: أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). [صحيح بخاري: ٥٣٣٦؛ صحيح مسلم: ١٤٨٨ (٣٧٣٣)]

(۲۰۸۴) ام المومنین سیدہ ام سلمہ اور ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کی بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے، لہٰذا وہ آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہتی ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے جاہلیت میں) عورت ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی تھی (دین اسلام میں تو) صرف چار ماہ دس دن ہیں۔''

بَابٌ: هَلْ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا.

باب: کیا عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کا بھی سوگ کرسکتی ہے؟

۲۰۸٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ. إِلَّا عَلَى زَوْجٍ)). [صحيح مسلم: ١٤٩١ (٣٧٣٩)]

(۲۰۸۵) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔''

۲۰۸٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ

(۲۰۸۶) ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہو، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کے علاوہ کسی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ. إِلَّا عَلَى زَوْجٍ)). [صحيح مسلم: ١٤٩٠ (٣٧٣٥)؛ سنن النسائي: ٣٥٣٣-]

دوسرے کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔"

٢٠٨٧- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا امْرَأَةٌ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ. وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطَيَّبُ إِلَّا عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا، بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ)). [صحيح بخاري: ٥٣٤٢؛ صحيح مسلم: ٩٣٨ (٣٧٤٠)؛ سنن ابي داود: ٢٣٠٢، ٢٣٠٣؛ سنن النسائي: ٣٥٦٤-]

(٢٠٨٧) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، سوائے بیوہ عورت کے وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ (عدت میں شوخ) رنگین کپڑے نہ پہنے، البتہ (ہلکے رنگ کے) سفید دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔ نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو ہی استعمال کرے، سوائے (ایام حیض سے) طہارت کے وقت، تھوڑی سی عود ہندی یا اظفار خوشبو لگا لے۔"

بَابُ الرَّجُلِ يَأْمُرُهُ أَبُوْهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ.

باب: اگر والد اپنے بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دو تو؟

٢٠٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا. وَكَانَ أَبِي يُبْغِضُهَا. فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا. فَطَلَّقْتُهَا. [**حسن**، سنن ابي داود: ٥١٣٨؛ سنن الترمذي: ١١٨٩؛ ابن حبان: ٤٢٦-]

(٢٠٨٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک عورت میری زوجیت میں تھی، میں اس سے محبت کرتا تھا، لیکن میرے والد اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں، چنانچہ میں نے اسے طلاق دے دی۔

٢٠٨٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَهُ أَبُوْهُ أَوْ أُمُّهُ -شَكَّ شُعْبَةُ- أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ. فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مُحَرَّرٍ.

(٢٠٨٩) ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو اس کے والد یا والدہ نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ (لفظ والد یا والدہ میں راوی کو شک ہے) اس نے نذر مان لی کہ اگر اس نے بیوی کو طلاق دی تو وہ سو غلام آزاد کرے گا۔ پھر وہ

فَأَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحَى وَيُطِيْلُهَا. وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ، وَبِرَّ وَالِدَيْكَ.

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَحَافِظْ عَلَى وَالِدَيْكَ، أَوِ اتْرُكْ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٩٠٠؛ مسند الحميدي: ٣٩٥؛ مسند احمد: ٥/ ١٩٦، ١٩٧؛ ابن حبان: ٤٢٥؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٥٢۔]

شخص ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، جبکہ وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے اور اسے طویل کرتے جاتے تھے اور ظہر کے بعد بھی عصر تک (نفل) نماز پڑھتے رہے۔ جب موقع ملا تو ان سے اپنا مسئلہ پوچھا۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو اور اپنے والدین کی اطاعت کرو۔ پھر ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ اب تم اس کا خیال رکھو یا نہ رکھو۔''

بَابُ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كَانَ يَحْلِفُ بِهَا.

باب: اس امر کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح قسم کھاتے تھے؟

٢٠٩٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَلَفَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)). [صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٦ـ]

(٢٠٩٠) رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب قسم کھاتے تو فرماتے: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔

٢٠٩١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا، أَشْهَدُ عِنْدَاللَّهِ ((وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ)). [صحيح، دیکھئے حدیث سابق: ٢٠٩٠ـ]

(٢٠٩١) رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اللہ کے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ جو قسم کھاتے تو فرماتے: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔''

٢٠٩٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ أَكْثَرُ أَيْمَانِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ)). [سنن النسائي:

(٢٠٩٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قسم کے الفاظ اکثر اس طرح ہوتے تھے: ''قسم اس ذات کی جو دلوں کو پھیرنے والی ہے! (ایسا) نہیں ہے۔''

۳۷۹۳ یہ روایت امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ)). [ضعيف، سنن ابي داود: ۳٦٦٥؛ سنن النسائي: ٤٧٨٠ (مطولاً) ہلال مستور ہے۔]

(۲۰۹۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان الفاظ سے قسم کھاتے تھے: ''(یہ بات) نہیں! اور میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔''

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُحْلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ.

باب: غیر اللہ کی قسم کھانے سے ممانعت کا بیان

۲۰۹٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)) قَالَ عُمَرُ: فَمَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا. [صحيح بخاري: ٦٦٤٧؛ صحيح مسلم: ١٦٤٦ (٤٢٥٤)؛ سنن ابي داود: ٣٢٥٠؛ سنن النسائي: ۳۷۹۸۔]

(۲۰۹۴) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے باپ کی قسم کھاتے سنا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء اجداد کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اپنی طرف سے اور کسی دوسرے کی بات بیان کرتے ہوئے، کبھی آباء اجداد کی قسم نہیں کھائی۔

۲۰۹٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي، وَلَا بِآبَائِكُمْ)). [صحيح مسلم: ١٦٤٨ (٤٢٦٢)؛ سنن النسائي: ٣٨٠٥۔]

(۲۰۹۵) عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتوں کی اور آباء اجداد کی قسم نہ کھایا کرو۔''

۲۰۹٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ فِي يَمِينِهِ: بِاللَّاتِ

(۲۰۹۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے قسم کھاتے ہوئے کہا: لات و عزیٰ کی قسم! تو اسے چاہیے کہ (بطور کفارہ فوراً) لا الہ الا اللہ پڑھ لے۔''

وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). [صحيح بخاري: ٦١٠٧؛ صحيح مسلم: ١٦٤٧ (٤٢٦٠)؛ سنن ابي داود: ٣٢٤٧؛ سنن الترمذي: ١٥٤٥؛ سنن النسائي: ٣٨٠٦-]

٢٠٩٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. ثُمَّ انْفِثْ، عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا. وَتَعَوَّذْ. وَلَا تَعُدْ)). [سنن النسائي: ٣٨٠٨؛ مسند احمد: ١/ ١٨٣؛ ابن حبان: ٤٣٦٤ یہ حدیث صحیح ہے، ابو اسحاق نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔]

(۲۰۹۷) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے لات اور عزی کی قسم کھائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔ پھر اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دو اور (شیطان کے شر سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور آیندہ ایسے نہ کرو۔''

بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ.

باب: جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین (میں جانے) کی قسم کھائی

٢٠٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ)). [صحيح بخاري: ١٣٦٣؛ صحيح مسلم: ١١٠ (٣٠٢)؛ سنن ابي داود: ٣٢٥٧؛ سنن الترمذي: ١٥٤٣؛ سنن النسائي: ٣٨٠١-]

(۲۰۹۸) ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین (میں جانے) کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو جس طرح اس نے کہا ہے اسی طرح ہوگا۔''

٢٠٩٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ: أَنَا، إِذًا، لَيَهُودِيٌّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ)). [**ضعيف جدا**، عبداللہ بن محرر متروک راوی ہے۔]

(۲۰۹۹) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے سنا: (اگر یہ بات اس طرح ہو تو) میں یہودی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ بات) واجب ہوگئی۔''

٢١٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ وَعَمْرُو ابْنُ رَافِعٍ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ

(۲۱۰۰) بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کہا: میں اسلام سے بیزار ہوں۔ اگر

الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَإِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٥٧؛ سنن النسائي: ٣٨٠٣؛ مسند احمد: ٥/ ٣٥٥۔]

وہ (اپنی اس قسم میں) جھوٹا ہے تو جس طرح اس نے کہا، اسی طرح ہو گیا اور اگر وہ سچا ہے تو بھی اس کا اسلام پورا (سالم) نہ رہا۔''

بَابُ مَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ.

باب: جس کے لیے اللہ کی قسم کھائی جائے، اسے مطمئن ہو جانا چاہیے

٢١٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: ((لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ. مَنْ حَلَفَ [بِاللّٰهِ]فَلْيَصْدُقْ. وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ. وَمَنْ لَمْ يَرْضَ بِاللّٰهِ، فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ)).[السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٨١ یہ روایت محمد بن عجلان کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢١٠١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا جو اپنے آباء اجداد کی قسم کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے آباء واجداد کی قسمیں نہ کھایا کرو۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام سے حلف اٹھائے تو اسے چاہیے کہ سچ بولے، اور جس آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جائے تو اسے مطمئن ہو جانا چاہیے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر راضی نہ ہو، اس کا اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔''

٢١٠٢۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ. فَقَالَ: أَسَرَقْتَ؟ فَقَالَ: لَا. وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَكَذَّبْتُ بَصَرِي)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے صحيح بخاري: ٦٤٤٤؛ صحيح مسلم: ٢٣٦٨ (٦١٣٧)؛ مسند احمد: ٢/ ٣١٤؛ ابن حبان: ٤٣٣٦۔]

(٢١٠٢) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے دیکھا تو فرمایا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! (میں نے چوری نہیں کی) عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں اپنی آنکھ کی تکذیب کرتا ہوں۔''

بَابٌ: الْيَمِينُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ.

باب: اس امر کا بیان کہ کبھی قسم توڑنا پڑتی ہے یا باعث ندامت ہوتی ہے

٢١٠٣۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ،

(٢١٠٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ أَوْ نَدَمٌ**)). [**ضعيف**، مسند ابي يعلىٰ: ٥٥٨٧؛ ابن حبان: ٤٣٥٦ بشار بن کدام ضعیف ہے۔]

فرمایا: ''قسم توڑنا پڑتی ہے یا باعثِ ندامت ہوتی ہے۔''

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ.

باب: قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان

٢١٠٤ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَهُ ثُنْيَاهُ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٥٣٢؛ سنن النسائي: ٣٨٨٦؛ مسند احمد: ٢/ ٣٠٩؛ ابن حبان: ٤٣٤١۔]

(۲۱۰۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے قسم کھائی اور اِن شاء اللہ کہا: تو اسے اس شرط کا فائدہ ہوگا۔''

٢١٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنَى، إِنْ شَاءَ رَجَعَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرُ حَانِثٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٦٢؛ سنن الترمذي: ١٥٣١؛ سنن النسائي: ٣٨٢٤؛ ابن حبان: ٤٣٣٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٠٣۔]

(۲۱۰۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے قسم کھائی اور اِن شاء اللہ کہا (پھر) چاہے وہ قسم سے رجوع کرلے اور چاہے (قسم برقرار) رہنے دے۔ وہ حانث (قسم توڑنے والا) نہیں ہوگا۔''

٢١٠٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رِوَايَةً قَالَ: ((**مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنَى، فَلَنْ يَحْنَثْ**)).

[**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ۲۱۰۵۔]

(۲۱۰۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے قسم کھائی اور اِن شاء اللہ کہا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔''

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا.

باب: جس نے کوئی قسم کھائی، پھر اس کے برعکس کوئی بہتر صورت پائی تو؟

٢١٠٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ [زَيْدٍ]: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَبِي مُوْسَى قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي

(۲۱۰۷) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے قبیلے کے اشعری لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ ہمارا مقصود آپ سے سواریاں حاصل کرنا تھا۔ رسول

رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ. وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ)) قَالَ، فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ. فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ إِبِلٍ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى. فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَلَّا يَحْمِلَنَا. ثُمَّ حَمَلَنَا. ارْجِعُوا بِنَا. فَأَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ [إِنَّا] أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا. ثُمَّ حَمَلْتَنَا. فَقَالَ: ((وَاللَّهِ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ. بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ. إِنِّي، وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى [غَيْرَهَا] خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ، عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) أَوْ قَالَ: ((أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ، عَنْ يَمِينِي)). [صحيح بخاري: ٦٦٢٣؛ صحيح مسلم: ١٦٤٩ (٤٢٦٣)؛ سنن ابي داود: ٣٢٧٦؛ سنن النسائي: ٣٨١١.]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس سواری کے جانور ہیں۔'' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ہم (مدینہ منورہ میں) رہے۔ اس کے بعد آپ کے ہاں کچھ اونٹ آ گئے۔ آپ نے سفید کوہان والی (موٹی تازی، خوبصورت) تین اونٹنیاں ہمیں دینے کا حکم دیا۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواریوں کی غرض سے حاضر ہوئے تھے، آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواریاں مہیا نہیں کریں گے، پھر آپ نے ہمیں سواریاں عنایت بھی فرما دیں۔ (ہم اس مسئلے کے حل کے لیے واپس ہوئے اور اپنی پریشانی کا سبب آپ ﷺ کے گوش گزار کیا) نبی ﷺ فرمایا: ''اللہ کی قسم! یہ سواریاں میں نے تمہیں نہیں دیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان شاء اللہ جو بھی قسم کھاؤں، پھر مجھے اس کے برعکس کوئی بہتر صورت معلوم ہو تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ بہتر کام کر لیتا ہوں۔'' یا آپ نے فرمایا: ''میں بہتر کام کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔''

٢١٠٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ)). [صحيح مسلم: ١٦٥١ (٤٢٧٥)؛ سنن النسائي: ٣٨١٧.]

(۲۱۰۸) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی کام (کے کرنے یا نہ کرنے) کی قسم کھائے، پھر اس کے برعکس اسے کوئی بہتر صورت محسوس ہو تو اسے چاہیے کہ بہتر صورت کو اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

٢١٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّعْرَاءِ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

(۲۱۰۹) مالک جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا چچا زاد بھائی میرے پاس (کچھ طلب کرنے) آتا ہے تو میں قسم کھا لیتا ہوں کہ اسے نہیں دوں گا اور نہ

الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَأْتِيْنِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ. قَالَ: ((كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ)). [**صحيح**، سنن النسائي: ۳۸۱۹؛ مسند احمد: ٤/ ١٣٦؛ مسند الحميدي: ۸۸۳۔]

اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنی قسم کا کفارہ دو (اوراسے کچھ دینے کے ساتھ اس سے صلہ رحمی بھی کرو)''

بَابُ مَنْ قَالَ كَفَّارَتُهَا تَرْكُهَا.

باب: جس کے نزدیک بری بات چھوڑنا، اس کا کفارہ ہے (اس کی دلیل) کا بیان

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ حَلَفَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ، أَوْ فِيمَا لَا يَصْلُحُ، فَبِرُّهُ أَنْ لَا يَتِمَّ عَلَى ذٰلِكَ))**. [المعجم الاوسط للطبراني: ٤٨١٨، یہ روایت حارثہ بن ابی الرجال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: مشکل الآثار للطحاوي: ١/ ٢٨٧ و سنده حسن]

(۲۱۱۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قطع رحمی کی یا کوئی غلط کام کرنے کی قسم کھائی تو اس قسم کا پورا کرنا یہی ہے کہ وہ اس کو چھوڑ دے۔''

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَتْرُكْهَا. فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا))**. [سنن ابي داود: ٣٢٧٤ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ ابوداود میں دوسرے طریق سے مروی ہے۔]

(۲۱۱۱) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی (کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی) قسم کھائے، پھر اس کے برعکس اسے کوئی بہتر صورت محسوس ہو تو اسے (قسم والے کام کو) چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ اس کا چھوڑنا ہی اس کا کفارہ ہے۔''

بَابُ كَمْ يُطْعَمُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ.

باب: قسم کے کفارے میں کتنا کھانا دے؟

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَفَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ. وَأَمَرَ النَّاسَ بِذٰلِكَ. فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

(۲۱۱۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (قسم کے) کفارے میں ایک صاع خشک کھجوریں دیں اور لوگوں کو بھی اسی طرح دینے کا حکم دیا۔ جس کے پاس کھجوریں نہ ہوں، وہ آدھا صاع گندم دے دے۔

فَنِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ. [**ضعیف**، عمر بن عبداللہ متروک راوی ہے۔]

بَابٌ: مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ.

باب: مسکینوں کو اپنے اہل خانہ کی طرح اوسط درجے کا کھانا دینے کا بیان

٢١١٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُوتُ أَهْلَهُ قُوتًا فِيهِ سَعَةٌ. وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوتُ أَهْلَهُ قُوتًا فِيهِ شِدَّةٌ. فَنَزَلَتْ: ﴿مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ﴾. (٥/ المائدة:٨٩)

[یہ روایت سفیان بن عیینہ کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢١١٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کوئی آدمی اپنے اہل خانہ کو پر تکلف کھانا کھلاتا تھا اور کوئی آدمی اپنے گھر والوں کو بمشکل کھانا مہیا کر سکتا تھا، لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی: ﴿مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ﴾ ''یعنی اوسط درجے کا کھانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔''

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسْتَلِجَّ الرَّجُلُ فِي يَمِينِهِ وَلَا يُكَفِّرَ.

باب: آدمی اپنی قسم پر اصرار کرے اور کفارہ نہ دے، اس کی ممانعت کا بیان

٢١١٤ ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْمَرِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: **((إِذَا اسْتَلَجَّ أَحَدُكُمْ فِي الْيَمِينِ فَإِنَّهُ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِي أُمِرَ بِهَا))**

(٢١١٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی قسم پر اصرار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کفارے سے زیادہ گناہ کا مرتکب ہے جس کے ادا کرنے کا اسے حکم دیا گیا ہے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاظِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث دوسری سند سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

[**صحيح**، المصنف لعبدالرزاق: ١٦٠٣٦؛ مسند احمد: ٢/ ٢٨٧، ٣١٧ نیز دیکھئے: صحيح بخاري: ٦٦٢٥، ٦٦٢٦؛ صحيح مسلم: ١٦٥٥ (٤٢٩١)]

بَابُ إِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.

باب: اگر کوئی قسم دے تو اس کی قسم پوری

کرنے کا بیان

٢١١٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.

[صحيح بخاري: ١٢٣٩، ٢٤٤٥؛ صحيح مسلم: ٢٠٦٦ (٥٣٨٨)؛ سنن الترمذي: ١٧٦٠، ٢٨٠٩؛ سنن النسائي: ٣٨٠٩۔]

(٢١١٥) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (جائز امور میں) قسم دینے والے کی قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

٢١١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ، أَوْ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَ بِأَبِيهِ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لِأَبِي نَصِيبًا مِنَ الْهِجْرَةِ. فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ)) فَانْطَلَقَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتَنِي؟ فَقَالَ: أَجَلْ. فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتَ فُلَانًا وَالَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ. وَجَاءَ بِأَبِيهِ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ. فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، فَمَسَّ يَدَهُ. فَقَالَ: ((أَبْرَرْتُ عَمِّي. وَلَا هِجْرَةَ))

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ.

قَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ: يَعْنِي لَا هِجْرَةَ مِنْ دَارٍ قَدْ أَسْلَمَ أَهْلُهَا. [**ضعيف**، مسند احمد: ٣/ ٤٣٠، ٤٣١؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٢٠ یزید بن ابی زیاد ضعیف راوی ہے۔]

(٢١١٦) عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن وہ اپنے والد کو ہمراہ لیے حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد کو بھی ہجرت میں شریک کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''اب کوئی ہجرت نہیں ہے۔'' وہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور کہا: کیا آپ نے مجھے پہچانا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں (پھر انہوں نے اپنا سارا واقعہ گوش گزار کیا۔) تو عباس رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ اس حال میں چل دیئے کہ وہ صرف ایک (لمبی) قمیص زیب تن کیے ہوئے تھے اور چادر بھی نہ اوڑھی۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ فلاں آدمی کو جانتے ہیں اور جوان سے ہمارے گہرے روابط ہیں۔ وہ اپنے والد کو لے کر آئے ہیں کہ آپ ان سے ہجرت کی بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا: اب کوئی ہجرت نہیں ہے۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ یہ کام کر دیں تو نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ کو چھو لیا، پھر فرمایا: ''میں نے اپنے چچا کی قسم پوری کر دی (کہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے لگا دیا، لیکن) اب ہجرت نہیں ہے۔''

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے شیخ محمد بن یحییٰ کی سند سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے کہا: یعنی جس شہر

کے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں، اب وہاں سے کوئی ہجرت نہیں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ.

باب: ''جو اللہ چاہے اور تو چاہے'' کہنے کی ممانعت کا بیان

٢١١٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ. وَلَكِنْ لِيَقُلْ: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شِئْتَ)). [حسن صحيح، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٩٨٨؛ الادب المفرد للبخاري: ٧٨٣؛ مسند احمد: ١/ ٢١٤-]

(٢١١٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی حلف اٹھائے تو اس طرح نہ کہے: ''جو اللہ چاہے اور تو چاہے'' لیکن اسے چاہیے کہ اس طرح کہے: جو اللہ چاہے اور پھر جو تو چاہے۔''

٢١١٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُشْرِكُونَ. تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ. وَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَعْرِفُهَا لَكُمْ. قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ)).

حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ] بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخِي عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ. [یہ روایت عبدالملک بن عمیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢١١٨) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس کی اہل کتاب کے ایک آدمی (یہودی یا عیسائی) سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا: اگر تم (مسلمان) شرک نہ کرو تو بہت اچھے لوگ ہو۔ تم کہتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد ﷺ چاہیں۔ اس نے اپنے خواب کا نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں بھی تمہاری اس کوتاہی کو محسوس کرتا تھا۔ تم اس طرح کہا کرو: جو اللہ چاہے اور پھر جو محمد (ﷺ) چاہیں۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث دوسری سند سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بجائے طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ مَنْ وَرَّى فِي يَمِينِهِ.

باب: قسم میں توریہ کرنے کا بیان

٢١١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

(٢١١٩) سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم رسول اللہ ﷺ

اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ إِسْرَائِيْلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أَبِيْهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: خَرَجْنَا نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ. فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ. فَتَحَرَّجَ النَّاسُ أَنْ يَحْلِفُوْا. فَحَلَفْتُ أَنَا أَنَّهُ أَخِيْ. فَخَلَّى سَبِيْلَهُ. فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوْا أَنْ يَحْلِفُوْا وَحَلَفْتُ أَنَا أَنَّهُ أَخِيْ. فَقَالَ: ((**صَدَقْتَ. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ**)). [سنن ابي داود: ٣٢٥٦؛ مسند احمد: ٤/٧٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/٢٩٩، ٣٠٠ اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ انہیں ان کے ایک دشمن نے پکڑ لیا تو لوگوں نے قسم کھانے میں ہچکچاہٹ محسوس کی (کہ یہ وائل نہیں ہیں) میں نے حلف اٹھا کر کہہ دیا کہ وہ میرے بھائی ہیں، لہٰذا اس (دشمن) نے انہیں چھوڑ دیا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو میں نے آپ کو بتایا کہ ان حضرات نے تو قسم کھانے میں ہچکچاہٹ محسوس کی اور میں نے حلف اٹھا کر کہہ دیا کہ وہ میرے بھائی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا، کیونکہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہی ہوتا ہے۔''

٢١٢٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّمَا الْيَمِيْنُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ**)). [صحيح مسلم: ١٦٥٣ (٤٢٨٣)؛ سنن ابي داود: ٣٢٥٥؛ سنن الترمذي: ١٣٥٤۔]

(٢١٢٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم، قسم دلانے والے کی نیت پر ہوتی ہے۔''

٢١٢١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَمِيْنُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ**)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث سابق: ٢١٢٠۔]

(٢١٢١) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری قسم (اسی مفہوم کے مطابق) واقع ہو گی جس پر تمہارا ساتھی تمہیں سچا جانے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ.

باب: نذر ماننے کی ممانعت

٢١٢٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ. وَقَالَ: ((**إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ اللَّئِيْمِ**)).

(٢١٢٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نذر کے ذریعے سے بخیل کا (جمع شدہ) مال نکلوایا جاتا ہے۔''

[صحيح بخاري: ٦٦٠٨؛ صحيح مسلم: ١٦٣٩ (٤٢٣٩)]

٢١٢٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ النَّذْرَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ. وَلَكِنْ يَغْلِبُهُ الْقَدَرُ، مَا قُدِّرَ لَهُ. فَيُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُيَسَّرُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُيَسَّرُ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ. وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ))**. [صحيح بخاري: ٦٦٩٤؛ صحيح مسلم: ١٦٤٠ (٤٢٤١)؛ سنن الترمذي: ١٥٣٨؛ سنن النسائي: ٣٨٣٣ـ]

(٢١٢٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ نذر آدمی کو وہی کچھ دلا سکتی ہے جو اس کے مقدر میں ہو، البتہ تقدیر اس پر غالب آجاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے وہ ضرور ہوگا۔ نذر کے ذریعے سے بخیل (کے جمع شدہ مال میں) سے نکلوایا جاتا ہے۔ اس طرح اس پر ایک کام (صدقہ کرنا) آسان ہو جاتا ہے جو پہلے آسان نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔''

بَابُ النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ.

باب: گناہ کے امور میں نذر ماننے (کی ممانعت) کا بیان

٢١٢٤ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ. وَ] لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ))**. [صحيح مسلم: ١٦٤١ (٤٢٤٥، مطولا) سنن ابي داود: ٣٣١٦ـ]

(٢١٢٤) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گناہ کے کام میں کوئی نذر نہیں اور نہ اس چیز کی نذر ہے جس کا آدمی مالک نہیں۔''

٢١٢٥ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَبُو طَاهِرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ. وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٩١؛ سنن الترمذي: ١٥٢٤؛ سنن النسائي: ٣٨٦٥، ٣٨٦٩ـ]

(٢١٢٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گناہ کے کام میں کوئی نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔''

٢١٢٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ

(٢١٢٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانی، اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور جس

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ. وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ)). [صحيح بخاري: ٦٦٩٦؛ سنن ابي داود: ٣٢٨٩؛ سنن الترمذي: ١٥٢٦؛ سنن النسائي: ٣٨٣٧۔]

نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانی، اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔"

بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ.

باب: تعین کے بغیر نذر ماننے کا بیان

٢١٢٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)).

[**صحیح**، یہ حدیث شاہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے حدیث: ۲۱۲۸۔]

(۲۱۲۷) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی نے نذر مانی اور اس کی تعیین نہیں کی (تو اسے پورا نہ کرنے کی صورت میں) اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔"

٢١٢٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ)). [یہ حدیث حسن ہے شواہد کے لیے دیکھئے: سنن ابي داود: ٣٣٢٢، وسندہ حسن وغیرہ]

(۲۱۲۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی نے غیر معین نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ جس نے کوئی نذر مانی، لیکن اس (کو پورا کرنے) کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے اور جس نے کوئی نذر مانی، اسے پورا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے تو اسے نذر کو پورا کرنا چاہیے۔"

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ.

باب: نذر پوری کرنے کا بیان

٢١٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَمَا أَسْلَمْتُ. فَأَمَرَنِي أَنْ أُوفِيَ بِنَذْرِي. [**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۱۷۷۲۔]

(۲۱۲۹) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی، لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے وہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔

٢١٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(۲۱۳۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی

إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَنْبَأَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ بِبُوَانَةَ. فَقَالَ: ((فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١٢/ ٢٢، ٢٣ یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارے دل میں جاہلیت کی کوئی چیز (بات) تو نہیں؟'' اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرلو۔''

٢١٣١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمٍ الْيَسَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ رَدِيفَةٌ لَهُ. فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ بِبُوَانَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ بِهَا وَثَنٌ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)).

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[مسند احمد: ٦/ ٣٣٦، یزید بن مقسم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢١٣١) میمونہ بنت کردم یساریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی، جبکہ وہ سواری پر ان (والد محترم) کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہاں کوئی وثن (بت) ہے؟'' انہوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔'' یہ حدیث ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ.

باب: جو شخص فوت ہو جائے، جبکہ اس کے ذمے نذر ہو تو؟

٢١٣٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ. تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تَقْضِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اقْضِهِ عَنْهَا)).

[صحيح بخاري: ٢٧٦١؛ صحيح مسلم: ١٦٣٨ (٤٢٣٥)؛

(٢١٣٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ ان کی والدہ کے ذمے نذر تھی۔ وہ اسے پوری کیے بغیر فوت ہوگئی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے اس (والدہ) کی طرف سے پوری کرو۔''

سنن ابي داود: ٣٣٠٧؛ سنن الترمذي: ١٥٤٦؛ سنن النسائي: ٣٦٨٦۔]

٢١٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ. وَعَلَيْهَا نَذْرُ صِيَامٍ. فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِيَصُمْ عَنْهَا الْوَلِيُّ)). [یہ روایت ابن لہیعہ کے اختلاط وتدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۱۳۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور ان کے ذمے روزوں کی نذر تھی۔ وہ اپنی نذر پوری کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔''

بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا.

باب: جس شخص نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گا

٢١٣٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً، غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ وَأَنَّهُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: ((مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٢٩٣؛ سنن الترمذي: ١٥٤٤؛ سنن النسائي: ٣٨٤٦ عبیداللہ بن زحر ضعیف ہے۔]

(۲۱۳۴) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بہن نے ننگے پاؤں، ننگے سر اور پیدل سفر (کر کے حج) کرنے کی نذر مانی، انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے اور (سر پر) چادر لے اور (بطور کفارہ) تین روزے رکھ لے۔''

٢١٣٥۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ. فَقَالَ: ((مَا شَأْنُ هَذَا؟)) فَقَالَ ابْنَاهُ: نَذْرٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ، عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ)).

[صحيح مسلم: ١٦٤٣ (٤٢٤٨)۔]

(۲۱۳۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر ان کے درمیان چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا معاملہ کیا ہے؟'' اس کے بیٹوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے (پیدل جا کر حج کرنے کی) نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بزرگوار! سوار ہو جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہاری نذر سے مستغنی ہے۔''

بَابُ مَنْ خَلَطَ فِيْ نَذْرِهِ طَاعَةً بِمَعْصِيَةٍ.

٢١٣٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ. فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) قَالُوْا: نَذَرَ أَنْ يَصُومَ وَلَا يَسْتَظِلَّ إِلَى اللَّيْلِ. وَلَا يَتَكَلَّمَ. وَلَا يَزَالُ قَائِمًا. قَالَ: ((لِيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَجْلِسْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ)).

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ [شَنْبَةَ] الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ٦٧٠٤؛ سنن ابي داود: ٣٣٠٠ـ]

باب: جس شخص نے اپنی نذر میں نیکی اور گناہ دونوں کو ملا لیا، اس کا بیان

(۲۱۳۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا معاملہ ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے کہ یہ روزہ رکھے گا، رات تک سائے میں نہیں جائے گا، کسی سے بات نہیں کرے گا اور کھڑا رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ بات چیت کر لے، سائے میں آ جائے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کر لے۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے شیخ حسین بن محمد بن شنبہ واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ التِّجَارَاتِ
تجارت سے متعلق احکام ومسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمَكَاسِبِ.

٢١٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ. وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ**)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٤٥٦، ٤٤٥٧؛ مسند احمد: ٦/ ٤٢؛ ابن حبان: ٤٢٦١ـ]

باب: روزی کمانے کی ترغیب کا بیان

(٢١٣٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا عمدہ ترین کھانا وہ ہے جو اس کی کمائی سے حاصل ہو، اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔''

٢١٣٨ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ [الزُّبَيْدِيِّ]، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ. وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَادِمِهِ، فَهُوَ صَدَقَةٌ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١٣١، ١٣٢ـ]

(٢١٣٨) مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بڑھ کر زیادہ عمدہ روزی نہیں کماتا۔ اور آدمی اپنی ذات پر، بیوی بچوں پر اور اپنے خادم پر جو بھی خرچ کرے، وہ صدقہ ہے۔''

٢١٣٩ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ، مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني:

(٢١٣٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امانت دار اور سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔''

٣/ ٧؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٦ کلثوم بن جوشن ضعیف راوی ہے۔]

٢١٤٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَالَّذِي يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ**)). [صحيح بخاري: ٥٣٥٣؛ صحيح مسلم: ٢٩٨٢ (٧٤٦٨)؛ سنن الترمذي: ١٩٦٩۔]

(٢١٤٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مساکین (کی کفالت) کے لیے کوشش کرنے والا، اس آدمی کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے، اور اس آدمی کی طرح ہے جو رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔''

٢١٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ. فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا: نَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ. فَقَالَ: ((**أَجَلْ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ**)) ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى. فَقَالَ: ((**لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى. وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٣٧٢، ٣٨١؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣]

(٢١٤١) معاذ بن عبداللہ بن خُبیب اپنے والد سے اور وہ اپنے چچا (عبید رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہم ایک محفل میں حاضر تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ کے سر مبارک پر پانی کا اثر تھا (یعنی آپ اسی وقت غسل کر کے آئے تھے) ہم میں سے کسی نے آپ سے عرض کیا: آج ہم آپ کو (زیادہ) خوش دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ کا شکر ہے۔'' اس کے بعد لوگ خوش حالی کی باتیں کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''متقی آدمی کے لیے تونگری میں کوئی حرج نہیں، اور متقی کے لیے صحت، تونگری سے زیادہ بہتر ہے اور طبیعت کا خوش ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔''

بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ.

باب: حصولِ رزق میں میانہ روی کا بیان

٢١٤٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ**)). [**صحيح**، السنة لا بن ابي عاصم: ٤١٨]

(٢١٤٢) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کے حصول کے لیے اچھا طریقہ اختیار کرو۔ بے شک ہر انسان کو جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا جاتا ہے۔''

٢١٤٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِهْرَامٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ، زَوْجُ بِنْتِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَعْظَمُ النَّاسِ هَمًّا، الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَهُمُّ بِأَمْرِ دُنْيَاهُ وَأَمْرِ آخِرَتِهِ**)).
قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ. [**ضعيف**، الضعيفة للالباني: ٨٩٧ يزيد الرقاشي ضعیف ہے۔]

(٢١٤٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ رنج وغم اس مومن کو ہوتا ہے جسے دنیوی معاملات کی بھی فکر ہوتی ہے اور آخرت کی بھی۔''
ابوعبداللہ (امام ابن ماجہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت میں اسماعیل بن بہرام منفرد ہے۔

٢١٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ. فَإِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ. خُذُوا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حَرُمَ**)). [**صحيح**، السنة لابن ابي عاصم: ٤٢٠؛ ابن حبان (موارد): ١٠٨٥، ١٨٠٤]

(٢١٤٤) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور مال ودولت کے حصول کے لیے اچھا طریقہ اختیار کرو۔ بلاشبہ کسی آدمی کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا رزق پورا حاصل نہ کرلے، اگرچہ اس کے حصول میں کچھ تاخیر ہوجائے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور حصولِ دولت کے لیے اچھا طریقہ (میانہ روی) اختیار کرو۔ جو چیز (تمہارے لیے شرعی طور پر) حلال ہو، اسے لے لو اور جو چیز حرام ہو، اسے چھوڑ دو۔''

بَابُ التَّوَقِّي فِي التِّجَارَةِ.

باب: تجارت میں احتیاط کا بیان

٢١٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ: كُنَّا نُسَمَّى، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، السَّمَاسِرَةَ. فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ. فَقَالَ: ((**يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ. فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ**)).
[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٢٦؛ سنن الترمذي: ١٢٠٨؛ سنن النسائي: ٣٨٢٩۔]

(٢١٤٥) قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم عہد رسالت میں دلالی کیا کرتے اور ہمیں دلال کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں اس سے بہتر نام سے نوازتے ہوئے ہم سے فرمایا: ''اے تاجروں کی جماعت! خرید وفروخت کے وقت قسمیں کھائی جاتی ہیں اور لغو باتیں بھی ہوجاتی ہیں، لہٰذا تم اس کے ساتھ کچھ صدقہ بھی کرتے رہا کرو۔''

٢١٤٦۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

(٢١٤٦) رفاعہ رضی اللہ عنہ بن رافع بن مالک کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں باہر گئے۔ ہم نے دیکھا کہ لوگ صبح

عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ بُكْرَةً. فَنَادَاهُمْ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ)) فَلَمَّا رَفَعُوا أَبْصَارَهُمْ، وَمَدُّوا أَعْنَاقَهُمْ. قَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا. إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ)). [سنن الترمذي: ١٢١٠؛ سنن الدارمي: ٢٥٤١؛ ابن حبان: ٤٩١٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٦ اس حدیث کی سند حسن ہے، اسے ضعیف کہنا درست نہیں ہے۔]

سویرے خرید وفروخت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے تاجروں کی جماعت!'' جب لوگوں نے اپنی نظریں آپ کی طرف کیں اور گردنیں اٹھا کر آپ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر اور گناہ گار کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، نیکی کی اور سچ بولا۔''

بَابٌ: إِذَا قُسِمَ لِلرَّجُلِ رِزْقٌ مِنْ وَجْهٍ فَلْيَلْزَمْهُ.

باب: جب آدمی کے لیے کوئی روزی کا ذریعہ میسر آ جائے تو اسے اختیار کیے رکھے

٢١٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنَا فَرْوَةُ أَبُو يُونُسَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ مِنْ شَيْءٍ، فَلْيَلْزَمْهُ)). [ضعيف، ہلال مستور ہے۔]

(۲۱۴۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو کسی ذریعے سے کچھ (روزگار) ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس ذریعے کو اختیار کیے رکھے۔''

٢١٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ. فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ. فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ. مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَبَّبَ اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ، فَلَا يَدَعْهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ، أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ)). [ضعيف، مسند احمد: ٦/ ٢٤ زبیر بن عبید مجہول ہے۔]

(۲۱۴۸) نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں شام اور مصر کی طرف سامانِ تجارت بھیجا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے اپنا تجارتی سامان عراق کی طرف روانہ کیا۔ میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا تو میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں سرزمین شام کی طرف تجارتی سامان بھیجا کرتا تھا۔ اس دفعہ میں نے عراق کی طرف بھجوایا ہے تو انہوں نے فرمایا: ایسے نہ کیا کرو۔ تمہاری تجارت کے پہلے مقام کو کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کسی جانب سے روزی کا سبب پیدا کر دے تو وہ اسے اس وقت تک ترک نہ کرے جب تک اس میں کوئی تغیر یا خرابی پیدا نہ ہو جائے۔''

بَابُ الصِّنَاعَاتِ.

باب: مختلف پیشوں کا بیان

٢١٤٩ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، سَعِيدِ بْنِ أَبِي أُحَيْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَاعِيَ غَنَمٍ)) قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((وَأَنَا. كُنْتُ أَرْعَاهَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْقَرَارِيطِ)). قَالَ سُوَيْدٌ: يَعْنِي كُلَّ شَاةٍ بِقِيرَاطٍ.

[صحيح بخاري: ٢٢٦٢-]

(٢١٤٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث کیا، اس نے بکریاں (ضرور) چرائیں۔“ صحابہ کرام نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: ”اور میں نے بھی، میں چند قیراطوں کے عوض میں مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔“

سوید بن سعید نے فرمایا: یعنی آپ فی بکری ایک قیراط اجرت لیتے تھے۔

٢١٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، وَالْحَجَّاجُ، وَالْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا)). [صحيح مسلم: ٢٣٧٩ (٦١٦٢)]

(٢١٥٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔“

٢١٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَصْحَابَ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ)).

[صحيح بخاري: ٧٥٥٧-]

(٢١٥١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تصاویر بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ بنایا ہے اب اسے زندہ بھی کرو۔“

٢١٥٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْذَبُ النَّاسِ الصَّبَّاغُونَ وَالصَّوَّاغُونَ)). [**موضوع**، مسند الطيالسي: ١/ ٢٦٢؛ مسند احمد: ٢/ ٢٩٢؛ الضعيفة: ١٤٤، فرقد بن يعقوب السبخی ضعیف راوی ہے۔]

(٢١٥٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رنگ ریز (کپڑا رنگنے والے) اور صرّاف (زرگر) سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں۔“

بَابُ الْحُكْرَةِ وَالْجَلْبِ.

باب: ذخیرہ اندوزی اور بازار میں مال لا

کر فروخت کرنے کا بیان

٢١٥٣ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ**)).

[**ضعيف**، مسند عبد بن حميد: ٣٣؛ سنن الدارمي: ٢٥٤٧ علی بن زید بن جدعان اور علی بن سالم دونوں ضعیف ہیں۔]

(٢١٥٣) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بازار میں مال لا کر فروخت کرنے والے کو رزق عطا کیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔“

٢١٥٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ**)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٢٦٧؛ ابن حبان: ٤٩٣٦۔]

(٢١٥٤) معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف گناہ گار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔“

٢١٥٥ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى الْمَكِّيُّ، عَنْ فَرُّوخَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ**)). [مسند احمد: ١/ ٢١؛ مسند الطيالسي: ٥٥ اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

(٢١٥٥) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو آدمی مسلمانوں کے کھانے پینے کی چیز ذخیرہ اندوزی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جذام (کوڑھ) اور فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا۔“

بَابُ أَجْرِ الرَّاقِي.

باب: دم کی اجرت لینے کا بیان

٢١٥٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا فِي سَرِيَّةٍ. فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ. فَسَأَلْنَاهُمْ أَنْ يَقْرُونَا. فَأَبَوْا. فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ

(٢١٥٦) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی مہم کے سلسلے میں ہم تیس گھڑ سواروں کو بھیجا۔ (دورانِ سفر میں) ہم ایک قوم کے ہاں رکے، ہم نے ان سے کہا: ہماری ضیافت کرو مگر انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ پھر (یوں ہوا کہ) ان کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا۔ وہ لوگ ہمارے

فَأَتَوْنَا فَقَالُوْا: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. أَنَا. وَلٰكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا. قَالُوْا: فَإِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً. فَقَبِلْنَاهَا. فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ [الفاتحة] سَبْعَ مَرَّاتٍ. فَبَرِئَ وَقَبَضْتُ الْغَنَمَ. فَعَرَضَ فِيْ أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ. فَقُلْنَا: لَا تَعْجَلُوْا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ. فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ صَنَعْتُ. فَقَالَ: ((أَوَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْتَسِمُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا)).

حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَالصَّوَابُ هُوَ أَبُو الْمُتَوَكِّلِ.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ٢٠٦٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٢٧، نیز دیکھیے: صحيح بخاري: ٢٢٧٦؛ صحيح مسلم: ٢٢٠١ (٥٧٣٣)؛ سنن ابي داود: ٣٩٠٠۔]

پاس آئے اور کہا: کیا تم میں سے کوئی آدمی بچھو کاٹے کا دم کر سکتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، میں یہ کام کر سکتا ہوں، مگر جب تک تم ہمیں بکریاں نہ دو گے میں دم نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے ان کی یہ پیش کش قبول کر لی، چنانچہ میں نے اس مریض پر سات بار الحمد یعنی سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا اور میں نے بکریاں وصول کر لیں۔ بعد ازاں ہمارے دلوں میں خیال گزرا (کہ بکریاں لینا درست ہے یا نہیں؟) پھر ہم نے آپس میں کہا کہ جلدی نہ کرو تا آنکہ ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائیں۔ جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو میں نے جو کام کیا تھا، آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ یہ (سورت) دم ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

یہ حدیث مزید دو سندوں سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔ ابو عبداللہ (امام ابن ماجہ) نے فرمایا: (ابن متوکل کی بجائے) ابو متوکل درست ہے۔

بَابُ الْأَجْرِ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ.

باب: تعلیم قرآن کی اجرت وصول کرنے کا بیان

٢١٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَةَ. فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا. فَقُلْتُ: لَيْسَتْ بِمَالٍ. وَأَرْمِي [عَنْهَا] فِيْ

(٢١٥٧) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند آدمیوں کو قرآن مجید اور لکھنا پڑھنا سکھایا۔ ان میں سے ایک آدمی نے مجھے ایک کمان تحفے میں دی۔ میں نے سوچا کہ یہ کوئی مال نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اس سے تیر اندازی کروں گا۔ بعد ازاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ

سَبِيلِ اللّٰهِ. فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، عَنْهَا. فَقَالَ: ((إِنْ سَرَّكَ أَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا)).

[صحيح، سنن ابي داود: ٣٤١٦؛ مسند احمد: ٥/ ٣١٥۔]

نے فرمایا: ''اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ اس کے ذریعے سے تمہیں جہنم کی آگ کا طوق پہنایا جائے تو اسے قبول کرلو۔''

٢١٥٨۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلْمٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: عَلَّمْتُ رَجُلًا الْقُرْآنَ. فَأَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: ((إِنْ أَخَذْتَهَا أَخَذْتَ قَوْسًا مِنْ نَارٍ)) فَرَدَدْتُهَا.

[السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٢٥، ١٢٦ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عطیہ کا سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔]

(٢١٥٨) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن مجید (پڑھنا) سکھایا تو اس نے مجھے ایک کمان تحفے کے طور پر دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم نے اسے لے لیا تو (گویا) تم نے آگ کی کمان لے لی۔'' چنانچہ میں نے اسے واپس کر دیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ

باب: کتے کی قیمت، طوائف کی اجرت، نجومیوں کے نذرانے اور نر سانڈ چھوڑنے کا کرایہ، ان سب سے ممانعت کا بیان

٢١٥٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [صحيح بخاري: ٥٣٤٦؛ صحيح مسلم: ١٥٦٧ (٤٠٠٩)؛ سنن ابي داود: ٣٤٢٨؛ سنن الترمذي: ١١٣٣؛ سنن النسائي: ٤٢٩٧۔]

(٢١٥٩) ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، طوائف کی اجرت، نجومی (کاہن) کے نذرانے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٦٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ.

(٢١٦٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت اور سانڈ چھوڑنے کے کرائے سے منع فرمایا ہے۔

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٢٧٩؛ سنن النسائي: ٤٦٧٩؛ سنن الدارمي: ٢٦٢٦-]

٢١٦١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ [بْنُ مُسْلِمَةَ]: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٤٣٠٠؛ مسند احمد: ٢/ ٣١٧، نیز دیکھئے صحیح مسلم: ١٥٦٩ (٤٠١٥)]

(۲۱۶۱) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ.

باب: سینگی لگانے والے کی اجرت کا بیان

٢١٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.
تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَحْدَهُ قَالَهُ ابْنُ مَاجَةَ.

[صحيح بخاري: ٢٢٧٨؛ صحيح مسلم: ١٢٠٢ (٥٧٤٩)؛ سنن ابي داود: ١٨٣٥؛ سنن الترمذي: ٨٣٩؛ سنن النسائي: ٢٨٤٨، ٢٨٤٩-]

(۲۱۶۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت ادا فرمائی۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس حدیث کی روایت میں محمد بن ابی عمر العدنی منفرد ہیں۔

٢١٦٣-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُوْ حَفْصٍ الصَّيْرَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ . قَالَا: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي جَمِيْلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ . [**صحيح بما قبله**، شمائل ترمذي: ٣٦١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٣٣٨؛ مسند احمد (زوائد) ١/ ١٣٤-]

(۲۱۶۳) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور مجھے حکم دیا تو میں نے سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

٢١٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ. [**صحيح**، شرح معانى الآثار

(۲۱۶۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔

للطحاوي: ٤/ ١٣٠؛ مسند ابي يعلى: ٢٨٣٥۔]

٢١٦٥۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم: ١٥٦٨ (٤٠١١، ٤٠١٢)؛ سنن النسائي: ٤٦٧٧ وغیرہ۔]

(٢١٦٥) ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

٢١٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ [ابْنُ سَوَّارٍ، عَنِ] ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. فَنَهَاهُ عَنْهُ. فَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَةَ. فَقَالَ: ((**اعْلِفْهُ نَوَاضِحَكَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٢٢؛ سنن الترمذي: ١٢٧٧؛ مسند احمد: ٥/ ٤٣٥۔]

(٢١٦٦) حرام بن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سینگی لگانے والے کی کمائی سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان کو اس سے منع فرما دیا۔ حرام رضی اللہ عنہ کے والد نے اپنی مجبوری (ضرورت) کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس (کمائی) سے اپنے اونٹوں کو چارہ کھلا دیا کرو۔''

بَابُ مَا لَا يَحِلُّ بَيْعُهُ.

باب: جن چیزوں کی فروخت جائز نہیں، ان کا بیان

٢١٦٧۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: ((**إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ**)) فَقِيلَ لَهُ، عِنْدَ ذَلِكَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ، فَإِنَّهُ يُدْهَنُ بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ قَالَ: ((**لَا. هُنَّ حَرَامٌ**)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ. إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ**)). [صحيح بخاري: ٤٢٩٦؛

(٢١٦٧) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔'' آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! مردہ جانوروں کی چربی سے کشتیوں کو چکنا کیا جاتا ہے، جانوروں کے چمڑوں کو نرم کیا جاتا ہے اور لوگ (اسے چراغوں میں جلا کر) اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، وہ سب حرام ہیں۔'' پھر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے، اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

صحيح مسلم: ١٥٨١ (٤٠٤٨)؛ سنن ابي داود: ٣٤٨٦؛ سنن الترمذي: ١٢٩٧؛ سنن النسائي: ٤٢٦١۔]

٢١٦٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ا لْإِفْرِيْقِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ وَعَنْ شِرَائِهِنَّ وَعَنْ كَسْبِهِنَّ وَعَنْ أَكْلِ أَثْمَانِهِنَّ. [سنن الترمذي: ١٢٨٢؛ مسند احمد: ٥/ ٢٥٢ اس روایت کی سند ضعیف معضل ہے اور علی بن یزید متروک ہے۔]

(۲۱۶۸) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت، ان کی کمائی اور ان کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ.

باب: منابذہ اور ملامسہ کی ممانعت کا بیان

٢١٦٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۱۲۴۸۔]

(۲۱۶۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ دونوں قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢١٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

(۲۱۷۰) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ کی صورت میں خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔

زَادَ سَهْلٌ: قَالَ سُفْيَانُ: الْمُلَامَسَةُ أَنْ يَلْمِسَ الرَّجُلُ بِيَدِهِ الشَّيْءَ وَلَا يَرَاهُ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُوْلَ: أَلْقِ إِلَيَّ مَا مَعَكَ، وَأُلْقِي إِلَيْكَ مَا مَعِي. [صحيح بخاري: ٦٢٨٤؛ سنن ابي داود: ٣٣٧٧؛ سنن النسائي: ٤٥١٧۔]

راویٔ حدیث سہل نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ سفیان رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: ملامسہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے چیز کو چھوئے اور دیکھے نہ۔ اور منابذہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی کہے: تم اپنی چیز میری طرف پھینک دو اور میں اپنی چیز تیری طرف پھینک دیتا ہوں۔

بَاب: لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِهِ.

باب: کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اس کے سودے پر سودا کرے

٢١٧١ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)). [صحيح بخاري: ٢١٣٩؛ صحيح مسلم: ١٤١٢ (٣٤٥٤)؛ سنن ابي داود: ٣٤٣٦؛ سنن الترمذي: ١٢٩٢؛ سنن النسائي: ٤٥٠٧-]

(٢١٧١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔''

٢١٧٢ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ)). [صحیح، دیکھئے حدیث سابق: ١٨٦٧، نیز ٢١٧٤، ٢١٧٥-]

(٢١٧٢) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ.

باب: قیمت بڑھانے، جبکہ خریدنے کا ارادہ نہ ہو، اس کی ممانعت کا بیان

٢١٧٣ - قَرَأْتُ عَلَى مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيِّ، عَنْ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو حُذَافَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ. [صحيح بخاري: ٢١٤٢؛ صحيح مسلم: ١٥١٦ (٣٨١٨)؛ سنن النسائي: ٤٥٠٩-]

(٢١٧٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجش یعنی بڑھ چڑھ کر قیمت لگانے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٧٤ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنَاجَشُوا)). [صحيح بخاري: ٢١٤٠، ٢١٤٨؛ صحيح مسلم: ١٤١٣ (٣٤٥٨)؛ سنن ابي داود: ٢٠٨٠، ٣٤٣٨؛ سنن الترمذي: ١١٣٤، ١١٩٠-]

(٢١٧٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نجش مت کرو، یعنی بولی مت بڑھاؤ۔''

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

باب: اس امر کا بیان کہ شہری کسی دیہاتی

کے لیے بیع نہ کرے

٢١٧٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ**)). [صحيح مسلم: ١٥٢٠ (٣٨٢٤) نیز دیکھیے حدیث سابق:٢١٧٤۔]

(٢١٧٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہری، کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔''

٢١٧٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ. دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ**)). [صحيح مسلم: ١٥٢٢ (٣٨٢٦)؛ سنن ابي داود: ٣٤٤٢؛ سنن الترمذي: ١٢٢٣۔]

(٢١٧٦) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شہری، کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ لوگوں کو (آزاد) چھوڑ دو، تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے سے رزق دے۔''

٢١٧٧ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(٢١٧٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ شہری، کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے۔

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [صحيح بخاري: ٢١٥٨؛ صحيح مسلم: ١٥٢١ (٣٨٢٥)؛ سنن ابي داود: ٣٤٣٩؛ سنن النسائي: ٤٥٠٤۔]

طاوس کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے کہ شہری، کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ انہوں نے فرمایا: یعنی اس کے لیے دلال نہ بنے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ.

باب: باہر سے جو لوگ سامان لا رہے ہوں، انہیں (بازار پہنچنے سے پہلے) جا کر ملنا ممنوع ہے

٢١٧٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَلَقَّوُا الْأَجْلَابَ. فَمَنْ تَلَقَّى**

(٢١٧٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باہر سے جو لوگ سامان لا رہے ہوں، انہیں جا کر نہ ملو۔ جو شخص کسی سامان والے سے ملا، پھر اس سے خرید لیا تو سامان والے (تاجر) کو اختیار ہوگا کہ جب وہ بازار میں آئے (تو سودا

مِنهُ شَيْئًا فَاشْتَرَى، فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ. إِذَا أَتَى السُّوقَ)).
[صحيح مسلم: ١٥١٩ (٣٨٢٢، ٣٨٢٣)؛ سنن النسائي: ٤٥٠٥۔]

قائم رکھے یا ختم کردے)۔''

٢١٧٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ. [صحيح مسلم: ١٥١٧ (٣٨١٩)؛ سنن النسائي: ٤٥٠٣۔]

(۲۱۷۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باہر سے سامان لے کر آنے والوں سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٨٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.
[صحيح بخاري: ٢١٤٩؛ صحيح مسلم: ١٥١٨ (٣٨٢١)؛ سنن الترمذي: ١٢٢٠۔]

(۲۱۸۰) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باہر (دیہات) سے سامان لے کر آنے والوں سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا.

باب: خریدنے والے اور بیچنے والے جب تک جدا نہیں ہو جاتے، انہیں سودا (ختم کرنے میں) اختیار ہے

٢١٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا وَكَانَا جَمِيعًا. أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)).

(۲۱۸۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو آدمی کسی چیز کی بیع کریں تو جب تک وہ دونوں اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں تب تک دونوں کو بیع کے فسخ کرنے کا اختیار ہے، یا ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو اختیار دے دے۔ اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دے دیا، پھر اسی شرط پر انہوں نے بیع کو اختیار کیا تو بیع واجب ہو گئی، اور اگر خرید و فروخت کرنے کے

[صحيح بخاري: ٢١١٢؛ صحيح مسلم: ١٥٣١ (٣٨٥٥)؛ سنن النسائي: ٤٤٧٠-]

بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بھی بیع کو ختم نہ کیا تو بھی بیع واجب ہو گئی۔"

٢١٨٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)).

[صحيح، سنن ابي داود: ٣٤٥٧؛ مسند احمد: ٤/ ٤٢٥-]

(٢١٨٢) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیع کرنے والے (بائع اور مشتری) دونوں کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے، جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں۔"

٢١٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)). [صحيح بما قبله، سنن النسائي: ٤٤٨٦، ٤٤٨٧؛ مسند احمد: ٥/ ١٢، ١٧-]

(٢١٨٣) سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بائع اور مشتری دونوں کو بیع فسخ کرنے کا حق حاصل ہے، جب تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔"

بَابُ بَيْعِ الْخِيَارِ.

باب: اختیار کی بیع کا بیان

٢١٨٤- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيَّانِ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَعْرَابِ حِمْلَ خَبَطٍ. فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اخْتَرْ)) فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: عَمْرَكَ اللَّهُ بَيِّعًا.

[سنن الترمذي: ١٢٤٩، یہ روایت ابو زبیر کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢١٨٤) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی سے درختوں کے پتوں کی ایک گٹھڑی خریدی۔ جب بیع طے پا چکی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تجھے اختیار ہے۔" (چاہے بیع قائم رکھ یا فسخ کر دے) تو اعرابی نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ جیسے سودا کرنے والے کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

٢١٨٥- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ الْمَدِينِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ)). [صحيح، السنن الكبرىٰ

(٢١٨٥) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہی ہوتی ہے۔"

للبيهقي: ٦/ ١٧؛ ابن حبان: ٤٩٦٧-]

بَاب: اَلْبَيِّعَانِ يَخْتَلِفَانِ.

٢١٨٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ بَاعَ مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ. فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا. وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشْرَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: هَاتِهِ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ. أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ**)) قَالَ: فَإِنِّي أَرَى أَنْ أَرُدَّ الْبَيْعَ. فَرَدَّهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥١٢؛ سنن الدارمي: ٢٥٥٢، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی عمر بن قیس نے متابعت کررکھی ہے۔ دیکھئے سنن الدارقطني: ٣/ ٤١٢، ح: ٢٨٦٠؛ مسند البزار وغیرہ۔]

باب: بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

(٢١٨٦) قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرکاری غلاموں میں سے ایک غلام اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کیا۔ بعد میں ان کے مابین اختلاف واقع ہوگیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وہ غلام آپ کو بیس ہزار میں دیا تھا، اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ سے وہ دس ہزار میں خریدا تھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث سناؤں؟ اشعث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرور سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جب بائع اور مشتری کے مابین اختلاف واقع ہوجائے اور ان کے پاس کوئی گواہ بھی نہ ہو اور فروخت کردہ چیز اصل حالت میں موجود ہو تو بائع کا قول ہی معتبر ہوگا۔ یا پھر دونوں بیع کو ختم کر دیں۔'' یہ حدیث سن کر اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں یہ بیع ختم کردوں۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیع کو ختم کردیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

٢١٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ. قَالَ: سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ مَاهَكَ يُحَدِّثُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي. أَفَأَبِيعُهُ؟ قَالَ: ((**لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ**)).

باب: جو چیز پاس نہ ہو اس کی فروخت منع ہے اور جس چیز کا ضامن نہ ہو، اس سے نفع لینا بھی درست نہیں

(٢١٨٧) حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی مجھ سے کوئی ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو (فی الحال) میرے پاس نہیں۔ کیا میں وہ چیز اس کے ہاتھ فروخت کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز تمہارے پاس موجود نہیں، اس کی بیع نہ کرو۔''

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٠٣؛ سنن الترمذي: ١٢٣٢؛ سنن النسائي: ٤٦١٧۔]

٢١٨٨۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا يَحِلُّ بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ**)).

[**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٠٤؛ سنن الترمذي: ١٢٣٤۔]

(٢١٨٨) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چیز تمہارے پاس موجود نہ ہو، اسے بیچنا جائز نہیں اور جس چیز کی ذمہ داری قبول نہیں کی گئی، اس پر نفع لینا بھی درست نہیں۔“

٢١٨٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ، نَهَاهُ عَنْ شِفِّ مَا لَمْ يُضْمَنْ. [یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے ضعف اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عطاء نے سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔]

(٢١٨٩) عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں مکہ کی طرف (عامل بنا کر) بھیجا تو انہیں اس چیز کا نفع لینے سے منع فرمایا جس کی ذمے داری قبول نہ کی گئی ہو۔

بَاب: إِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ.

باب: جب دو حقدار بیع کریں تو پہلے کی بیع درست قرار پائے گی

٢١٩٠۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَوْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا**)). [سنن ابي داود: ٢٠٨٨؛ سنن الترمذي: ١١١٠ یہ شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٢١٩٠) عقبہ بن عامر یا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے (ایک چیز کا) سودا دو آدمیوں سے طے کیا تو (وہ چیز) ان دونوں میں سے پہلے کی ہو گی۔“

٢١٩١۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَهُوَ**

(٢١٩١) سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو حقدار آدمی ایک ہی چیز کی بیع کریں تو اس بیع کا اعتبار ہے جس نے پہلے بیع کی۔“

لِلْأَوَّلِ)). [یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۱۹۰۔]

بَابُ بَيْعِ الْعُرْبَانِ.

باب: بیعانہ کے ساتھ بیع کرنے کا بیان

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ.

[سنن ابي داود: ۳۵۰۲؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۵/ ۳۴۳

یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ امام مالک، ابن لہیعہ سے بیان کررہے ہیں اور انہوں نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے، نیز اس کی متابعت بھی موجود ہے۔]

(۲۱۹۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَبُو مُحَمَّدٍ، كَاتِبُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ.

(۲۱۹۳) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْعُرْبَانُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ دَابَّةً بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَيُعْطِيَهُ دِينَارَيْنِ عُرْبُونًا. فَيَقُولُ: إِنْ لَمْ أَشْتَرِ الدَّابَّةَ، فَالدِّينَارَانِ لَكَ.

وَقِيلَ: يَعْنِي، وَاللَّهُ أَعْلَمُ: أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ. فَيَدْفَعَ إِلَى الْبَائِعِ دِرْهَمًا أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ. وَيَقُولَ: إِنْ أَخَذْتُهُ، وَإِلَّا فَالدِّرْهَمُ لَكَ. [یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۱۹۲۔]

ابوعبداللہ (امام ابن ماجہ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عربان (کی مثال) یہ ہے کہ آدمی سو دینار میں ایک جانور خریدے اور وہ بائع کو دو دینار بیعانہ دے دے کہ اگر میں نے جانور نہ خریدا تو یہ دو دینار تمہارے ہوں گے۔ بیعانہ کی وضاحت میں یوں بھی کہا گیا ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز خرید لے، پھر وہ فروخت کنندہ کو ایک درہم یا اس سے کم وبیش کی ادائیگی کر دے اور کہے: اگر میں نے (بقیہ قیمت ادا کر کے) یہ چیز لے لی اور بیع کو فسخ نہ کیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ درہم تمہارا ہوگا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَبَيْعِ الْغَرَرِ.

باب: اس امر کا بیان کہ کنکری پھینک کر بیع کرنا اور دھوکے کی بیع ممنوع ہے

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

(۲۱۹۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع اور کنکری والی بیع سے منع فرمایا ہے۔

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ.

[صحيح مسلم: ١٥١٣ (٣٨٠٨)؛ سنن ابي داود: ٣٣٧٥؛ سنن الترمذي: ١٢٣٠؛ سنن النسائي: ٤٥٢٢۔]

٢١٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ابْنُ عُتْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

[**صحيح بما قبله**، مسند احمد: ١/ ٣٠٢؛ سنن الدارقطني: ٣/ ١٥۔]

(٢١٩٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ وَضُرُوعِهَا وَضَرْبَةِ الْغَائِصِ.

باب: مادہ جانور کے پیٹ والے بچے، اس کے تھنوں میں موجود دودھ اور غوطہ خور کے غوطے سے ملنے والی چیز خریدنے کی ممانعت کا بیان

٢١٩٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ، وَعَمَّا فِي ضُرُوعِهَا. إِلَّا بِكَيْلٍ. وَعَنْ شِرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ، وَعَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ، وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تُقْبَضَ. وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٥٦٣؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢ محمد بن ابراہیم الباہلی مجہول ہے۔]

(٢١٩٦) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مادہ جانور کے پیٹ والے بچے کو خریدنے سے منع فرمایا ہے حتی کہ وہ اسے جنم دے دے، اور آپ نے جانور کے تھنوں میں موجود دودھ کو ماپے بغیر خریدنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے مفرور غلام کو خریدنے، غنیمت کی چیزیں قبل از تقسیم خریدنے، صدقات کو مستحقین کے قبضے میں آنے سے پہلے خریدنے اور غوطہ خور کے غوطے سے ملنے والی چیز کو خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٩٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(٢١٩٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حاملہ (جانور) کا حمل بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى، عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

[**صحيح**، سنن النسائي: ٤٦٢٧؛ مسند احمد: ٢/ ١٠۔]

بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ.

٢١٩٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ. فَقَالَ: ((**لَكَ فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟**)) قَالَ: بَلَى. حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ. وَقَدَحٌ نَشْرَبُ فِيهِ الْمَاءَ. قَالَ: ((**ائْتِنِي بِهِمَا**)) قَالَ، فَأَتَاهُ بِهِمَا. فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ: ((**مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ؟**)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ. قَالَ: ((**مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟**)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ. فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ، فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ، وَقَالَ: ((**اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ. وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا، فَأْتِنِي بِهِ**)) فَفَعَلَ. فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَشَدَّ فِيهِ عُودًا بِيَدِهِ وَقَالَ: ((**اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَلَا أَرَاكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا**)) فَجَعَلَ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ. فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ. فَقَالَ: ((**اشْتَرِ بِبَعْضِهَا طَعَامًا وَبِبَعْضِهَا ثَوْبًا**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ وَالْمَسْأَلَةُ نُكْتَةٌ فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ دَمٍ مُوجِعٍ**)).

[سنن ابي داود: ١٦٤١؛ سنن الترمذي: ١٢١٨ اس حدیث کی سند حسن ہے، کیونکہ ابوبکر الحنفی حسن الحدیث ہیں۔]

باب: بولی والی بیع کا بیان

(٢١٩٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعاون کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، ایک ٹاٹ (کمبل) ہے جسے ہم آدھا نیچے بچھا لیتے اور آدھا اوپر اوڑھ لیتے ہیں، اور ایک پیالہ ہے جس سے ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ وہ دونوں چیزیں لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ مبارک میں پکڑ لیں، پھر فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں کون خریدتا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے دو یا تین بار فرمایا: ''کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا: میں یہ دونوں چیزیں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ نے وہ دونوں چیزیں اسے دے کر اس سے دو درہم وصول کر لیے۔ آپ نے وہ دونوں درہم اس انصاری کو دے کر فرمایا: ''ایک درہم کا کھانا لے کر اپنے اہلِ خانہ کو دے دو اور دوسرے درہم سے کلہاڑا خرید کر میرے پاس لے آؤ۔'' چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ کلہاڑا لے کر اپنے دست مبارک سے اس میں دستہ نصب کر دیا اور فرمایا: ''جاؤ اور لکڑیاں کاٹ لاؤ اور انہیں بیچو، پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں۔'' وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر فروخت کرنے لگا (پندرہ دن کے بعد) وہ آیا تو اس کے پاس دس درہم جمع ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان میں سے کچھ کھانا اور کچھ کا کپڑا خرید لو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''یہ (محنت مزدوری) تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن

آؤ تو مانگنے کی وجہ سے تمہارا چہرہ داغ دار ہو۔ مانگنا صرف ان (تین) صورتوں میں جائز ہے: جسے افلاس نے خاک نشیں کر دیا ہو، یا جو آدمی بہت زیادہ مقروض ہو یا جس سے قتل سرزد ہو گیا ہو اور اس کے لیے دیت کی ادائیگی ناممکن ہو۔''

بَابُ الْإِقَالَةِ.

باب: بائع کا مشتری سے فروخت کردہ چیز واپس لینے کا بیان

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْخَطَّابِ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). [سنن ابي داود: ٣٤٦٠ یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۱۹۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنی فروخت کردہ چیز (مشتری کی خواہش پر اس سے) واپس لے لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔''

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُسَعِّرَ.

باب: اس امر کا بیان کہ (سرکاری طور پر) نرخ مقرر کرنا

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٌ وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ غَلَا السِّعْرُ، فَسَعِّرْ لَنَا. فَقَالَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ. إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٥١؛ سنن الترمذي: ١٣١٤؛ مسند احمد: ٣/ ١٥٦؛ ابن حبان: ٤٩٣٥۔]

(۲۲۰۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عہد رسالت میں (ایک مرتبہ اشیاء کے) نرخ چڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! چیزوں کے نرخ بہت زیادہ ہو گئے ہیں، آپ ان کے نرخ (بھاؤ) متعین فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ ہی قیمتوں کا معاملہ کرنے والا، اشیاء کی تنگی و فراخی کرنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جب میں اپنے رب سے ملاقات کروں گا تو جان و مال کے بارے میں کسی زیادتی کی بنا پر کوئی آدمی مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہیں ہو گا۔''

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالُوا: لَوْ قَوَّمْتَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((**إِنِّي لَأَرْجُو**

(۲۲۰۱) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (ایک بار اشیاء کے) نرخ بہت زیادہ ہو گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش! آپ چیزوں کی قیمتیں مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے

أَنْ أُفَارِقَكُمْ وَلَا يَطْلُبُنِي أَحَدٌ مِنكُمْ بِمَظْلَمَةٍ ظَلَمْتُهُ)). [صحيح، مسند احمد: ٣/ ٨٥۔]

کہ جب میں تم لوگوں سے جدا ہوں گا تو کوئی شخص کسی ظلم کی بنا پر مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہوگا، جو ظلم میں نے اس پر کیا ہو۔"

بَابُ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ.

باب: خرید و فروخت میں نرم رویہ اختیار کرنے کا بیان

٢٢٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَدْخَلَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا، بَائِعًا وَمُشْتَرِيًا)). [حسن، سنن النسائي: ٤٧٠٠؛ مسند احمد: ١/ ٥٨؛ مسند عبد بن حميد: ٤٧۔]

(٢٢٠٢) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی خرید و فروخت کے وقت نرم خوئی اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔"

٢٢٠٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ. سَمْحًا إِذَا اشْتَرَى. سَمْحًا إِذَا اقْتَضَى)). [صحيح بخاري: ٢٠٧٦؛ سنن الترمذي: ١٣٢٠۔]

(٢٢٠٣) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو چیز بیچتے وقت اور خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب تقاضا کرتا ہے تو بھی نرمی کرتا ہے۔"

بَابُ السَّوْمِ.

باب: (خرید و فروخت سے پہلے) بھاؤ کے بارے میں گفت و شنید کا بیان

٢٢٠٤۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بَنِي أَنْمَارٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ عُمَرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي. فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ الشَّيْءَ سُمْتُ بِهِ أَقَلَّ مِمَّا أُرِيْدُ. ثُمَّ زِدْتُ، ثُمَّ زِدْتُ حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيْدُ، وَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ

(٢٢٠٤) قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک عمرے کے دوران میں نے مروہ کے قریب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایک خرید و فروخت کرنے والی عورت ہوں۔ جب میں کوئی چیز خریدنا چاہتی ہوں تو میں جس قیمت پر (اسے خریدنا) چاہتی ہوں، اس سے کم قیمت بتاتی ہوں، پھر تکرار کے بعد اس حد تک پہنچتی ہوں جو میرا ارادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب

الشَّيْءَ سُمْتُ بِهِ أَكْثَرَ مِنَ الَّذِي أُرِيْدُ. ثُمَّ وَضَعْتُ حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيْدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَفْعَلِي يَا قَيْلَةُ إِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبْتَاعِي شَيْئًا فَاسْتَامِي بِهِ الَّذِي تُرِيْدِينَ. أُعْطِيتِ أَوْ مُنِعْتِ**)). فَقَالَ: ((**وَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبِيْعِي شَيْئًا فَاسْتَامِي بِهِ الَّذِي تُرِيْدِينَ. أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتِ**)). [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٥/ ١٣؛ تهذيب الكمال للمزي: ٣٢/ ٣٨٦، ٣٨٧ یعلیٰ بن شبیب لین الحدیث ہے۔]

میں نے کوئی چیز فروخت کرنا ہوتی تو میں جس قیمت پر (اسے فروخت کرنا) چاہتی ہوں، اس سے زائد قیمت طلب کرتی ہوں، پھر آہستہ آہستہ کمی کر کے اس حد تک آجاتی ہوں جس پر (بیچنے کا) میرا ارادہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قیلہ! ایسے نہ کیا کرو، جب تم نے کوئی چیز خریدنی ہو تو وہی قیمت بتاؤ جس قیمت پر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہو، اگرچہ وہ تمہیں ملے یا نہ ملے۔" پھر آپ نے فرمایا: "جب کوئی چیز فروخت کرو تو جس قیمت پر بیچنے کا ارادہ ہو وہی طلب کرو، پھر تمہاری مرضی ہے کہ (اس قیمت پر) اسے بیچو یا نہ بیچو۔"

٢٢٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ. فَقَالَ لِي: ((**أَتَبِيعُ نَاضِحَكَ هَذَا بِدِينَارٍ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ؟**)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ هُوَ نَاضِحُكَ إِذَا أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ. قَالَ: ((**فَتَبِيعُهُ بِدِينَارَيْنِ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ**)). قَالَ: فَمَا زَالَ يَزِيْدُنِي دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَيَقُوْلُ، مَكَانَ كُلِّ دِيْنَارٍ: ((**وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ**)) حَتَّى بَلَغَ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا. فَلَمَّا أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ أَخَذْتُ بِرَأْسِ النَّاضِحِ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((**يَا بِلَالُ أَعْطِهِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا**))، وَقَالَ: ((**انْطَلِقْ بِنَاضِحِكَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ**)). [صحيح بخاري: ٢٧١٨؛ صحيح مسلم: ٧١٥ (٤١٠١، ٤١٠٢، ٣٦٤٢)]

(٢٢٠٥) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک غزوے میں میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ (اسی اثنا میں) آپ نے مجھ سے فرمایا: "اللہ تمہاری مغفرت کرے، کیا تم اپنا یہ اونٹ ایک دینار میں (میرے ہاتھ) فروخت کرتے ہو۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر وہ اونٹ آپ کو دے دوں گا۔ آپ نے فرمایا: "کیا تم اسے دو دینار کے عوض میں بیچتے ہو، اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔" جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک ایک دینار کا اضافہ کرتے گئے اور ہر دفعہ میرے لیے یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے، تا آنکہ آپ بیس دینار تک جا پہنچے، یعنی آپ نے اس اونٹ کی قیمت بیس دینار لگا دی۔ میں جب مدینہ منورہ پہنچا تو میں نے اونٹ کو اس کے سر سے پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا: "اے بلال! اسے مال غنیمت میں سے بیس دینار دے دو۔" اور مجھ سے فرمایا: "اپنا اونٹ لے لو اور اسے اپنے گھر لے جاؤ۔"

٢٢٠٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا الرَّبِيْعُ ابْنُ حَبِيْبٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِيْهِ،

(٢٢٠٦) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طلوع آفتاب سے پہلے (کسی چیز کا) سودا طے کرنے سے اور دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ. وَعَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ. [ضعیف، مسند ابي يعلى: ٥٤١؛ الضعيفه: ٤٧١٩ نوفل بن عبدالملک مستور ہے۔]

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَيْمَانِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ.

باب: خرید و فروخت کے وقت قسمیں کھانا ناپسندیدہ امر ہے

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ. قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ، رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ ابْنَ السَّبِيْلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا. فَصَدَّقَهُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا، لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا. فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهُ))**. [صحيح مسلم: ١٠٨ (٢٩٧)؛ سنن ابي داود: ٣٤٧٤؛ سنن الترمذي: ١٥٩٥؛ سنن النسائي: ٤٤٦٧۔]

(۲۲۰۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم کلام نہیں ہوگا، ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ آدمی جس کے پاس جنگل میں (قدرتی پانی) اس کی ضرورت سے زائد ہو اور وہ مسافروں کو اس کے استعمال سے منع کرے۔ وہ آدمی جو عصر کے بعد لوگوں سے لین دین کرے اور جھوٹی قسم کھاتے ہوئے کہے: اللہ کی قسم! اس نے تو خود یہ چیز اتنے میں خریدی ہے اور وہ (گاہک) اسے سچا سمجھ لے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو۔ وہ آدمی جو محض دنیوی منفعت کے لیے کسی مسلمان حاکم کی بیعت کرے۔ اگر وہ حاکم اسے مال و دولت دے تو وہ اس سے وفاداری کرے اور اگر وہ حاکم اسے دولت نہ دے تو یہ اس کے ساتھ وفا نہ کرے۔“

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا**

(۲۲۰۸) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“ میں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ وہ تو ناکام اور خسارے میں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بعد احسان جتانے والا اور

يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا. قَالَ: ((الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)). [صحيح مسلم: ١٠٦ (٢٩٣)؛ سنن ابي داود: ٤٠٨٧، ٤٠٨٨؛ سنن الترمذي: ١٢١١؛ سنن النسائي: ٤٤٦٤۔]

جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنے والا۔‘‘

٢٢٠٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالْحَلِفَ فِي الْبَيْعِ. فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٢٩٧، ٢٩٨ محمد بن اسحاق نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔]

(٢٢٠٩) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بیع میں قسمیں کھانے سے اجتناب کرو کیونکہ اس سے چیز تو بک جاتی ہے (لیکن) پھر اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔‘‘

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عَبْدًا لَهُ مَالٌ.

باب: کھجور کے بارآور درخت اور مال دار غلام کی فروخت کا بیان

٢٢١٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ. [صحيح بخاري: ٢٢٠٤؛ صحيح مسلم: ١٥٤٣ (٣٩٠١)؛ سنن ابي داود: ٣٤٣٤۔]

(٢٢١٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جو آدمی کھجور کا بارآور درخت خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا، الا یہ کہ خریدار طے کرلے (کہ اس کا پھل بھی میں ہی لوں گا۔)‘‘

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے شیخ محمد بن رمح رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٢٢١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا

(٢٢١١) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو آدمی کھجور کے بارآور درخت بیچے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا، الا یہ کہ خریدار شرط طے کرلے۔ اور جو آدمی کسی مال دار غلام کو خریدے تو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا، الا یہ کہ خریدار شرط طے کرلے (کہ میں یہ مال بھی ساتھ لوں گا۔)‘‘

لِلَّذِي بَاعَهَا. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

[صحيح بخاري: ٢٣٧٩؛ صحيح مسلم: ١٥٤٣ (٣٩٠٥)؛ سنن الترمذي: ١٢٤٤۔]

٢٢١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَبَاعَ عَبْدًا جَمَعَهُمَا [جَمِيعًا])). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٧٨۔]

(۲۲۱۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی (پیوند کردہ) کھجور کے درخت بیچے اور جو آدمی (مال دار) غلام کو فروخت کرے......الخ'' نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں جملے اکٹھے روایت کیے ہیں۔

٢٢١٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ أَبُو الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَمَرِ النَّخْلِ لِمَنْ أَبَّرَهَا. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَأَنَّ مَالَ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

[عبدالله بن احمد (زوائد المسند) ٥/ ٣٢٦، ٣٢٧ اسحاق بن یحییٰ بن ولید مجہول الحال ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۲۱۳) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیوند کردہ کھجور کی بیع کی صورت میں فیصلہ دیا کہ کھجور کا پھل اسی کا ہے جس نے پیوند کیا۔ الا یہ کہ خریدار شرط کر لے (کہ اس کھجور کا پھل بھی میں لوں گا۔) اور غلام کا مال اس کا ہے جس نے اسے فروخت کیا، الا یہ کہ خریدار شرط کر لے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

باب: پھلوں کی افادیت معلوم ہونے سے پہلے ان (کے درختوں) کو بیچنے کی ممانعت کا بیان

٢٢١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا)). نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. [صحيح، سنن النسائي: ٤٥٢٣؛ مسند احمد: ٢/ ٧۔]

(۲۲۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھلوں کی افادیت معلوم ہونے سے پہلے، انہیں نہ بیچو۔'' آپ ﷺ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اس سے منع فرمایا ہے۔

٢٢١٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا

(۲۲۱۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ)). [صحيح مسلم، ١٥٣٨ (٣٨٧٧)؛ سنن النسائي: ٤٥٢١۔]

جب تک پھل کی افادیت ظاہر نہ ہو جا، اسے نہ بیچو۔‘‘

٢٢١٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى، عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ. [صحيح بخاري: ٢١٨٩؛ صحيح مسلم: ١٥٣٦ (٣٨٧٢)]

(٢٢١٦) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے حتی کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔‘‘

٢٢١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَزْهُوَ. وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٧١؛ سنن الترمذي: ١٢٢٨۔]

(٢٢١٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کا رنگ بدلنے سے پہلے ان کی فروخت سے منع فرمایا، آپ نے انگوروں کے سیاہ ہونے سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا اور غلے کا دانہ جب تک سخت نہ ہو جائے تب تک اس کی بیع سے منع فرمایا۔

بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ سِنِينَ وَالْجَائِحَةِ.

باب: آیندہ کئی سالوں کا پھل فروخت کر دینے اور فصل پر آفت آجانے کا بیان

٢٢١٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى، عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ. [صحيح مسلم: ١٥٥٤ (٣٩٨٠)؛ سنن ابي داود: ٣٣٧٤؛ سنن النسائي: ٤٥٣٥۔]

(٢٢١٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیندہ سالوں کا پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

٢٢١٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا

(٢٢١٩) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو آدمی پھل فروخت کرے، پھر اس باغ پر کوئی آفت آجائے تو بیچنے والا اپنے خریدنے والے مسلمان بھائی کے مال میں سے کچھ نہ لے، وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال

يَأْخُذُ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْئًا. عَلَامَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ)). [صحيح مسلم: ١٥٥٤ (٣٩٧٥)؛ سنن ابي داود: ٣٤٧٠؛ سنن النسائي: ٤٥٣٢۔]

(باغ کی قیمت) کس بنیاد پر لیتا ہے؟''

بَابُ الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ.

باب: جھکا کر یعنی زیادہ تولنے کا بیان

٢٢٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ. فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ. وَعِنْدَنَا وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا وَزَّانُ زِنْ وَأَرْجِحْ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٣٦؛ سنن الترمذي: ١٣٠٥؛ سنن النسائي: ٤٥٩٦؛ ابن حبان: ٥١٤٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠، ٣١۔]

(٢٢٢٠) سوید بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی رضی اللہ عنہ ہجر (کے علاقے) سے کپڑا لائے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کیا۔ ہمارے پاس ایک مزدور تھا جو (چیزوں کو) تولتا اور ہم سے اس کی تنخواہ وصول کرتا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اے تولنے والے! وزن کر اور ذرا جھکتا تول۔''

٢٢٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ. قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، أَبَا صَفْوَانَ بْنَ عُمَيْرَةَ قَالَ: بِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رِجْلَ سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ. فَوَزَنَ لِي، فَأَرْجَحَ لِي. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٣٧؛ سنن النسائي: ٤٥٩٧؛ مسند احمد: ٤/ ٣٥٢۔]

(٢٢٢١) ابوصفوان مالک بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے ہجرت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی، آپ نے (اس کی قیمت میں کوئی چیز) مجھے تول کر دی اور جھکتا ہوا تولا۔

٢٢٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا)). [**صحيح**، مسند ابي عوانة: ٤٨٦٥؛ مسند الشهاب: ٧٥٩۔]

(٢٢٢٢) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تول کرو تو جھکتا تولا کرو۔''

بَابُ التَّوَقِّي فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

باب: ماپ تول میں احتیاط ملحوظ رکھنے

کا بیان

٢٢٢٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ أَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ أَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾ (٨٣/ المطففين:١) فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ. [**حسن**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ١١٥٩٠؛ ابن حبان: ٤٩١٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٣ـ]

(٢٢٢٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ماپ تول کے لحاظ سے انتہائی غیر مناسب تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾ ''ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے تباہی ہے۔'' تو اس کے بعد ان لوگوں نے بہتر طور پر ماپنا شروع کر دیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ.

باب: دھوکا دینے سے ممانعت کا بیان

٢٢٢٤ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا. فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ. فَإِذَا هُوَ مَغْشُوشٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٥٢؛ سنن الترمذي: ١٣١٥؛ ابن الجارود: ٥٦٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٩ـ٨]

(٢٢٢٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی طعام (غلّہ) بیچ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے غلے میں ڈالا تو محسوس ہوا کہ اس میں (دھوکا) ملاوٹ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

٢٢٢٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ [أَبِي] دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِجَنَبَاتِ رَجُلٍ عِنْدَهُ طَعَامٌ فِي وِعَاءٍ. فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ. فَقَالَ: ((**لَعَلَّكَ غَشَشْتَ. مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا**)). [**ضعيف جدًا (موضوع)**، تهذيب الكمال للمزي: ٣٣/ ٢٦٠، ابوداود اعمیٰ متروک متہم بالکذب ہے۔]

(٢٢٢٥) ابوحمراء ہلال بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جس کے پاس ایک برتن میں کھانا یعنی غلّہ تھا۔ آپ نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا، پھر آپ نے فرمایا: ''شاید تم نے دھوکا کیا ہے۔ جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ مَا لَمْ

باب: غلّہ خرید کر اپنے قبضے میں کرنے سے

يُقْبَضُ.

پہلے بیچنے کی ممانعت کا بیان

٢٢٢٦ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ**)).

[صحيح بخاري: ٢١٢٦؛ صحيح مسلم: ١٥٢٦ (٣٨٤٠)؛ سنن الترمذي: ٣٤٩٢؛ سنن النسائي: ٤٥٩٩ـ]

(۲۲۲۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی طعام یعنی غلہ خریدے، پھر اسے نہ بیچے حتی کہ اسے اپنے قبضے میں لے آئے۔''

٢٢٢٧ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ**)).

(۲۲۲۷) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی غلہ خریدے، پھر اسے نہ بیچے حتی کہ اسے اپنے قبضے میں کر لے۔''

قَالَ أَبُو عَوَانَةَ، فِي حَدِيثِهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ. [صحيح بخاري: ٢١٣٥؛ صحيح مسلم: ١٥٢٥ (٣٨٣٦)؛ سنن ابي داود: ٣٤٩٧]

ابو عوانہ نے اپنی روایت میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری رائے میں ہر چیز کا حکم غلے کی مانند ہی ہے۔

٢٢٢٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ. صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِي. [سنن الدارقطني: ٣/ ٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٣١٦؛ مسند عبد بن حميد: ١٠٥٩، محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف اور ابوالزبیر مدلس ہیں۔]

(۲۲۲۸) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام یعنی غلّے وغیرہ کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اسے دو دفعہ ماپ نہ لیا جائے، ایک دفعہ بیچنے والا اور ایک دفعہ خریدنے والا۔

بَابُ بَيْعِ الْمُجَازَفَةِ.

باب: اندازے سے (ماپ تول کے بغیر) بیچنے کا بیان

٢٢٢٩ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(۲۲۲۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم لوگ قافلے والوں سے ماپ تول کے بغیر غلّہ خرید لیا کرتے تھے۔ رسول

قَالَ: كُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا. فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ.

[صحيح مسلم: ١٥٢٦، ١٥٢٧ (٣٨٤٢، ٣٨٤٣)]

اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی فروخت سے منع فرمایا حتی کہ اسے اس کی جگہ سے (دوسری جگہ) منتقل کرلیں۔

٢٢٣٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ التَّمْرَ فِي السُّوقِ. فَأَقُولُ: كِلْتُ فِي وَسْقِي هٰذَا كَذَا. فَأَدْفَعُ أَوْسَاقَ التَّمْرِ بِكَيْلِهِ وَآخُذُ شِفِّي. فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا سَمَّيْتَ الْكَيْلَ فَكِلْهُ)).

[صحيح، مسند احمد: ١/ ٦٢، ١٧٥؛ مسند عبد بن حميد: ٥٢۔]

(٢٢٣٠) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بازار میں کھجوریں فروخت کیا کرتا تھا۔ میں خریدار سے کہتا: میں نے اپنے اس پیمانے سے ماپا ہے اور یہ اتنی ہیں۔ میں اسی ماپ کی بنیاد پر کھجوریں اسے دیتا اور اپنا منافع وصول کر لیتا۔ مجھے اس بارے میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم پیمانے کا نام لو تو سے ماپ کر ہی دیا کرو۔''

بَابُ مَا يُرْجَى فِي كَيْلِ الطَّعَامِ مِنَ الْبَرَكَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ غلّے کو ماپ لینے میں برکت کی امید ہے

٢٢٣١۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْيَحْصُبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ)).

[صحيح، دیکھیے حدیث: ٢٢٣٢۔]

(٢٢٣١) عبداللہ بن بُسر مازنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''تم غلّے کو ماپ لیا کرو، اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی۔''

٢٢٣٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِ يكَرِبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ)). [صحيح، مسند احمد: ٥/ ٤١٤؛ مسند الشهاب: ٦٩٨؛ ابن حبان: ٤٩١٨۔]

(٢٢٣٢) ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم غلّے کو ماپ لیا کرو۔ اس میں تمہارے لیے برکت ہو گی۔''

بَابُ الْأَسْوَاقِ وَدُخُولِهَا.

باب: بازاروں میں آمدورفت کے جواز کا

بیان

٢٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ . [ابْنَا] الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ [السَّاعِدِيَّ]: حَدَّثَهُمَا أَنَّ أَبَاهُ الْمُنْذِرَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى سُوقِ النَّبِيطِ. فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: **((لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ))** ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى سُوقٍ. فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: **((لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ))** ثُمَّ رَجَعَ إِلَى هَذَا السُّوقِ فَطَافَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: **((هَذَا سُوقُكُمْ. فَلَا يُنْتَقَصَنَّ وَلَا يُضْرَبَنَّ عَلَيْهِ خَرَاجٌ))**. [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي: ٢٠/ ٣٦٨، ٣٦٩ اسحاق بن ابراہیم لین الحدیث اور زبیر بن منذر مستور ہے۔]

(۲۲۳۳) ابواُسید (مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوق النبیط میں تشریف لے گئے۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''یہ بازار تمہارے لیے نہیں۔'' بعدازاں آپ ایک اور بازار میں تشریف لے گئے اور وہاں بھی دیکھ کر فرمایا: ''یہ بازار بھی تمہارے لیے نہیں۔'' پھر اس بازار میں تشریف لائے اور اس میں گھوم پھر کر فرمایا: ''یہ بازار تمہارا ہے۔ اس میں کمی نہ کی جائے اور یہاں لین دین کرنے والوں پر ٹیکس نہ لگایا جائے۔''

٢٢٣٤ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عَوْنٌ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ. وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ))**. [**ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني: ٦/ ٢٥٥ عُبیس بن میمون متروک ہے۔]

(۲۲۳۴) سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی صبح بیدار ہو کر نماز فجر کے لیے جاتا ہے، وہ اپنے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا لیے جاتا ہے اور جو آدمی صبح سویرے بازار جاتا ہے، وہ اپنے ہاتھ میں ابلیس کا جھنڈا لے کر جاتا ہے۔''

٢٢٣٥ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ. بِيَدِهِ**

(۲۲۳۵) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: **((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))** ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک

الْخَيْرُ كُلُّهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ. وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [سنن الترمذي: ٣٤٢٩ یہ روایت عمرو بن دینار قہرمان آل الزبیر ''منکر الحدیث'' کی وجہ سے ضعیف ہے، واضح رہے کہ اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

نہیں، ساری حکومت اسی کی ہے اور وہی ہر قسم کی حمد کے لائق ہے۔ زندگی یا موت دینے کا اختیار اسی کو ہے، اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جسے موت نہیں، ہر قسم کی بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کر دیتا ہے۔''

بَابُ مَا يُرْجَى مِنَ الْبَرَكَةِ فِي الْبُكُورِ.

باب: صبح سویرے کیے جانے والے کام میں برکت کی امید ہے

٢٢٣٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)).

(٢٢٣٦) صخر غامدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِىْ فِىْ بُكُوْرِهَا)) ''یا اللہ! میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

قَالَ: وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا، بَعَثَهُمْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ.

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی فوجی دستہ یا لشکر روانہ کرتے تو اسے دن کے اولین حصے میں روانہ کرتے۔

قَالَ: وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٦٠٦؛ سنن الترمذي: ١٢١٢؛ سنن سعيد بن منصور: ٢٣٨٢؛ مسند احمد: ٣/ ٤١٦۔]

عمارہ بن حدید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صخر ایک تاجر پیشہ شخص تھے۔ وہ اپنے تجارتی قافلے بھی صبح سویرے روانہ کیا کرتے تھے۔ اس کے نتیجے میں وہ صاحب ثروت اور خوش حال ہو گئے۔

٢٢٣٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ)). [**ضعيف**، تهذيب الكمال للمزي: ٢٦/ ٥٤٤ محمد بن میمون مجہول ہے۔]

(٢٢٣٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِىْ فِىْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ)) ''یا اللہ! میری امت کے لیے جمعرات کی صبح میں برکت فرما۔''

٢٢٣٨۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْجُدْعَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ،

(٢٢٣٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِىْ فِيْ بُكُوْرِهَا)) ''یا اللہ! میری امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت فرما۔''

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)). [صحيح، مسند عبد بن حميد: ٧٥٧، نیز دیکھیے حدیث:٢٢٣٦ـ]

بَابُ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ.

باب: جانور کا دودھ روک کر اسے فروخت کرنے کا بیان

٢٢٣٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَإِنْ رَدَّهَا، رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، لَا سَمْرَاءَ))** يَعْنِي الْحِنْطَةَ. [صحيح مسلم: ١٥٢٤ (٣٨٣١، ٣٨٣٢، ٣٨٣٣)؛ سنن الترمذي: ١٢٥٢؛ سنن النسائي: ٤٤٩٤ـ]

(۲۲۳۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے ایسا جانور خریدا جس کا دودھ روکا گیا ہو تو خریدار کو تین دن تک اختیار ہے (کہ وہ اس بیع کو بحال رکھے یا فسخ کر دے) اگر وہ اس بیع کو فسخ کرتے ہوئے اس جانور کو واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس کرے۔ گندم دینے کی ضرورت نہیں۔''

٢٢٤٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ بَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَإِنْ رَدَّهَا، رَدَّ مَعَهَا مِثْلَيْ لَبَنِهَا أَوْ قَالَ مِثْلَ لَبَنِهَا قَمْحًا))**. [ضعيف، سنن ابي داود: ٣٤٤٦ صدقہ بن سعید اور جمیع بن عمیر دونوں ضعیف ہیں۔]

(۲۲۴۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! جس آدمی نے ایسا جانور خریدا جس کا دودھ روکا گیا تھا تو اسے تین دن تک اختیار ہے۔ اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ اس کے دودھ سے دوگنا ادا کرے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے دودھ کے برابر گندم ادا کرے۔''

٢٢٤١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ أَنَّهُ: حَدَّثَنَا، قَالَ: **((بَيْعُ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ. وَلَا تَحِلُّ الْخِلَابَةُ لِمُسْلِمٍ))**. [قَالَ ابْنُ مَاجَه: يعني الْخَدِيعَةَ]

(۲۲۴۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ الصادق والمصدوق ابوالقاسم محمد ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''دودھ والے جانوروں کا دودھ روک کر انہیں فروخت کرنا صریح دھوکا ہے اور دھوکا دینا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں۔''

[ضعیف، مسند احمد: ١/ ٤٣٣ جابر جعفی سخت ضعیف ہے۔]

بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ.

باب: کسی چیز سے فائدہ اٹھانے کا حق اسی کا ہے جو اس کے نقصان کا بھی ذمہ دار ہے

٢٢٤٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ. [حسن، سنن ابي داود: ٣٥٠٨، ٣٥٠٩؛ سنن الترمذي: ١٢٨٥؛ سنن النسائي: ٤٤٩٥۔]

(٢٢٤٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ جو آدمی غلام کے نقصان ہو جانے کا ذمہ دار ہے، اس غلام کے ذریعے سے حاصل ہونے والی آمدنی کا حقدار بھی وہی ہے۔''

٢٢٤٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ. ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَرَدَّهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ)).

[سنن ابي داود: ٣٥١٠ یہ روایت مسلم بن خالد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٢٤٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا، اور اسے کام پر لگا دیا۔ بعد ازاں اسے اس غلام میں ایک عیب معلوم ہوا تو اس نے فروخت کنندہ کو وہ غلام واپس کر دیا۔ تو (فروخت کنندہ نے شکایت کرتے ہوئے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرے غلام سے کام بھی لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فائدہ (نقصان کی) ذمے داری کے ذریعے سے ہے۔''

بَابُ عُهْدَةِ الرَّقِيقِ.

باب: خریدے جانے والے غلام (کے کسی عیب) کی ذمہ داری کا بیان

٢٢٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)).

[ضعیف، المعجم الكبير للطبراني: ٧/ ٢١٠ قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٢٢٤٤) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام (کے عیب) کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔''

٢٢٤٥- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ

(٢٢٤٥) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا عُهْدَةَ بَعْدَ أَرْبَعٍ**)).

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٥٠٦، ٣٥٠٧ حسن بصری مدلس ہیں، نیز سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع ثابت نہیں۔]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(غلام بیچنے والے پر) چار دن کے بعد کوئی ذمے داری نہیں۔''

بَابُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا فَلْيُبَيِّنْهُ.

باب: اگر کوئی شخص عیب دار چیز بیچے تو اس کا عیب بھی بیان کردے

٢٢٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا، فِيهِ عَيْبٌ، إِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ**)).

[صحيح مسلم: ١٤١٤ (٣٤٦٤)]

(۲۲۴۶) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو عیب دار چیز بیچے، الا یہ کہ اس کا عیب بیان کردے۔''

٢٢٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَكْحُولٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْهُ، لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ، وَلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ**)). [**ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٥٤، ٥٥ بقیہ مدلس، معاویہ بن یحییٰ الصدفی ضعیف اور سند منقطع ہے۔]

(۲۲۴۷) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو آدمی عیب دار چیز بیچے اور اس کا عیب بیان نہ کرے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے تحت رہے گا اور اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ.

باب: (تعلق دار) غلاموں کو جدا جدا (بیچنے) کی ممانعت کا بیان

٢٢٤٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ،

(۲۲۴۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ کے پاس جب کوئی (رشتے دار) قیدی آتے تو آپ ان سب کو ایک گھر والوں کے سپرد کرتے اور ان کے درمیان جدائی ڈالنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا. كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ.

[**ضعيف**، مسند احمد: ١/ ٣٨٩؛ المصنف لابن ابي شيبة: ٧/ ١٩٢ جابر الجعفی سخت ضعیف راوی ہے۔]

٢٢٤٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ حَمَّادٍ: أَنْبَأَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِي شَبِيْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ. فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا. فَقَالَ: ((**مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ؟**)) قُلْتُ: بِعْتُ أَحَدَهُمَا. قَالَ: ((**رُدَّهُ**)).

[**ضعيف**، مسند احمد: ١/ ١٠٢ میمون نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔]

(۲۲۴۹) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو غلام عطا فرمائے وہ دونوں آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا۔ (بعد میں ملاقات ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''وہ دونوں غلام کیسے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے واپس لے لو۔''

٢٢٥٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى: أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ طَلِيْقِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا. وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أَخِيْهِ. [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٣/ ٦٧؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ١٢٨ ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہے۔]

(۲۲۵۰) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی پر لعنت فرمائی ہے جو ماں بیٹے اور بھائی بھائی کے درمیان جدائی ڈالے۔

بَابُ شِرَاءِ الرَّقِيْقِ.

باب: غلام (یا لونڈی) خریدنے کا بیان

٢٢٥١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ، صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلَا نُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ، قُلْتُ: بَلَى. فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا. فَإِذَا فِيْهِ: ((**هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ [مِنْ] مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً. لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ. بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ**)). [**حسن**، سنن الترمذي: ١٢١٦؛ ابن الجارود: ١٠٢٨۔]

(۲۲۵۱) عبدالمجید بن وہب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک تحریر نہ پڑھواؤں جو آپ نے میرے لیے لکھوائی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، تو انہوں نے ایک تحریر نکال کر میرے سامنے رکھی اس میں تحریر تھا: ''یہ اس چیز کی رسید ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدی۔ اس نے آپ سے ایک غلام یا لونڈی خریدی ہے جسے کوئی بیماری نہیں۔ نہ اس میں کوئی بری عادت ہے اور نہ وہ حرام کا مال ہے۔ یہ بیع ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے ہے۔''

٢٢٥٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمُ الْجَارِيَةَ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ. وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ. وَإِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ)). [**حسن**، دیکھیے حدیث:١٩١٨۔]

(٢٢٥٢) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی لونڈی خریدے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) ''یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور برکت کی دعا کرے۔ اور جب تم میں سے کوئی آدمی اونٹ خریدے تو وہ اس کی کوہان کی بلندی کو پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور (دعا میں) اسی طرح الفاظ پڑھے۔''

بَابُ الصَّرْفِ وَمَا لَا يَجُوزُ مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ

باب: بیع صَرف اور ان چیزوں کا بیان جن کے نقد تبادلے میں بھی کمی بیشی جائز نہیں

٢٢٥٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

[صحيح بخاري: ٢١٣٤؛ صحيح مسلم: ١٥٨٦ (٤٠٥٩)؛ سنن ابي داود: ٣٣٤٨؛ سنن الترمذي: ١٢٤٣؛ سنن النسائي: ٤٥٦٢۔]

(٢٢٥٣) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلے میں سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو، گندم کا گندم کے عوض میں (بیچنا) سود ہے، سوائے اس کے کہ دست بدست ہو، جو کا جو کے عوض میں (بیچنا) سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو اور کھجور کا کھجور کے عوض میں بیچنا سود ہے، الا یہ کہ دست بدست ہو۔''

٢٢٥٤- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ

(٢٢٥٤) مسلم بن یسار اور عبداللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہما کا بیان ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی کسی گرجے میں (اتفاقاً) ملاقات ہوگئی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے

التَّمِيْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَاهُ قَالَا: جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ. إِمَّا فِي كَنِيْسَةٍ وَإِمَّا فِيْ بِيْعَةٍ. فَحَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ: قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، قَالَ أَحَدُهُمَا: وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ. وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيْعَ الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ، وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْنَا. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٥٦٤، ٤٥٦٥؛ مسند احمد: ٥/ ٣٢٠۔]

ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چاندی کی چاندی سے، سونے کی سونے سے، گندم کی گندم سے، جو کی جو سے اور کھجور کی کھجور سے اور نمک کی نمک کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس (نمک) کا ذکر دوسرے نے بیان نہیں کیا۔
اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گندم کی بیع جو سے اور جو کی بیع گندم سے جس طرح چاہیں کر لیں، البتہ شرط یہ ہے کہ دونوں طرف سے جنس نقد ہو۔

٢٢٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعْمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ**)). [صحيح مسلم: ١٥٨٨ (٤٠٦٨)؛ سنن النسائي: ٤٥٧٣۔]

(٢٢٥٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چاندی کی چاندی کے عوض میں، سونے کی سونے کے بدلے، جو کی جو سے اور گندم کی گندم کے عوض میں بیع کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ دونوں طرف سے جنس نقد (اور برابر) ہو۔''

٢٢٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْزُقُنَا تَمْرًا مِنْ تَمْرِ الْجَمْعِ. فَنَسْتَبْدِلُ بِهِ تَمْرًا هُوَ أَطْيَبُ مِنْهُ وَنَزِيْدُ فِي السِّعْرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَصْلُحُ صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ، وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ. وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ. [وَ] لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا إِلَّا وَزْنًا**)). [صحيح بخاري: ٢٠٨٠؛ صحيح مسلم: ١٥٩٥ (٤٠٨٥)؛ سنن النسائي: ٤٥٥٩۔]

(٢٢٥٦) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمیں ہلکی قسم کی کھجوریں عنایت فرماتے۔ ہم ان کے بدلے میں ان سے عمدہ کھجوریں زیادہ نرخ پر خرید لیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کے ایک صاع کا دو صاع سے تبادلہ اور ایک درہم کا دو درہم سے تبادلہ کرنا جائز نہیں۔ ایک درہم کے بدلے میں ایک ہی درہم اور ایک دینار کے بدلے میں ایک ہی دینار ہے۔ ان دونوں کے درمیان وزن کی کمی بیشی کے سوا کوئی فرق نہیں۔''

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ.

باب: ان حضرات کی دلیل جن کے نزدیک سود صرف ادھار کی صورت میں ہے

٢٢٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّينَارُ بِالدِّينَارِ. فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ: قَالَ: أَمَا إِنِّي لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي، عَنْ هَذَا الَّذِي تَقُولُ فِي الصَّرْفِ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَمْ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ. وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ)). [صحيح بخاري: ٢١٧٨؛ صحيح مسلم: ١٥٩٦ (٤٠٨٨)؛ سنن النسائي: ٤٥٨٤۔]

(۲۲۵۷) ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ''درہم کا تبادلہ درہم سے اور دینار کا تبادلہ دینار کے ساتھ جائز ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے برعکس بیان کرتے سنا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات (اور گفتگو) ہوئی ہے۔ میں نے ان سے کہا: آپ درہم و دینار کے تبادلے کے متعلق جو کچھ فرماتے ہیں اس کے بارے میں مجھے بتائیے کہ کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے یا قرآن مجید میں اس کے بارے میں کچھ پایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا اور نہ میں نے اللہ کی کتاب میں اس کے متعلق کچھ پایا ہے۔ البتہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سود صرف ادھار کی صورت میں ہے۔''

٢٢٥٨۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ الرِّبْعِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَأْمُرُ بِالصَّرْفِ. يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ. وَيُحَدَّثُ ذَلِكَ عَنْهُ. ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ رَجَعَ، عَنْ ذَلِكَ. فَلَقِيتُهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجَعْتَ. قَالَ: نَعَمْ. إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ رَأْيًا مِنِّي. وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّرْفِ. [**صحيح**، مسنداحمد: ٣/ ٤٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٨٢۔]

(۲۲۵۸) ابوجوزاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ بیع صرف کا حکم دیتے تھے۔ اور ان کا یہ قول عام طور پر بیان کیا جاتا تھا۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا ہے۔ چنانچہ میں مکہ مکرمہ میں ان سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، وہ میری ذاتی رائے تھی، جبکہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع صرف سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ صَرْفِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ.

باب: سونے کا چاندی سے تبادلہ کرنے کا بیان

٢٢٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [ابْنُ عُيَيْنَةَ] عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا، إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

(۲۲۵۹) عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کا چاندی سے تبادلہ سود ہے، الا یہ کہ دونوں طرف کی جنس نقد ہو۔''

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ. احْفَظُوا. [**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ۲۲۵۳۔]

ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ یاد رکھو! سونے کا چاندی کے تبادلے میں۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَقُولُ: مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَرِنَا ذَهَبَكَ. ثُمَّ ائْتِنَا، إِذَا جَاءَ خَازِنُنَا، نُعْطِكَ وَرِقَكَ.

فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا، وَاللَّهِ، لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا، إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ**)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ۲۲۵۳۔]

(۲۲۶۰) مالک بن اوس بن حدثان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: میں (کسی مجلس میں) آیا اور کہا: مجھے دیناروں کے عوض میں دراہم کون دے گا تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، انہوں نے فرمایا: آپ اپنا سونا (دینار) ہمیں دکھائیں۔ جب ہمارا خازن آجائے تو ہم آپ کو چاندی (دراہم) ادا کر دیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ایسا کرنا جائز نہیں۔ تم اسے چاندی (دراہم) ابھی ادا کر دو یا اس کا سونا (دینار) واپس کر دو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے بدلے چاندی کا لین دین سود ہے۔ الا یہ کہ دونوں طرف کی جنس نقد ہو۔''

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا. فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ، فَلْيَصْطَرِفْهَا بِذَهَبٍ. وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ، فَلْيَصْطَرِفْهَا بِالْوَرِقِ. وَالصَّرْفُ هَاءَ وَهَاءَ**)). [المعجم الاوسط للطبراني: ٦٣٤٣ یہ روایت عباس بن عثمان (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۲۶۱) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دینار کا تبادلہ دینار سے اور درہم کا تبادلہ درہم سے جائز ہے، بشرطیکہ ان میں کمی بیشی نہ ہو۔ جس آدمی کو چاندی کی ضرورت ہو، وہ سونے سے اس کا تبادلہ کر سکتا ہے اور جسے سونے کی ضرورت ہو، وہ چاندی کے ساتھ اس کا تبادلہ کر سکتا ہے۔ اور بیع صَرف میں دونوں طرف کی جنس کا نقد ہونا ضروری ہے۔''

بَابُ اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ.

باب: چاندی کے عوض میں سونا اور سونے کے بدلے میں چاندی لینے کا بیان

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

(۲۲۶۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں اونٹ بیچا کرتا تھا، پھر میں چاندی کے عوض میں سونا، سونے کے عوض میں

الْحِمَّانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ أَوْ سِمَاكٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا سِمَاكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ. فَكُنْتُ آخُذُ الذَّهَبَ مِنَ الْفِضَّةِ، وَالْفِضَّةَ مِنَ الذَّهَبِ. وَالدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ، وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: **((إِذَا أَخَذْتَ أَحَدَهُمَا وَأَعْطَيْتَ الْآخَرَ، فَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَكَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ)).**

چاندی، درہم کے بدلے میں دینار اور دیناروں کے بدلے میں درہم لیتا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم ان میں سے ایک چیز لو اور دوسری دو تو اپنے ساتھی سے اس وقت تک جدا نہ ہو جب تک تمہارے اور اس کے درمیان لین دین پورا نہ ہو جائے۔''

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [سنن ابي داود: ٣٣٥٤؛ سنن النسائي: ٤٥٨٦؛ مسند احمد: ٢/ ٣٣؛ ابن الجارود: ٦٥٥؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٤ اس حدیث کی سند حسن ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم سے یہ حدیث یحییٰ بن حکیم نے بھی اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ.

باب: اس امر کا بیان کہ درہم و دینار توڑنا جائز نہیں

٢٢٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ. قَالُوا: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةِ بَيْنَهُمْ. إِلَّا مِنْ بَأْسٍ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٤٤٩ محمد بن فضاء ضعیف اور اس کا والد مجہول ہے۔]

(٢٢٦٣) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ہاں رائج سکے کو توڑنے سے منع فرمایا، الا یہ کہ کوئی خاص ضرورت ہو۔

بَابُ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ.

باب: تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں فروخت کرنے کا بیان

٢٢٦٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

(٢٢٦٤) قبیلہ بنو زہرہ کے ایک غلام ابو عیاش زید رضی اللہ عنہ سے

وَإِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ. قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ زَيْدًا، أَبَا عَيَّاشٍ، مَوْلًى لِبَنِي زُهْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ اشْتِرَاءِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ. فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيَّتُهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْبَيْضَاءُ. فَنَهَانِي عَنْهُ وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ: ((**أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ، إِذَا يَبِسَ؟**)) قَالُوْا: نَعَمْ. فَنَهَى، عَنْ ذَلِكَ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٥٩؛ سنن الترمذي: ١٢٢٥؛ سنن النسائي: ٤٥٤٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨، ٣٩-]

روایت ہے کہ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جَو کو سُلت (اندری جَو جن کا رنگ سیاہ ہوتا ہے) کے بدلے میں فروخت کرنے (یا خریدنے) کے متعلق دریافت کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے کون سی جنس زیادہ بہتر ہے؟ تو انہوں نے کہا: سفید جو۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے تبادلے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جبکہ آپ سے خشک کھجور کے عوض تازہ کھجور خریدنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تازہ کھجور جب خشک ہو جائے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ نے اس بیع سے منع فرما دیا۔

بَابُ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

باب: بیع مزابنہ اور محاقلہ کا بیان

٢٢٦٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ تَمْرَ حَائِطِهِ، إِنْ كَانَتْ نَخْلًا، بِتَمْرٍ كَيْلًا. وَإِنْ كَانَتْ كَرْمًا أَنْ يَبِيْعَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا. وَإِنْ كَانَتْ زَرْعًا أَنْ يَبِيْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ. نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ. [صحيح بخاري: ٢٢٠٥؛ صحيح مسلم: ١٥٤٢ (٣٨٩٩)؛ سنن النسائي: ٤٥٥٢-]

(٢٢٦٥) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے باغ کا پھل بایں طور فروخت کرے کہ کھجور کے درختوں کے پھل کو خشک کھجور کے عوض میں ماپ کر بیچے۔ اگر انگور ہوں تو ان کی بیلوں کا کشمش کے عوض میں ماپ کر فروخت کرے۔ اور اگر کھیت (کی فصل) ہو تو اسے غلے کے عوض میں ماپ کر بیچے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام صورتوں سے منع کیا ہے۔

٢٢٦٦ـ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. [صحيح مسلم: ١٥٣٦ (٣٩١٤)؛ سنن ابي داود: ٣٤٠٤؛ سنن الترمذي: ١٣١٣؛ سنن النسائي: ٤٦٣٧-]

(٢٢٦٦) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٦٧ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

(٢٢٦٧) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٠٠؛ سنن النسائي: ٤٥٣٩۔]

بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

باب: عریہ کا اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض میں فروخت کرنے کا بیان

٢٢٦٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. [صحيح بخاري: ٢١٨٤؛ صحيح مسلم: ١٥٣٩ (٣٨٧٨)؛ سنن الترمذي: ١٣٠٠؛ سنن النسائي: ٤٥٤٠۔]

(٢٢٦٨) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی رخصت دی ہے۔

٢٢٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

(٢٢٦٩) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے وزن کا اندازہ کر کے اسے خشک کھجور کے عوض میں فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

قَالَ يَحْيَى: الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ بِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا، بِخَرْصِهَا [تَمْرًا] . [صحيح بخاري: ٢٣٨٠؛ صحيح مسلم: ١٥٣٩ (٣٨٧٨)]

یحییٰ بن سعید نے فرمایا: عریہ کی صورت یہ ہے کہ انسان کھجور کے درختوں کے تازہ پھل کا اندازہ کر کے اپنے پاس موجود خشک کھجوروں کے عوض میں خرید لے۔

بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

باب: ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض میں ادھار بیچنے (کی ممانعت) کا بیان

٢٢٧٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٥٦؛ سنن الترمذي: ١٢٣٧؛ سنن النسائي: ٤٦٢٤؛ ابن الجارود: ٦١١۔]

(٢٢٧٠) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حیوان کی دوسرے حیوان کے ساتھ ادھار بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٧١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ، وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ، يَدًا بِيَدٍ)) وَكَرِهَهُ نَسِيئَةً.

[سنن الترمذي: ١٢٣٨؛ مسند احمد: ٣/ ٣١٠ یہ حجاج بن ارطاۃ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۲۷۱) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک جانور کا دو جانوروں کے ساتھ دست بدست تبادلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔'' البتہ آپ نے ادھار کی صورت میں ایسے تبادلے کو پسند نہیں کیا۔

بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ.

باب: جانور کو جانور کے عوض میں دست بدست بیچنے کا بیان

٢٢٧٢ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ. قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ.

(۲۲۷۲) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو سات غلاموں کے بدلے میں خریدا تھا۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مِنْ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩٩٧؛ ابن حبان: ٧٢١٢۔]

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اپنی روایت میں کہا: دحیہ کلبی سے خریدا تھا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الرِّبَا.

باب: اس امر کا بیان کہ سود بہت بڑا گناہ ہے

٢٢٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَيْتُ، لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا)). [**ضعيف**، مسند احمد: ٢/ ٣٥٣، ابو الصلت مجہول ہے۔]

(۲۲۷۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بہت بڑے) تھے۔ ان کے پیٹوں میں سانپ باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سود خور لوگ ہیں۔''

٢٢٧٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرِّبَا

(۲۲۷۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سود کے ستر درجے ہیں۔ ان میں سب سے کم تر درجے کا گناہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے۔''

سَبْعُونَ حُوبًا. أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ)).
[ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے اور ابن جارود (٦٤٧) و حاکم (٢/ ٣٧) وغیرهما کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

٢٢٧٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، أَبُو حَفْصٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، ((الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا)). [المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧، یہ سند ابراہیم نخعی کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٢٧٥) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود کے تہتر دروازے (درجے) ہیں۔''

٢٢٧٦۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا. وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا. فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ. [مسند احمد: ١/ ٣٦، ٤٩ یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٢٧٦) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سب سے آخر میں سود کی آیت یعنی حکم نازل ہوا، اور رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے اس کی (مکمل) تفسیر کیے بغیر فوت ہو گئے، لہٰذا سود کو چھوڑ دو اور ہر مشکوک صورت سے پرہیز کرو۔

٢٢٧٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٣٣؛ سنن الترمذي: ١٢٠٦؛ مسند احمد: ١/ ٣٩٣؛ ابن حبان: ٥٠٢٥۔]

(٢٢٧٧) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے (یعنی دینے) والے، اس کے گواہوں پر اور اس کی تحریر لکھنے والے پر لعنت کی ہے۔

٢٢٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ، إِلَّا آكِلُ الرِّبَا. فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ، أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٣٣١؛ سنن النسائي: ٤٤٥٧ حسن بصری کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(٢٢٧٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر آدمی سود کھائے گا، یہاں تک کہ جو آدمی سود نہیں کھائے گا، اسے اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔''

٢٢٧٩ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلَى قِلَّةٍ)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٣٩٥؛ مسند ابي يعلىٰ: ٥٠٤٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧.]

(۲۲۷۹) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی سود کے ذریعے سے اپنے مال میں اضافہ کرتا ہے تو انجام کار اس کا مال گھٹ جائے گا۔''

بَابُ السَّلَفِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

باب: بیع سلف مقررہ ماپ اور تول میں ایک معین مدت کے لیے ہونی چاہیے

٢٢٨٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ، السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ. فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)). [صحيح بخاري: ٢٢٤٠، ٢٢٤١؛ صحيح مسلم: ١٦٠٤ (٤١١٨)؛ سنن ابي داود: ٣٤٦٣؛ سنن الترمذي: ١٣١١؛ سنن النسائي: ٤٦٢٠.]

(۲۲۸۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو دو تین تین سال پہلے پیشگی رقم دے کر کھجوریں خرید لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جو آدمی کھجوروں کی بیع سلف کرے تو اسے چاہیے کہ ماپ اور تول میں مقرر مدت تک بیع سلف کرے۔''

٢٢٨١ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ بَنِي فُلَانٍ أَسْلَمُوا، لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ وَإِنَّهُمْ قَدْ جَاعُوا. فَأَخَافُ أَنْ يَرْتَدُّوا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ عِنْدَهُ؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ: عِنْدِي كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ أُرَاهُ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةِ دِينَارٍ بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا إِلَى أَجَلِ كَذَا وَكَذَا،

(۲۲۸۱) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یہود کے فلاں قبیلے کے لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں اور وہ بھوک یعنی خستہ حالی کے شکار ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جس کے پاس (کچھ مال وغیرہ) ہے؟'' ایک یہودی شخص نے کہا: اس کے پاس اتنا مال ہے۔ اس نے غالباً تین سو دینار بتائے تھے۔ اس نے کہا: وہ (ان کے عوض میں) فلاں باغ سے (اتنا پھل) فلاں بھاؤ سے لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں نرخ سے، اتنی مدت تک (تو صحیح ہے، لیکن) فلاں باغ (کی شرط) نہیں۔''

وَلَيْسَ مِنْ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ)). [ضعيف، مسند ابي يعلى: ٧٤٩٦؛ المعجم الكبير للطبراني: ٥/ ٢٢٢ وليد بن مسلم نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی۔]

٢٢٨٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ. قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: يَحْيَى: عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: امْتَرَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَمِ. فَأَرْسَلُونِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى. فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا نُسْلِمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، عِنْدَ قَوْمٍ، مَا عِنْدَهُمْ. فَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى. فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ.

[صحيح، سنن ابي داود: ٣٤٦٥؛ سنن النسائي: ٤٦١٨، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٢٢٤٢۔]

(۲۲۸۲) عبداللہ بن ابی مجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما کے مابین بیع سَلَم کے بارے میں اختلاف رائے ہو گیا تو ان دونوں نے مجھے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانوں میں گندم، جو، کشمش اور کھجور کی بیع سلم کیا کرتے تھے یعنی ان کو پیشگی رقم دے کر ان سے یہ چیزیں خرید لیا کرتے تھے، جن کے پاس وہ چیزیں (اس وقت) نہیں ہوتی تھیں۔

عبداللہ بن ابی مجالد یا ابو مجالد کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

بَابُ مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ.

باب: جو شخص بیع سلم کرے تو اس کے عوض میں دوسری چیز نہ لے

٢٢٨٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَسْلَفْتَ فِي شَيْءٍ، فَلَا تَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ)).

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدًا.

[ضعيف، سنن ابي داود: ٣٤٦٨، عطیہ العوفی ضعیف راوی ہے۔]

(۲۲۸۳) ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی چیز کی بیع سلف کرو تو اسے کسی دوسری چیز سے تبدیل نہ کرو۔''

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث عبداللہ بن سعید کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔ اس میں زیاد بن خیثمہ اور عطیہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

بَابُ إِذَا أَسْلَمَ فِي نَخْلٍ بِعَيْنِهِ لَمْ

باب: اگر کھجور کے متعین درختوں کی بیع

يُطْلِعْ.

سلم ہو کہ جن کے خوشے بھی نہ نکلے ہوں تو؟

٢٢٨٤ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ، قَالَ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أُسْلِمُ فِي نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ يُطْلِعَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ فِي حَدِيقَةِ نَخْلٍ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُطْلِعَ النَّخْلُ. فَلَمْ يُطْلِعِ النَّخْلُ شَيْئًا، ذَلِكَ الْعَامَ. فَقَالَ الْمُشْتَرِي: هُوَ لِي حَتَّى يُطْلِعَ. وَقَالَ الْبَائِعُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ النَّخْلَ هَذِهِ السَّنَةَ. فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لِلْبَائِعِ: ((أَخَذَ مِنْ نَخْلِكَ شَيْئًا؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ؟ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ. وَلَا تُسْلِمُوا فِي نَخْلٍ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ)). [ضعيف، سنن ابي داود: ٣٤٦٧ نجرانی مجہول اور ابواسحاق مدلس ہیں۔]

(۲۲۸۴) نجرانی کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آیا میں خوشے نکلنے سے پہلے کھجوروں کی بیع سلف کر لیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی نے کھجوروں کے باغ میں خوشوں کے نکلنے سے پہلے بیع سلف کی اور اس سال باغ میں درختوں کو پھل ہی نہ لگا۔ خریدار نے کہا: خوشے نکلنے تک یہ باغ میرا ہے۔ بائع نے کہا: میں نے تمہیں یہ باغ ایک سال کے لیے بیچا تھا۔ وہ دونوں اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے بیچنے والے سے فرمایا: ''کیا اس خریدار نے تمہارے باغ میں سے کچھ پھل حاصل کیا ہے؟'' مالک نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم کس چیز کے عوض میں اس کے مال کو اپنے لیے حلال سمجھتے ہو؟ تم نے اس سے جو کچھ لیا ہے، اسے واپس کرو۔ اور تم کھجوروں کی بیع سلم اس وقت تک نہ کیا کرو جب تک اس کی افادیت واضح نہ ہو جائے۔''

بَابُ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ.

باب: جانور میں بیع سلم کرنے کا بیان

٢٢٨٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ قَضَيْنَاكَ)) فَلَمَّا قَدِمَتْ قَالَ: ((يَا أَبَا رَافِعٍ اقْضِ هَذَا الرَّجُلَ بَكْرَهُ)) فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا رَبَاعِيًا فَصَاعِدًا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((أَعْطِهِ. فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). [صحيح مسلم: ١٦٠٠ (٤١٠٨)؛ سنن ابي داود: ٣٣٤٦؛ سنن الترمذي: ١٣١٨؛ سنن النسائي: ٤٦٢١۔]

(۲۲۸۵) ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے جوان اونٹ بطور قرض لیا اور فرمایا: جب صدقے کے اونٹ ہمارے پاس آئیں گے تو ہم تجھے اونٹ دے دیں گے۔'' جب وہ (اونٹ) آئے تو آپ نے فرمایا: ''ابورافع! اس آدمی کو ایک جوان اونٹ دے دو۔'' مجھے صرف چار دانتا یا اس سے بھی زیادہ عمر والا اونٹ ملا۔ میں نے نبی ﷺ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: اسے وہی دے دو، کیونکہ لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔''

٢٢٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

(۲۲۸۶) عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ

الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ هَانِيءٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: اقْضِنِي بَكْرِي. فَأَعْطَاهُ بَعِيرًا مُسِنًّا. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَسَنُّ مِنْ بَعِيرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُهُمْ قَضَاءً)). [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٦٢٣؛ مسند احمد: ٤/ ١٢٧؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٠.]

کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی نے آپ سے کہا: (آپ نے میرا ایک جوان اونٹ دینا ہے، لہٰذا) مجھے میرا جوان اونٹ دے دیں تو آپ نے اسے اس سے زیادہ عمر والا (قیمتی) اونٹ دے دیا تو اعرابی نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو میرے اونٹ سے زیادہ عمر والا (اور زیادہ قیمتی) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں بہترین وہ ہے جو بہتر ادائیگی کرے۔''

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ.

باب: شراکت اور مضاربت کا بیان

٢٢٨٧ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ، عَنِ السَّائِبِ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كُنْتَ شَرِيكِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَكُنْتَ خَيْرَ شَرِيكٍ. كُنْتَ لَا تُدَارِينِي وَلَا تُمَارِينِي. [سنن ابي داود: ٤٨٣٦؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢٥ سفیان ثوری مدلس اور قائد السائب مجہول ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢٢٨٧) سائب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ جاہلیت میں میرے ساتھ شریکِ (کاروبار) تھے۔ آپ بہترین شریک تھے۔ آپ نہ مجھ سے مقابلہ کرتے تھے اور نہ مجھ سے جھگڑتے تھے۔

٢٢٨٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: اشْتَرَكْتُ أَنَا وَسَعْدٌ وَعَمَّارٌ، يَوْمَ بَدْرٍ، فِيمَا نُصِيبُ. فَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ، وَجَاءَ سَعْدٌ بِرَجُلَيْنِ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٣٨٨؛ سنن النسائي: ٤٧٠١ ابوعبیدہ کا اپنے والد محترم سے سماع ثابت نہیں۔]

(٢٢٨٨) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے، اور سعد و عمار رضی اللہ عنہما نے غزوۂ بدر میں حاصل ہونے والی غنیمت کے بارے میں شراکت کر لی میں اور عمار رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہ لا سکے۔ جبکہ سعد رضی اللہ عنہ دو کافروں کو گرفتار کر لائے۔ (جو ہم تینوں کے درمیان مشترک قرار پائے)

٢٢٨٩ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ فِيهِنَّ

(٢٢٨٩) صالح بن صہیب اپنے والد صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہوتی ہے۔ ادھار بیچ دینے میں، مقارضے میں اور گھر میں کھانے کے لیے گندم میں جو ملا

الْبَرَكَةُ. الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ وَأَخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ، لِلْبَيْتِ، لَا لِلْبَيْعِ)). [ضعيف جدا، الضعيفه للالبانی: ۲۱۰۰ نصر مجہول اور صالح مجہول الحال ہے، نیز محدثین نے اس روایت پر شدید جرح بھی کی ہے۔]

لینے میں، بیچنے کے لیے نہیں۔"

بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ اولاد کے مال سے کتنا حصہ ہے؟

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ. وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ)). [صحيح، سنن ابي داود: ۳۵۲۸؛ سنن الترمذي: ۱۳۵۸؛ سنن النسائي: ٤٤٥١۔]

(۲۲۹۰) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا عمدہ ترین کھانا وہ ہے جو تمہاری اپنی کمائی سے حاصل ہو، اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔"

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا. وَإِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي فَقَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ)). [صحيح، شرح معانی الآثار للطحاوي: ٤/ ١٥٨ ومشكل الآثار له: ۱۵۹۸۔]

(۲۲۹۱) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کچھ مال ہے اور میری اولاد بھی ہے۔ میرا والد میرا سارا مال لینا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تو اور تیرا مال بھی تیرے باپ ہی کا ہے۔"

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي اجْتَاحَ مَالِي. فَقَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ. فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ)). [صحيح، سنن ابي داود: ۳۵۳۰؛ مسند احمد: ۲/ ۱۷۹؛ ابن الجارود: ۹۹۵۔]

(۲۲۹۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے والد نے میرا سارا مال اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ ہی کا ہے۔" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیری اولاد تیری بہترین کمائی ہے، لہٰذا ان کے اموال میں سے کھالیا کرو۔"

بَابُ مَا لِلْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا.

باب: اس امر کا بیان کہ عورت اپنے خاوند

کے مال میں سے کیا کچھ لے سکتی ہے؟

٢٢٩٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ. قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)).

[صحيح مسلم: ١٧١٤ (٤٤٧٧، ٤٤٧٨)؛ سنن النسائي: ٥٤٢٢.]

(۲۲۹۳) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شکوہ کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں، وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کی ضروریات کے لیے کافی ہو۔ الا یہ کہ میں اس کی اطلاع کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ لے لوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس قدر تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کر جائے، اتنا لے لو۔''

٢٢٩٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ وَقَالَ أَبِي فِي حَدِيثِهِ: إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا. وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ. وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ. وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا)).

[صحيح بخاري: ١٤٣٧؛ صحيح مسلم: ١٠٢٤ (٢٣٦٤)؛ سنن ابي داود: ١٦٨٥؛ سنن الترمذي: ٦٧٢.]

(۲۲۹۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت نقصان کیے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے۔ (اور ایک روایت کے مطابق) جب کوئی عورت نقصان کیے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اسے اس کے عمل کی جزا ملے گی اور اتنا ہی شوہر کو اجر ملے گا کمانے کی وجہ سے۔ اور عورت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ان میں سے کسی کے ثواب میں دوسرے کی وجہ سے کمی واقع نہ ہوگی۔''

٢٢٩٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ مِنْ أَفْضَلِ أَمْوَالِنَا)). [حسن، سنن الترمذي: ٦٧٠.]

(۲۲۹۵) ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کھانا تو ہمارا عمدہ مال ہے۔''

بَابُ مَا لِلْعَبْدِ أَنْ يُعْطِيَ وَيَتَصَدَّقَ.

باب: غلام کیا دے سکتا ہے اور کیا صدقہ

کر سکتا ہے؟

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ.

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ۱۰۱۷ مسلم الاعور ضعیف ہے۔]

(۲۲۹۶) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلام کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: كَانَ مَوْلَايَ يُعْطِينِي الشَّيْءَ فَأُطْعِمُ مِنْهُ. فَمَنَعَنِي، أَوْ قَالَ: فَضَرَبَنِي. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ سَأَلَهُ. فَقُلْتُ: لَا أَنْتَهِي أَوْ لَا أَدَعُهُ فَقَالَ: **((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا))**. [صحيح مسلم: ۱۰۲۵ (۲۳۶۸)؛ سنن النسائي: ۲۵۳۸۔]

(۲۲۹۷) آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے آقا مجھے کھانے کی کوئی چیز دیتے تو میں وہ دوسروں کو کھلا دیتا۔ انہوں نے مجھے اس سے منع کیا یا کہا: انہوں نے مجھے سزا دی۔ میں نے یا انہوں نے اس بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: میں اس کام سے باز نہیں آؤں گا یا کہا: میں تو یہ کام ترک نہیں کروں گا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں کو ثواب ملے گا۔''

بَابُ مَنْ مَرَّ عَلَى مَاشِيَةِ قَوْمٍ أَوْ حَائِطٍ هَلْ يُصِيبُ مِنْهُ.

باب: جو شخص جانوروں یا کسی کے باغ کے پاس سے گزرے تو کیا اس سے کچھ لے سکتا ہے؟

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ ابْنَ شُرَحْبِيلَ، رَجُلًا مِنْ بَنِي غُبَرَ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ مَخْمَصَةٍ. فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ. فَأَتَيْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا. فَأَخَذْتُ سُنْبُلًا فَفَرَكْتُهُ وَأَكَلْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِي كِسَائِي. فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ. فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ لِلرَّجُلِ: **((مَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ سَاغِبًا. وَلَا عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا))**

(۲۲۹۸) بنو غبر قبیلے کے ایک فرد عباد بن شرحبیل سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک سال ہمارے علاقے میں قحط پڑ گیا۔ میں مدینہ منورہ آیا تو ایک باغ یا کھیت میں چلا گیا۔ میں نے چند خوشے توڑ کر انہیں مسلا اور دانے نکال کر کھا لیے اور (کچھ دانے) میں نے اپنی چادر میں رکھ لیے۔ کھیت کے مالک نے آکر مجھے مارا اور میرا کپڑا (چادر) چھین لی۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا تو آپ نے کھیت کے مالک سے فرمایا: ''جس وقت یہ بھوکا تھا تو نے اسے کھانا نہ کھلایا اور جس (مسئلے) سے وہ لاعلم تھا تو نے اسے اس کی تعلیم نہ دی۔'' نبی ﷺ نے اسے حکم

فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَرَدَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ. وَأَمَرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نِصْفِ وَسْقٍ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٦٢١؛ سنن النسائي: ٥٤١١؛ مسند احمد: ٤/ ١٦٦؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٣٣۔]

دیا تو اس نے میری چادر واپس کر دی اور آپ نے اسے ایک وسق یا نصف وسق غلہ دینے کا حکم بھی فرمایا۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ عَمِّ أَبِيهَا رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَرْمِي نَخْلَنَا، أَوْ قَالَ: نَخْلَ الْأَنْصَارِ. فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: ((**يَا غُلَامُ وَقَالَ ابْنُ كَاسِبٍ: فَقَالَ يَا بُنَيَّ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟**)) قَالَ قُلْتُ: آكُلُ. قَالَ: ((**فَلَا تَرْمِي النَّخْلَ. وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسَافِلِهَا**)) قَالَ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: ((**اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٦٢٢؛ سنن الترمذي: ١٢٨٨؛ ابن ابی الحکم الغفاری مستور ہے۔]

(۲۲۹۹) رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں لڑکا تھا تو میں اپنے یا انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر مار رہا تھا۔ مجھے پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے لڑکے!'' یا آپ نے فرمایا: ''اے بیٹے! تو کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں مارتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا: ''درختوں پر پتھر نہ مارا کر، درختوں کے نیچے گری ہوئی کھجوریں کھا لیا کر۔'' پھر آپ نے (ازراہِ شفقت) میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''یا اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔''

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا أَتَيْتَ عَلَى رَاعٍ، فَنَادِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ. فَإِنْ أَجَابَكَ، وَإِلَّا فَاشْرَبْ فِي غَيْرِ أَنْ تُفْسِدَ. وَإِذَا أَتَيْتَ عَلَى حَائِطِ بُسْتَانٍ، فَنَادِ صَاحِبَ الْبُسْتَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَإِنْ أَجَابَكَ، وَإِلَّا فَكُلْ فِي أَنْ لَا تُفْسِدَ**)). [مسند احمد: ٣/ ٧، ٢١، ٢٥؛ مسند ابي يعلى: ١٢٨٧، یہ روایت سعید بن ایاس کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ یزید بن ہارون نے ان کے اختلاط کے بعد روایت کی ہے۔]

(۲۳۰۰) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی چرواہے کے ریوڑ کے پاس سے گزرو (اور تم اس کے جانور کا دودھ حاصل کرنا چاہو) اور تمہیں چرواہا نظر نہ آئے تو اسے تین بار بلند آواز سے پکارو۔ اگر وہ تمہیں جواب دے تو بہتر۔ ورنہ تم اس کا کسی قسم کا نقصان کیے بغیر دودھ پی سکتے ہو۔ اور جب تم کسی باغ کے پاس سے گزرو (اور تم وہاں سے کچھ کھانے کی ضرورت محسوس کرو) تو باغ والے کو تین بار بلند آواز سے پکارو۔ اگر وہ تمہیں جواب دے تو بہتر ورنہ تم اس کا کوئی نقصان کیے بغیر وہاں سے کھا سکتے ہو۔''

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَأَيُّوبُ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

(۲۳۰۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کے باغ کے پاس سے گزرے تو وہاں سے حسبِ ضرورت کھا سکتا ہے۔ البتہ وہ چھپا کر ساتھ نہ لے جائے۔''

((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ، فَلْيَأْكُلْ، وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)).

[سنن الترمذي: ١٢٨٧ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ یحییٰ بن سلیم الطائفی کی عبیداللہ بن عمر سے روایت ضعیف ہے۔]

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهَا.

باب: اس امر کا بیان کہ مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ لینا ممنوع ہے

٢٣٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ] رُمْحٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ: ((لَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ رَجُلٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ. أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَيُكْسَرَ بَابُ خِزَانَتِهِ، فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ. فَلَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ)). [صحيح بخاري: ٢٤٣٥؛ صحيح مسلم: ١٧٢٦ (٤٥١٢)؛ سنن ابي داود: ٢٦٢٣۔]

(٢٣٠٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ لے، کیا تم میں سے کسی کو یہ اچھا لگتا ہے کہ کوئی آدمی اس کے کمرے میں داخل ہو کر اس کے غلہ محفوظ رکھنے کے سٹور کا دروازہ توڑ کر غلہ نکال لے جائے؟ لوگوں کے جانور اپنے تھنوں میں اپنے مالکوں کے لیے خوراک محفوظ کرتے ہیں، لہٰذا کوئی آدمی مالک کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ لے۔''

٢٣٠٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الطُّهَوِيِّ، عَنْ ذُهَيْلِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شَمَّاخٍ الطُّهَوِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، إِذْ رَأَيْنَا إِبِلًا مَصْرُورَةً بِعِضَاهِ الشَّجَرِ. فَثُبْنَا إِلَيْهَا. فَنَادَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ. فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الْإِبِلَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. هُوَ قُوتُهُمْ [وَيُمْنُهُمْ] بَعْدَ اللّٰهِ. أَيَسُرُّكُمْ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى مَزَاوِدِكُمْ فَوَجَدْتُمْ مَا فِيهَا قَدْ ذُهِبَ بِهِ؟ أَتُرَوْنَ ذَلِكَ عَدْلًا؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((فَإِنَّ هَذَا كَذَلِكَ)) قُلْنَا: أَفَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْنَا إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ؟ فَقَالَ: ((كُلْ وَلَا تَحْمِلْ. وَاشْرَبْ وَلَا تَحْمِلْ)).

[**ضعيف**، مسند احمد: ٢/ ٤٠٥ حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور سلیط و ذہیل دونوں مجہول ہیں۔]

(٢٣٠٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے (کہ دوران سفر میں) ہمیں کیکر کے درختوں کے نیچے اونٹنیاں نظر آئیں جن کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، ہم دودھ حاصل کرنے کی غرض سے ادھر گئے تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دے کر ہمیں بلایا تو ہم آپ کی طرف لوٹ آئے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اونٹنیاں ایک مسلمان گھرانے کی ہیں۔ اللہ کے بعد یہی اونٹنیاں ان کی خوراک اور برکت کا ذریعہ ہیں۔ اگر تم اپنے سٹوروں کی طرف واپس جاؤ اور دیکھو کہ وہاں تمہارا جو کچھ تھا کوئی اسے لوٹ کر لے گیا ہو تو کیا تمہیں یہ اچھا لگے گا؟ کیا تم اسے انصاف قرار دو گے؟'' صحابہ نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: ''یہ بھی ایسے ہی ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اگر ہمیں کھانے پینے کی (اشد) حاجت ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''تم بقدر ضرورت کھا پی سکتے ہو مگر اپنے ساتھ کچھ لے جانے کی اجازت نہیں۔''

بَابُ اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ.

باب: مویشی پالنے کی (ترغیب) کا بیان

٢٣٠٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((**اتَّخِذِي غَنَمًا فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً**)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٤٢٤؛ الصحيحه: ٧٧٣ـ]

(٢٣٠٤) ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم بکریاں پال لو، کیونکہ ان میں برکت ہوتی ہے۔“

٢٣٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((**الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا. وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ. وَالْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). [صحيح بخاري: ٢٨٥٠؛ صحيح مسلم: ١٨٧٣ (٤٨٤٩)؛ سنن الترمذي: ١٦٩٤؛ سنن النسائي: ٣٦٠٤ـ]

(٢٣٠٥) عروہ بن جعد البارقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ اپنے مالکوں کے لیے عزت وقوت کا سبب ہوتے ہیں اور بکری بابرکت جانور ہے۔ اور گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں یعنی گھوڑے پالنے میں قیامت تک خیر ہے۔“

٢٣٠٦ـ حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ، أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا زَرْبِيٌّ، إِمَامُ مَسْجِدِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الشَّاةُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ**)). [الكامل لابن عدى: ٣/ ١٠٩٤؛ الصحيحه: ١١٢٨ زربی بن عبداللہ کے ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢٣٠٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک جانور ہے۔“

٢٣٠٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُرْوَةَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَغْنِيَاءَ بِاتِّخَاذِ الْغَنَمِ. وَأَمَرَ الْفُقَرَاءَ بِاتِّخَاذِ الدَّجَاجِ. وَقَالَ: ((**عِنْدَ اتِّخَاذِ الْأَغْنِيَاءِ الدَّجَاجَ، يَأْذَنُ اللَّهُ بِهَلَاكِ الْقُرَى**)). [**موضوع**، علی بن عروہ متروک، متہم بالکذب ہے۔]

(٢٣٠٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امراء یعنی دولت مند حضرات کو بکریاں پالنے کی اور غریبوں کو مرغیاں پالنے کی ہدایت کی اور فرمایا: ”جب دولت مند لوگ مرغیاں پالنے لگیں تو اللہ تعالیٰ ان بستیوں کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا ہے۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ

فیصلے سے متعلق مسائل

بَابُ ذِكْرِ الْقُضَاةِ.

باب: فیصلہ کرنے والے (قاضیوں) کا ذکر

۲۳۰۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ جُعِلَ قَاضِياً بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ۳۵۷۲؛ سنن الترمذي: ۱۳۲۵؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ۹۱۔]

(۲۳۰۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی، اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔''

۲۳۰۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ. وَمَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهُ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ۳۵۷۸؛ سنن الترمذي: ۱۳۲۳ عبدالاعلیٰ الثعلبی ضعیف ہے۔]

(۲۳۰۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی عہدۂ قضاء کا طلب گار ہو، اسے اس کی اپنی جان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اور جس آدمی کو یہ منصب قبول کرنے پر مجبور کیا گیا تو (اس کی مدد کے لیے) ایک فرشتہ نازل ہو کر اس کی رہنمائی کرتا ہے۔''

۲۳۱۰ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ تَبْعَثُنِي وَأَنَا شَابٌّ أَقْضِي بَيْنَهُمْ، وَلَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ؟ قَالَ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: ((**اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ**

(۲۳۱۰) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف روانہ فرمایا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں، حالانکہ ابھی تو میں جوان ہوں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ قضاء کیا ہے؟ تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا، پھر فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ)) ''یا اللہ! اس کے دل کو

لِسَانَهُ)) قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ بَعْدُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ.

[طبقات ابن سعد: ٢/ ٣٣٧؛ مسند احمد: ١/ ٨٣ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، ابوالبختری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔]

ہدایت پر رکھ اور اس کی زبان کو (صحیح فیصلے کرنے پر) قائم فرما۔'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت میں کبھی شک میں نہیں پڑا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْحَيْفِ وَالرَّشْوَةِ.

باب: اس امر کا بیان کہ ظلم (ناانصافی) اور رشوت بہت بڑے گناہ ہیں

٢٣١١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ. ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ. أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا)). [**ضعيف**، مسند احمد: ١/ ٤٣٠ مجالد بن سعید ضعیف راوی ہے۔]

(٢٣١١) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی دنیا میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ ایک فرشتہ اسے اس کی گدی سے پکڑے ہوئے ہوگا، پھر آسمان کی طرف سر اٹھائے گا، اگر اللہ نے اسے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے پھینک دے تو وہ اسے جہنم کی ایک ایسی گہرائی میں پھینک دے گا جس میں وہ مسلسل چالیس برس تک گرتا جائے گا۔''

٢٣١٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ حُسَيْنٍ، يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي، مَا لَمْ يَجُرْ. فَإِذَا جَارَ وَكَّلَهُ إِلَى نَفْسِهِ)).

[**حسن**، سنن الترمذي: ١٣٣٠؛ ابن حبان: ٥٠٦٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٩٣؛ تهذيب الكمال للمزي: ٦/ ٤٥٨۔]

(٢٣١٢) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاضی جب تک کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی اپنی جان کے سپرد کر دیتا ہے۔''

٢٣١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٨٠؛ سنن الترمذي: ١٣٣٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٢، ١٠٣۔]

(٢٣١٣) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔''

بَابُ الْحَاكِمِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيبُ الْحَقَّ.

باب: اس امر کا بیان کہ حاکم اجتہاد کر کے صحیح فیصلہ کرے

٢٣١٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ. وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ**)).

۲۳۱۴: عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جب حاکم اجتہاد کر کے صحیح فیصلہ صادر کرے تو اس کے لیے دگنا ثواب ہے اور اگر فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد میں غلطی سرزد ہو جائے تو اس کے لیے ایک ثواب ہے۔''

قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ. فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِيهِ أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

راوی حدیث یزید بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابوسلمہ نے (یہ حدیث) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

[صحيح بخاري: ٧٣٥٢؛ صحيح مسلم: ١٧١٦ (٤٤٨٧)؛ سنن ابي داود: ٣٥٧٤۔]

٢٣١٥۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ؛ قَالَ: لَوْلَا حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ. اثْنَانِ فِي النَّارِ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ. رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ. وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ**)) لَقُلْنَا: إِنَّ الْقَاضِيَ إِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(۲۳۱۵) ابوہاشم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اگر عبداللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نہ ہوتی جو انہوں نے اپنے والد سے بیان کی کہ بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں، ان میں سے دو قسم کے لوگ جہنم میں اور ایک قسم کے لوگ جنت میں جائیں گے۔ جو آدمی (فیصلہ کرنے والا) حق بات کو جانتا ہو اور اسی کے مطابق فیصلہ کرے تو وہ جنتی ہے، جو آدمی علم کے بغیر یونہی لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے تو وہ جہنمی ہے اور جو آدمی فیصلہ کرتے وقت جان بوجھ کر اپنے فیصلے میں کسی کے ساتھ ناانصافی کرے، وہ بھی جہنمی ہے۔'' اگر یہ حدیث ہمارے پیش نظر نہ ہوتی تو ہم کہتے کہ قاضی جب اجتہاد سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرے تو وہ جنتی ہے۔

[سنن ابي داود: ٣٥٧٣؛ سنن الترمذي: ١٣٢٢ یہ روایت خلف بن خلیفہ کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ: لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ وَهُوَ غَضْبَانُ.

باب: اس امر کا بیان کہ حاکم غصے کی

حالت میں فیصلہ نہ کرے

٢٣١٦۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ**)).

(٢٣١٦) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاضی غصے کی حالت میں ہوتو وہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

قَالَ هِشَامٌ، فِي حَدِيثِهِ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

ہشام نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''حاکم کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے، جبکہ وہ غصے کی حالت میں ہو۔''

[صحيح بخاري: ٧١٥٨؛ صحيح مسلم: ١٧١٧]

بَاب: قَضِيَّةُ الْحَاكِمِ لَا تُحِلُّ حَرَامًا وَلَا تُحَرِّمُ حَلَالًا.

باب: حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال یا کسی حلال کو حرام نہیں کردیتا

٢٣١٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ. وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ. وَإِنَّمَا أَقْضِي لَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ. فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلَا يَأْخُذْهُ. فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). [صحيح بخاري: ٢٦٨٠؛ صحيح مسلم: ١٧١٣ (٤٤٧٣)؛ سنن ابي داود: ٣٥٨٣؛ سنن الترمذي: ١٣٣٩؛ سنن النسائي: ٥٤٢٤۔]

(٢٣١٧) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے جھگڑوں کے حل کے لیے میرے پاس آتے ہو، میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے موقف کی دلیل بیان کرنے میں دوسرے کی نسبت تیز وطرار ہو۔ میں تو تم لوگوں سے جو کچھ سنتا ہوں اسی کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہوں۔ پس میں جس کو اس کے بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دے دوں تو وہ اسے نہ لے، کیونکہ میں تو اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔ قیامت کے دن وہ اسے اپنے ساتھ لیے حاضر ہوگا۔''

٢٣١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ. وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ**

(٢٣١٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی ایک انسان ہوں۔ شاید تم میں سے کوئی دوسرے کی نسبت زیادہ چرب زبان ہو۔ پس میں جس آدمی کو اس کے بھائی کے حق میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر دے دوں تو گویا اسے

أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ. فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ قِطْعَةً. فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ۲/ ۲۳۲؛ مسند ابي يعلىٰ: ۵۹۲۰-]

میں جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔"

بَابُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ وَخَاصَمَ فِيهِ.

باب: اگر کوئی آدمی کسی چیز کا دعویٰ کرے اور اس بارے میں جھگڑے تو؟

۲۳۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، أَبُو عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). [صحيح بخاري: ۳۵۰۸؛ صحيح مسلم: ۶۱ (۲۱۷)]

(۲۳۱۹) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جو آدمی کسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

۲۳۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ أَوْ يُعِينُ عَلَى ظُلْمٍ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ۳۵۹۸؛ مسند احمد: ۲/ ۸۲ من طريق آخر-]

(۲۳۲۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی کسی فیصلہ طلب امر میں کسی سے ناجائز تعاون کرے یا ظلم کے سلسلے میں ظالم کی مدد کرے تو جب تک وہ اپنے اس عمل سے باز نہ آجائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق رہتا ہے۔"

بَابُ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

باب: مدعی پر گواہ ہیں اور مدعا علیہ کے ذمے قسم کھانا ہے

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، ادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ**

(۲۳۲۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے اموال اور خون پر دعوے کرنے لگیں۔ (لہٰذا اصول یہ ہے کہ مدعی ثبوت پیش کرے)

وَأَمْوَالَهُمْ. وَلٰكِنَّ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

[صحيح بخاري: ٤٥٥٢؛ صحيح مسلم: ١٧١١ (٤٤٧٠)؛ سنن ابي داود: ٣٦١٩؛ سنن الترمذي: ١٣٤٢؛ سنن النسائي: ٥٤٢٧۔]

لیکن مدعا علیہ کے ذمے قسم کھانا ہے۔"

٢٣٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ. فَجَحَدَنِي. فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((احْلِفْ)) قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ فِيهِ فَيَذْهَبُ بِمَالِي. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (٣/ آل عمران: ٧٧) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[صحيح بخاري: ٢٣٥٦؛ صحيح مسلم: ١٣٨ (٣٥٥)؛ سنن ابي داود: ٣٢٣٤؛ سنن الترمذي: ١٢٦٩، ٢٩٩٦۔]

(٢٣٢٢) اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قطعہ مشترکہ طور پر میری اور ایک یہودی کی ملکیت میں تھا۔ وہ میری ملکیت اور اشتراک سے انکاری ہو گیا، میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کیا تمہارے پاس اپنی ملکیت اور اشتراک کا کوئی ثبوت ہے؟" میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا: "تم حلف اٹھاؤ۔" میں نے عرض کیا: وہ (جھوٹی) قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ "بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کوئی بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَاجِرَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا.

باب: جو آدمی کسی کا مال ناجائز طور پر ہتھیانے کے لیے حلف اٹھائے تو؟

٢٣٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)).

[**صحیح**، دیکھیے حدیث سابق: ٢٣٢٢۔]

(٢٣٢٣) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم کھائے، وہ آخرت میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔"

٢٣٢٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(٢٣٢٤) ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ

أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ**)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا؟ قَالَ: ((**وَإِنْ كَانَ سِوَاكًا مِنْ أَرَاكٍ**)). [صحيح مسلم: ١٣٧ (٣٥٣)؛ سنن النسائي: ٥٤٢١۔]

نے فرمایا: ''جو آدمی (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام اور اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ چیز بالکل معمولی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ پیلو کی ایک مسواک ہی ہو۔''

بَابُ الْيَمِيْنِ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ.

باب: حقوق میں اختلاف کی بنا پر قسم کھانے کا بیان

٢٣٢٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى. قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ آثِمَةٍ، عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٢٤٦؛ مسند احمد: ٣/ ٣٤٤۔]

(٢٣٢٥) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اگرچہ وہ تازہ مسواک کے بارے میں ہی ہو۔''

٢٣٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ. قَالَا: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ فَرُّوْخَ؛ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَهُوَ أَبُوْ يُوْنُسَ الْقَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَحْلِفُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ عَبْدٌ، وَلَا أَمَةٌ، عَلَى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ رَطْبٍ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٣٢٩، ٥١٨۔]

(٢٣٢٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے یا بندی نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی، اگرچہ وہ تازہ مسواک کے لیے ہی ہو، اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔''

بَابُ بِمَا يُسْتَحْلَفُ أَهْلُ الْكِتَابِ.

باب: اس امر کا بیان کہ اہل کتاب سے قسم کیسے لی جائے؟

٢٣٢٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَاءِ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ: ((أَنْشُدُكَ بِالَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى)). [صحيح مسلم:١٧٠٠ (٤٤٤٠)؛ سنن ابي داود: ٤٤٤٧، ٤٤٤٨.]

(٢٣٢٧) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی عالم کو بلوا کر اس سے فرمایا: ''میں تمھیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی۔''

٢٣٢٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ: أَنْبَأَنَا عَامِرٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِيَهُوْدِيَّيْنِ: ((أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

[سنن ابي داود: ٤٤٥٢ یہ روایت مجالد بن سعید کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٣٢٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یہودیوں سے فرمایا: ''میں تمھیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی۔''

بَابُ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ السِّلْعَةَ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ.

باب: جب دو آدمی ایک ہی چیز کے دعوے دار ہوں اور ان میں سے کسی کے پاس ثبوت نہ ہو

٢٣٢٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً. وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ. فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ. [سنن ابي داود: ٣٦١٦؛ مسند احمد: ٢/ ٤٨٩ یہ روایت سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٣٢٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا۔ ان دونوں میں سے کسی کے پاس ملکیت کا کوئی ثبوت نہ تھا، لہٰذا نبی ﷺ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ قسم کھانے کے لیے قرعہ اندازی کریں۔''

٢٣٣٠ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالُوْا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

(٢٣٣٠) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو آدمی ایک جانور کا مقدمہ لے کر

عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا [سَعِيدٌ]، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ، بَيْنَهُمَا دَابَّةٌ. وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ، فَجَعَلَهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. [سنن ابي داود: ٣٦١٣؛ سنن النسائي: ٥٤٢٦، یہ روایت حسن ہے، کیونکہ شعبہ نے سعید بن ابی عروبہ کی متابعت کی ہے۔ دیکھئے مسند احمد: ٤/ ٤٠٢؛ بیهقي: ١٠/ ٢٥٧]

حاضر ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک اس کی ملکیت کا دعوے دار تھا، لیکن کسی کے پاس بھی حقِ ملکیت کا ثبوت نہ تھا۔ آپ نے وہ جانور ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا۔

بَابُ مَنْ سُرِقَ لَهُ شَيْءٌ فَوَجَدَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ، اشْتَرَاهُ.

باب: جس آدمی کی کوئی چیز چوری ہو جائے، پھر اس کے پاس سے ملے جس نے اسے خریدا ہے

٢٣٣١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَاعَ لِلرَّجُلِ مَتَاعٌ، أَوْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ، فَوَجَدَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ يَبِيعُهُ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ)). [ضعيف، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٥١؛ سنن الدارقطني: ٣/ ٢٩؛ الضعيفة: ١٦٢٧ حجاج بن ارطاة ضعیف راوی ہے۔]

(٢٣٣١) سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کی کوئی چیز گم یا چوری ہو جائے، پھر اسے وہ چیز ایسے شخص کے ہاتھ میں ملے جو اسے بیچ رہا ہے تو وہ (مالک) اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور خریدار بیچنے والے سے اپنی قیمت واپس لے۔“

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي.

باب: جانور جس کھیتی کا نقصان کر دیں اس کے فیصلے کا بیان

٢٣٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ، كَانَتْ ضَارِيَةً، دَخَلَتْ فِي حَائِطِ قَوْمٍ. فَأَفْسَدَتْ فِيهِ. فَكُلِّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا. فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ. وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَصَابَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ.

(٢٣٣٢) حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی بہت زور آور تھی۔ وہ بعض لوگوں کے باغ میں جا گھسی اور اس کا نقصان کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں بات کی گئی تو آپ نے یہ فیصلہ دیا کہ مال (باغ وغیرہ) کی دن کے وقت حفاظت مالکوں کے ذمے ہے اور اگر جانور رات کو کسی کا نقصان کر جائے تو جانور کے مالک کی ذمہ

داری ہے کہ وہ اس نقصان کی تلافی کرے۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَاقَةً لِآلِ الْبَرَاءِ أَفْسَدَتْ شَيْئًا. فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ. [سنن ابي داود: ٣٥٧٠، یہ روایت امام زہری کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث ایک دوسری سند سے اسی طرح روایت کی ہے، البتہ اس میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آلِ براء کی ایک اونٹنی نے کسی کی کھیتی خراب کردی۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ كَسَرَ شَيْئًا.

باب: اس امر کا بیان کہ کوئی آدمی کسی کی کوئی چیز توڑ دے تو کیا فیصلہ کیا جائے؟

٢٣٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوْأَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَخْبِرِيْنِي، عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَتْ: أَوَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾؟ (٦٨/ القلم:٤) قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَصْحَابِهِ. فَصَنَعْتُ لَهُ طَعَامًا. وَصَنَعَتْ لَهُ حَفْصَةُ طَعَامًا. قَالَتْ: فَسَبَقَتْنِي حَفْصَةُ. فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: انْطَلِقِي فَأَكْفِئِي قَصْعَتَهَا. فَلَحِقَتْهَا وَقَدْ هَمَّتْ أَنْ تَضَعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكْفَأَتْهَا فَانْكَسَرَتِ الْقَصْعَةُ، وَانْتَشَرَ الطَّعَامُ. قَالَتْ فَجَمَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَى النِّطَعِ. فَأَكَلُوْا. ثُمَّ بَعَثَ بِقَصْعَتِي. فَدَفَعَهَا إِلَى حَفْصَةَ. فَقَالَ: ((خُذُوْا ظَرْفًا مَكَانَ ظَرْفِكُمْ وَكُلُوْا مَا فِيهَا)) قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[المصنف لابن ابي شيبة: ١٤/ ٢١٤؛ مسند احمد: ٦/ ١١١ یہ روایت ''رجل من بنی سوأۃ'' مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٣٣٣) قیس بن وہب قبیلہ بنوسوأۃ کے ایک فرد سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے آگاہ فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: ''کیا تم قرآن مجید نہیں پڑھتے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ''اور بے شک آپ اخلاق کی اعلیٰ قدروں پر فائز ہیں۔'' انہوں نے مزید فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، میں نے آپ کے لیے کھانا بنایا اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے لیے کھانا تیار کرلیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کھانا تیار کرنے میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سبقت لے گئیں اور انہوں نے مجھ سے پہلے کھانا تیار کرلیا۔ میں نے (غصے کی بنا پر) خادمہ سے کہا: جاؤ ان کا پیالہ الٹ دو (اور کھانا نیچے گرا دو) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ابھی پیالہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھنے کا ارادہ کر رہی تھیں کہ خادمہ ان کو جاملی اور پیالہ الٹ دیا۔ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا اور کھانا نیچے بکھر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خود پیالے کے ٹکڑوں کو جمع کیا اور اس میں جو کھانا تھا اسے چمڑے کے دستر خوان پر اکٹھا کیا اور سب نے کھایا۔ پھر آپ نے میرا پیالہ لے کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

بھجوا دیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اپنے برتن کے بدلے میں یہ لے لو، اور اس میں جو کھانا ہے وہ بھی کھا لو۔'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خفگی کے آثار تک محسوس نہ کیے۔

٢٣٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ. فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ. فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ. فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ. فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى. فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ: ((**غَارَتْ أُمُّكُمْ. كُلُوا**)) فَأَكَلُوا. حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا، الَّتِي فِي بَيْتِهَا. فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ، وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٦٧؛ سنن النسائي: ٣٤٠٧ـ]

(٢٣٣٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین میں سے ایک کے ہاں تشریف فرما تھے کہ دوسری ام المومنین نے ایک پیالے میں کھانا آپ کی خدمت میں بھیجا۔ تو پہلی ام المومنین نے کھانا لے کر آنے والی خادمہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے دونوں ٹکڑے اٹھا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا اور نیچے گرا ہوا کھانا اکٹھا کر کے اس میں ڈالنے لگے اور فرما رہے تھے: ''تمہاری ماں کو غیرت آ گئی، تم کھانا کھا لو۔'' چنانچہ صحابہ کرام نے کھانا کھا لیا۔ آپ جس ام المومنین کے ہاں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ایک پیالہ لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے صحیح سالم پیالہ، کھانا لانے والی خادمہ کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ ان کے گھر رہنے دیا جنہوں نے اسے توڑا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِ جَارِهِ.

باب: کسی آدمی کا ہمسائے کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنے کا بیان

٢٣٣٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((**إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ**)) فَلَمَّا حَدَّثَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ. فَلَمَّا رَآهُمْ قَالَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ. وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

[صحيح بخاري: ٢٤٦٣؛ صحيح مسلم: ١٦٠٩

(٢٣٣٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ہمسائے سے اس کی دیوار میں لکڑی نصب کرنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اس کو منع نہ کرے۔'' جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان (لوگوں) کو یہ حدیث سنائی تو ان سب نے اپنے سر جھکا لیے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس طرح دیکھا تو فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس حدیث سے اعراض کرتے محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں یہ حدیث تمہارے کندھوں پر ماروں گا، یعنی تمہیں یہ حدیث بار بار

(٤١٣٠)؛ سنن ابي داود: ٣٦٣٤؛ سنن الترمذي: ١٣٥٣۔]

سناتا رہوں گا۔

٢٣٣٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ يَحْيَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنْ بَلْمُغِيْرَةِ أَعْتَقَ أَحَدُهُمَا أَنْ لَا يَغْرِزَ خَشَبًا فِي جِدَارِهِ. فَأَقْبَلَ مُجَمِّعُ بْنُ يَزِيْدَ وَرِجَالٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ)) فَقَالَ: يَا أَخِي إِنَّكَ مَقْضِيٌّ لَكَ عَلَيَّ. وَقَدْ حَلَفْتُ. فَاجْعَلْ أُسْطُوَانًا دُوْنَ حَائِطِي أَوْ جِدَارِي. فَاجْعَلْ عَلَيْهِ خَشَبَكَ. [مسند احمد: ٣/ ٤٧٩، ٤٨٠؛ مشكل الآثار للطحاوي: ٢٤٠٩، عکرمہ بن سلمہ مجہول ہے اور حدیث سابق (٢٣٣٥) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(٢٣٣٦) عکرمہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو مغیرہ میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نے قسم کھائی کہ وہ دوسرے کو اپنی دیوار پر شہتیر نہیں رکھنے دے گا (اگر رکھنے دیا تو) ایک غلام آزاد کرے گا، پھر مجمع بن یزید رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے انصاری صحابہ آ گئے اور انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں لکڑی نصب کرنے سے یا شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے۔“ تو قسم کھانے والے نے کہا: اے بھائی! اب تو فیصلہ تمہارے حق میں اور میرے خلاف ہو گیا ہے۔ (مجھے یہ فیصلہ منظور ہے) لیکن میں قسم کھا چکا ہوں، لہٰذا تم میری دیوار کے ساتھ ایک ستون بنا کر اس پر اپنا شہتیر رکھ لو۔

٢٣٣٧۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٢٥٥؛ مسند ابي يعلى: ٢٥٢٠۔]

(٢٣٣٧) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار پر لکڑی (شہتیر) رکھنے سے نہ روکے۔“

بَابُ إِذَا تَشَاجَرُوْا فِيْ قَدْرِ الطَّرِيْقِ.

باب: اگر راستے کی مقدار میں اختلاف واقع ہو جائے تو؟

٢٣٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا مُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ الضُّبَعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٦٣٣؛ سنن الترمذي: ١٣٥٦؛ مسند احمد: ٢/ ٤٢٩۔]

(٢٣٣٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”راستہ (گزرگاہ) سات ہاتھ رکھا کرو۔“

٢٣٣٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ

(٢٣٣٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول

ابْنِ هَيَّاجٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٢٣٥؛ مسند عبد بن حميد: ٦٠٠-]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ رکھا کرو۔''

بَابُ مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ بِجَارِهِ.

باب: جو شخص اپنی ملکیت میں ایسی عمارت کھڑی کرے جو اس کے ہمسائے کے لیے تکلیف دہ ہو

٢٣٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ، أَبُو الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنْ: ((**لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ**)). [یہ روایت اسحاق بن یحییٰ بن ولید (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث: ٢٢١٣-]

(٢٣٤٠) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا: ''نہ کسی کو (ابتدا میں) نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ انتقام کی صورت میں نقصان پہنچانا جائز ہے۔''

٢٣٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ**)). [مسند احمد: ١/ ٣١٣ جابر الجعفی متہم بالکذب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(٢٣٤١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کسی کو (ابتدا میں) نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ بدلے میں کسی کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔''

٢٣٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ**)). [سنن ابي داود: ٣٦٣٥؛ سنن الترمذي: ١٩٤٠؛ مسند احمد: ٣/ ٤٥٣، لؤلؤہ مجہولۃ الحال ہے، اسے ترمذی کے علاوہ کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا، نیز اس روایت کے شواہد بھی

(٢٣٤٢) ابوصرمہ (مالک بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی کو ضرر پہنچائے گا، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اسے نقصان (تکلیف) پہنچائے گا۔ اور جو آدمی کسی کو مشقت میں ڈالے گا، اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔''

ضعیف ہیں۔]

بَابُ الرَّجُلَانِ يُدَّعَيَانِ فِي خُصٍّ.

باب: اگر ایک جھونپڑی کے دو آدمی دعوے دار ہوں تو؟

٢٣٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ. فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ. فَقَضَى لِلَّذِينَ يَلِيهِمُ الْقِمْطُ. فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ)). [**ضعيف جداً**، المعجم الكبير للطبراني: ٢/ ٢٦٠ دہثم بن قران متروک ہے۔]

(۲۳۴۳) جاریہ بن ظفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک جھونپڑی کا مقدمہ پیش کیا جوان کے استعمال میں تھی۔ نبی ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کے لیے روانہ فرمایا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے حق میں فیصلہ دیا جن کی طرف سرکنڈے کا نرم حصہ تھا۔ جب وہ واپس نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس (فیصلے) کے بارے میں بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بالکل صحیح کیا اور اچھا فیصلہ کیا۔''

بَابُ مَنِ اشْتَرَطَ الْخَلَاصَ.

باب: خرید وفروخت میں قبضے کی شرط کا بیان

٢٣٤٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا بِيعَ الْبَيْعُ مِنْ رَجُلَيْنِ، فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ**)). قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ: فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِبْطَالُ الْخَلَاصِ. [یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۱۹۰۔]

(۲۳۴۴) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک چیز دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دی جائے تو (وہ چیز) اس کے لیے ہے جس کے ہاتھ پہلے بیچی۔'' ابو ولید (راویٔ حدیث) نے کہا: اس حدیث سے دوسرے خریدار کی طرف سے قبضہ دلوانے کی شرط باطل ہو جاتی ہے۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْقُرْعَةِ.

باب: قرعہ اندازی کے ذریعے سے فیصلہ کرنے کا بیان

٢٣٤٥-حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ مَمْلُوكِينَ. لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ. فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ. فَجَزَّأَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. [صحيح

(۲۳۴۵) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کی ملکیت میں چھ غلام تھے۔ ان کے علاوہ اس کا کوئی مال نہ تھا۔ بوقتِ وفات اس نے ان سب کو آزاد کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دو دو پر مشتمل ان کے تین حصے کیے، پھر ان میں سے دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

مسلم: ١٦٦٨ (٤٣٣٥)؛ سنن ابي داود: ٣٩٥٨، ٣٩٥٩؛ سنن الترمذي: ١٣٦٤۔]

٢٣٤٦۔ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَارَءَا فِي بَيْعٍ. لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ. فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ. أَحَبَّا ذٰلِكَ أَمْ كَرِهَا. [یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے حدیث:٢٣٢٩۔]

(٢٣٤٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں کا ایک سودے کے بارے میں اختلاف ہو گیا، ان میں سے کسی کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ قسم کھانے کے لیے قرعہ اندازی کر لیں۔ وہ (اس قسم کھانے کو بھلے) پسند کریں یا ناپسند۔"

٢٣٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ. [صحيح، دیکھئے سابق:١٩٧٠۔]

(٢٣٤٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے۔

٢٣٤٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ بِالْيَمَنِ، فِي ثَلَاثَةٍ [قَدْ] وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ. فَسَأَلَ اثْنَيْنِ. فَقَالَ: أَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ فَقَالَا: لَا. ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ. فَقَالَ: أَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ فَقَالَا: لَا. فَجَعَلَ كُلَّمَا سَأَلَ اثْنَيْنِ. أَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ قَالَا: لَا. فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ. وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ. وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. [صحيح، سنن ابي داود: ٢٢٧٠؛ سنن النسائي: ٣٥١٨، نیز دیکھئے مسند الحميدي: ٧٨٥، ٧٨٦ و سنده حسن۔]

(٢٣٤٨) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن تھے کہ ان کی خدمت میں تین آدمیوں کو پیش کیا گیا۔ ان تینوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ مجامعت کی تھی۔ اب اس عورت کے بطن سے جنم لینے والے بچے کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف رونما ہو گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں سے پوچھا: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ یہ بچہ اس تیسرے کا ہے؟ دونوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے باقی دو سے پوچھا: کیا تم اس تیسرے کے حق میں بچے کا اقرار کرتے ہو؟ انہوں نے بھی کہا: نہیں۔ آپ جب بھی ان دو میں سے تیسرے کے بارے میں بچے کا پوچھتے تو وہ انکار کر دیتے۔ چنانچہ آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور جس کے حق میں قرعہ نکلا، آپ نے بچہ اسی کا قرار دے دیا اور فیصلہ دیا کہ وہ دو تہائی دیت ادا کرے۔ اس واقعہ کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں نمایاں ہو گئیں۔

بَابُ الْقَافَةِ.

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ [عَلَيَّ] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا وَهُوَ يَقُوْلُ: ((**يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا، عَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ، قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَقَدْ بَدَتْ أَقْدَامُهُمَا. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ، بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ**)). [صحيح بخاري: ٦٧٧١؛ صحيح مسلم: ١٤٥٩ (٣٦١٨)؛ سنن ابي داود: ٢٢٦٧؛ سنن الترمذي: ٢١٢٩؛ سنن النسائي: ٣٥٢٣۔]

باب: قیافہ شناسی کا بیان

(۲۳۴۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بڑے خوش خوش میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج مجزز مدلجی میرے پاس آیا تو اس نے دیکھا کہ اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے سر ڈھانپے ہوئے تھے، البتہ ان کے پاؤں نمایاں تھے۔ اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔“

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرَيْشًا أَتَوْا امْرَأَةً كَاهِنَةً. فَقَالُوْا لَهَا: أَخْبِرِيْنَا أَشْبَهَنَا أَثَرًا بِصَاحِبِ الْمَقَامِ. فَقَالَتْ: إِنْ أَنْتُمْ جَرَرْتُمْ كِسَاءً عَلَى هَذِهِ السِّهْلَةِ، ثُمَّ مَشَيْتُمْ عَلَيْهَا: أَنْبَأْتُكُمْ. قَالَ، فَجَرُّوْا كِسَاءً. ثُمَّ مَشَى النَّاسُ عَلَيْهَا. فَأَبْصَرَتْ أَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَتْ: هَذَا أَقْرَبُكُمْ إِلَيْهِ شَبَهًا. ثُمَّ مَكَثُوا بَعْدَ ذَلِكَ عِشْرِيْنَ سَنَةً، أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ. [**منكر ضعيف**، مسند احمد: ١/ ٣٣٢ سماک عن عکرمہ کی سند سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(۲۳۵۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریشی لوگ ایک کاہنہ عورت کے پاس گئے اور اس سے کہا: ہمیں یہ بتا کہ مقام ابراہیم پر جس آدمی (کے پاؤں) کا نشان ہے، ہم میں سے کس کے پاؤں کا نقش اس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے؟ اس نے کہا: اگر تم ہموار ریتلی زمین پر ایک چادر گھسیٹ کر اسے بالکل برابر کرو اور پھر تم اس بے نشان ریت پر چل کر دکھاؤ تو میں تمہیں پھر بھی بتا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے ایک چادر زمین پر گھسیٹی، پھر لوگ اس ہموار زمین پر چلے۔ اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کے نشان کو دیکھ کر کہا: تم میں سے یہ شخص اس کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد تقریباً بیس سال کا عرصہ گزرا تو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرما دیا۔

بَابُ تَخْيِيْرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ بچے کو اختیار دیا جائے، وہ ماں باپ میں سے جس کے ساتھ چاہے رہے

٢٣٥١ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. وَقَالَ: ((**يَا غُلَامُ هَذِهِ أُمُّكَ وَهَذَا أَبُوكَ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٢٧٧؛ سنن الترمذي: ١٣٥٧؛ سنن النسائي: ٣٥٢٦۔]

(٢٣٥١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچے کو اپنے والد یا والدہ میں سے ایک کے ساتھ رہنے کا اختیار دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے لڑکے! یہ تیری والدہ ہے اور یہ تیرا والد ہے (جس کے ساتھ چاہے رہ لے۔)''

٢٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. أَحَدُهُمَا كَافِرٌ وَالْآخَرُ مُسْلِمٌ. فَخَيَّرَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ. فَقَالَ: ((**اللَّهُمَّ اهْدِهِ**)) فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ. فَقَضَى لَهُ بِهِ. [**صحيح**، سنن النسائي: ٣٥٢٥؛ مسند احمد: ٥/ ٤٤٦، ٤٤٧۔]

(٢٣٥٢) عبدالحمید بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والدین نے نبی ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ان میں سے ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا۔ نبی ﷺ نے بچے کو اختیار دیا تو وہ کافر کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: ((**اللَّهُمَّ اهْدِهِ**)) ''یا اللہ! اسے ہدایت دے۔'' تو وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس بچے کا مسلمان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

بَابُ الصُّلْحِ.

باب: صلح کا بیان

٢٣٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٣٥٢؛ سنن الدارقطني: ٣/ ٢٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠١۔]

(٢٣٥٣) عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''مسلمانوں کے درمیان ہر قسم کی صلح جائز ہے، سوائے ایسی صلح کے جو کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال قرار دے۔''

بَابُ الْحَجْرِ عَلَى مَنْ يُفْسِدُ مَالَهُ.

باب: جو نادان شخص اپنا مال تلف کرتا ہو، اس پر پابندی لگانے کا بیان

٢٣٥٤ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

(٢٣٥٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی کم عقل و کم فہم تھا اور وہ

رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، وَكَانَ يُبَايِعُ، وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ. فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ. فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: هَا. وَلَا خِلَابَةَ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٠١؛ سنن الترمذي: ١٢٥٠؛ سنن النسائي: ٤٤٨٩؛ ابن الجارود: ٥٦٨؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠١۔]

خرید وفروخت کیا کرتا تھا۔ اس کے اہل خانہ نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس پر خرید وفروخت کی پابندی لگا دیں۔ نبی ﷺ نے اسے بلوایا اور خرید وفروخت سے روک دیا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں خرید وفروخت سے باز نہیں رہ سکتا۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم خرید وفروخت کرو تو کہو: دھوکا فریب نہیں کرنا۔“

٢٣٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو. وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أَصَابَتْهُ آمَّةٌ فِي رَأْسِهِ فَكَسَرَتْ لِسَانَهُ. وَكَانَ لَا يَدَعُ عَلَى ذٰلِكَ التِّجَارَةَ. وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبَنُ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ: ((إِذَا أَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ. ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ ابْتَعْتَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ . فَإِنْ رَضِيتَ فَأَمْسِكْ، وَإِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْهَا عَلَى صَاحِبِهَا)).

[**حسن**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٢٣٥٥) محمد بن یحییٰ بن حبان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ (گزشتہ حدیث میں مذکور آدمی) وہ میرے جد اعلیٰ منقذ بن عمرو تھے۔ انہیں سر میں شدید چوٹ لگی جس کی وجہ سے ان کی زبان بھی متاثر ہوگئی تھی۔ وہ اس کے باوجود تجارت ترک نہیں کرتے تھے اور ان سے اکثر دھوکا ہو جاتا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا: ”جب تم خرید وفروخت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں۔ اس کے بعد تم جو بھی لین دین کرو گے تمہیں تین (دن) رات تک اختیار رہے گا، تم چاہو تو اسے رکھ لو اور اگر پسند نہ ہو تو اس کے مالک کو واپس کر دو۔“

بَابُ تَفْلِيسِ الْمُعْدَمِ وَالْبَيْعِ عَلَيْهِ لِغُرَمَائِهِ.

باب: مفلس آدمی جو دیوالیا ہو جائے، اس کے مال کو بیچ کر قرض کی ادائیگی کا بیان

٢٣٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا. فَكَثُرَ دَيْنُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ. فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

(٢٣٥٦) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عہد رسالت میں ایک آدمی نے پھل خریدے اور اس میں خسارے کی وجہ سے بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے صدقہ دو۔“ لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن اس کا قرض ادا نہ ہوا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (قرض خواہوں سے) فرمایا: ”جو تمہیں ملے لے لو، اس کے علاوہ تمہارے لیے کچھ نہیں۔“

((خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ [إِلَّا] ذٰلِكَ)) يَعْنِي الْغُرَمَاءَ. [صحيح مسلم: ١٥٥٦ (٣٩٨١)؛ سنن ابي داود: ٣٤٦٩؛ سنن الترمذي: ٦٥٥؛ سنن النسائي: ٤٥٣٤۔]

٢٣٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ، عَنْ سَلَمَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ مِنْ غُرَمَائِهِ. ثُمَّ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: مُعَاذٌ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَخْلَصَنِي بِمَالِي ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِي. [**ضعيف**، عبداللہ بن مسلم بن ہرمز ضعیف اور سلمہ المکی مجہول ہے۔]

(۲۳۵۷) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو قرض خواہوں سے چھڑایا، پھر انہیں یمن میں نمائندہ مقرر فرما دیا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے مال میں سے دے کر مجھے چھڑایا، پھر مجھے عامل مقرر فرما دیا۔

بَابُ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ.

باب: جس نے دیوالیا آدمی کے پاس اپنی چیز بعینہ پالی، اس کا بیان

٢٣٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ))**. [صحيح بخاري: ٢٤٠٢؛ صحيح مسلم: ١٥٥٩ (٣٩٨٧)؛ سنن ابي داود: ٣٥١٩؛ سنن الترمذي: ١٢٦٢؛ سنن النسائي: ٤٦٨٠۔]

(۲۳۵۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے دیوالیا شخص کے پاس اپنی کوئی چیز اصل حالت میں مل جائے تو وہ آدمی دوسروں کی نسبت اس چیز کا زیادہ حق دار ہے۔''

٢٣٥٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً، فَأَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ، وَقَدْ أَفْلَسَ،**

(۲۳۵۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی کوئی چیز بیچی اور وہ چیز اسے دیوالیا شخص کے پاس اصل حالت میں مل گئی اور اس نے ابھی تک اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تو وہ اسی (بیچنے والے) کی ہے اور اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو وہ بھی

وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا، فَهِيَ لَهُ. وَإِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا، فَهُوَ أُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ)).

[صحیح، دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۵۸۔]

دوسرے قرض خواہوں کے مساوی ہے۔"

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَ قَاضِيًا بِالْمَدِينَةِ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ، فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ. إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)). [سنن ابي داود: ۳۵۲۳؛ ابن الجارود: ۶۳۴؛ المستدرك للحاكم: ۲/ ۵۱۵۰ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ ابوالمعتمر حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(۲۳۶۰) مدینہ طیبہ کے قاضی عمر بن خلدہ زرقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں آئے جو دیوالیا ہو چکا تھا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے: "جو آدمی فوت ہو جائے یا دیوالیا ہو جائے، پھر اگر کوئی آدمی اپنی کسی چیز کو بعینہ اس کے ہاں پائے تو اس چیز کا دوسروں کی نسبت وہی زیادہ حق دار ہے۔"

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرِيءٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِيءٍ بِعَيْنِهِ، اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ، فَهُوَ أُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ)). [سنن الدارقطني: ۴/ ۲۳۰؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۶/ ۴۸، یہ روایت یمان بن عدی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۳۶۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی فوت ہو جائے اور اس کے پاس کسی کی کوئی چیز جوں کی توں موجود ہو تو قرض خواہ نے اس کی قیمت میں کچھ وصول کیا ہو یا نہ کیا ہو، وہ دیگر قرض خواہوں کی طرح ہی ہے۔"

بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ.

باب: جس آدمی سے گواہی طلب نہ کی جائے، اس کا گواہی دینا جائز نہیں

۲۳٦۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)). [صحيح بخاري: ۲٦۵۲؛ صحيح مسلم: ۲۵۳۳ (٦٤٦٩)؛ سنن الترمذي: ۳۸۵۹۔]

(۲۳٦۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میرے زمانے والے، پھر وہ لوگ جوان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جوان کے بعد آئیں گے۔ پھر ایسے لوگ آجائیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اوران کی قسم، ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی۔“

۲۳٦۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا مِثْلَ مُقَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: ((احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ وَمَا يُسْتَحْلَفُ)). [**صحيح**، مسند احمد: ۱/ ۲٦؛ مسند ابي يعلى: ۱٤۱؛ ابن حبان: ٤۵۷٦۔]

(۲۳٦۳) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر ہم سے خطاب کیا، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے تھے جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے صحابہ کے بارے میں میری نسبت کا خاص خیال رکھنا، پھران لوگوں کے بارے میں جوان سے (متصل) بعد ہوں، پھران لوگوں کے بارے میں جوان کے بعد ہوں۔ اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ جس آدمی سے گواہی طلب نہ کی جائے گی وہ بھی گواہی دے گا اور جس سے حلف نہ اٹھوایا جائے گا وہ بھی از خود حلف اٹھائے گا۔“

بَاب الرَّجُلِ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا صَاحِبُهَا.

٢٣٦٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ الرَّحْمَنِ الْجُعْفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا))**. [صحيح مسلم: ١٧١٩ (٤٤٩٤)؛ سنن ابي داود: ٣٥٩٦؛ سنن الترمذي: ٢٢٩٥ـ]

باب: ایک آدمی کے پاس گواہی موجود ہے، لیکن جس سے متعلق ہے، اسے علم نہیں

(٢٣٦٤) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بہترین گواہ وہ ہے جو گواہی طلب کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دے دے۔''

بَابُ الْإِشْهَادِ عَلَى الدُّيُونِ.

٢٣٦٥ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ، وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: **﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾** حَتَّى بَلَغَ: **﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾** (٢/ البقرة:٢٨٢) فَقَالَ: هَذِهِ نَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا. [**حسن**، تفسير ابن ابي حاتم: ٢/ ٥٧٠]

باب: قرض (لینے دینے کے موقع) پر گواہ بنانے کا بیان

(٢٣٦٥) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾** ''ایمان والو! جب کسی مقررہ مدت کے لیے تم آپس میں قرض کا لین دین کرو (تو اسے لکھ لیا کرو)۔'' حتی کہ آپ اس مقام پر پہنچے: **﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾** ''پھر اگر تم ایک دوسرے کا اعتبار کرو۔'' آپ نے فرمایا: اس نے پہلی کو منسوخ کر دیا۔

بَابُ مَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

باب: جن لوگوں کی گواہی قبول نہیں، ان کا بیان

٢٣٦٦۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَحْدُودٍ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ))**. [سنن ابي داود: ٣٦٠٠؛ مسند احمد: ٢/ ١٨١، ٢٠٤ حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢٣٦٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد و عورت کی گواہی قبول نہیں۔ اور نہ اس شخص کی جسے (بعد از قبول) اسلام میں حد لگائی گئی اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کی بھی گواہی قبول نہیں۔''

٢٣٦٧۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٦٠٢؛ مسند ابي يعلى: ٦٤٤٤؛ ابن الجارود: ١٠٠٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٩٩۔]

(٢٣٦٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''بدو (خانہ بدوش) کی گواہی کسی بستی والے کے خلاف قبول نہیں۔''

بَابُ الْقَضَاءِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِينِ.

باب: ایک گواہ اور مدعی کی قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

٢٣٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ [الْمَدَنِيُّ]، أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهْرِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٦١٠؛ سنن الترمذي: ١٣٤٣؛ ابن الجارود: ١٠٠٧؛ ابن حبان: ٥٠٧٣۔]

(٢٣٦٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور (مدعی کی) قسم کی بنیاد پر فیصلہ کیا۔

٢٣٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ:

(٢٣٦٩) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ

حَدَّثَنَا جعفَرُ بْنُ مُحمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٣٤٤؛ مسند احمد: ٣/ ٣٠٥؛ ابن الجارود: ١٠٠٨-]

اور (مدعی کی) قسم کی بنا پر فیصلہ فرمایا۔

٢٣٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ: أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِينِ. [صحيح مسلم: ١٧١٢ (٤٤٧٢)؛ سنن ابي داود: ٣٦٠٨، ٣٦٠٩-]

(٢٣٧٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور (مدعی کی) قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

٢٣٧١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، عَنْ سُرَّقٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ الرَّجُلِ وَيَمِينَ الطَّالِبِ. [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٧٢، ١٧٣؛ المعجم الكبير للطبراني: ٧/ ١٦٦، یہ روایت رجل من اہل المصر (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٣٧١) سُرق (بن اسد جُہنی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کی گواہی اور مدعی کی قسم کو قبول فرمایا۔

بَابُ شَهَادَةِ الزُّورِ.

باب: جھوٹی گواہی کا بیان

٢٣٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ، [عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْأَسَدِيِّ] قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا. فَقَالَ: ((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللَّهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾. (٢٢/ الحج: ٣٠-٣١) [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٥٩٩؛ سنن الترمذي: ٢٣٠٠، حبیب بن نعمان الاسدی مجہول ہے۔]

(٢٣٧٢) خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے نمازِ فجر پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے، پھر فرمایا: ''جھوٹی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔'' آپ نے یہ بات تین بار فرمائی، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾ ''اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو، اللہ کے لیے یک سُو ہو کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔''

٢٣٧٣ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتَّى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ)). [**موضوع**، مسند ابي يعلٰى: ٥٦٧٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٢٢؛ الضعيفه: ١٢٥٩، محمد بن الفرات كذاب ہے۔]

(۲۳۷۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم (قیامت کے دن) اپنی جگہ سے نہیں سرکیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔''

بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

باب: اہل کتاب کی آپس میں گواہی (قبول ہونے) کا بیان

٢٣٧٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ، بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ. [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٦٥، مجالد بن سعيد ضعيف ہے۔]

(۲۳۷۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب کی ایک دوسرے سے متعلق گواہی کو معتبر قرار دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْحَلُ وَلَدَهُ.

باب: آدمی کا اپنی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کرنے کا بیان

٢٣٧٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: انْطَلَقَ بِهِ أَبُوْهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((فَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ النُّعْمَانَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي)) قَالَ: ((أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلَى. قَالَ: ((فَلَا إِذًا)). [صحيح بخاري: ٢٥٨٧؛ صحيح مسلم: ١٦٢٣ (٤١٨١)؛ سنن ابي داود: ٣٥٤٢؛ سنن النسائي: ٣٧٠٦-]

(٢٣٧٥) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ گواہ رہیے! میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنے مال میں سے فلاں فلاں چیز ہبہ کردی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے جس طرح کی چیز نعمان رضی اللہ عنہ کو دی ہے، کیا اسی طرح کی سب بیٹوں کو دی ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس بات پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔'' نیز فرمایا: ''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ وہ سب تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کریں؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں (مجھے یہی پسند ہے) آپ نے فرمایا: ''تو پھر ایسے نہ کرو۔''

٢٣٧٦- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: أَخْبَرَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا. وَأَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُشْهِدُهُ. فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَارْدُدْهُ)). [صحيح بخاري: ٢٥٨٦؛ صحيح مسلم: ١٦٢٣ (٤١٧٧)؛ سنن الترمذي: ١٣٦٧؛ سنن النسائي: ٣٧٠٣-]

(٢٣٧٦) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام ہبہ کیا اور نبی ﷺ کو اس پر گواہ بنانے کے لیے آپ کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یہ (غلام بھی) واپس لے لو۔''

بَابُ مَنْ أَعْطَى وَلَدَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِيهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ جس نے اپنی اولاد

کو کچھ دیا، پھر اس سے واپس لے لیا

٢٣٧٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ. يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا. إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٣٩؛ سنن الترمذي: ١٢٩٩؛ سنن النسائي: ٣٧٢٠؛ ابن الجارود: ٩٩٤؛ ابن حبان: ٥١٢٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦ـ]

(٢٣٧٧) عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز دے، پھر واپس لے، سوائے والد کے جو وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔''

٢٣٧٨ـ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((لَا يَرْجِعُ أَحَدُكُمْ فِي هِبَتِهِ، إِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ))**. [**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٣٧١٩؛ مسند احمد: ٢/ ١٨٢ـ]

(٢٣٧٨) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنی ہبہ کردہ چیز واپس نہ لے، سوائے والد کے اپنی اولاد سے (وہ واپس لے سکتا ہے۔)''

بَابُ الْعُمْرٰى.

باب: عُمریٰ (عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینے) کا بیان

٢٣٧٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا عُمْرَى. فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا، فَهُوَ لَهُ))**.

[**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٣٧٨٣؛ مسند احمد: ٢/ ٣٥٧ـ]

(٢٣٧٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ کوئی چیز نہیں۔ جس آدمی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دی گئی تو وہ اسی کی ہوگئی۔''

٢٣٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ

(٢٣٨٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے کسی کو عمر بھر استعمال کے لیے کوئی چیز دی،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا. فَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ)). [صحيح بخاري: ٢٦٢٥؛ صحيح مسلم: ١٦٢٥ (٤١٨٨)؛ سنن ابي داود: ٣٥٥٠؛ سنن الترمذي: ٣١٤٨؛ سنن النسائي: ٣٧٧٢-]

وہ اس (لینے والے) کی اور اس کی اولاد کی ہے۔ اس (چیز کو) عمریٰ قرار دینے والے کا اس میں حق ختم ہو گیا، پس وہ اسی کے لیے ہے جسے عمر بھر کے لیے دی گئی، اور اس کی اولاد کے لیے ہے۔''

٢٣٨١- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ. [**صحيح الاسناد**، سنن ابي داود: ٣٥٥٩؛ سنن النسائي: ٣٧٤٥-]

(٢٣٨١) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عمریٰ کو وارث کا حق قرار دیا۔

بَابُ الرُّقْبٰی.

باب: رُقبیٰ کا بیان

٢٣٨٢-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا رُقْبَى. فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ، حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ**)). قَالَ: وَالرُّقْبَى أَنْ يَقُوْلَ هُوَ لِلْآخَرِ: مِنِّي وَمِنْكَ مَوْتًا. [**صحيح**، سنن النسائي: ٣٧٦٣؛ مسند احمد: ٢/ ٢٦؛ ابن الجارود: ٩٩٠-]

(٢٣٨٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رُقْبیٰ کوئی چیز نہیں۔ جسے کوئی چیز رقبیٰ کی گئی تو وہ اسی کی ہے، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔''
(راویٔ حدیث نے) کہا: رقبیٰ سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے: یہ چیز اس کی ہے جو ہم دونوں میں سے آخر میں فوت ہو۔

٢٣٨٣- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُعْمِرَهَا. وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُرْقِبَهَا**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٥٨؛ سنن الترمذي: ١٣٥١؛ سنن النسائي: ٣٧٦٧؛ ابن الجارود: ٩٨٩-]

(٢٣٨٣) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عُمریٰ ہمیشہ اسی کے لیے ہے جسے عمریٰ دیا جائے، اور رقبیٰ ہمیشہ اسی کے لیے ہے جسے رقبیٰ دیا جائے۔''

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ.

باب: ہبہ کردہ چیز واپس لینے (کی ممانعت)

کا بیان

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطِيَّتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ. [أَكَلَ] حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ. ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ، فَأَكَلَهُ)). [صحيح، مسند احمد: ۲/ ۴۳۰، ۲۵۹، ۲۹۲۔]

(۲۳۸۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اپنے عطیے کو واپس لیتا ہے، اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہتا ہے حتی کہ جب سیر ہو جائے تو قے کر دیتا ہے، پھر اپنی قے کو کھانے لگ جاتا ہے۔''

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ)). [صحيح بخاري: ۲۶۲۱؛ صحيح مسلم: ۱۶۲۲ (۴۱۷۰)؛ سنن ابي داود: ۳۵۳۸؛ سنن النسائي: ۳۷۲۳۔]

(۲۳۸۵) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا، اس کی طرح ہے جو اپنی قے واپس پیٹ میں ڈالنے والا ہے۔''

۲۳۸۶۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ الْعَرْعَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِيْ قَيْئِهِ)).
[**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸۵۔]

(۲۳۸۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا، اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے دوبارہ کھانے لگ جائے۔''

بَابُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً رَجَاءَ ثَوَابِهَا.

باب: تحفہ ملنے کی امید پر تحفہ دینے کا بیان

۲۳۸۷۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)).
[**ضعيف**، المصنف لابن ابي شيبة: ۶/ ۴۷۴ ابراهيم بن

(۲۳۸۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے تحفے کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے بدلے میں تحفہ نہ دیا جائے۔''

اسماعیل بن مجمع ضعیف ہے۔]

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا.

باب: عورت کا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینے کا بیان

٢٣٨٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، فِيْ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا: **((لَا يَجُوْزُ لِامْرَأَةٍ فِيْ مَالِهَا، إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، إِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٥٤٦؛ سنن النسائي: ٣٧٨٧؛ مسند احمد: ٢/ ٢٢١؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٧۔]

(٢٣٨٨) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا: ''عورت کے لیے اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں، جبکہ وہ اس کی عفت وعصمت کا مالک ہو۔''

٢٣٨٩ ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَحْيَى رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَدَّتَهُ خَيْرَةَ، امْرَأَةَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِحُلِيٍّ لَهَا. فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا. فَهَلْ اسْتَأْذَنْتِ كَعْبًا؟))** قَالَتْ: نَعَمْ. فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، زَوْجِهَا فَقَالَ: **((هَلْ أَذِنْتَ لِخَيْرَةَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا؟))** فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَبِلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا.

[شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٤٥١؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٦/ ٢٩٨، یہ روایت عبداللہ بن یحییٰ اور اس کے والد دونوں (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٣٨٩) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص عبداللہ بن یحییٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی، یعنی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ خیرہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا زیور لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں اسے صدقہ کر رہی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''عورت کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں، کیا تم نے کعب رضی اللہ عنہ سے اس کی اجازت لے لی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے خاوند کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کر دریافت کیا: ''کیا آپ نے خیرہ کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ان کا صدقہ قبول فرمایا۔

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الصَّدَقَةِ.

باب: صدقہ دے کر واپس لینے (کی ممانعت) کا بیان

٢٣٩٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ**)). [صحيح بخاري: ١٤٩٠؛ صحيح مسلم: ١٦٢٠ (٤١٦٣)؛ سنن النسائي: ٢٦١٦ـ]

(٢٣٩٠) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے صدقے (کی دی ہوئی چیز میں) سے واپس نہ لو۔''

٢٣٩١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ، مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَأْكُلُ قَيْئَهُ**)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ٢٣٨٥ـ]

(٢٣٩١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کر اسے واپس لے لیتا ہے، اس کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے، پھر لوٹ کر (دوبارہ) اسے کھا لیتا ہے۔''

بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ هَلْ يَشْتَرِيهَا.

باب: جو شخص کوئی چیز صدقہ کرے، پھر وہی چیز بک رہی ہو تو کیا وہ اسے خرید سکتا ہے؟

٢٣٩٢ـ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

(٢٣٩٢) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا صدقہ کیا۔ بعد میں انہوں

عُرْوَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ أَنَّهُ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَبْصَرَ صَاحِبَهَا يَبِيعُهَا بِكَسْرٍ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: ((لَا تَبْتَعْ صَدَقَتَكَ)). [صحيح بما قبله، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

نے دیکھا کہ (جس آدمی کو صدقہ دیا تھا، یعنی) اس کا مالک اسے سستے داموں فروخت کر رہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس (مسئلے) کے بارے میں دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا صدقہ نہ خریدو۔''

٢٣٩٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ يُقَالُ لَهُ غَمْرٌ. أَوْ غَمْرَةٌ فَرَأَى مُهْرًا أَوْ مُهْرَةً مِنْ أَفْلَائِهَا يُبَاعُ، يُنْسَبُ إِلَى فَرَسِهِ، فَنَهَى عَنْهَا. [ضعيف، مسند احمد: ١/ ١٦٤ سليمان تيمى مدلس ہیں اور یہ روایت عن سے ہے۔]

(٢٣٩٣) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے غمر یا غمرہ نامی ایک گھوڑا سواری کے لیے (کسی کو صدقے میں) دیا۔ بعد میں انہوں نے اس کے بچھیرے یا بچھیری کو فروخت ہوتے دیکھا (تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا، لیکن نبی ﷺ نے) انہیں اس سے منع فرما دیا۔

بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا.

باب: جو شخص کوئی چیز صدقہ کرے، پھر وہی چیز اسے وراثت میں مل جائے تو؟

٢٣٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ. وَإِنَّهَا مَاتَتْ. فَقَالَ: ((آجَرَكِ اللّٰهُ، وَرَدَّ عَلَيْكِ الْمِيرَاثَ)). [صحيح، دیکھیے حدیث:١٧٥٩۔]

(٢٣٩٤) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی۔ اب میری والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تجھے (صدقہ کرنے کا) اجر بھی دے دیا اور (لونڈی) وراثت میں تجھے واپس بھی لوٹا دی۔''

٢٣٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ أُمِّي حَدِيقَةً لِي. وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ، وَرَجَعَتْ

(٢٣٩٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اپنی والدہ کو اپنا ایک باغ دیا تھا۔ اب والدہ فوت ہو گئی ہیں اور میرے سوا ان کا کوئی وارث نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے تیرے صدقے کا ثواب مل گیا اور تیرا باغ (دوبارہ) تیرے پاس آ گیا۔''

إِلَيْكَ حَدِيقَتَكَ)) . [حسن صحيح، مسند احمد: ٢/ ١٨٥؛ مسند البزار (كشف الاستار: ١٣١٣)]

بَابُ مَنْ وَقَفَ.

باب: وقف کرنے کا بیان

٢٣٩٦ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْضًا بِخَيْبَرَ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْمَرَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ. لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ. فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) قَالَ: فَعَمِلَ بِهَا عُمَرُ عَلَى أَنْ لَا يُبَاعَ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبَ وَلَا يُورَثَ. تَصَدَّقَ بِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ. لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا. غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. [صحيح بخاري: ٢٧٣٧، ٢٧٧٢؛ صحيح مسلم: ١٦٣٢ (٤٢٢٤)؛ سنن ابي داود: ٢٨٧٨؛ سنن الترمذي: ١٣٧٥؛ سنن النسائي: ٣٦٢٧۔]

(٢٣٩٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے علاقے میں ایک قطعہ عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشورہ لیا، پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر کے علاقے میں اتنا عمدہ مال ملا ہے کہ مجھے ایسا کبھی نہیں ملا۔ اس سلسلے میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنی ملکیت میں رہنے دو اور اس کی آمدنی (پیداوار) کو صدقہ کر دو۔'' چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی کیا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جائے، نہ کسی کو ہبہ کی جائے اور نہ اسے بطور وراثت دیا جائے۔ انہوں نے زمین (کی آمدن) فقراء (ناداروں) رشتے داروں، غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے، اللہ کی راہ میں، مسافروں اور مہمانوں کی خدمت کے لیے صدقہ (وقف) کر دی۔ (پھر فرمایا:) جو شخص اس کا انتظام وانصرام کرے، وہ حسب دستور اس میں سے کھائے یا دوست کو کھلا دے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں سے ذخیرہ نہ کرے۔

٢٣٩٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ، الَّتِي بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهَا. وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا، وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)).

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: فَوَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فِي كِتَابِي، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [صحيح، سنن النسائي: ٣٦٢٧؛ مسند احمد: ٢/ ١١٤،

(٢٣٩٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! خیبر کے علاقے میں جو سو حصے مجھے ملے ہیں۔ مجھے اس سے بہتر اور عمدہ مال کبھی نہیں ملا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے صدقہ کر دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اصل زمین اپنے قبضے میں رکھو اور اس کا پھل اللہ کی راہ میں (صدقہ) کر دیا کرو۔''

ابن ابی عمر نے کہا: یہ حدیث میری کتاب میں ایک دوسری جگہ سفیان عن عبداللہ عن نافع عن ابن عمر کے طریق سے اسی طرح مروی ہے۔

١٥٦، ١٥٧-]

بَابُ الْعَارِيَةِ.

باب: عارضی طور پر کوئی چیز (عاریتاً) لینے کا بیان

٢٣٩٨- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [يَقُولُ]: ((**الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ. وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٢٦٥-]

(٣٦٩٨) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی اور دودھ کے لیے لیا یا دیا ہوا جانور بھی واپس کیا جائے گا۔''

٢٣٩٩- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ**)). [**صحيح**، سنن الدارقطني: ٤/ ٦٩؛ مسند الشاميين للطبراني: ٦٢١-]

(٣٦٩٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی اور دودھ کے لیے لیا یا دیا ہوا جانور بھی واپس کیا جائے گا۔''

٢٤٠٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ**)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٥٦١؛ سنن الترمذي: ١٢٦٦؛ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٢٤٠٠) سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ ہاتھ نے (عاریتاً) لیا ہے، وہ اس کے ذمے ہے، یہاں تک کہ اسے ادا کر دے۔''

بَابُ الْوَدِيعَةِ.

باب: امانت کا بیان

٢٤٠١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ [الْمُثَنَّى]، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أُودِعَ وَدِيعَةً، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ**)).

(٢٤٠١) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے پاس امانت رکھی گئی ہو (اور وہ کسی معقول وجہ سے ضائع ہو جائے) تو اس پر تاوان نہیں۔''

[یہ روایت ایوب بن سوید اور مثنی بن صباح کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ الْأَمِينِ يَتَّجِرُ فِيهِ فَيَرْبَحُ.

باب: اس امر کا بیان کہ امانت والی رقم سے تجارت کر کے نفع کمایا جا سکتا ہے

٢٤٠٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ شَاةً. فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ. فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ. فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ. قَالَ: فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ.
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ لِمَازَةَ بْنِ زَبَّارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَدِمَ جَلَبٌ، فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ دِينَارًا. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [صحيح بخاري: ٣٦٤٢؛ سنن ابي داود: ٣٣٨٤، ٣٣٨٥؛ سنن الترمذي: ١٢٨٥۔]

(۲۴۰۲) عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خرید لیں، پھر ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ (راوی نے) کہا: (اس دعا کے بعد عروہ رضی اللہ عنہ) اگر مٹی بھی خریدتے تو انہیں اس میں نفع ہی ہوتا۔ یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے (جس میں یہ اضافہ ہے کہ) عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باہر سے (تجارتی) مال آیا تو نبی ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا...... پھر اسی طرح سارا واقعہ بیان کیا۔

بَابُ الْحَوَالَةِ.

باب: قرض دار کا قرض خواہ کو کسی اور کی طرف رقم لینے کے لیے بھیجنے کا بیان

٢٤٠٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**[الظُّلْمُ] مَطْلُ الْغَنِيِّ. وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ**)). [صحيح بخاري: ٢٢٨٧؛ صحيح مسلم: ١٥٦٤ (٤٠٠٢)؛ سنن ابي داود: ٣٣٤٥؛ سنن النسائي: ٤٦٩٢۔]

(۲۴۰۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صاحب استطاعت کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جب تم میں سے کسی کو مالدار آدمی کا حوالہ دیا جائے تو اسے وہ حوالہ قبول کر لینا چاہیے۔“

٢٤٠٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(۲۴۰۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صاحب استطاعت کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ. وَإِذَا أُحِلْتَ عَلَى مَلِيْءٍ فَاتْبَعْهُ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٣٠٩؛ مسند احمد: ٢/ ٧١-]

ظلم ہے، اور جب تجھے کسی مالدار آدمی کا حوالہ دیا جائے (کہ اس سے قرض وصول کرلو) تو اس حوالے کو قبول کر لے۔"

بَابُ الْكَفَالَةِ.

باب: (قرض دار کی) ضمانت دینے کا بیان

٢٤٠٥- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ . قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الزَّعِيْمُ غَارِمٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ)) . [صحيح، دیکھئے حدیث: ٢٣٩٥، ٢٣٩٨ وغیرہ-]

(٢٤٠٥) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "(اگر مقروض قرض دینے سے انکاری ہو تو) ضامن پر تاوان (اس کی ادائیگی) ہے اور قرض ادا کیا جائے گا۔"

٢٤٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيْمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ أُعْطِيكَهُ. فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي أَوْ تَأْتِيَنِي بِحَمِيْلٍ. فَجَرَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَمْ تَسْتَنْظِرُهُ؟)) فَقَالَ: شَهْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَنَا أَحْمِلُ لَهُ)) فَجَاءَهُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هٰذَا؟)) قَالَ: مِنْ مَعْدِنٍ. قَالَ: ((لَا خَيْرَ فِيْهَا)) وَقَضَاهَا عَنْهُ.

[صحيح، سنن ابي داود: ٣٣٢٨؛ مسند عبد بن حميد: ٥٩٦؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٠، ١١-]

(٢٤٠٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی دس دینار کا مقروض تھا، اس کا قرض خواہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا۔ مقروض نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں جو میں تجھے دوں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک تو میرا قرض ادا نہیں کرتا، میں تجھے نہیں چھوڑوں گا، پھر وہ اسے کھینچ کر نبی ﷺ کے پاس لے آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اسے کتنی مہلت دے سکتے ہو؟" قرض خواہ نے کہا: ایک مہینے کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔" نبی ﷺ کے مقرر کردہ وقت پر وہ مقروض حاضر خدمت ہو گیا (اور مطلوبہ رقم بھی لے آیا) نبی ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: "تجھے یہ (مال) کہاں سے حاصل ہوا؟" اس نے کہا: ایک کان سے۔ آپ نے فرمایا: "اس میں خیر نہیں۔" اور آپ نے اس کا قرض خود ادا فرما دیا۔

٢٤٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: ((صَلُّوْا

(٢٤٠٧) ابو قتادہ (حارث بن ربعی انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ آپ نے فرمایا: "تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔ (میں نہیں پڑھوں گا) کیونکہ یہ مقروض ہے۔"

عَلَى صَاحِبِكُمْ. فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)) فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: أَنَا أَتَكَفَّلُ بِهِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ: بِالْوَفَاءِ. وَكَانَ الَّذِي عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا.

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٠٦٩؛ سنن النسائي: ٤٦٩٦؛ ابن حبان: ٣٠٨٥۔]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کا ضامن ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اس ذمہ داری کو) پورا کرو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: پورا کروں گا اور اس شخص پر اٹھارہ یا انیس درہم قرض تھا۔

بَابُ مَنِ ادَّانَ دَيْنًا وَهُوَ يَنْوِي قَضَاءَهُ.

باب: جو شخص قرض لے اور اسے ادا کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو

٢٤٠٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ، هُوَ عِمْرَانُ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ قَالَ: كَانَتْ تَدَّانُ دَيْنًا. فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَهْلِهَا: لَا تَفْعَلِي. وَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا قَالَتْ: بَلَى. إِنِّي سَمِعْتُ نَبِيِّي وَخَلِيلِي ﷺ يَقُولُ: ((**مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدَّانُ دَيْنًا، يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَدَاءَهُ، إِلَّا أَدَّاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا**)). [سنن النسائي: ٤٦٩٠؛ ابن حبان: ٥٠٤١۔ زیاد بن عمرو اور عمران بن حذیفہ دونوں مجہول الحال ہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۴۰۸) عمران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قرض لے لیا کرتی تھیں۔ ان کے اہل خانہ میں سے کسی نے گزارش کی کہ آپ قرض نہ لیا کریں اور ان کے اس فعل کی تردید کی۔ انہوں نے فرمایا: کیوں نہ لوں؟ میں نے اپنے نبی اور خلیل ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو مسلمان قرض لیتا ہے اور اللہ کے علم میں ہوتا ہے کہ وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں اس کا قرض ادا کرا دے گا۔''

٢٤٠٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**كَانَ اللَّهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ. مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللَّهُ**)).

(۲۴۰۹) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہوتا ہے حتی کہ وہ اسے ادا کر دے، بشرطیکہ وہ قرض ایسے کام کے لیے نہ لیا گیا ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔''

قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِخَازِنِهِ: اذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدَيْنٍ. فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهُ مَعِي. بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[**صحيح**، سنن الدارمي: ٢٥٩٨؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٣۔]

راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے خازن سے کہا کرتے تھے: جاؤ! میرے لیے کسی سے قرض لے آؤ، کیونکہ (جس دن سے) میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، اس کے بعد مجھے یہ پسند نہیں کہ میری ایک رات بھی ایسی گزرے کہ اللہ میرے ساتھ نہ ہو۔

بَابُ مَنِ ادَّانَ دَيْنًا لَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ.

باب: جو شخص قرض لے اور اسے ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو

٢٤١٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زِيَادِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا صُهَيْبُ الْخَيْرِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ يَدِينُ دَيْنًا، وَهُوَ مُجْمِعٌ أَنْ لَا يُوَفِّيَهُ إِيَّاهُ، لَقِيَ اللّٰهَ سَارِقًا)).

(۲۴۱۰) صہیب الخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس نیت سے قرض لے کہ وہ اسے واپس نہیں کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کو ایک چور کی حالت میں ملے گا۔''

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

یہ روایت ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے۔

[یہ روایت یوسف بن محمد بن صیفی اور عبدالحمید بن زیاد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

٢٤١١ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا، أَتْلَفَهُ اللّٰهُ)). [صحيح بخاري: ٢٣٨٧-]

(۲۴۱۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کا مال ضائع کرنے کے ارادے سے لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے تباہ کر دے گا۔''

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ.

باب: قرض ادا نہ کرنے پر وعید کا بیان

٢٤١٢ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ: مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ)).

(۲۴۱۲) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی روح (اس کے) جسم سے نکلی اور وہ تین چیزوں سے پاک ہوا تو جنت میں داخل ہو جائے گا: تکبر سے، خیانت سے اور قرض سے۔''

[سنن الترمذي: ١٥٧٣؛ مسند احمد: ٥/ ٦٧٦؛ ابن حبان:

۱۹۸۔ قتادہ مدلس ہیں اور سند عن سے ہے، اس باب میں مسند احمد: (۵/ ۲۸۲) والی حدیث صحیح ہے جو اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

٢٤١٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ، حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٠٧٩؛ سنن الدارمي: ٢٥٩٤؛ مسند احمد: ٢/ ٤٤٠؛ ابن حبان: ٣٠٦١؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٦، ٢٧۔]

(۲۴۱۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی روح اس کے قرض کی پاداش میں معلق رہتی ہے حتی کہ اس کی طرف سے قرض اتار دیا جائے۔''

٢٤١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ. لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے مسند احمد: ۲/ ۷۰ وغیرہ۔]

(۲۴۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمے ایک دینار یا درہم (قرض) تھا۔ وہ اس کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا (کیونکہ) وہاں نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔''

بَابُ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَى اللّٰهِ وَعَلَى رَسُولِهِ.

باب: جو شخص قرض یا (بے آسرا) بچے چھوڑ جائے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمے ہیں

٢٤١٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ، إِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟)) فَإِنْ قَالُوا: نَعَمْ ـ صَلَّى عَلَيْهِ. وَإِنْ قَالُوا: لَا ـ قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ الْفُتُوحَ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

(۲۴۱۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں جب کوئی مومن فوت ہوتا اور اس پر قرض ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دریافت فرماتے: ''کیا اس شخص نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس سے قرض ادا ہو جائے؟'' اگر لوگ کہتے: جی ہاں۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے اور اگر وہ کہتے: نہیں چھوڑا۔ آپ فرماتے: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔'' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتوحات (میں غنیمت کے اموال) سے نوازا تو آپ نے فرمایا: ''میں ہر مومن کے اس کی جان سے

مِنْ أَنْفُسِهِمْ. فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ. وَمَنْ تَرَكَ مَالًا، فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ)). [صحيح مسلم: ١٦١٩ (٤١٥٧، ٤١٥٨)؛ سنن الترمذي: ١٠٧٠؛ سنن النسائي: ١٩٦٤-]

بھی زیادہ قریب ہوں، لہٰذا جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر (فوت ہو) جائے تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے۔''

٢٤١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ. وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ، وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩٥٤، نیز دیکھیے حدیث:٤٥-]

(٢١٤٦) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مال چھوڑ کر (فوت ہو) جائے تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور جو آدمی قرض یا چھوٹے بچے چھوڑ کر (فوت ہو) جائے تو اس کے قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی نگہداشت میرے ذمے ہے۔ اور میں مومنوں کے بہت زیادہ قریب ہوں۔''

بَابُ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ.

باب: اگر مقروض تنگ دست ہو تو اسے مہلت دینے کا بیان

٢٤١٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). [صحيح مسلم: ٢٦٩٩ (٦٨٥٣) نیز دیکھیے حدیث:٢٢٥-]

(٢٤١٧) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی تنگ دست مقروض کو (ادائیگی میں) آسانی مہیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی عطا فرمائے گا۔''

٢٤١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ نُفَيْعٍ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ بُرَيْدَةَ [الْأَسْلَمِيِّ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ. وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ، فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ)). [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٣١٥ یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(٢٤١٨) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی تنگ دست مقروض کو (قرض کی ادائیگی میں) مہلت دیتا ہے، اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو آدمی مقررہ وقت کے بعد مزید مہلت دیتا ہے، اسے بھی ہر روز صدقے کا ثواب ملتا ہے۔''

٢٤١٩- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

(٢٤١٩) نبی ﷺ کے صحابی ابو یسر (کعب بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے (روزِ قیامت) اپنے سائے سے نوازے تو اسے چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُظِلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ، فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا، أَوْ لِيَضَعْ لَهُ)). [صحيح، مسند احمد: ٣/ ٤٢٧؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٧/ ٤١٧ یہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

دے۔''

٢٤٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ. فَقِيلَ لَهُ: مَا عَمِلْتَ؟ فَإِمَّا ذَكَرَ أَوْ ذُكِّرَ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ وَالنَّقْدِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)).

قَالَ أَبُوْ مَسْعُودٍ: أَنَا قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [صحيح بخاري: ٢٣٩١؛ صحيح مسلم: ١٥٦٠ (٣٩٩٣)]

(۲۴۲۰) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی فوت ہو گیا، اس سے پوچھا گیا: تو نے کونسا (اچھا) عمل کیا ہے؟ اسے از خود یاد آیا یا اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) یاد دلایا گیا تو اس نے کہا: میں سکے اور نقدی (کی وصولی) میں چشم پوشی کر جایا کرتا تھا اور تنگ دست کو (قرض کی ادائیگی میں) مہلت دیتا تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔''
ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

بَابُ حُسْنِ الْمُطَالَبَةِ وَأَخْذِ الْحَقِّ فِيْ عَفَافٍ.

باب: اچھے طریقے سے مطالبہ کرنے اور اپنا حق وصول کرنے میں گناہ سے بچنے کا بیان

٢٤٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ طَالَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِيْ عَفَافٍ وَافٍ، أَوْ غَيْرِ وَافٍ)). [صحيح، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٣٥٨؛ ابن حبان: ٥٠٨٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٢۔]

(۲۴۲۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے حق کا مطالبہ کرے اسے چاہیے کہ (درگزری و) نرمی سے طلب کرے، خواہ پورا ملے یا ادھورا۔''

٢٤٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [مُحَبَّبٍ] الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَامِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِصَاحِبِ الْحَقِّ: ((خُذْ حَقَّكَ فِيْ عَفَافٍ وَافٍ، أَوْ غَيْرِ وَافٍ)).

(۲۴۲۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا حق وصول کرنے والے سے فرمایا: ''اپنا حق (درگزری و) نرمی سے طلب کرو، خواہ پورا ملے یا ادھورا۔''

[حسن صحيح، المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٢، ٣٣؛ تهذيب الكمال للمزي: ١٦/ ٢٩٠-]

بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ.

٢٤٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ خَيْرَكُمْ، أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً))**. [صحيح بخاري: ٢٣٠٦؛ صحيح مسلم: ١٦٠١ (٤١١٠)؛ سنن الترمذي: ١٣١٧؛ سنن النسائي: ٤٦٢٢-]

باب: اچھے طریقے سے قرض ادا کرنے کا بیان

(٢٤٢٣) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے بہترین یا (فرمایا:) بہترین لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو اچھے طریقے سے (قرض) ادا کرتے ہیں۔''

٢٤٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْهُ، حِينَ غَزَا حُنَيْنًا، ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ أَلْفًا. فَلَمَّا قَدِمَ قَضَاهَا إِيَّاهُ. ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: **((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ. إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ))**. [حسن، سنن النسائي: ٤٦٨؛ مسند احمد: ٤/ ٣٦-]

(٢٤٢٤) عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو انہیں قرض کی ادائیگی کر دی۔ پھر نبی ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے اہل و عیال میں اور مال میں برکت فرمائے۔ ادھار کا بدلہ (قرض کی) ادائیگی اور شکریہ ادا کرنا ہے۔''

بَابُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ سُلْطَانٌ.

باب: اس امر کا بیان کہ قرض خواہ کو سخت بات کہنے کا حق حاصل ہے

٢٤٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَطْلُبُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ بِدَيْنٍ، أَوْ بِحَقٍّ. فَتَكَلَّمَ بِبَعْضِ الْكَلَامِ. فَهَمَّ صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ

(٢٤٢٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آ کر نبی ﷺ سے قرض کی واپسی یا کسی حق کا مطالبہ کیا، پھر اس نے کچھ (سخت) الفاظ بھی کہہ دیئے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہرو! بلاشبہ قرض خواہ کو اپنے ساتھی (مقروض) پر اس

اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْ. إِنَّ صَاحِبَ الدَّيْنِ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى صَاحِبِهِ، حَتَّى يَقْضِيَهُ)). [**ضعيف جدا**، حنش یعنی حسین بن قیس الرحبی متروک ہے۔ **تنبیه**: مسند البزار (كشف الاستار: ٢/ ١٠٤، ح: ١٣٠٧) میں اس مفہوم کی حسن حدیث ہے۔]

وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ادائیگی نہ کر دے۔"

٢٤٢٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ، أَبُو شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَظُنُّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ. فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، حَتَّى قَالَ لَهُ: أُحَرِّجُ عَلَيْكَ إِلَّا قَضَيْتَنِي. فَانْتَهَرَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: وَيْحَكَ تَدْرِي مَنْ تُكَلِّمُ؟ قَالَ: إِنِّي أَطْلُبُ حَقِّي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلَّا مَعَ صَاحِبِ الْحَقِّ كُنْتُمْ؟)) ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ لَهَا: ((إِنْ كَانَ عِنْدَكِ تَمْرٌ فَأَقْرِضِينَا حَتَّى يَأْتِيَنَا تَمْرُنَا فَنَقْضِيَكِ)) فَقَالَتْ: نَعَمْ. بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: فَأَقْرَضَتْهُ. فَقَضَى الْأَعْرَابِيَّ وَأَطْعَمَهُ. فَقَالَ: أَوْفَيْتَ. أَوْفَى اللّٰهُ لَكَ. فَقَالَ: ((أُولَئِكَ خِيَارُ النَّاسِ. إِنَّهُ لَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَا يَأْخُذُ الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ)). [**صحيح**، مسند ابي يعلى: ١٠٩١؛ مسند احمد: ٦/ ٢٦٨۔]

(۲۴۲۶) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اس قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا جو آپ کے ذمے تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سخت کلامی کی حتی کہ اس نے کہا: اگر آپ نے ادائیگی نہ کی تو میں آپ کے ساتھ سختی سے پیش آؤں گا۔ صحابہ کرام نے اسے ڈانٹا اور کہا: تجھ پر افسوس! کیا تجھے معلوم نہیں کہ تو کس سے مخاطب ہے؟ اس نے کہا: میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم حق والے کے ساتھ کیوں نہیں ہوئے؟" پھر آپ نے خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ایک پیغام کے ذریعے سے فرمایا: "اگر تمہارے پاس کھجوریں موجود ہوں تو ہمیں بطور قرض دے دو، ہمارے پاس کھجوریں آئیں گی تو ہم تمہیں واپس کر دیں گے۔" انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ چنانچہ انہوں نے کھجوریں بطور قرض آپ کو دے دیں، آپ نے اعرابی کا قرض ادا کر دیا اور اسے کھانا بھی کھلایا۔ اس نے کہا: آپ نے میرا پورا قرض ادا کر دیا ہے، اللہ آپ کو بھی پورا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہی لوگ بہترین ہیں۔ وہ قوم پاک نہیں ہوتی جس میں کمزور و ناتواں اپنا حق کسی تکلیف کے بغیر نہ لے سکے۔"

بَابُ الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَالْمُلَازَمَةِ.

باب: قرض کی وجہ سے (مقروض کو) قید کرنے اور اس کا پیچھا کرنے کا بیان

٢٤٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ أَبِي دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ:

(۲۴۲۷) شرید ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرض ادا کرنے کی طاقت رکھنے والا (ادائیگی میں)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ [مُسَيْكَةَ] قَالَ وَكِيعٌ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ)) قَالَ عَلِيٌّ الطَّنَافِسِيُّ: يَعْنِي عِرْضَهُ شِكَايَتَهُ وَعُقُوبَتَهُ سِجْنَهُ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٣٦٢٨؛ سنن النسائي: ٤٦٩٣؛ مسند احمد: ٤/ ٢٢٢؛ ابن حبان: ٥٠٨٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٢۔]

تاخیر کرے تو اس کی بے عزتی کرنا اور اسے سزا دینا جائز ہے۔'' امام علی بن محمد طنافسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے عزتی کرنے سے مراد اس کی شکایت کرنا ہے اور سزا سے مراد (مقروض کو) قید کرنا ہے۔

٢٤٢٨۔ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْهِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيمٍ لِي. فَقَالَ لِي: ((الْزَمْهُ)) ثُمَّ مَرَّ بِي آخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٦٢٩ ہرماس بن حبیب اور اس کا والد دونوں مجہول ہیں۔]

(٢٤٢٨) ہرماس بن حبیب اپنے والد حبیب بن ثعلبہ سے اور وہ ہرماس کے دادا ثعلبہ تمیمی عنبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں اپنے ایک مقروض کو لے کر نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اس کے ساتھ ساتھ رہو۔'' پھر پچھلے پہر آپ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اے بنو تمیم کے بھائی! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟''

٢٤٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا. فَنَادَى كَعْبًا. فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((دَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الشَّطْرِ. فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)). [صحيح بخاري: ٤٥٧؛ صحيح مسلم: ١٥٥٨ (٣٩٨٤)؛ سنن ابي داود: ٣٥٩٥؛ سنن النسائي: ٥٤١٠۔]

(٢٤٢٩) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے مسجد میں قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمے تھا۔ ان کی آوازیں اس حد تک بلند ہو گئیں کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر میں ان کی آوازیں سنیں۔ آپ (گھر سے) نکل کر ان کے پاس تشریف لائے اور کعب رضی اللہ عنہ کو پکارا، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے نصف کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دو۔'' انہوں نے کہا: میں معاف کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے (عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''اٹھو! اس کا قرض ادا کرو۔''

بَابُ الْقَرْضِ.

باب: قرض دینے (کی فضیلت) کا بیان

٢٤٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا

(٢٤٣٠) قیس بن رومی سے روایت ہے کہ سلیمان بن

يَعْلَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسِيْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رُوْمِيٍّ قَالَ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ أُذُنَانِ يُقْرِضُ عَلْقَمَةَ أَلْفَ دِرْهَمٍ إِلَى عَطَائِهِ. فَلَمَّا [خَرَجَ عَطَاؤُهُ] تَقَاضَاهَا مِنْهُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَقَضَاهُ. فَكَأَنَّ عَلْقَمَةَ غَضِبَ. فَمَكَثَ أَشْهُرًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: أَقْرِضْنِي أَلْفَ دِرْهَمٍ إِلَى عَطَائِي. قَالَ: نَعَمْ. وَكَرَامَةً. يَا أُمَّ عُتْبَةَ هَلُمِّي تِلْكَ الْخَرِيطَةَ الْمَخْتُوْمَةَ الَّتِي عِنْدَكِ. فَجَاءَتْ بِهَا. فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَدَرَاهِمُكَ الَّتِي قَضَيْتَنِي. مَا حَرَّكْتُ مِنْهَا دِرْهَمًا وَاحِدًا. قَالَ: فَلِلَّهِ أَبُوْكَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ بِي؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْكَ. قَالَ: مَا سَمِعْتَ مِنِّي؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً**)). قَالَ: كَذَلِكَ أَنْبَأَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ.

[السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۵/ ۳۵۳ سلیمان بن یسیر ضعیف اور قیس بن رومی مجہول ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

اذنان رحمۃ اللہ علیہ نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی تنخواہ ملنے تک ایک ہزار درہم قرض میں دیے تھے۔ جب ان کو تنخواہ ملی تو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے قرض کی واپسی کا سختی سے تقاضا کیا۔ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرض کی ادائیگی کر دی، لیکن گویا انہیں (اس انداز سے) ناگواری ہوئی، چند ماہ کے بعد وہ پھر ان کے پاس آئے اور کہا: مجھے تنخواہ ملنے تک ایک ہزار درہم قرض دے دیں۔ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جی ہاں، بڑی خوشی سے (پھر اپنی بیوی کو آواز دی) اے ام عتبہ! تیرے پاس جو مہر بند تھیلی ہے وہ لے آؤ۔ وہ لے آئیں تو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ آپ کے وہی درہم ہیں جو آپ نے مجھے ادا کیے تھے۔ میں نے ان میں سے ایک بھی درہم اِدھر اُدھر نہیں کیا۔ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ آپ کے باپ پر رحم کرے، آپ نے میرے ساتھ جو سلوک کیا تھا، اس کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے کہا: (وہ حدیث) جو میں نے آپ ہی سے سنی تھی۔ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ نے مجھ سے کونسی حدیث سنی تھی؟ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے آپ سے سنا، آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان دوسرے مسلمان کو دومرتبہ قرض دیتا ہے تو وہ ایک بار اتنا صدقہ کرنے کے برابر ہوجاتا ہے۔'' یہ سن کر علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث اسی طرح بیان کی تھی۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا: الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا بَالُ الْقَرْضِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ؟**

(۲۴۳۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ میں نے کہا: اے جبریل! قرض کا ثواب صدقے سے زیادہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا: اس لیے کہ سائل (بعض اوقات) مال ہونے کے باوجود مانگتا ہے اور قرض لینے والا صرف ضرورت کی بنا پر ہی قرض لیتا ہے۔''

قَالَ: لِأَنَّ السَّائِلَ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ. وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ إِلَّا مِنْ حَاجَةٍ)). [ضعيف، الضعيفة للالباني: ٣٦٣٧ خالد بن یزید بن ابی مالک ضعیف ہے۔]

٢٤٣٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الْهُنَائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: الرَّجُلُ مِنَّا يُقْرِضُ أَخَاهُ الْمَالَ فَيُهْدِي لَهُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى لَهُ، أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ، فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهُ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ)). [ضعيف، السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٥٠؛ الضعيفه: ١١٦٢ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

(۲۴۳۲) یحییٰ بن ابواسحاق ہنائی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو بطور قرض مال دے، پھر وہ (مقروض) اسے تحفہ دے (تو کیا تحفہ لینا جائز ہے)؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کو قرض دے، پھر وہ (مقروض) اسے تحفہ دے یا اسے سواری کے لیے جانور دے تو وہ اس پر سوار نہ ہو اور نہ اس کا تحفہ ہی قبول کرے، الا یہ کہ ان دونوں کے درمیان (تحفہ تحائف) کا یہ سلسلہ پہلے سے جاری ہو۔''

بَابُ أَدَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ.

باب: میت کی طرف سے قرض ادا کرنے کا بیان

٢٤٣٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ أَبُو جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ أَنَّ أَخَاهُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ. وَتَرَكَ عِيَالًا. فَأَرَدْتُ أَنْ أُنْفِقَهَا عَلَى عِيَالِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكَ مُحْتَبَسٌ بِدَيْنِهِ. فَاقْضِ عَنْهُ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَدَّيْتُ عَنْهُ إِلَّا دِينَارَيْنِ، ادَّعَتْهُمَا امْرَأَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ. قَالَ: ((فَأَعْطِهَا فَإِنَّهَا مُحِقَّةٌ)). [مسند احمد: ٤/ ١٣٦؛ مسند عبد بن حميد: ٣٠٥ یہ روایت عبدالملک ابوجعفر (مجہول) کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی صحیح حدیث مسند احمد (٥/ ٧) میں ہے، لیکن اس میں "ثلاثمائة" مذکور نہیں۔]

(۲۴۳۳) سعد بن اطول جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا۔ وہ (اپنے ورثے میں) تین سو درہم اور اہل وعیال چھوڑ گیا۔ میں نے اس کے چھوڑے ہوئے درہم اس کے بال بچوں پر خرچ کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی اپنے قرض کی وجہ سے قید ہے، لہٰذا اس کی طرف سے قرض ادا کرو۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا سارا قرض ادا کر چکا ہوں، سوائے دو دیناروں کے۔ جن کا ایک عورت نے دعویٰ کیا ہے، لیکن اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے دے دو، وہ (عورت) سچی ہے۔''

٢٤٣٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ،

(۲۴۳۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد فوت ہوئے تو ان کے ذمے ایک یہودی کا تیس وسق غلہ قرض

عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ. فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ. فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ. فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ. فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّخْلَ. فَمَشَى فِيهَا. ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: ((**جُدَّ لَهُ فَأَوْفِهِ الَّذِي لَهُ**)) فَجَدَّ لَهُ، بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثَلَاثِينَ وَسْقًا. وَفَضَلَ لَهُ اثْنَا عَشَرَ وَسْقًا. فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ. فَوَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَائِبًا. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ أَوْفَاهُ. وَأَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ الَّذِي فَضَلَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَخْبِرْ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ**)) فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَيُبَارِكَنَّ اللَّهُ فِيهَا.

[صحيح بخاري: ٢٣٩٦؛ سنن ابي داود: ٢٨٨٤؛ سنن النسائي: ٣٦٧٠۔]

تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے ادائیگی کے سلسلے میں اس سے مہلت مانگی مگر اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اس کے لیے سفارش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ یہودی کے پاس تشریف لائے اور اس سے بات چیت کی کہ جابر رضی اللہ عنہ کے ذمے جو قرض ہے اس کے بدلے میں تم اس کے باغ کی کھجوروں کا پھل لے لو، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (مہلت دینے کو) کہا تو اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھجوروں کے باغ میں گئے اور درختوں کے درمیان چلے، پھر جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم پھل اتارو اور اسے اس کا حق پورا دے دو۔'' رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد انہوں نے پھل اتارا۔ تیس وسق یہودی کو دے دیئے اور بارہ وسق باقی بچ گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو بتانے کے لیے آئے تو رسول اللہ ﷺ کو غائب پایا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو انہوں نے ساری بات آپ کے گوش گزار کی کہ انہوں نے یہودی کو اس کا قرض ادا کر دیا ہے اور جو باقی بچا اس کے بارے میں بھی بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی بتا دو۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے جا کر عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ باغ میں چل رہے تھے، مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پھل میں ضرور برکت فرمائے گا۔

بَابُ ثَلَاثٍ مَنِ ادَّانَ فِيهِنَّ قَضَى اللَّهُ عَنْهُ.

باب: جو شخص تین امور کی وجہ سے قرض لے، اس کا قرض اللہ تعالیٰ ادا کرے گا

٢٤٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ وَأَبُو أُسَامَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ أَنْعُمٍ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: [وَ]حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

(۲۴۳۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مقروض حالت میں فوت ہو گیا تو قیامت کے دن اس سے قرض وصول کیا جائے گا، الا یہ کہ جو تین کاموں کے لیے مقروض ہوا: وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرے اور)

عَبْدِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الدَّيْنَ يُقْضَى مِنْ صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا مَاتَ. إِلَّا مَنْ يَدِيْنُ فِيْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: الرَّجُلُ تَضْعُفُ قُوَّتُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ فَيَسْتَدِيْنُ يَتَقَوَّى بِهِ لِعَدُوِّ اللَّهِ وَعَدُوِّهِ. وَرَجُلٌ يَمُوْتُ عِنْدَهُ مُسْلِمٌ، لَا يَجِدُ مَا يُكَفِّنُهُ وَيُوَارِيهِ إِلَّا بِدَيْنٍ. وَرَجُلٌ خَافَ اللَّهَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ، فَيَنْكِحُ خَشْيَةً عَلَى دِيْنِهِ. فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي، عَنْ هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [**ضعيف**، مسند عبد بن حميد: ۳٤۹، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ضعیف ہے۔]

اس کی قوت کمزور پڑ جائے، پھر وہ اللہ کے اور اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت حاصل کرنے کے لیے قرض لے۔ وہ شخص جس کے سامنے کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور یہ قرض لیے بغیر اس کی تکفین وتجہیز نہ کرسکتا ہو۔ (تیسرا) وہ شخص ہے جو تنہا زندگی گزارنے میں (ارتکابِ گناہ کا اندیشہ محسوس کرے اور وہ) خوفِ الٰہی رکھتا ہو، پھر وہ اپنے دین (میں خرابی) کے ڈر سے (قرض لے کر) نکاح کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ان لوگوں کا قرض ادا کرے گا۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الرُّهُوْنِ

رہن سے متعلق احکام و مسائل

[بَابٌ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ]

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [صحيح بخاري: ۲۲۰۰؛ صحيح مسلم: ۱٦۰۳ (٤۱۱٤)؛ سنن النسائي: ٤٦۱۳-]

باب: ابوبکر بن ابی شیبہ کی بیان کردہ حدیث

(۲۴۳۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی زرہ گروی رکھ کر، ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَهَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِرْعَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ. فَأَخَذَ لِأَهْلِهِ مِنْهُ شَعِيْرًا. [صحيح بخاري: ۱۰٦۹؛ سنن الترمذي: ۱۲۱۵؛ سنن النسائي: ٤٦۱٤-]

(۲۴۳۷) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی اور اپنے اہلِ خانہ کے لیے اس سے جو حاصل کیے۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِطَعَامٍ. [**صحيح بما قبله**، مسند احمد: ٦/٤٥٣، اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے۔]

(۲۴۳۸) اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ غلے کے عوض میں ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ وَدِرْعُهُ رَهْنٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ.

(۲۴۳۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے عوض میں ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

[حسن صحيح، مسند احمد: ١/ ٢٣٦؛ مسند عبد بن حميد: ٥٨١-]

بَابٌ: اَلرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَمَحْلُوْبٌ.

باب: رہن کے جانور پر سواری کرنے اور اسے دوہنے کا بیان

٢٤٤٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُوناً. وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُوناً. وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ، نَفَقَتُهُ)). [صحيح بخاري: ٢٥١١، ٢٥١٢؛ سنن ابي داود: ٣٥٣٦؛ سنن الترمذي: ١٢٥٤-]

(۲۴۴۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جانور گروی ہو تو اس پر سواری کی جا سکتی ہے، اور جب دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ (اس صورت میں) جانور کا خرچ سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے کے ذمے ہوگا۔''

بَابٌ: لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ.

باب: گروی شدہ چیز کو (قرض خواہ مستقل طور پر اپنے پاس) روک نہیں سکتا

٢٤٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ)). [ضعيف، سنن الدارقطني: ٣/ ٣٢؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٣٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥١، امام زہری مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے-]

(۲۴۴۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گروی رکھی ہوئی چیز کو (قرض خواہ مستقل طور پر اپنے پاس) روک نہیں سکتا۔''

بَابُ أَجْرِ الْأُجَرَاءِ.

باب: مزدوروں کی مزدوری کا بیان

٢٤٤٢- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي، ثُمَّ غَدَرَ. وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ. وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ

(۲۴۴۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کے خلاف قیامت کے دن میں مدعی ہوں گا اور جس کے خلاف روزِ قیامت میں مدعی ہوا تو میں اس پر غالب آ جاؤں گا: وہ شخص جو اللہ کا نام لے کر عہد کرے، پھر بدعہدی کر دے، دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد کو غلام قرار دے کر فروخت کر دے اور اس کی قیمت کھائے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی کو

أَجِيرًا، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُوفِهِ أَجْرَهُ)). [صحيح بخاري: ٢٢٢٧-]

اپنے ہاں مزدور (ملازم) مقرر کرے، پھر اس سے کام تو پورا لے مگر اس کی اجرت پوری نہ دے۔''

٢٤٤٣- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَطِيَّةَ السَّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ))**. [**صحيح**، مسند الشهاب: ٧٤٤؛ مشكل الآثار للطحاوي: ٤/ ١٤٢-]

(٢٤٤٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کردو۔''

بَابُ إِجَارَةِ الْأَجِيرِ عَلَى طَعَامِ بَطْنِهِ.

باب: شکم سیری کے بدلے میں مزدور رکھنے کا بیان

٢٤٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ [النُّدَّرِ] يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ ﴿طسٓمٓ﴾. حَتَّى إِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسَى قَالَ: **((إِنَّ مُوْسَى ﷺ آجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِيَ سِنِينَ، أَوْ عَشْرًا، عَلَى عِفَّةِ فَرْجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ))**.
[**ضعيف جدًا**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ١٣٥ مسلمہ بن علی متروک ہے۔]

(٢٤٤٤) عتبہ بن ندر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے طسٓمٓ (سورۂ قصص) تلاوت کی حتی کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے واقعے پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ موسیٰ ﷺ نے شکم سیری اور پاکدامنی کے بدلے میں آٹھ یا دس سال مزدوری کی۔''

٢٤٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ. سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: نَشَأْتُ يَتِيمًا، وَهَاجَرْتُ مِسْكِينًا، وَكُنْتُ أَجِيرًا لِابْنَةِ غَزْوَانَ بِطَعَامِ بَطْنِي وَعُقْبَةِ رِجْلِي. أَحْطِبُ لَهُمْ إِذَا نَزَلُوْا. وَأَحْدُوْ لَهُمْ إِذَا رَكِبُوْا. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الدِّيْنَ قِوَامًا، وَجَعَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمَامًا.
[السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٢٠ یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن

(٢٤٤٥) حیان بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی، ناداری ومفلسی کی حالت میں اپنے وطن سے ہجرت کی۔ پیٹ بھر کھانے اور (دورانِ سفر میں) اپنی باری پر سواری کی شرط پر غزوان کی بیٹی کے ہاں نوکر تھا۔ جب وہ لوگ کسی منزل پر پڑاؤ کرتے تو میں ان کے لیے ایندھن اکٹھا کرتا اور جب وہ اونٹوں پر سوار ہو جاتے تو میں ان کے لیے حدی خوانی کرتا۔ (تاکہ اونٹ تیز چلیں) ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے

ہے۔دیکھیے طبقات ابن سعد: ٤/ ٣٢٦ وغیرہ۔]

ہے جس نے دین کو مضبوط (اور باعث عزت) بنایا اور ابو ہریرہ کو (دینی و دنیاوی اعتبار سے لوگوں کا) امام بنادیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِي كُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ وَيَشْتَرِطُ جَلْدَةً.

باب: ایک ڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے کر کے کھیت سیراب کرنے اور عمدہ کھجور کی شرط لگانے کا بیان

٢٤٤٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ خَصَاصَةٌ. فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا. فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيبُ فِيهِ شَيْئًا لِيُقِيتَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ. فَاسْتَقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا. كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ. فَخَيَّرَهُ الْيَهُودِيُّ مِنْ تَمْرِهِ، سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً. فَجَاءَ بِهَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ.

[**ضعيف جدًا**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١١٩، حنش، حسین بن قیس متروک ہے۔]

(٢٤٤٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ فاقے سے دوچار ہو گئے۔علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو وہ کسی کام (مزدوری) کی تلاش میں نکلے تا کہ کچھ اجرت حاصل کر کے رسول اللہ ﷺ کو کھانا کھلاسکیں۔علی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں گئے اور ایک کھجور فی ڈول مزدوری کے حساب سے سترہ ڈول پانی کے کھینچے۔یہودی نے آپ کو اختیار دیا کہ سترہ عجوہ کھجوریں چن کر لے لیں۔وہ یہ کھجوریں لے کر اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

٢٤٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ أَدْلُو الدَّلْوَ بِتَمْرَةٍ. وَأَشْتَرِطُ أَنَّهَا جَلْدَةٌ. [مسند البزار (البحرالزخار: ٧٣٨) یہ روایت سفیان ثوری اور ابواسحاق کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٤٤٧) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول پانی کھینچتا اور عمدہ کھجور کی شرط لگالیتا تھا۔

٢٤٤٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِيَ أَرَى لَوْنَكَ مُنْكَفِئًا؟ قَالَ: ((**الْخَمْصُ**)) فَانْطَلَقَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى رَحْلِهِ. فَلَمْ يَجِدْ فِي رَحْلِهِ شَيْئًا. فَخَرَجَ يَطْلُبُ. فَإِذَا هُوَ بِيَهُودِيٍّ يَسْقِي نَخْلًا. فَقَالَ: الْأَنْصَارِيُّ لِلْيَهُودِيِّ: أَسْقِي نَخْلَكَ؟ قَالَ:

(٢٤٤٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدلا ہوا محسوس کیوں ہو رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بھوک کی وجہ سے۔'' انصاری اپنے گھر گئے مگر انہیں اپنے گھر (کھانے کے لیے) کوئی چیز نہ ملی تو وہ مزدوری کی تلاش میں نکلے۔انہوں نے ایک یہودی کو دیکھا جو کھجور کے درختوں کو پانی لگا رہا تھا۔انصاری نے یہودی سے کہا: کیا میں تمہارے درختوں

نَعَمْ. قَالَ: كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ. وَاشْتَرَطَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا يَأْخُذَ خَدِرَةً وَلَا تَارِزَةً وَلَا حَشَفَةً. وَلَا يَأْخُذَ إِلَّا جَلْدَةً. فَاسْتَقَى بِنَحْوٍ مِنْ صَاعَيْنِ. فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [**ضعيف جدا**، عبداللہ بن سعید المقبری متروک ہے۔]

کو پانی دوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ انصاری نے کہا: فی ڈول ایک کھجور اور یہ بھی شرط رکھی کہ وہ سیاہ سوکھی اور ردی قسم کی کھجور نہیں لیں گے۔ چنانچہ انہوں نے یہودی کے درختوں کو پانی دے کر تقریباً دو صاع کھجوریں اجرت میں حاصل کیں، پھر انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

باب: تہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض میں کاشت کرنے کا بیان

٢٤٤٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. وَقَالَ: **((إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ، فَهُوَ يَزْرَعُهَا. وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا، فَهُوَ يَزْرَعُ مَا [مُنِحَ]. وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ))**. [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٠٠، نیز دیکھئے حدیث: ٢٢٦٧۔]

(٢٤٤٩) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ (بیع) سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ کاشتکاری کرتے ہیں: زمین کا مالک جو خود کاشت کاری کرتا ہے۔ دوسرا وہ جسے زمین (ہبہ کر) دی جائے، وہ اس میں کاشت کاری کرتا ہے جو اسے دی گئی اور تیسرا وہ شخص جو سونے یا چاندی کے عوض میں (ٹھیکے پر) کاشت کاری کرتا ہے۔''

٢٤٥٠۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا. حَتّٰى سَمِعْنَا رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ. فَتَرَكْنَاهُ لِقَوْلِهِ.

[صحيح مسلم: ١٥٤٧ (٣٩٣٥)؛ سنن ابي داود: ٣٣٨٩؛ سنن النسائي: ٣٩٤٨۔]

(٢٤٥٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مخابرہ (کے مطابق کاشتکاری) کرتے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ہم نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر ہم نے اسے (مخابرہ) ترک کر دیا۔

٢٤٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَنْ كَانَتْ لَهُ فُضُوْلُ**

(٢٤٥١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم میں سے بعض آدمیوں کے پاس فالتو زمینیں تھیں، وہ انہیں پیداوار کے تیسرے یا چوتھے حصے کے عوض میں بٹائی پر دے دیتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے پاس فالتو زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے کسی بھائی کو کاشت کے لیے دے

أَرَضِينَ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ. فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)). [صحيح بخاري: ٢٣٤٠؛ صحيح مسلم: ١٥٣٦ (٣٩١٨)؛ سنن النسائي: ٣٩٠٦، ٣٩٠٧-]

دے۔ اگر وہ اس طرح نہیں کرنا چاہتا تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔“

٢٤٥٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ. فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)). [صحيح بخاري: ٢٣٤١؛ صحيح مسلم: ١٥٤٤ (٣٩٣١)]

(۲۴۵۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کے پاس زمین ہو اسے چاہیے کہ وہ خود اسے کاشت کرے یا اپنے کسی بھائی کو (کاشت کے لیے) دے دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تو اپنی زمین اپنے پاس ہی رکھے۔“

بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

باب: زمین ٹھیکے پر دینے کا بیان

٢٤٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُوْ أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكْرِي أَرْضًا لَهُ، مَزَارِعًا. فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَهُ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى، عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ. فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ. فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ. فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى، عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاءَ هَا. [صحيح بخاري: ٢٢٨٥، ٢٣٤٣؛ صحيح مسلم: ١٥٤٧ (٣٩٣٨)؛ سنن ابي داود: ٣٣٩٤-]

(۲۴۵۳) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین ٹھیکے پر دے دیا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے انہیں آ کر بتایا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعی رقبے کو ٹھیکے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رافع رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا حتی کہ مقامِ بلاط پر ان سے ملاقات کی، پھر ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو رافع رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعی اراضی کو ٹھیکے پر دینے سے منع فرمایا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین ٹھیکے پر دینی چھوڑ دی۔

٢٤٥٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيُزْرِعْهَا وَلَا يُؤَاجِرْهَا)). [صحيح مسلم: ١٥٣٦ (٣٩٢٠)]

(۲۴۵۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ”جس آدمی کے پاس زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا کسی کو کاشت کے لیے دے دے اور اسے ٹھیکے پر نہ دے۔“

٢٤٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ

(۲۴۵۵) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَبْدِاللَّهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُحَاقَلَةُ اسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ.

[صحيح بخاري: ٢١٨٦؛ صحيح مسلم: ١٥٤٦ (٣٩٣٤)]

اللہ ﷺ نے محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ اور محاقلہ سے مراد زمین ٹھیکے پر دینا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

باب: خالی زمین کو سونے چاندی (یا نقدی) کے عوض میں کرائے پر دینے کا بیان

٢٤٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ إِكْثَارَ النَّاسِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ. قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((أَلَا مَنَحَهَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ))** وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كِرَائِهَا. [صحيح بخاري: ٢٣٣٠؛ صحيح مسلم: ١٥٥٠ (٣٩٥٧)؛ سنن ابي داود: ٣٣٨٩.]

(٢٤٥٦) عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب لوگوں کو زمین ٹھیکے پر دینے (کی ممانعت) کے بارے میں کثرت سے باتیں کرتے سنا تو فرمایا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین کیوں نہیں دے دیتا؟'' آپ نے ٹھیکے پر دینے سے منع نہیں فرمایا تھا۔

٢٤٥٧ - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا))** لِشَيْءٍ مَعْلُوْمٍ.

(٢٤٥٧) عبداللہ بن عباس ؓ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو (کاشت کے لیے) اپنی زمین دے دینا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ اس پر اتنی مقرر چیز (اجرت) وصول کرے۔''

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْحَقْلُ. وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ. [صحيح مسلم: ١٥٥٠ (٣٩٦٠)]

عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: ایسے لین دین کو ''حقل'' کہتے ہیں اور انصار اسے ''محاقلہ'' کہتے ہیں۔

٢٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ: كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَكَ مَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ، وَلِي مَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ. فَنُهِيْنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِمَا أَخْرَجَتْ. وَلَمْ

(٢٤٥٨) حنظلہ بن قیس ؒ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج ؓ سے (مسئلہ) دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ اپنی زمین ٹھیکے پر دیتے تو یہ شرط لگا لیتے تھے کہ اس حصے سے جو فصل حاصل ہوگی وہ تمہاری ہوگی اور جو اس حصے سے حاصل ہوگی وہ میری ہوگی تو ہمیں اس انداز پر زمینیں ٹھیکے پر

نُنَهُ أَنْ نُكْرِيَ الْأَرْضَ بِالْوَرِقِ. [صحيح بخاري: ٢٣٣٢؛ صحيح مسلم: ١٥٤٧ (٣٩٥١)؛ سنن ابي داود: ٣٣٩٢۔]

دینے سے منع کر دیا گیا۔ اور ہمیں چاندی یعنی نقدی کے عوض میں زمین ٹھیکے پر دینے سے منع نہیں کیا گیا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُزَارَعَةِ.

باب: مکروہ مزارعت کا بیان

٢٤٥٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا رَافِقًا. فَقُلْتُ: مَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟))**. قُلْنَا: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْأَوْسُقِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ. فَقَالَ: **((فَلَا تَفْعَلُوا. ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا))**. [صحيح بخاري: ٢٣٣٩؛ صحيح مسلم: ١٥٤٨ (٣٩٤٩)]

(۲۴۵۹) ابونجاشی عطاء بن صہیب انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع بن عدی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرما دیا جو ہمارے لیے آسان (مفید) تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرما دیا وہی حق ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے کھیتوں کے ساتھ کیا (معاملہ) کرتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: ہم انہیں پیداوار کے تہائی یا چوتھائی کے عوض میں یا گندم اور جو کے وسق کے بدلے میں ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایسے نہ کیا کرو، خود کاشت کرو یا کاشت کے لیے کسی کو دے دو۔“

٢٤٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ، ابْنِ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا إِذَا اسْتَغْنَى، عَنْ أَرْضِهِ أَعْطَاهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ. وَاشْتَرَطَ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةَ وَمَا يَسْقِي الرَّبِيْعُ. وَكَانَ الْعَيْشُ إِذْ ذَاكَ شَدِيْدًا وَكَانَ يَعْمَلُ فِيهَا بِالْحَدِيْدِ، وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ. وَيُصِيبُ مِنْهَا مَنْفَعَةً، فَأَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهَاكُمْ، عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا. وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهِ أَنْفَعُ لَكُمْ. إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ، وَيَقُوْلُ: **((مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٩٨؛ سنن النسائي:

(۲۴۶۰) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کسی آدمی کو اپنی زمین کی حاجت نہ ہوتی تو وہ اسے کسی دوسرے کو تہائی، چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں دے دیتا اور یہ شرط لگا لیتا کہ نالے (کھالے) کے قریب والی فصل (اور کٹائی کے بعد کھیت میں بچ جانے والی) بالیاں یعنی سٹے اور پانی کی نالی سے سیراب ہونے والی فصل وہ (خود) لے گا۔ ان دنوں لوگوں کے معاشی حالات ناگفتہ بہ تھے۔ زمین میں لوہے کے آلات (کدال) سے کام کرنا پڑتا اور جس طرح اللہ چاہتا۔ اس سے کچھ نفع حاصل کر لیتا۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا ہے جو تمہیں مفید (محسوس ہوتا) تھا، لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سب سے زیادہ مفید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حقل سے منع کیا ہے۔ اور آپ ﷺ

٣٨٩٥-]

نے فرمایا: ''جو شخص اپنی زمین سے مستغنی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو (کاشت کے لیے) دے دے، یا (اپنے پاس ہی) رہنے دے۔''

٢٤٦١-حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ. أَنَا، وَاللَّهِ، أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ. إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ. وَقَدِ اقْتَتَلَا. فَقَالَ: **((إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ))** فَسَمِعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَوْلَهُ: **((فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ))**. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٣٩٠؛ سنن النسائي: ٣٩٥٩-]

(٢٤٦١) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو معاف فرمائے۔ اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم لوگوں کا یہی حال ہے تو زمین بٹائی پر نہ دیا کرو۔'' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے آپ سے صرف یہ سنا کہ ''کھیت بٹائی پر نہ دیا کرو۔''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

باب: پیداوار کی تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنے کی اجازت

٢٤٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابَرَةَ، فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ. فَقَالَ: أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعِينُهُمْ وَأُعْطِيهِمْ. وَإِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخَذَ النَّاسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا. وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلَكِنْ قَالَ: **((لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا))**. [**صحيح**، دیکھیے حدیث: ٢٤٥٦-]

(٢٤٦٢) عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کاش آپ یہ مخابرہ چھوڑ دیں، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے عمرو! میں لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور انہیں دیتا ہوں۔ بلاشبہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاں لوگوں سے یہ معاملہ کیا ہے اور ان کے بڑے عالم، یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کام سے (کلی طور پر) منع نہیں کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ زمین) دے دے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ اس پر معین معاوضہ وصول کرے۔''

٢٤٦٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا

(٢٤٦٣) طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

عَبْدُالوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَكْرَى الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهُوَ يُعْمَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِكَ هٰذَا. [یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ طاؤس نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔]

نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم (کے ادوار میں) تہائی اور چوتھائی پیداوار کی شرط پر زمین کرائے پر دی اور آج تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔

٢٤٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْأَرْضَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ خَرَاجًا مَعْلُومًا**)).

[**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۲۴۵۶، ۲۴۶۲۔]

(۲۴۶۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ زمین) دے دے، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ اس پر معین معاوضہ وصول کرے۔''

بَابُ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ.

باب: غلّے کے عوض میں زمین کرائے پر دینے کا بیان

٢٤٦٥۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ [أَبِي] عَرُوبَةَ، عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُمْ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلَا يُكْرِيهَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى**)). [صحيح مسلم: ١٥٤٨ (٣٩٤٥)؛ سنن ابي داود: ٣٣٩٥۔]

(۲۴۶۵) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں محاقلہ پر عمل کرتے تھے۔ بعد ازاں ان کے ایک چچا (ظہیر بن رافع بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ) نے آ کر انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جس آدمی کے پاس زمین ہو، وہ اسے غلے کی مقرر مقدار کے عوض میں کرائے پر نہ دے۔''

بَابُ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ.

باب: جو شخص کسی کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کرے تو؟

٢٤٦٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ زَرَعَ فِي

(۲۴۶۶) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر فصل کاشت کی تو اس فصل میں سے اس کے لیے کچھ بھی

أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَتُرَدُّ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ)). [سنن ابي داود: ٣٤٠٣؛ سنن الترمذي: ١٣٦٦ ، یہ روایت ابو اسحاق کی تدلیس اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عطاء نے سیدنا رافع رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔]

نہیں، البتہ اس کا خرچ اسے واپس کر دیا جائے گا۔“

بَابُ مُعَامَلَةِ النَّخِيلِ وَالْكَرْمِ.

باب: کھجوروں اور انگوروں (کے باغ بٹائی پر دینے) کا معاملہ

٢٤٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ. قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ. [صحيح بخاري: ٢٣٢٩؛ صحيح مسلم: ١٥٥١ (٣٩٦٢)؛ سنن ابي داود: ٣٤٠٨]

(٢٤٦٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے لوگوں کے ساتھ پھلوں اور غلے کی نصف پیداوار پر (کھیتی باڑی کا) معاہدہ کیا۔

٢٤٦٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ أَهْلَهَا عَلَى النِّصْفِ. نَخْلِهَا وَأَرْضِهَا. [**صحيح بما قبله**، مسند احمد: ١/ ٢٥٠]

(٢٤٦٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کو وہاں کی زمین اور کھجور کے باغات نصف پیداوار پر عطا فرمائی۔

٢٤٦٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ أَعْطَاهَا عَلَى النِّصْفِ. [**صحيح بما قبله**، دیکھئے حدیث سابق: ٢٤٦٧، ٢٤٦٨]

(٢٤٦٩) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو اسے نصف پیداوار پر (کھیتی باڑی کے لیے) دے دیا۔

بَابُ تَلْقِيحِ النَّخْلِ.

باب: کھجور کے مادہ درخت کو بار آور کرنے کے لیے نر کھجور کا پیوند لگانے کا بیان

٢٤٧٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

(٢٤٧٠) طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول

ابْنُ مُوْسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِي نَخْلٍ. فَرَأَى قَوْمًا يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ. فَقَالَ: ((مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟)) قَالُوْا: يَأْخُذُوْنَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُوْنَهُ فِي الْأُنْثَى قَالَ: ((مَا أَظُنُّ ذَلِكَ يُغْنِي شَيْئًا)). فَبَلَغَهُمْ، فَتَرَكُوْهُ. فَنَزَلُوْا عَنْهَا. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ الظَّنُّ. إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَاصْنَعُوْهُ. فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ. وَإِنَّ الظَّنَّ يُخْطِءُ وَيُصِيْبُ. وَلَكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ: قَالَ اللَّهُ. فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ)). [صحيح مسلم: ٢٣٦١ (٦١٢٦)]

اللہ ﷺ کی معیت میں کھجوروں کے ایک باغ میں سے گزرا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ لوگ کھجوروں کو پیوند لگا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا: نر کھجور (کے گابھے) سے مادہ کھجوروں (کے گابھے) میں ڈال رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔'' یہ بات ان لوگوں تک پہنچی تو انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا اور کھجوروں سے نیچے اتر آئے۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''میرا محض ایک خیال ہے۔ اگر اس عمل سے فائدہ ہوتا ہے تو اسے کرو۔ میں بھی تم جیسا ایک انسان ہوں۔ بلاشبہ خیال درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی، لیکن اگر میں تم سے کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو میں اللہ تعالیٰ پر کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔''

٢٤٧١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ أَصْوَاتًا. فَقَالَ: ((مَا هَذَا الصَّوْتُ؟)) قَالُوا: النَّخْلُ يُؤَبِّرُوْنَهَا. فَقَالَ: ((لَوْ لَمْ يَفْعَلُوْا لَصَلَحَ)) فَلَمْ يُؤَبِّرُوْا عَامَئِذٍ. فَصَارَ شِيْصًا. فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ، فَشَأْنُكُمْ بِهِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمُوْرِ دِيْنِكُمْ، فَإِلَيَّ)). [صحيح مسلم: ٢٣٦٣ (٦١٢٨)]

(۲۴۷۱) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں تو فرمایا: ''یہ آواز کیسی ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: لوگ کھجوروں کے درختوں میں پیوند لگا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ ایسا نہ کریں تو بھی درست ہے۔'' چنانچہ اس سال انہوں نے پیوند نہ لگائے تو کھجور خراب ہو گئی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی تمہارا دنیوی معاملہ ہو تو اسے تم خود انجام دے لیا کرو اور اگر تمہارے دین سے متعلق معاملہ ہو تو میری طرف رجوع کرو۔''

بَابٌ: الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ.

باب: تین باتوں میں تمام مسلمان شریک ہیں

٢٤٧٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ خِرَاشِ بْنِ حَوْشَبٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي

(۲۴۷۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں میں تمام مسلمان مشترک ہیں: پانی، گھاس اور آگ اور ان کی قیمت لینا حرام ہے۔''

الْمَاءِ وَالْكَلَأِ وَالنَّارِ. وَثَمَنُهُ حَرَامٌ))

قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: يَعْنِي الْمَاءَ الْجَارِيَ. [المعجم الكبير للطبراني: ١١١٠٥ تهذيب الكمال: ١٤/ ٤٥٥ یہ روایت عبداللہ بن خراش متروک کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ابوسعید رحمۃ اللہ نے فرمایا: یعنی جاری پانی۔

٢٤٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ لَا يُمْنَعْنَ: الْمَاءُ وَالْكَلَأُ وَالنَّارُ)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے: سنن ابي داود: ٣٤٧٧۔]

(۲۴۷۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں (کے استعمال) سے نہ روکا جائے پانی، گھاس اور آگ سے۔''

٢٤٧٤ ـ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: ((الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ)) قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ. فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ: ((يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا، فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ. وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَ ذَلِكَ الْمِلْحُ. وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ، حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً. وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ، حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ، فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا)). [**ضعيف جدًا**، تهذيب الكمال للمزي: ٩/ ٤١٩؛ الضعيفه للالباني: ٣٣٨٤ علی بن زید بن جدعان ضعیف، زہیر بن مرزوق مجہول اور علی بن غراب مدلس ہے۔]

(۲۴۷۴) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس چیز کو روکنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پانی، نمک اور آگ کو۔'' انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پانی (کی اہمیت) سے تو ہم واقف ہیں۔ نمک اور آگ کو روکنا کیوں منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اے حمیراء جو آدمی کسی کو آگ دے دیتا ہے تو گویا اس نے وہ تمام چیز صدقہ کی ہے جو اس آگ پر پکائی جائے گی، اور جس نے نمک دیا تو اس نمک سے جو عمدہ ہوا، گویا اس نے وہ سب صدقہ کر دیا۔ اور جو آدمی کسی مسلمان کو اس جگہ پانی پلائے جہاں پانی دستیاب ہو تو گویا اس نے ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کر دی، اور جو کسی مسلمان کو اس جگہ پانی پلائے جہاں پانی دستیاب نہیں تو گویا اس نے اسے زندگی بخش دی۔''

بَابُ إِقْطَاعِ الْأَنْهَارِ وَالْعُيُوْنِ.

باب: ندیاں اور چشمے جاگیر میں دینے کا بیان

٢٤٧٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا

(۲۴۷۵) ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

فَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ: حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، [عَنْ أَبِيْهِ سَعِيْدٍ]، عَنْ أَبِيْهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ الْمِلْحَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ مِلْحُ سُدِّ مَأْرِبَ. فَأَقْطَعَهُ لَهُ. ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيْمِيَّ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: [يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ] إِنِّيْ [قَدْ] وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ أَرْضٌ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ. وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ. فَاسْتَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ فِيْ قَطِيْعَتِهِ فِي الْمِلْحِ. فَقَالَ: قَدْ أَقَلْتُكَ مِنْهُ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّيْ صَدَقَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ. وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ. مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ))** قَالَ فَرَجٌ: وَهُوَ الْيَوْمَ عَلَى ذٰلِكَ. مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. قَالَ: فَقَطَعَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَرْضًا وَنَخْلًا، بِالْجَوْفِ جَوْفِ مُرَادٍ، مَكَانَهُ حِيْنَ أَقَالَهُ مِنْهُ. [سنن ابي داود: ٣٠٦٤؛ سنن الترمذي: ١٣٨٠، ثابت بن سعيد بن ابیض اور اس کا والد دونوں مجہول الحال ہیں۔]

رسول اللہ ﷺ سے نمک کی کان طلب کی جسے سد مارب کا نمک کہا جاتا ہے، آپ نے وہ کان انہیں عنایت کر دی۔ بعد ازاں اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جاہلیت میں نمک کی وہ کان دیکھ چکا ہوں، وہ ایک ایسے علاقے میں واقع ہے جہاں پانی بھی دستیاب نہیں۔ جو وہاں جاتا ہے، نمک حاصل کر لیتا ہے۔ وہ مسلسل جاری رہنے والے پانی کی طرح ہے یعنی وہاں نمک میں کمی نہیں آتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ابیض حمال رضی اللہ عنہ سے نمک کی وہ کان واپس لے لی۔ ابیض رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ کان اس شرط پر واپس کرتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف سے صدقہ قرار دیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور وہ مسلسل جاری پانی کی طرح ہے جو شخص وہاں جائے گا، وہ وہاں سے نمک حاصل کر لے گا۔''

فرج بن سعید نے فرمایا: وہ آج تک اسی طرح ہے۔ جو شخص وہاں جاتا ہے، نمک حاصل کر لیتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کو اس کے عوض میں جوف مراد کے مقام پر کچھ زمین اور کھجوروں کا باغ عطا فرما دیا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ.

باب: پانی بیچنے کی ممانعت کا بیان

٢٤٧٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِيَّ، وَرَأَى نَاسًا يَبِيْعُوْنَ الْمَاءَ، فَقَالَ: لَا تَبِيْعُوا الْمَاءَ. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَاعَ الْمَاءُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٤٧٨؛ سنن الترمذي: ١٢٧١؛ سنن الدارمي: ٢٦١٥؛ مسند احمد: ٣/ ٤١٧؛ ابن حبان: ٤٩٥٢-]

(۲۴۷۶) ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی بیچتے دیکھا تو فرمایا: پانی مت بیچا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٤٧٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا:[حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:] حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. [صحيح مسلم: ١٥٦٥ (٤٠٠٤)]

(۲۴۷۷) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ضرورت کے بعد) بچے ہوئے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَأَ.

باب: زائد از ضرورت پانی اس لیے روکنا کہ گھاس بھی بچ جائے، ممنوع ہے

٢٤٧٨ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ فَضْلَ مَاءٍ، لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَأَ**)). [صحيح بخاري: ٢٢٥٣؛ صحيح مسلم: ١٥٦٦ (٤٠٠٦، ٤٠٠٧)؛ سنن الترمذي: ١٢٧٢ـ]

(۲۴۷۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی زائد از ضرورت پانی سے (اس لیے) منع نہ کرے تا کہ گھاس بھی رکی رہے۔''

٢٤٧٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ، وَلَا يُمْنَعُ نَقْعُ الْبِئْرِ**)). [**صحيح بما قبله**، السنن الكبرىٰ: ٦/ ١٥٢، ١٥٣؛ مسند احمد: ٦/ ١١٢، ١٣٩ـ]

(۲۴۷۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زائد از ضرورت پانی کو روکا نہ جائے اور نہ کنوئیں (کا پانی استعمال کرنے) سے منع کیا جائے۔''

بَابُ الشُّرْبِ مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَمِقْدَارِ حَبْسِ الْمَاءِ.

باب: وادیوں کے پانی کا استعمال اور پانی روکنے کی مقدار کا بیان

٢٤٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ. فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ. فَأَبَى عَلَيْهِ. فَاخْتَصَمَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ**)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۲۴۸۰) عروہ بن زبیر سے روایت ہے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک انصاری نے زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ برساتی نالے کے پانی کے سلسلے میں رسول ﷺ کی خدمت میں ایک دعویٰ پیش کیا، جس سے وہ اپنے کھجوروں کے باغات سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے زبیر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ پانی کو اپنے طور پر آنے دے، تا کہ وہ زبیر رضی اللہ عنہ کے کھیتوں سے نکل کر اس کے کھیتوں میں پہنچ جائے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کیا۔ ان دونوں نے اپنا معاملہ رسول

أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)) قَالَ: فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾. (٤/ النساء: ٦٥)

(**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۱۵)

اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زبیر رضی اللہ عنہ! تم اپنے کھیت سیراب کرنے کے بعد پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دیا کرو۔'' اس فیصلے پر انصاری نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے فیصلے میں جانب داری کا مظاہرہ کیا ہے، کیونکہ وہ (زبیر رضی اللہ عنہ) آپ کا پھوپھی زاد ہے۔ اس کی بات سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ (غصے کی وجہ سے) متغیر ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''زبیر! تم باغ خوب سیراب کر لیا کرو، پھر پانی اس حد تک روکے رکھو کہ وہ کھیت کی منڈیر (وٹ، بنّے) تک کھڑا ہو جائے۔'' عروہ نے کہا: اس کے بعد زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ مندرجہ ذیل آیت ہمارے اسی قصے کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ''آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، (جب تک) آپس میں رونما ہونے والے اختلافی امور میں یہ لوگ آپ کو منصف تسلیم نہ کر لیں، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے سے متعلق اپنے دلوں میں ذرہ بھر بھی ناگواری محسوس نہ کریں اور اسے دل و جان سے تسلیم کر لیں۔''

٢٤٨١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَيْلِ مَهْزُورٍ، الْأَعْلَى فَوْقَ الْأَسْفَلِ. يَسْقِي الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُرْسِلُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ. [**صحیح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے، دیکھئے سنن ابی داود: ۳۶۳۸ وغیرہ۔]

(۲۴۸۱) ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادئ مہزور کے سیلابی پانی کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ جس آدمی کی زمین بلندی پر ہے وہ (سیراب کا) حق نیچے والے سے زیادہ رکھتا ہے۔ بلندی والے کھیت کا مالک ٹخنوں تک سیراب کرے، پھر اپنے سے نیچے والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔''

٢٤٨٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ

(۲۴۸۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي سَيْلِ مَهْزُورٍ، أَنْ يُمْسِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُرْسِلَ الْمَاءَ. [حسن صحيح، سنن ابي داود: ٣٦٣٩-]

رسول اللہ ﷺ نے وادیٔ مہزور کے سیلابی پانی کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ آدمی پانی کو اس حد تک روک سکتا ہے کہ وہ ٹخنے تک پہنچ جائے، پھر (بعد والے کی طرف) پانی چھوڑ دے۔

٢٤٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى، فِي شُرْبِ النَّخْلِ مِنَ السَّيْلِ، أَنَّ الْأَعْلَى فَالْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ، وَيُتْرَكُ الْمَاءُ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَاءُ إِلَى الْأَسْفَلِ الَّذِي يَلِيهِ، وَكَذَلِكَ، حَتَّى تَنْقَضِيَ الْحَوَائِطُ أَوْ يَفْنَى الْمَاءُ. [یہ روایت اسحاق بن یحییٰ بن ولید مجہول کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اسحاق نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں پایا۔]

(٢٤٨٣) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیلابی پانی سے کھجوروں کے باغات کو سیراب کرنے کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ اوپر والا نیچے والے سے پہلے پانی حاصل کر کے باغ کو سیراب کرے اور پانی اتنا چھوڑے کہ ٹخنوں تک آجائے۔ اس کے بعد متصل نیچے والے کی طرف پانی چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح (یہ سلسلہ رہے گا) حتی کہ باغات ختم ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔''

بَابُ قِسْمَةِ الْمَاءِ.

باب: پانی کی تقسیم کا بیان

٢٤٨٤- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْجَعْدِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يُبْدَأُ بِالْخَيْلِ يَوْمَ وِرْدِهَا**)).

[**ضعيف جدا**، تهذيب الكمال للمزي: ٢٤٨/١٧؛ الضعيفه: ٣٣٨٤ کثیر بن عبداللہ العوفی ضعیف ہے۔]

(٢٤٨٤) عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانی پلانے کے دن (دوسرے جانوروں سے پہلے اور پانی پلانے کی) ابتدا گھوڑوں سے کی جائے۔''

٢٤٨٥- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ. وَكُلُّ قَسْمٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ. فَهُوَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩١٤؛ مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٢١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي:

(٢٤٨٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تقسیم جاہلیت میں ہو چکی سو ہو چکی اور جو تقسیم ابھی تک نہیں ہوئی، وہ اسلامی دستور کے مطابق ہوگی۔''

[-٩/ ١٢٢-]

بَابُ حَرِيمِ الْبِئْرِ.

٢٤٨٦ـ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهُ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهِ)). [**حسن**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٥٥؛ سنن الدارمي: ٢٦٢٩ یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

باب: کنوئیں کی حد (رقبے) کا بیان

(٢٤٨٦) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کنواں کھودے تو اس کے اردگرد چالیس ہاتھ زمین اس کے مویشیوں کے بیٹھنے کے لیے ہے۔''

٢٤٨٧ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي الصُّغْدِيِّ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ ابْنُ [صُقَيْرٍ]: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((حَرِيْمُ الْبِئْرِ مَدُّ رِشَائِهَا)). [**ضعيف**، الضعيفه: ٣٤٨٥، منصور بن صقیر اور ثابت بن محمد، یعنی محمد بن ثابت دونوں ضعیف ہیں۔]

(٢٤٨٧) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنوئیں کی حد اس کے رسّے کی لمبائی کے برابر ہوتی ہے۔''

بَابُ حَرِيْمِ الشَّجَرِ.

٢٤٨٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ، أَبُو الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ لِلرَّجُلِ [فِي النَّخْلِ] فَيَخْتَلِفُوْنَ فِي حُقُوْقِ ذَلِكَ. فَقَضَى أَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أُولَئِكَ مِنَ الْأَسْفَلِ، مَبْلَغُ جَرِيْدِهَا حَرِيْمٌ لَهَا. [**صحيح**، الصحيحه: ٢٥١ یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے، دیکھیے سنن ابي داود: ٣٦٤٠-]

باب: درخت کے رقبے کا بیان

(٢٤٨٨) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کھجور کے باغ میں کسی آدمی کے ایک، دو اور تین درخت کھجور کے ہوں، پھر لوگوں کا اختلاف ہو جائے کہ اس کے حق میں (کتنی زمین ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہر درخت کی جڑ سے لے کر جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہیں، اس درخت کا رقبہ ہوگا۔''

٢٤٨٩ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الصُّغْدِيُّ:

(٢٤٨٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ صُقَيْرٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَرِيمُ النَّخْلَةِ مَدُّ جَرِيْدِهَا)) .[صحيح، المعجم الكبير للطبراني: ١٣٦٤٧ ، یہ روایت منصور بن صقیر اور محمد بن ثابت ضعیف راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

فرمایا: ”کھجور کے درخت کا رقبہ اس کی شاخوں کے پھیلاؤ تک ہے۔“

بَابُ مَنْ بَاعَ عَقَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِي مِثْلِهِ.

باب: جو شخص زمین وغیرہ بیچے اور اس کی قیمت سے دوسری زمین نہ خریدے تو

٢٤٩٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ [يَقُوْلُ:] ((مَنْ بَاعَ دَارًا أَوْ عَقَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِي مِثْلِهِ كَانَ قَمِنًا أَنْ لَا يُبَارَكَ فِيْهِ)).

(۲۴۹۰) سعید بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا: ”جو آدمی اپنا گھر یا رقبہ فروخت کرے، پھر اس کی قیمت سے ویسی چیز نہ خریدے تو وہ اس لائق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَخِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[مسند احمد: ٤/ ٣٠٧؛ الكامل لابن عدي: ١/ ٢٨٤، یہ روایت اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے دوسرے شیخ محمد بن بشّار کے طریق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

٢٤٩١ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ حُذَيْفَةَ، عَنْ أَبِيْهِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا، لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهَا)). [تهذيب الكمال للمزي: ٣٤/ ٥٧، یہ روایت ابو مالک النخعی (متروک) اور یوسف بن میمون کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۴۹۱) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی نے اپنا گھر بیچا اور اس سے حاصل ہونے والی قیمت سے اس کی مثل نہ خریدا تو اس کی اِس (رقم) میں برکت نہیں ہوگی۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کے مسائل

بَابُ مَنْ بَاعَ رُبَاعًا فَلْيُؤْذِنْ شَرِيكَهُ.

باب: جو شخص زمین وغیرہ بیچے تو اپنے شریک کو اطلاع دے

٢٤٩٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ نَخْلٌ أَوْ أَرْضٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٣٥١٣؛ سنن النسائي: ٤٧٠٤؛ مسند الحميدي: ١٢٨١۔]

(۲۴۹۲) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کا کھجوروں کا باغ یا زمین ہو (اور وہ اسے فروخت کرنا چاہتا ہو تو) جب تک وہ اپنے شریک کو اس کی پیش کش نہ کرے اسے فروخت نہیں کر سکتا۔''

٢٤٩٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَأَرَادَ بَيْعَهَا، فَلْيَعْرِضْهَا عَلَى جَارِهِ)). [صحيح بما قبله، دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۹۲۔]

(۲۴۹۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کی زمین ہو اور وہ اسے فروخت کرنا چاہتا ہو تو (سب سے پہلے) اپنے ہمسائے کو اس کی پیش کش کرے۔''

بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ.

باب: ہمسائیگی کی وجہ سے شفعہ کا بیان

٢٤٩٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ، يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا، إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا)).

[صحيح، سنن ابي داود: ٣٥١٨؛ سنن الترمذي: ١٣٦٩؛

(۲۴۹۴) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمسایہ اپنے ہمسائے پر شفعے کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے، بشرطیکہ ان کا راستہ ایک ہو۔''

سنن الدارمي: ٢٦٣٠؛ مسند احمد: ٣/ ٣٠٣-]

٢٤٩٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). [صحيح بخاري: ٦٩٧٧؛ سنن ابي داود: ٣٥١٦-]

(۲۴۹۵) ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمسایہ قرب کی وجہ سے (فروخت ہونے والی چیز خریدنے کا) زیادہ حق دار ہے۔''

٢٤٩٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ الشَّرِيْدِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيْهَا لِأَحَدٍ قِسْمٌ، وَلَا شَرِيْكٌ إِلَّا الْجِوَارُ؟ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). [**حسن صحيح**، سنن النسائي: ٤٧٠٧؛ سنن الدارقطني: ٤/ ٢٢٤؛ ابن الجارود: ٦٤٥-]

(۲۴۹۶) شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسی زمین جس میں کسی کا کچھ حصہ یا شراکت نہیں صرف ہمسائیگی کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہمسایہ اپنی ہمسائیگی اور قرب کی وجہ سے (اس زمین کو خریدنے کا) زیادہ حق دار ہے۔''

بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ.

باب: جب حدود متعین ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہتا

٢٤٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ:

۲۴۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر تقسیم شدہ چیز میں شفعے سے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ کا کوئی حق نہیں رہتا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ نے یہ حدیث اپنے استاذ محمد بن حماد طہرانی کی سند سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ: سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ. وَأَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلٌ. [**صحيح**، السنن

ابو عاصم نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سعید بن مسیّب کی روایت مرسل ہے، جبکہ ان سے ابوسلمہ کی روایت متصل ہے۔

الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٠٣، ١٠٤؛ ابن حبان: ٥١٨٥۔]

٢٤٩٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّرِيكُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا كَانَ)). [**صحيح**، دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۹۵۔]

(۲۴۹۸) ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شریک اپنی قرابت داری کی وجہ سے (خریدنے کا) زیادہ حقدار ہے۔''

٢٤٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ. فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ. [صحيح بخاري: ٢٢١٣، ٢٢١٤؛ سنن ابي داود: ٣٥١٤؛ سنن الترمذي: ٣٧٠۔]

(۲۴۹۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق بیان فرمایا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ.

باب: شفعہ کا مطالبہ (اور اس کی مدت) کا بیان

٢٥٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعِقَالِ)). [**ضعيف جدا**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١٠٨ محمد بن حارث البصری متروک ہے، اور اس کا استاذ محمد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہے۔]

(۲۵۰۰) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شفعہ اونٹ کے بندھن کی طرح ہے۔ یعنی جس طرح اونٹ کے پاؤں کا بندھن کھلتے ہی وہ آزاد ہو جاتا ہے، اسی طرح شفعہ کا دعویٰ بھی فوری طور پر قابل قبول ہے۔''

٢٥٠١۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا شُفْعَةَ لِشَرِيكٍ عَلَى شَرِيكٍ إِذَا سَبَقَهُ بِالشِّرَاءِ. وَلَا لِصَغِيرٍ، وَلَا لِغَائِبٍ)). [**ضعيف جدا**، الكامل لابن عدي: ٦/ ٢١٨٥؛ الضعيفة: ٤٨٠٣، محمد بن حارث متروک ہے۔]

(۲۵۰۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شریک جب دوسرے شریک سے پہلے خرید لے تو دوسرے شریک کو شفعے کا حق حاصل نہیں۔ چھوٹے بچے کو اور غیر حاضر آدمی کو بھی شفعہ کا حق نہیں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز ملنے کے بارے میں مسائل

بَابُ ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ.

باب: گمشدہ اونٹ، گائے اور بکری ملے تو کیا کریں؟

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٢٥؛ طبقات ابن سعد: ٧/ ٣٤؛ ابن حبان: ٤٨٨٨۔]

(۲۵۰۲) عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا گمشدہ جانور (پکڑ کر اپنے قبضے میں رکھنے والے کے لیے جہنم کی) آگ کا شعلہ ہے۔“

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ خَالُ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْبَوَازِيجِ. فَرَاحَتِ الْبَقَرُ. فَرَأَى بَقَرَةً أَنْكَرَهَا. فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالُوا: بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا فَطُرِدَتْ حَتَّى تَوَارَتْ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٨٠٠؛ مسند احمد: ٦/ ٤٦٤؛ ابوداود: ١٧٢٠، ضحاک بن منذر مجهول الحال راوی ہے اور صحیح مسلم (۱۷۳۵) کی حدیث اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(۲۵۰۳) منذر بن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بوازیج کے مقام پر اپنے والد جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ہماری گائیں جب (چرچرا کر) واپس آئیں تو انہوں نے اپنی گایوں میں ایک اجنبی گائے دیکھی انہوں نے کہا: یہ گائے کس کی ہے؟ (چرواہوں نے) کہا: کسی کی گائے ہماری گایوں کے ساتھ مل کر آگئی ہے۔ انہوں نے حکم دیا تو اسے باہر بھگا دیا گیا حتی کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ بعد ازاں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”گمشدہ جانور کو (اپنے ریوڑ میں) وہی رکھتا ہے جو گمراہ ہے۔“

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْعَلَاءِ

(۲۵۰۴) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ. عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ. فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ. تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ. حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)) . وَسُئِلَ، عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: ((خُذْهَا. فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) . وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ)).
[صحيح بخاري: ٥٢٩٢؛ صحيح مسلم: ١٧٢٢ (٤٤٩٨)؛ سنن ابي داود: ١٧٠٤، ١٧٠٥؛ سنن الترمذي: ١٣٧٢۔]

سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ (اس قدر) غصے میں آئے کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کے پاس جوتے بھی ہیں اور مشک بھی۔ وہ خود پانی کے مقام تک پہنچ جائے گا اور پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھاتا رہے گا حتی کہ اس کا مالک اس کی تلاش میں اس تک آپہنچے گا۔'' آپ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسے پکڑ سکتے ہو، کیونکہ وہ تمہاری ہے یا تمہارے کسی بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔'' آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''(تم اسے اٹھا سکتے ہو، البتہ) اس کی تھیلی اور بندھن کی نشانی کو خوب یاد رکھو اور ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر کوئی اسے پہچان لے تو (ٹھیک ہے) ورنہ اسے اپنے مال میں شامل کرلو۔''

بَابُ اللُّقَطَةِ.

باب: گری پڑی چیز کا بیان

٢٥٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوَيْ عَدْلٍ. ثُمَّ لَا يُغَيِّرْهُ وَلَا يَكْتُمْ. فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ)). [صحيح، سنن ابي داود: ١٧٠٩؛ مسند احمد: ٤/ ١٦١؛ ابن الجارود: ٦٧١؛ ابن حبان: ٤٨٩٤۔]

(٢٥٠٥) عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو کوئی گمشدہ چیز ملے تو وہ ایک یا دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا لے، پھر نہ اس میں کوئی تبدیلی کرے اور نہ اسے چھپائے۔ بعد میں اگر اس کا مالک آگیا تو وہی اس کا حقدار ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے، جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔''

٢٥٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُذَيْبِ، الْتَقَطْتُ سَوْطًا. فَقَالَا لِي: أَلْقِهِ. فَأَبَيْتُ. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ أُبَيَّ

(٢٥٠٦) سوید بن غفلہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ رحمہما اللہ علیہما کی معیت میں ایک سفر پر روانہ ہوا۔ جب ہم مقام عذیب پر پہنچے تو مجھے گرا ہوا ایک کوڑا ملا (میں نے اٹھایا تو) میرے دونوں رفقاء نے مجھ سے کہا: اسے پھینک دو۔ میں نے (پھینکنے سے) انکار کر دیا۔ جب ہم مدینہ

بْنَ كَعْبٍ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: أَصَبْتَ. الْتَقَطْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً)) فَعَرَّفْتُهَا. فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا. فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا)) فَعَرَّفْتُهَا. فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا. فَقَالَ: ((اعْرِفْ وِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً. فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا. وَإِلَّا، فَهِيَ كَسَبِيْلِ مَالِكَ)). [صحيح بخاري: ٢٤٢٦؛ صحيح مسلم: ١٧٢٣ (٤٥٠٦)؛ سنن ابي داود: ١٧٠٢، ١٧٠٣؛ سنن الترمذي: ١٣٧٤۔]

منورہ آئے تو میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے بالکل ٹھیک کیا۔ عہد رسالت میں مجھے ایک سو دینار ملے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال تک ان کا اعلان کرو۔'' میں سال بھر ان کا اعلان کرتا رہا مگر مجھے کوئی ایسا آدمی نہ ملا جو اسے پہچان کر لے لے۔ میں نے آپ سے دوبارہ ان کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا اعلان کرتے رہو۔'' میں اعلان کرتا رہا مگر مجھے کوئی ایسا آدمی نہ ملا جو انہیں پہچان کر حاصل کر سکے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی، بندھن اور تعداد یاد رکھو، پھر (مزید) ایک سال تک اعلان کرتے رہو۔ اگر کوئی مالک آ جائے (تو بہتر ہے) ورنہ وہ تمہارے باقی مال کی طرح (تم پر حلال) ہے۔''

٢٥٠٧۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ [بُسْرِ] بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً. فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، فَأَدِّهَا. فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ، فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا. فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)).

[صحيح مسلم: ١٧٢٢ (٤٥٠٤)؛ سنن ابي داود: ١٧٠٦؛ سنن الترمذي: ١٣٧٣۔]

(٢٥٠٧) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر کوئی آدمی اس کی پہچان کر لے تو اسے دے دو اور اگر کوئی آدمی اس کی پہچان نہ کر سکے تو تم اس کی تھیلی اور بندھن وغیرہ کی نشانیوں کو یاد رکھو، پھر اسے استعمال کر لو۔ اگر (کبھی) اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کر دو۔''

بَابُ الْتِقَاطِ مَا أَخْرَجَ الْجُرَذُ.

باب: چوہا بل میں سے جو کچھ نکالے، اسے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں

٢٥٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ: حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ:

(٢٥٠٨) ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ ایک دن قضائے حاجت کے لیے بقیع کے قبرستان کی

حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّهَا كَرِيمَةَ بِنْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَتْهَا، عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْبَقِيعِ، وَهُوَ الْمَقْبَرَةُ، لِحَاجَتِهِ. وَكَانَ النَّاسُ لَا يَذْهَبُ أَحَدُهُمْ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا فِي الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ. فَإِنَّمَا يَبْعَرُ كَمَا تَبْعَرُ الْإِبِلُ. ثُمَّ دَخَلَ خَرِبَةً. فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ لِحَاجَتِهِ، إِذْ رَأَى جُرَذًا أَخْرَجَ مِنْ جُحْرٍ دِينَارًا. ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ آخَرَ. حَتَّى أَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا. ثُمَّ أَخْرَجَ طَرَفَ خِرْقَةٍ حَمْرَاءَ.
قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَلَلْتُ الْخِرْقَةَ. فَوَجَدْتُ فِيهَا دِينَارًا. فَتَمَّتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِينَارًا. فَخَرَجْتُ بِهَا حَتَّى أَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَهَا. فَقُلْتُ: خُذْ صَدَقَتَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((**ارْجِعْ بِهَا. لَا صَدَقَةَ فِيهَا. بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا**)). ثُمَّ قَالَ: ((**لَعَلَّكَ أَتْبَعْتَ يَدَكَ فِي الْجُحْرِ؟**)) قُلْتُ: لَا. وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ. قَالَ: فَلَمْ يَفْنَ آخِرُهَا حَتَّى مَاتَ. [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٣٠٨٧، قریبہ بنت عبداللہ مجہولہ ہے۔]

طرف گئے۔ (فاقے کی وجہ سے) لوگوں کی یہ حالت تھی کہ آدمی دو تین دن میں صرف ایک دفعہ قضائے حاجت کے لیے جاتا اور اونٹ کی طرح مینگنیاں کرتا تھا۔ مقداد رضی اللہ عنہ ایک ویرانے میں گئے اور قضائے حاجت کے لیے بیٹھے۔ اچانک انھوں نے ایک چوہے کو دیکھا جو بل سے ایک دینار نکال لایا تھا۔ وہ چوہا دوبارہ بل میں گیا اور ایک دینار اور نکال لایا حتی کہ (اسی طرح) وہ سترہ دینار نکال کر لے آیا، پھر سرخ کپڑے کا ایک ٹکڑا لے آیا۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کپڑے کو کھینچا تو مجھے اس میں سے ایک دینار اور مل گیا۔ یہ کل اٹھارہ دینار ہو گئے۔ میں انھیں لے کر (کھنڈر سے) باہر نکل آیا حتی کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور سارا واقعہ آپ سے ذکر کر دیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ان کی زکوٰۃ وصول کر لیں۔ آپ نے فرمایا: "نہیں تم لے جاؤ، ان میں کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ان میں برکت فرمائے۔" پھر آپ نے فرمایا: "شاید تم نے بل میں اپنا ہاتھ داخل کیا تھا؟" میں نے عرض کیا: نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت واکرام سے نوازا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ کی وفات تک وہ دینار ختم نہیں ہوئے تھے۔

بَابُ مَنْ أَصَابَ رِكَازًا.

باب: جس شخص کو مدفون خزانہ ملے تو وہ کیا کرے؟

٢٥٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، وَهِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ**)).

[صحيح بخاري: ٦٩١٢؛ صحيح مسلم: ١٧١٠ (٤٤٦٥)؛ سنن ابي داود: ٣٠٨٥؛ سنن الترمذي: ١٣٧٧ـ]

(٢٥٠٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔"

٢٥١٠ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٣١٤، یہ سند اگرچہ ضعیف ہے، لیکن شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(۲۵۱۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدفون خزانے میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔''

٢٥١١ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ. سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ اشْتَرَى عَقَارًا. فَوَجَدَ فِيهَا جَرَّةً مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَشْتَرِ مِنْكَ الذَّهَبَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ بِمَا فِيهَا. فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ. فَقَالَ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ. وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ. قَالَ: فَأَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ. وَلْيُنْفِقَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ، وَلْيَتَصَدَّقَا)).

[**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٣١٦۔]

(۲۵۱۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے زمین خریدی تو اسے اس میں سے سونے کا بھرا ہوا ایک مٹکا ملا۔ اس نے (بائع سے) کہا: میں نے آپ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ اس نے (مشتری سے) کہا: میں نے زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہیں بیچ دیا ہے۔ بالآخر وہ ایک تیسرے شخص کے پاس فیصلہ کرانے گئے تو اس نے پوچھا: کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک بیٹا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری ایک بیٹی ہے۔ اس آدمی نے کہا: تم اپنے لڑکے کا نکاح اس کی لڑکی سے کر دو۔ وہ دونوں اس مال میں سے خود بھی استعمال کریں اور صدقہ بھی کریں۔''

أَبْوَابُ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کے مسائل

بَابُ الْمُدَبَّرِ.

٢٥١٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ. [صحيح بخاري: ٢٢٣٠؛ سنن ابي داود: ٣٩٥٥، ٣٩٥٦ـ]

باب: مدبر غلام کا بیان

(۲۵۱۲) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدبّر غلام فروخت کیا تھا۔

٢٥١٣ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ. فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَاشْتَرَاهُ ابْنُ [النَّحَّامِ] رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ. [صحيح بخاري: ٢٢٣١؛ صحيح مسلم: ٩٩٧ (٤٣٣٩)؛ سنن الترمذي: ١٢١٩ـ]

(۲۵۱۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان کے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبّر قرار دے دیا، یعنی اس نے اس کے متعلق اعلان کر دیا کہ میری وفات کے بعد یہ غلام آزاد ہو گا۔ آزاد کرنے والے کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا، لہٰذا نبی ﷺ نے اس غلام کو فروخت کر دیا، اسے قبیلہ بنو عدی کے ایک شخص ابن نحام نے خرید لیا۔

٢٥١٤ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ)).

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ، يَقُولُ: هَذَا خَطَأٌ. يَعْنِي حَدِيثَ: ((الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ. [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٣١٤؛ الضعيفة: ١٦٤ على بن ظبيان متروک ہے، لہٰذا یہ سند سخت ضعیف ہے۔]

(۲۵۱۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مدبّر (میراث کے) تہائی حصے میں سے (آزاد ہوتا) ہے۔''

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: یہ خطا ہے، یعنی حدیث: ''مدبر ثلث میں سے ہے۔'' امام ابوعبداللہ (ابن ماجہ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔

بَابُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ.

باب: ام ولد، یعنی جس لونڈی سے آقا کی

اولاد ہو، اس کا بیان

٢٥١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ أَمَتُهُ مِنْهُ، فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ))**. [**ضعيف**، المصنف لابن أبي شيبة: ٦/ ٤٣٦؛ مسند احمد: ١/ ٣٠٣، حسین بن عبداللہ ضعیف اور شریک القاضی مدلس ہیں۔]

(٢٥١٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی لونڈی نے اس کی اولاد کو جنم دیا تو وہ (لونڈی) اس شخص کی وفات کے بعد آزاد ہے۔''

٢٥١٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي النَّهْشَلِيَّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذُكِرَتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: **((أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا))**. [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٣٤٦؛ طبقات ابن سعد: ٨/ ٢١٥ حسین بن عبداللہ ضعیف ہے۔]

(٢٥١٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ام ابراہیم (ماریہ قبطیہ) رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اس کے بیٹے نے آزاد کرادیا۔''

٢٥١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِنَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ فِينَا حَيٌّ. لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا. [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٣٢١؛ مسند ابي يعلى: ٢٢٢٩؛ ابن حبان: ٢٣٤٣.]

(٢٥١٧) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی لونڈیوں اور ام ولد کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے، جبکہ نبی ﷺ ہم میں زندہ موجود تھے۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ.

باب: غلام یا لونڈی سے آزادی کے لیے معاہدہ کرنے کا بیان

٢٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُ: الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي**

(٢٥١٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا، وہ مکاتب جو اپنے آقا کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کے تحت طے شدہ رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ آدمی جو گناہوں سے بچنے کے لیے نکاح کرنا چاہتا

يُرِيْدُ الْأَدَاءَ. وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيْدُ التَّعَفُّفَ)).

[حسن، سنن الترمذي: ١٦٥٥؛ مسند احمد: ٢/ ٢٥١، ٤٣٧؛ ابن حبان: ٤٠٣٠۔]

ہو۔"

٢٥١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ كُوتِبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ، فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أُوقِيَّاتٍ، فَهُوَ رَقِيقٌ)). [حسن، سنن ابي داود: ٣٩٢٦؛ سنن الترمذي: ١٢٦٠؛ مسند احمد: ٢/ ١٧٨ شواہد کے ساتھ حسن ہے۔]

(٢٥١٩) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس غلام کے ساتھ اس کے آقا کی طرف سے ایک سو اوقیے (سونا یا چاندی) ادا کرنے کا معاہدہ ہو، پھر اس نے اس میں سے دس اوقیوں کے سوا سب ادا کر دیئے تو (جب تک ان کی ادائیگی نہ کرے) وہ غلام ہی رہے گا۔"

٢٥٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ، وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي، فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ)). [سنن ابي داود: ٣٩٢٨؛ سنن الترمذي: ١٢٦١ یہ سند حسن ہے، کیونکہ نبہان عندالجمہو رثقہ ہیں۔]

(٢٥٢٠) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی عورت کے پاس مکاتب ہو اور اس کے پاس ادا کرنے کے لیے مال موجود ہو تو اسے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔"

٢٥٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بَرِيرَةَ أَتَتْهَا وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، قَدْ كَاتَبَهَا أَهْلُهَا عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ. فَقَالَتْ لَهَا: إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً، وَكَانَ الْوَلَاءُ لِي. قَالَ: فَأَتَتْ أَهْلَهَا. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُمْ. فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ تَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لَهُمْ. فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: ((افْعَلِي)) قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ. كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ. كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ. وَشَرْطُ اللَّهِ

(٢٥٢١) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں، جبکہ وہ مکاتبت کا معاہدہ کر چکی تھیں۔ ان کے مالکوں نے ان سے نو اوقیے کی ادائیگی پر مکاتبت کی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں معاہدے کی ساری رقم یک مشت ادا کر دوں، بشرطیکہ ولاء کا حق مجھے ملے۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس شرط کو ماننے سے انکار کیا اور کہا: ولاء کا حق انہیں حاصل رہے گا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: "تم یہ ادائیگی کر دو۔" اس کے بعد نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر آپ نے فرمایا: "کیا بات ہے کہ بعض لوگ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں

أَوْثَقُ. وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). [صحيح بخاري: ٢٥٦٣؛ صحيح مسلم: ١٥٠٤ (٣٧٧٩)]

نہیں، ہر وہ شرط جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل (کالعدم) ہے، اگرچہ وہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ شرط پوری کرنا زیادہ ضروری ہے۔ ولاء اس کی ہے جو اس کو آزاد کرے۔"

بَابُ الْعِتْقِ.

باب: آزاد کرنے (کی فضیلت) کا بیان

٢٥٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ [بْنِ] السِّمْطِ قَالَ: قُلْتُ لِكَعْبٍ: يَا كَعْبَ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحْذَرْ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ. يُجْزِيْ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ. وَمَنْ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ، كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ. يُجْزِيْ بِكُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْهُ)). [سنن النسائي: ٣١٤٦ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ سالم کا شرحبیل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔]

(٢٥٢٢) شرحبیل بن سمط کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے کعب بن مرہ! ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں اور (بیان کرنے میں) خوب احتیاط سے کام لیں۔ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جس آدمی نے کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو وہ (غلام) اس کے لیے جہنم سے (نجات کا) فدیہ بن جائے گا۔ اس (آزاد کردہ) کی ہر ہڈی، یعنی ہر عضو کے بدلے میں مالک کی ہر ہڈی کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اور جس نے دو مسلمان عورتوں (لونڈیوں) کو آزاد کیا تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم سے (نجات کا) فدیہ بن جائیں گی۔ ان (آزاد کردہ) لونڈیوں کی ہر ہڈی کے بدلے میں مالک کی ہر ہڈی کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔"

٢٥٢٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، وَأَغْلَاهَا ثَمَنًا)).

[صحيح بخاري: ٢٥١٨؛ صحيح مسلم: ٨٤]

(٢٥٢٣) ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو اپنے آقا کی نظر میں زیادہ عمدہ ہو اور جس کی قیمت زیادہ ہو۔"

بَابُ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ.

باب: اگر محرم رشتے دار غلام ملکیت میں آ جائے تو وہ آزاد ہے

٢٥٢٤۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ

(٢٥٢٤) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی کسی محرم رشتے دار غلام کا مالک بن جائے تو

بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ، فَهُوَ حُرٌّ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٣٩٤٩؛ سنن الترمذي: ١٣٦٥؛ مسند احمد: ٥/ ١٥، ١٨۔]

وہ (غلام) آزاد ہے۔"

٢٥٢٥۔ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٣٦٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٢٨٩، ٢٩٠؛ ابن الجارود: ٩٧٢۔]

(۲۵۲۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی کسی محرم رشتے دار غلام کا مالک بن جائے تو وہ (غلام) آزاد ہے۔"

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَاشْتَرَطَ خِدْمَتَهُ.

باب: خدمت کی شرط پر غلام کو آزاد کرنے کا بیان

٢٥٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ [جُمْهَانَ]، عَنْ سَفِينَةَ، أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: أَعْتَقَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ أَنْ أَخْدُمَ النَّبِيَّ ﷺ، مَا عَاشَ. [حسن، سنن ابى داود: ٣٩٣٢؛ مسند احمد: ٥/ ٢٢١؛ ابن الجارود: ٩٧٦؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢١٣، ٢١٤۔]

(۲۵۲۶) ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا اور یہ شرط رکھی کہ جب تک نبی ﷺ زندہ ہیں، میں آپ کی خدمت گزاری کرتا رہوں۔"

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ.

باب: مشترک غلام میں جو شریک اپنا حصہ آزاد کردے

٢٥٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(۲۵۲۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا یا اس کا ایک حصہ آزاد کیا، اگر وہ (مالک) صاحب ثروت ہے تو باقی حصوں کو آزاد کرانا اس پر لازم ہے۔ اگر وہ (مالک) صاحب

اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ، أَوْ شِقْصًا، فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ مِنْ مَالِهِ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي قِيمَتِهِ، غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

[صحيح بخاري: ٢٤٩٢؛ صحيح مسلم: ١٥٠٣ (٣٧٧٣)]

ثروت نہیں تو غلام سے اس کی قیمت کے لیے مزدوری کرائی جائے گی، لیکن اس پر (طاقت سے) زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔"

٢٥٢٨ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، أُقِيمَ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ. فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ إِنْ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ. وَإِلَّا، فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

[صحيح بخاري: ٢٥٢٢؛ صحيح مسلم: ١٥٠١ (٣٧٧٠)]

(٢٥٢٨) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی نے کسی غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو عدل وانصاف کے ساتھ اس غلام کی قیمت طے کی جائے۔ اگر اس (مالک) کے پاس اتنا مال ہو جس سے اس (غلام) کی قیمت ادا ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ باقی حصے داروں کو ان کے حصے کی رقم ادا کرے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو اس نے (غلام کا) جتنا حصہ آزاد کر دیا، وہ آزاد ہو گیا۔"

بَابُ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ.

باب: جو شخص کسی غلام کو آزاد کرے، جبکہ غلام مالدار ہو

٢٥٢٩ـ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ مَالَهُ، فَيَكُونَ لَهُ)).

وَقَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ: إِلَّا أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٣٩٦٢۔]

(٢٥٢٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی نے ایسا غلام آزاد کیا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال اسی غلام کا ہے، اِلّا یہ کہ مالک اس مال کی شرط عائد کر دے، پھر اس کا مال اس کے مالک کا ہوگا۔"

ابن لہیعہ کی روایت میں: ((إِلَّا أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ)) کے الفاظ ہیں جو مذکورہ مفہوم کے مطابق ہی ہے۔

٢٥٣٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ لَهُ: يَا عُمَيْرُ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ

(٢٥٣٠) عمیر مولیٰ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمیر! میں تمہیں اپنے دل کی خوشی سے آزاد کر رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "جو آدمی کسی غلام کو آزاد کرے

عِتقًا هَنِيئًا. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلَامًا، وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهُ، فَالْمَالُ لَهُ)). فَأَخْبِرْنِي مَا مَالُكَ؟

اور اس کے مال کی بابت کوئی بات نہ کرے تو وہ مال اسی (غلام) کا ہے۔'' لہٰذا مجھے بتادو کہ تمہارا مال کون سا ہے؟

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ ابْنُ زِيَادٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ لِجَدِّي. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [ضعیف، اسحاق بن ابراہیم اور اس کا دادا مجہول ہیں۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے استاذ محمد بن عبداللہ بن نمیر رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا.

باب: ولد الزنا کو آزاد کرنے کا بیان

٢٥٣١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الضَّنِّيِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا. فَقَالَ: ((نَعْلَانِ أُجَاهِدُ فِيْهِمَا، خَيْرٌ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا)). [ضعيف، مسند احمد: ٦/ ٤٦٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤١ ابویزید الضنی مجہول ہے۔]

(۲۵۳۱) نبی ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ولد الزنا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ولد الزنا کو آزاد کرنے کی نسبت جوتوں کا وہ جوڑا بہتر ہے جنہیں پہن کر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں۔''

بَابُ مَنْ أَرَادَ عِتْقَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَلْيَبْدَأْ بِالرَّجُلِ.

باب: جو شخص میاں بیوی کو آزاد کرنا چاہے تو پہلے میاں کو آزاد کرے

٢٥٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ، زَوْجٌ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ أَعْتَقْتِهِمَا، فَابْدَئِي بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ)). [سنن ابي داود: ٢٢٣٧؛ سنن النسائي: ٣٤٧٦، یہ حدیث سنداً حسن ہے، کیونکہ عبیداللہ بن عبدالرحمٰن ثقہ عند الجمہور ہیں۔]

(۲۵۳۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا ایک غلام اور ایک لونڈی تھی جو آپس میں میاں بیوی تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم انہیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو بیوی سے پہلے میاں کو آزاد کرنا۔''

بَابٌ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ.

٢٥٣٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ. فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَذْكُرُونَ الْقَتْلَ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ؟ فَلِمَ يَقْتُلُونِي؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: **رَجُلٌ زَنَى وَهُوَ مُحْصَنٌ فَرُجِمَ. أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ. أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ**)) فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا مُسْلِمَةً، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٥٠٢؛ سنن الترمذي: ٢١٥٨؛ سنن الدارمي: ٢٣٠٢؛ ابن الجارود: ٨٣٦-]

٢٥٣٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا أَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ،**

باب: صرف تین صورتوں میں کسی مسلمان کا قتل جائز ہے

(۲۵۳۳) ابوامامہ اسعد بن سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جھانک کر محاصرین کو دیکھا تو سنا کہ وہ انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ میرے قتل کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ یہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''صرف تین صورتوں میں کسی مسلمان کا قتل جائز ہے: شادی شدہ آدمی جو زنا کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔ دوسرا وہ شخص جس نے قصاص کے علاوہ کسی کو قتل کر دیا۔ تیسرا وہ شخص ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا۔'' اللہ کی قسم! میں نے نہ کبھی جاہلیت میں زنا کیا اور نہ کبھی قبول اسلام کے بعد کیا ہے۔ میں نے کبھی کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا ہے اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں کبھی مرتد نہیں ہوا۔

(۲۵۳۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو ایسے مسلمان کو قتل کرنے کی اجازت نہیں مگر تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے: جان کے بدلے جان، یعنی قاتل کو قصاص میں قتل کرنا۔ شادی شدہ زانی اور اپنے دین کا تارک (مسلمانوں

وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)).

[صحيح بخاري: ٦٨٧٨؛ صحيح مسلم: ١٦٧٦ (٤٣٧٥)؛ سنن ابي داود: ٤٣٥٢؛ سنن الترمذي: ١٤٠٢۔]

کی) جماعت سے علیحدہ ہو جانے والا۔"

بَابُ الْمُرْتَدِّ عَنْ دِينِهِ.

باب: دین اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جانے والے (کی سزا) کا بیان

٢٥٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)).

[صحيح بخاري: ٣٠١٧؛ سنن ابی داود: ٤٢٥١؛ سنن الترمذي: ١٤٥٨۔]

(٢٥٣٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی اپنا دین تبدیل کر لے، اسے قتل کر دو۔"

٢٥٣٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُشْرِكٍ، أَشْرَكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ، عَمَلًا حَتَّى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ)). [**حسن**، سنن النسائي: ٢٥٦٩؛ مسند احمد: ٤/ ٤٤٦؛ ابن حبان: ١٦٠۔]

(٢٥٣٦) بہز بن حکیم اپنے والد (حکیم بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہما) سے اور وہ ان کے دادا (معاویہ بن حیدہ القشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسے مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد مشرک ہو جائے۔ یہاں تک کہ وہ مشرکین کو چھوڑ کر (دوبارہ) مسلمانوں کی جماعت میں آ جائے۔"

بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ.

باب: حدود کو قائم کرنے کا بیان

٢٥٣٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي شَجَرَةَ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

[یہ روایت سعید بن سنان متروک، متہم بالکذب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔]

(٢٥٣٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں سے کسی ایک حد کا نفاذ اللہ تعالیٰ کی زمین پر چالیس راتیں برسنے والی بارش سے بہتر ہے۔"

٢٥٣٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَظُنُّهُ، عَنْ جَرِيرِ

(٢٥٣٨) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زمین میں (اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی) ایک حد پر عمل

ابْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا)). [سنن النسائي: ٤٩٠٨ یہ روایت جریر بن یزید البجلی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

کرنا زمین والوں کے لیے چالیس دن برسنے والی بارش سے بہتر ہے۔"

٢٥٣٩۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَحَدَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَدْ حَلَّ ضَرْبُ عُنُقِهِ. وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَلَا سَبِيْلَ لِأَحَدٍ عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يُصِيْبَ حَدًّا، فَيُقَامَ عَلَيْهِ)). [**ضعيف**، الكامل لابن عدي: ٢/ ٧٩٣؛ الضعيفة: ١٤١٦ حفص بن عمر العدنی الفرخ ضعیف ہے۔]

(٢٥٣٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی قرآن مجید کی (صرف) ایک آیت کا انکار کرے اسے قتل کرنا جائز ہے، اور جو ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) "اکیلے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" کا اقرار کر لے تو اسے قتل کرنے کی اجازت نہیں، الا یہ کہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے جس پر حد مقرر کی گئی ہے تو اس پر وہ حد جاری کی جائے گی۔"

٢٥٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْمَفْلُوجُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ. وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ)). [عبیدہ بن اسود مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے، نیز اس کے تمام شواہد ضعیف ہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢٥٤٠) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رشتے دار ہو یا غیر رشتے دار ارتکابِ جرم کی صورت میں) اس پر اللہ تعالیٰ کی حدود کا نفاذ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے (احکام پر عمل پیرا ہونے کے) بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہارے آڑے نہ آئے۔"

بَابُ مَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

باب: اس امر کا بیان کہ کس آدمی پر حد واجب نہیں؟

٢٥٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ: عُرِضْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ. فَكَانَ مَنْ

(٢٥٤١) عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنوقریظہ (کو ان کی بدعہدی کے نتیجے میں قتل کیے جانے کے) دن ہمیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو جن کے (زیر ناف) بال اگے ہوئے تھے انہیں قتل

أَنْبَتَ قُتِلَ. وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ. فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ، فَخُلِّيَ سَبِيْلِي. [صحيح، سنن ابى داود: ٤٤٠٤؛ سنن الترمذي: ١٥٨٤؛ ابن الجارود: ١٠٤٥؛ ابن حبان: ٤٧٨٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٢٣ـ]

کر دیا گیا اور جن کے بال نہیں اُگے تھے انہیں چھوڑ دیا گیا۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے، لہٰذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔

٢٥٤٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ: فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ. [صحيح، سنن النسائي: ٣٤٦٠ـ]

(٢٥٤٢) عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: لہٰذا اب میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

٢٥٤٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَأَبُوْ أُسَامَةَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِي، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ: هٰذَا فَصْلُ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ. [صحيح بخاري: ٢٦٦٤؛ صحيح مسلم: ١٨٦٨ (٤٨٣٧)]

(٢٥٤٣) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن میری عمر چودہ سال تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے (کم عمری کی وجہ سے) شرکت کی اجازت نہ دی۔ غزوۂ خندق کے دن میری عمر پندرہ سال ہو چکی تھی، لہٰذا آپ نے مجھے (غزوے میں شرکت کی) اجازت دے دی۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کے دنوں میں، میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: یہ عمر چھوٹے اور بڑے (بالغ اور نابالغ) کے درمیان حدفاصل ہے۔

بَابُ السِّتْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَدَفْعِ الْحُدُوْدِ بِالشُّبُهَاتِ.

باب: مومن کے عیب کی پردہ پوشی کرنے اور اسے شک کی بنیاد پر حد سے بری قرار دینے کا بیان

٢٥٤٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). [صحيح مسلم: ٢٦٩٩ (٦٨٥٣)؛ سنن ابي داود: ٤٩٤٦ـ]

(٢٥٤٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

٢٥٤٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

(٢٥٤٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**ادْفَعُوا الْحُدُوْدَ مَا وَجَدْتُمْ لَهُ مَدْفَعًا**)). [**ضعيف**، مسند ابي يعلى: ٦٦١٨ ابراہیم بن فضل المخزومی متروک ہے۔]

فرمایا: ''جہاں تک حد جاری کرنے کی گنجائش نکلتی ہو، تم حدود کو رفع کرو۔''

٢٥٤٦ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ، سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ، كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ**)). [یہ روایت محمد بن عثمان بن صفوان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٥٤٦) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو چھپائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا اور جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا حتی کہ اسے اس کے گھر ہی میں رسوا کر دے گا۔''

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ.

باب: حدوں میں سفارش کرنے کا بیان

٢٥٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ. فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ [عَلَيْهِ] إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟**)). ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((**يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا، إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ. وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ. وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا**)).

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: قَدْ أَعَاذَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَسْرِقَ. وَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَقُوْلَ هٰذَا. [صحيح بخاري: ٣٤٧٥؛ صحيح مسلم: ١٦٨٨ (٤٤١٠)؛ سنن ابي داود: ٤٣٧٣؛

(٢٥٤٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اپنے ہی ایک قبیلے بنو مخزوم کی اس خاتون کے معاملے میں از حد پریشان ہوئے جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ انہوں نے کہا: اس سلسلے میں کون رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کرے گا؟ انہوں نے کہا: یہ کام صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو بہت پیارے ہیں۔ چنانچہ (لوگوں کے کہنے پر) اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بارے میں بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟'' بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لیے تباہ ہوئے تھے کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

سنن الترمذي: ١٤٣٠۔]

محمد بن رمح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے اپنے استاذ لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: اللہ عزّ وجل نے انہیں (سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو) چوری جیسے عمل سے محفوظ رکھا تھا اور ہر مسلمان کو یہی کہنا چاہیے۔

٢٥٤٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: لَمَّا سَرَقَتِ الْمَرْأَةُ تِلْكَ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، أَعْظَمْنَا ذٰلِكَ. وَكَانَتِ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ. فَجِئْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نُكَلِّمُهُ. وَقُلْنَا: نَحْنُ نَفْدِيهَا بِأَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((تُطَهَّرَ خَيْرٌ لَهَا))** فَلَمَّا سَمِعْنَا لِيْنَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، أَتَيْنَا أُسَامَةَ فَقُلْنَا: كَلِّمْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذٰلِكَ، قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: **((مَا إِكْثَارُكُمْ عَلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ اللَّهِ؟ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ نَزَلَتْ بِالَّذِي نَزَلَتْ بِهِ، لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا))**.

[**ضعيف**، المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٩؛ الضعيفة: ٤٤٢٥ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(٢٥٤٨) مسعود بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے گھر سے کمبل کی چوری کی تو ہم بہت زیادہ فکر مند ہوئے (کہ اب اس خاتون کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس میں ہمارے لیے بہت زیادہ رسوائی ہے) وہ خاندانِ قریش کی ایک عورت تھی۔ ہم اس کی سفارش کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم اس کے عوض میں چالیس اوقیے (چاندی) ادا کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (حد کے ذریعے سے گناہ سے) پاک کر دیا جائے، اس کے لیے یہی بہتر ہے۔'' ہم نے رسول اللہ ﷺ کی یہ نرم گفتگو سنی (تو سمجھا کہ شاید بچاؤ کا پہلو نکل آئے) ہم اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی بندیوں میں سے ایک بندی پر اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد نافذ ہونے والی ہے، تم اسے روکنے کے لیے اس قدر اصرار کیوں کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی ایسا کام کرتی جو اس عورت نے کیا ہے تو محمد (ﷺ) اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

بَابُ حَدِّ الزِّنَا.

باب: زنا کی حد کا بیان

٢٥٤٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(٢٥٤٩) ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں آپ کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ. وَائْذَنْ لِي حَتَّى أَقُوْلَ. قَالَ: ((قُلْ)) قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هٰذَا. وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ. فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ. فَسَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ. وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ. الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ. وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا. فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا))**.

قَالَ هِشَامٌ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا.

[صحيح بخاري: ٦٨٢٨؛ صحيح مسلم: ١٦٩٨ (٤٤٣٥)]

اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ اس کا دوسرا فریق جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، اس نے بھی کہا: آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: ''کہو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں نوکر تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے بدکاری کر لی۔ میں نے اس کے بدلے میں ایک سو بکریاں اور ایک غلام اسے بطور فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ اس جرم کی پاداش میں میرے بیٹے کی سزا ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

اس کی بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور اپنا دیا ہوا غلام واپس لے لو اور تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔'' آپ نے (اپنے صحابی) انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ۔ اگر وہ (اپنے جرم کا) اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دینا۔'' ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اُنیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے جرم کا اعتراف کر لیا، چنانچہ انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

٢٥٥٠۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُوْ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((خُذُوْا عَنِّي. قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا. الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ سَنَةٍ. وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ))**. [صحيح مسلم: ١٦٩٠ (٤٤١٤)؛ سنن ابي

(٢٥٥٠) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے (اللہ تعالیٰ کا حکم) لے لو، اللہ تعالیٰ نے زنا کار عورتوں کے لیے قانون مقرر کر دیا ہے: کنوارا، کنواری کے ساتھ بدکاری کرے تو (ہر ایک کی سزا) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو (ان میں سے ہر ایک کی سزا) سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔''

داود: ٤٤١٥، ٤٤١٦؛ سنن الترمذي: ١٤٣٤ـ]

بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ.

باب: جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے بدکاری کرے (اس کی سزا) کا بیان

٢٥٥١ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: أُتِيَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ بِرَجُلٍ غَشِيَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ. فَقَالَ: لَا أَقْضِي فِيهَا إِلَّا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ، جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَذِنَتْ لَهُ، رَجَمْتُهُ. [سنن الترمذي: ١٤٥١، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھیے حدیث: ٢٥٥٢ـ]

(٢٥٥١) حبیب بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے مباشرت کی تھی۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر اس کی بیوی نے اسے اس کے لیے حلال قرار دے دیا تھا تو اسے (زانی کو) میں سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر اس نے اسے اس کی اجازت نہیں دی تھی تو میں اسے سنگسار کروں گا۔

٢٥٥٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ، فَلَمْ يَحُدَّهُ.

[السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٢٣٠ والبيهقي: ٨/ ٢٤٠، یہ حدیث حسن ہے۔]

(٢٥٥٢) سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے مباشرت کرلی تھی تو آپ نے اس پر حد جاری نہیں کی۔

بَابُ الرَّجْمِ.

باب: سنگ سار (رجم) کرنے کا بیان

٢٥٥٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ: مَا أَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ. أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ. وَقَدْ قَرَأْتُهَا، الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا

(٢٥٥٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد کوئی کہنے والا یوں کہنے لگے گا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زانی کے لیے رجم (سنگساری) کی سزا کا ذکر نہیں ملتا۔ اس طرح لوگ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فریضہ ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ خبردار! زانی کو رجم کرنا حق ہے، جبکہ مرد یعنی زانی شادی شدہ ہو اور اس کے زنا پر گواہی ثابت ہو جائے یا عورت حاملہ ہو جائے یا اعتراف کرلیا جائے۔

زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ، رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. [صحيح بخاري: ٦٨٢٩؛ صحيح مسلم: ١٦٩١ (٤٤١٨)؛ سنن ابي داود: ٤٤١٨؛ سنن الترمذي: ١٤٣٢]

میں خود قرآن مجید میں یہ آیت (حکم) پڑھ چکا ہوں کہ (شادی شدہ) مرد اور عورت زنا کریں تو تم انہیں رجم کر دو۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس جرم کے مرتکب کو) رجم کی سزا دی تھی اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کی سزا دی۔

٢٥٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ زَنَيْتُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّيْ زَنَيْتُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: قَدْ زَنَيْتُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ. حَتّٰى أَقَرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ. فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ. فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَدْبَرَ يَشْتَدُّ. فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيُ جَمَلٍ. فَضَرَبَهُ فَصَرَعَهُ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِرَارُهُ حِيْنَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ. قَالَ: ((فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ)). [حسن صحيح، سنن الترمذي: ١٤٢٨۔]

(٢٥٥٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر سامنے آ کر عرض کیا کہ مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہوا ہے۔ آپ نے پھر منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس نے پھر آپ کے سامنے آ کر اقرار کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے پھر منہ دوسری طرف کر لیا حتی کہ اس نے چوتھی مرتبہ بھی یہی بات کہی اور (چار مرتبہ) اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو رجم کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ جب اسے پتھر لگے اور اسے تکلیف پہنچی تو وہ دوڑ کر بھاگ نکلا۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی، اسے وہ ملا تو اس نے وہی ہڈی اسے دے ماری۔ جس سے وہ گر (کر مر) گیا۔ نبی ﷺ کو جب بتایا گیا کہ پتھر لگنے سے وہ بھاگ نکلا تھا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟''

٢٥٥٥۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ [بْنُ مُسْلِمٍ]: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا. فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا. ثُمَّ رَجَمَهَا. ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. [صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧١٨٨، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(٢٥٥٥) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے زنا کا اعتراف کیا تو آپ کے حکم سے اس کے جسم پر اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے۔ بعد ازاں لوگوں نے اسے رجم کیا، پھر نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

بَابُ رَجْمِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ.

باب: یہودی مرد اور یہودیہ عورت کو سنگسار کرنے کا بیان

٢٥٥٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ. أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ يَسْتُرُهَا مِنَ الْحِجَارَةِ.

[صحيح مسلم: ١٦٩٩ (٤٤٣٧)؛ سنن ابي داود: ٤٤٤٦؛ سنن الترمذي: ١٤٣٦ـ]

(٢٥٥٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو یہودیوں (مرد اور عورت) کو سنگسار کیا تھا اور رجم کرنے والوں میں، مَیں بھی شامل تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کو پتھر لگنے سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

٢٥٥٧ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. [**صحيح بما قبله**، سنن الترمذي: ١٤٣٧، نیز دیکھئے حدیث سابق: ٢٥٥٦ـ]

(٢٥٥٧) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی مرد اور عورت کو (زنا کی پاداش میں) سنگسار کیا تھا۔

٢٥٥٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ. فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: **((هٰكَذَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ حَدَّ الزَّانِي؟))** قَالُوا: نَعَمْ. فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: **((أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى، أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي؟))** قَالَ: لَا. وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي لَمْ أُخْبِرْكَ. نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي، فِي كِتَابِنَا، الرَّجْمَ. وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا الرَّجْمُ. فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ. وَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ. فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ. فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ. مَكَانَ الرَّجْمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ، إِذْ أَمَاتُوهُ))**. وَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ٢٣٢٧ـ]

(٢٥٥٨) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک یہودی کے پاس سے گزرے جس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور اسے کوڑے مارے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی سزا پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے ان کے ایک عالم کو بلایا اور فرمایا: ''میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم (اپنی کتاب میں) زانی کی یہی سزا (حد) پاتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اگر آپ مجھے اللہ کی قسم نہ دیتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ ہم اپنی کتاب (تورات) میں زانی کے لیے رجم کی سزا پاتے ہیں، لیکن ہمارے معززین میں رجم (والا جرم یعنی زنا) کثرت سے ہونے لگا (پھر) جب ہم کسی معزز آدمی کو اس جرم کے ارتکاب میں پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ہم کسی کمزور کو اس جرم میں پکڑتے تو اس پر حد نافذ کر دیتے۔ لہٰذا ہم نے کہا: آؤ ایک کام پر جمع ہو جائیں (جو معزز اور کمزور کے لیے برابر ہو تو ہم نے) سنگسار کرنے کی بجائے کوڑے لگانے اور منہ کالا کرنے پر اتفاق کر لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں، جبکہ انہوں نے اسے

مردہ کردیا ہے۔" چنانچہ آپ کے حکم سے اس مجرم کو سنگسار کردیا گیا۔

بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ.

باب: جو (اپنے رویے سے) بدکار محسوس ہو، لیکن قاعدے کے مطابق ثابت نہ ہو

٢٥٥٩ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، لَرَجَمْتُ فُلَانَةَ. فَقَدْ ظَهَرَ مِنْهَا الرِّيبَةُ فِي مَنْطِقِهَا وَهَيْئَتِهَا وَمَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا)).

[صحیح، دیکھئے حدیث:٢٥٦٠۔]

(٢٥٥٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں گواہوں کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو فلاں عورت کو ضرور رجم کرتا۔ اس کی گفتگو، چال ڈھال اور اس کے پاس آنے جانے والوں کی وجہ سے وہ بظاہر مشکوک نظر آتی ہے۔"

٢٥٦٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. [صحيح بخاري: ٦٨٥٥؛ صحيح مسلم: ١٤٩٧ (٣٧٦٠)]

(٢٥٦٠) قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو ابن شداد نے کہا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "اگر میں کسی کو گواہی کے بغیر رجم کرتا تو اسے سنگسار کر دیتا؟" عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں۔ وہ عورت تو علانیہ فحش حرکات کی مرتکب تھی۔

بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ.

باب: سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم والے فعل (کی سزا) کا بیان

٢٥٦١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤٤٦٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٥٥۔]

(٢٥٦١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم جسے سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم والا فعل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔"

٢٥٦٢ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ. قَالَ: ((ارْجُمُوْا الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلَ. ارْجُمُوْهُمَا جَمِيْعًا)). [**حسن بما قبله**، سنن الترمذي: ١٤٥٦ـ]

(۲۵۶۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم والا فعل کرے، فرمایا: ''اوپر والے (فاعل) اور نیچے والے (مفعول) دونوں کو رجم (سنگسار) کردو۔''

٢٥٦٣ـ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ: [حَدَّثَنَا] الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي، عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ**)). [سنن الترمذي: ١٤٥٧؛ مسند احمد: ٣/ ٣٨٢، عبداللہ بن محمد بن عقیل کے ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۵۶۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق جن گناہوں میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرہ قومِ لوط کے فعل (میں مبتلا ہونے) کا ہے۔''

بَابُ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَمَنْ أَتَى بَهِيْمَةً.

باب: جو شخص محرم سے مباشرت کرے اور جانور سے بدفعلی کرے (اس کی سزا) کا بیان

٢٥٦٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ. وَمَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ، وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ**)). [سنن الترمذي: ١٤٦٢، ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف ہے، اس باب میں سنن ابي داود (٤٤٥٧) والی حدیث صحیح اور سنن ابن ماجة (٢٦٠٨) والی حدیث حسن ہے۔]

(۲۵۶۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی کسی محرم خاتون سے زنا کرے، اسے قتل کردو اور جو آدمی کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے، اسے اور اس جانور کو قتل کردو۔''

بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ عَلَى الْإِمَاءِ.

باب: لونڈیوں پر حد لگانے کا بیان

٢٥٦٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَشِبْلٍ قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَسَأَلَهُ رَجُلٌ، عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ. فَقَالَ: ((اجْلِدْهَا. [فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدْهَا])). ثُمَّ قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((فَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)).

[صحيح بخاري: ٢٥٥٥؛ صحيح مسلم: ١٧٠٤ (٤٤٤٨)؛ سنن ابي داود: ٤٤٦٩؛ سنن الترمذي: ١٤٣٣ـ]

(٢٥٦٥) ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا: کوئی لونڈی شادی سے پہلے زنا کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر وہ (دوبارہ) زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔'' پھر آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا: ''اسے بیچ دو، اگرچہ بالوں کی ایک رسّی کے عوض میں ہی ہو۔''

٢٥٦٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَنَتْ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا. فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا. فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا. فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا. ثُمَّ بِيْعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)).

وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ. [صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٢٦٤؛ مسند احمد: ٦/ ٦٥؛ الصحيحة: ٢٩٢١ـ]

(٢٥٦٦) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر وہ پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اسے فروخت کردو، اگرچہ ایک رسّی کے عوض میں ہی ہو۔''

راوی کا بیان ہے: ضفیر سے مراد رسی ہے۔

بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ.

باب: گناہ کی تہمت لگانے کی سزا کا بیان

٢٥٦٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي، قَامَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ. فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ. [حسن، سنن ابي داود: ٤٤٧٤؛ سنن الترمذي: ٣١٨١؛ مسند احمد: ٦/ ٣٥، ٦١ـ]

(٢٥٦٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری براءت کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر اس کا ذکر فرمایا اور قرآن کی (متعلقہ آیت) تلاوت کی۔ جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو آپ کے حکم سے الزام لگانے والے دو مردوں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کی گئی۔

٢٥٦٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا

(٢٥٦٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ. وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا لُوْطِيُّ فَاجْلِدُوْهُ عِشْرِيْنَ)). [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٤٦٢، داود بن حصین کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

نے فرمایا: ''جب کوئی ایک آدمی دوسرے کو اے ہیجڑے! کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جب ایک آدمی دوسرے کو اے لوطی! (یعنی قوم لوط جیسا برا عمل کرنے والے) کہہ کر پکارے تو اسے بھی (بطور سزا) بیس کوڑے لگاؤ۔''

بَابُ حَدِّ السَّكْرَان.

باب: شراب نوشی کی سزا کا بیان

٢٥٦٩ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُهُ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَا كُنْتُ أَدِي مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْحَدَّ. إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ. فَإِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا. إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ جَعَلْنَاهُ نَحْنُ.

[صحيح بخاري: ٦٧٧٨؛ صحيح مسلم: ١٧٠٧ (٤٤٥٨)؛ سنن ابي داود: ٤٤٨٦۔]

(۲۵۶۹) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کسی مجرم پر حد (شرعی سزا) نافذ کروں اور وہ اس کے نتیجے میں مر جائے تو میں شراب نوش کے سوا کسی دوسرے مرنے والے کی دیت (خون بہا) ادا نہیں کروں گا۔ یہ سزا تو ہماری طرف سے مقرر کردہ ہے۔

٢٥٧٠ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ.

[صحيح بخاري: ٦٧٧٣؛ صحيح مسلم: ١٧٠٦ (٤٤٥٤)]

(۲۵۷۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شراب نوشی کے جرم میں جوتوں اور چھڑیوں سے سزا دیتے تھے۔

٢٥٧١ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّانَاجِ، سَمِعْتُ حُضَيْنَ بْنَ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيَّ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

(۲۵۷۱) حضین بن منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب ولید بن عقبہ کو امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور لوگوں نے ان کے خلاف (شراب نوشی کی) گواہی دی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اپنے چچا کے بیٹے پر حد (شرعی سزا) نافذ کریں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے

فَيْرُوْزَ الدَّانَاجُ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: لَمَّا جِيْءَ بِالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ إِلَى عُثْمَانَ، قَدْ شَهِدُوْا عَلَيْهِ، قَالَ: لِعَلِيٍّ: دُوْنَكَ ابْنَ عَمِّكَ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ. فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ. وَقَالَ: جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعِيْنَ. وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ. وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ. وَكُلٌّ سُنَّةٌ. [صحيح مسلم: ١٧٠٧ (٤٤٥٧)؛ سنن ابي داود: ٤٤٨٠، ٤٤٨١۔]

مارے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے لگوائے اور ان کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے لگوائے تھے، البتہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگوائے تھے اور یہ سب سنت (جائز) ہے۔

بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا.

باب: عادی شراب نوش (کی سزا) کا بیان

٢٥٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ . فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ)). ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: ((فَإِنْ عَادَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٤٤٨٤؛ سنن النسائي: ٥٦٦٥؛ سنن الدارمي: ٢١١١؛ مسند احمد: ٢/ ٢٩١۔]

(۲۵۷۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو شراب نوشی کر کے نشہ آجائے اسے کوڑے لگاؤ۔ وہ دوبارہ شراب نوشی کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ وہ پھر بھی شراب پیئے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر آپ نے چوتھی بار کے متعلق فرمایا: ''اگر (چوتھی بار پیئے تو) اسے قتل کردو۔''

٢٥٧٣۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُمْ. ثُمَّ إِذَا شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ. ثُمَّ إِذَا شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ. ثُمَّ إِذَا شَرِبُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٤٤٨٢؛ سنن الترمذي: ١٤٤٤؛ مسند احمد: ٤/ ٩٥؛ ابن حبان: ٤٤٤٦۔]

(۲۵۷۳) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ شراب نوشی کریں تو انہیں کوڑے مارو۔ جب دوبارہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے لگاؤ۔ وہ پھر بھی شراب نوشی کریں تو انہیں کوڑے لگاؤ۔ اگر اس کے بعد وہ (چوتھی بار بھی) شراب پئیں تو انہیں قتل کردو۔''

بَابُ الْكَبِيْرِ وَالْمَرِيْضِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

باب: اگر بوڑھے یا بیمار شخص پر حد واجب ہو جائے تو؟

٢٥٧٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ [بْنِ حُنَيْفٍ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ أَبْيَاتِنَا رَجُلٌ مُخْدَجٌ ضَعِيفٌ. فَلَمْ يُرَعْ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا. فَرَفَعَ شَأْنَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: ((اجْلِدُوهُ ضَرْبَ مِائَةِ سَوْطٍ)) قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُوَ أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ. لَوْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةَ سَوْطٍ مَاتَ. قَالَ: **((فَخُذُوا لَهُ [عِثْكَالًا] فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ، فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً))**.

(۲۵۷۴) سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے محلے میں ایک کمزور اپاہج رہتا تھا۔ ایک دن لوگوں نے اسے گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ زنا کرتے دیکھا تو حیران رہ گئے (میرے والد) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے سو کوڑے لگاؤ۔'' لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ انتہائی کمزور ہے۔ اگر ہم نے اسے سو کوڑے لگائے تو وہ مر جائے گا۔ آپ نے فرمایا: ''چلو! کھجور کا ایک ایسا خوشہ لو جس کے سو تنکے ہوں۔ اسے وہ ایک دفعہ مار دو۔''

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. [**صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٢٢٢ من طريق آخر، شواہد کے لیے دیکھیے: سنن ابی داود: ۴۴۷۲ وغیرہ۔]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث سفیان بن وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ.

باب: جو شخص کسی (مسلمان) پر ہتھیار اٹھائے (اس کی مذمت) کا بیان

٢٥٧٥ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ [بْنِ أَبِي صَالِحٍ،] عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ، وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا))**.

[صحيح مسلم: ١٠١ (٢٨٣)]

۲۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے (مسلمانوں) کے خلاف ہتھیار اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

٢٥٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ الْبَرَّادِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). [صحيح مسلم: ٩٨ (٢٨٠)]

(۲۵۷۶) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف (حملے کی غرض سے) ہتھیار اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

٢٥٧٧- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْبَرَّادِ قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةُ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). [صحيح بخاري: ٧٠٧١؛ صحيح مسلم: ٩٩ (٢٨٢)؛ سنن الترمذي: ١٤٥٩-]

(۲۵۷۷) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

بَابُ مَنْ حَارَبَ وَسَعَى فِي الْأَرْضِ فَسَادًا.

باب: زمین میں فساد پھیلانے اور بغاوت کرنے (کی سزا) کا بیان

٢٥٧٨- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَوَوْا الْمَدِيْنَةَ. فَقَالَ: ((لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ لَنَا، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)) فَفَعَلُوْا. فَارْتَدُّوا، عَنِ الْإِسْلَامِ. وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَهُ. فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللَّهِ فِي طَلَبِهِمْ. فَجِيْءَ بِهِمْ. فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوْا. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٠٣٣، ٤٠٣٦؛ مسند احمد: ٣/ ١٠٧، ٢٠٥-]

(۲۵۷۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''اگر تم ہمارے اونٹوں کے باڑے میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔) چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ (جب وہ صحت یاب ہو گئے تو) مرتد ہو گئے (اور موقع پا کر) رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے تو انہیں گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروائیں، پھر انہیں دھوپ میں پتھریلی زمین پر چھوڑ دیا گیا حتی کہ وہ اسی حال میں مر گئے۔

٢٥٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

(۲۵۷۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوْا عَلَى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ.

[صحيح الاسناد، سنن النسائي: ٤٠٤٣-]

کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں لوٹ لیں تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ.

باب: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل کیا جائے تو وہ شہید ہے

٢٥٨٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤٧٧٢؛ سنن الترمذي: ١٤٢١؛ سنن النسائي: ٤٠٩٥-]

(۲۵۸۰) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا جائے تو وہ شہید ہے۔“

٢٥٨١- حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أُتِيَ عِنْدَ مَالِهِ، فَقُوْتِلَ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ، فَهُوَ شَهِيْدٌ)). [صحیح، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۸۰-]

(۲۵۸۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کے مال کے پاس کوئی آئے اور (اسے لوٹنا چاہے، مال بچانے کی صورت میں) اس کے ساتھ لڑائی کی جائے تو وہ بھی اس سے لڑے (اگر اس دوران میں) وہ قتل ہو جائے تو شہید ہے۔“

٢٥٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ [الْمُطَّلِبِ]، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أُرِيْدَ مَالُهُ ظُلْمًا فَقُتِلَ، فَهُوَ شَهِيْدٌ)). [حسن صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٢٤-]

(۲۵۸۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کا مال ناحق چھینا جائے اور (اسے بچانے کی صورت میں) وہ قتل ہو جائے تو شہید ہے۔“

بَابُ حَدِّ السَّارِقِ.

باب: چور کی سزا کا بیان

٢٥٨٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ**)). [صحيح مسلم: ١٦٨٧ (٤٤٠٨)]

(٢٥٨٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو انڈا چوری کرتا ہے تو (آخرکار) اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ وہ رسّی چراتا ہے تو (آخرکار) اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

٢٥٨٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. [صحيح بخاري: ٦٧٩٥؛ صحيح مسلم: ١٦٨٦ (٤٤٠٦)؛ سنن ابي داود: ٤٣٨٥ـ]

(٢٥٨٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ڈھال چوری کرنے پر ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا تھا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٢٥٨٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا**)). [صحيح بخاري: ٦٧٨٩؛ صحيح مسلم: ١٦٨٤ (٤٣٩٨)؛ سنن ابي داود: ٤٣٨٣؛ سنن الترمذي: ١٤٤٥ـ]

(٢٥٨٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چور کا ہاتھ اسی صورت میں کاٹا جائے گا جب وہ چوتھائی دینار یا اس سے زائد مالیت کی چیز چوری کرے۔''

٢٥٨٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُوْ وَاقِدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ**)). [مسند احمد: ١/ ١٦٩ یہ شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے: سنن النسائي: ٤٩٤٦ـ]

(٢٥٨٦) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ڈھال کی قیمت کے برابر کوئی چیز چرانے پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔''

بَابُ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ.

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانے کا بیان

٢٥٨٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ الْجُوبَارِيُّ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ

(٢٥٨٧) عبداللہ بن محیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکائے جانے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ طریقہ سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ

مَكْحُولٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ: سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ، قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ.

[ضعيف، سنن ابي داود: ٤٤١١؛ سنن الترمذي: ١٤٤٧، حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔]

کراس کی گردن میں لٹکا دیا تھا۔

بَابُ السَّارِقِ يَعْتَرِفُ.

باب: چور اگر چوری کا اعتراف کرلے تو؟

٢٥٨٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِي فُلَانٍ . فَطَهِّرْنِي . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّا افْتَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا . فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقُطِعَتْ يَدُهُ.

قَالَ ثَعْلَبَةُ: أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ وَقَعَتْ يَدُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ طَهَّرَنِي مِنْكِ، أَرَدْتِ أَنْ تُدْخِلِي جَسَدِي النَّارَ. [ضعيف، عبدالرحمٰن بن ثعلبہ مجہول ہے۔]

(٢٥٨٨) ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اعتراف کیا کہ میں نے فلاں قبیلے کا ایک اونٹ چوری کرلیا ہے۔ آپ مجھے چوری کی سزا دے کر اس گناہ سے پاک کر دیں۔ نبی ﷺ نے کسی کو اس قبیلے کی طرف بھیج کر اس بارے میں دریافت کرایا تو انہوں نے کہا: بلاشبہ ہمارا ایک اونٹ لاپتہ ہے، پھر نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب اس کا ہاتھ کٹ کر گرا تو وہ کہہ رہا تھا: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ سے پاک کر دیا تو میرے جسم کو جہنم میں داخل کر دینا چاہتا تھا۔

بَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ.

باب: غلام چوری کرے (تو اس کی سزا) کا بیان

٢٥٨٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِيعُوْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ)). [سنن ابي داود: ٤٤١٢؛ سنن النسائي: ٤٩٨٣، یہ حدیث بلحاظِ سند حسن ہے، کیونکہ عمر بن ابی سلمہ حسن الحدیث راوی ہیں۔]

(٢٥٨٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام چوری کرے تو اسے فروخت کر دو۔ اگرچہ نصف اوقیے کے عوض میں ہی ہو۔''

٢٥٩٠- حَدَّثَنَا جُبارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ، سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ وَقَالَ: ((مَالُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا)). [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٢٨٢، حجاج بن تميم ضعيف اور جباره بن مغلس متہم بالکذب ہے، لہٰذا یہ سند سخت ضعیف ہے۔]

(٢٥٩٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خمس (یعنی بیت المال) کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کے مال میں سے چوری کر لی۔ اس کا یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ نہ کاٹا اور فرمایا: ”(غلام بھی) اللہ عزوجل کا مال ہے، اس کے بعض نے بعض کو چرا لیا۔“

بَابُ الْخَائِنِ وَالْمُنْتَهِبِ وَالْمُخْتَلِسِ.

باب: خائن، چھین کر اور اچک کر کوئی چیز لے جانے والے (کی سزا) کا بیان

٢٥٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْطَعُ الْخَائِنُ وَلَا الْمُنْتَهِبُ وَلَا الْمُخْتَلِسُ)). [**صحيح**، سنن ابی داود: ٤٣٩١، ٤٣٩٣؛ سنن الترمذي: ١٤٤٨-]

(٢٥٩١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے، چھین کر یا اچک کر کوئی چیز لے جانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

٢٥٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ)). [**صحيح**، شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے حدیث سابق: ٢٥٩١-]

(٢٥٩٢) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اچک (جھپٹ) کر کوئی چیز لے جانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

بَابُ لَا يُقْطَعُ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

باب: پھل یا کھجور کا گودا (چوری کرنے) پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

٢٥٩٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ

(٢٥٩٣) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھل اور کھجور کا گودا چوری کرنے کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

خَدِيْجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤٣٨٨؛ سنن النسائي: ٤٩٦٩۔]

٢٥٩٤۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)).

[صحيح بما قبله، دیکھیے حدیث سابق: ٢٥٩٣۔]

(٢٥٩٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھل اور کھجور کا گودا چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْحِرْزِ.

باب: جو شخص محفوظ مقام سے چوری کرے (تو اس کی سزا) کا بیان

٢٥٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ مَالِكِ [بْنِ] أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَأُخِذَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ، فَجَاءَ بِسَارِقِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ. فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ أُرِدْ هٰذَا، رِدَائِيْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهِ)). [صحيح، الموطأ للامام مالك: ٢/ ٨٣٤، ٨٣٥ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھیے سنن ابي داود: ٤٣٩٤ وغیرہ۔]

(٢٥٩٥) صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ اپنی چادر سر کے نیچے رکھے مسجد میں سوئے تھے کہ کسی نے ان کے سر کے نیچے سے چادر سرکالی۔ (اور چور پکڑا گیا) وہ چور کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا ارادہ یہ تو نہیں تھا۔ میری یہ چادر اس پر صدقہ ہے، یعنی میں اسے ہی دے دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے میرے پاس لانے سے پہلے یہ کیوں نہ کیا؟“

٢٥٩٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثِّمَارِ فَقَالَ: ((مَا أُخِذَ فِيْ أَكْمَامِهِ فَاحْتُمِلَ، فَثَمَنُهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، وَمَا كَانَ مِنَ الْجِرَانِ، فَفِيْهِ الْقَطْعُ إِذَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، وَإِنْ أَكَلَ وَلَمْ يَأْخُذْ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ)) قَالَ: الشَّاةُ الْحَرِيْسَةُ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((ثَمَنُهَا وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ، وَمَا كَانَ فِي الْمُرَاحِ، فَفِيْهِ الْقَطْعُ، إِذَا كَانَ مَا يَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَنَ

(٢٥٩٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ مزینہ کے ایک فرد نے نبی ﷺ سے پھلوں کی چوری کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”جو پھل ابھی خوشوں میں ہو اور اسے (نکال کر) اٹھا لے جایا جائے تو (چور سے) اس کی دوگنا قیمت وصول کی جائے گی۔ اور جو پھل اس کے کھلیان (پھل کو جمع کرنے کی جگہ) سے (چرایا گیا) ہو تو اگر وہ ڈھال کی قیمت تک پہنچتا ہو تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اور اگر اس آدمی نے پھل محض کھایا ہو اور اپنے ساتھ اٹھا کر نہ لے گیا ہو تو اس کی کوئی سزا نہیں۔“ اس نے پھر دریافت کیا: اے اللہ کے

الْمِجَنِّ)). [حسن، سنن ابي داود: ١٧١١؛ سنن الترمذي: ١٢٨٩-]

رسول! اگر رات کو بکری باڑے سے باہر رہ گئی ہو (اور اسے کوئی چرالے جائے تو) آپ نے فرمایا: ''بکری کی دوگنا قیمت اور (کچھ) سزا دی جائے گی۔ جو بکری باڑے میں سے چرالی جائے، اگر وہ ڈھال کی قیمت تک پہنچتی ہو تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔''

بَابُ تَلْقِينِ السَّارِقِ.

باب: چور کو (جرم سے پھسلانے کی) تلقین کا بیان

٢٥٩٧- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُنْذِرِ، مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ، يَذْكُرُ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ، فَاعْتَرَفَ اعْتِرَافًا، وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ)) قَالَ: بَلَى، ثُمَّ قَالَ: ((مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ)) قَالَ: بَلَى، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ قَالَ [النَّبِيُّ ﷺ]: ((قُلْ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)) قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ)) مَرَّتَيْنِ. [ضعيف، سنن ابي داود: ٤٣٨٠ ابو المنذر مولی ابی ذر مجہول ہے۔]

(٢٥٩٧) ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا، تاہم اس سے وہ سامان برآمد نہ ہوا جس کا اس پر الزام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ میں نے چوری کی ہے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہہ [أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ] میں اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطی کی معافی چاہتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے کہا: [أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ] نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔''

بَابُ الْمُسْتَكْرَهِ.

باب: جسے گناہ کے لیے مجبور کیا جائے اس کا حکم؟

٢٥٩٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ [الرَّقِّيُّ]، وَأَيُّوبُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَنْبَأَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ،

(٢٥٩٨) وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی بدکاری کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر حد جاری نہ کی، البتہ جس نے بدکاری کی تھی اس پر آپ نے حد جاری کی۔ راوی نے یہ بیان نہیں کیا کہ (کیا) آپ نے اس عورت کو مہر دلوایا تھا۔

وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ أَصَابَهَا. وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. [ضعيف، سنن الترمذي: ١٤٥٣ حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔]

بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِي الْمَسَاجِدِ.

باب: مساجد میں حدود قائم کرنے کی ممانعت کا بیان

٢٥٩٩۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ الْأَبَّارُ، جَمِيْعًا، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ**)). [سنن الترمذي: ١٤٠١ یہ روایت اسماعیل بن مسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔]

(٢٥٩٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مساجد میں حدیں نہ لگائی جائیں۔''

٢٦٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ [يُحَدِّثُ] عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى، عَنْ جَلْدِ الْحَدِّ فِي الْمَسَاجِدِ.

[یہ روایت ابن لہیعہ کے اختلاط و تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز ابن عجلان بھی مدلس ہیں۔]

(٢٦٠٠) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مساجد میں حد لگانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ.

باب: تعزیز کا بیان

٢٦٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((**لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ، إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ**)).

(٢٦٠١) ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی مقرر کردہ حدوں کے سوا کسی جرم میں دس کوڑوں سے زائد نہ مارے جائیں۔''

[صحيح بخاري: ٦٨٤٨؛ صحيح مسلم: ١٧٠٨ (٤٤٦٠)؛ سنن ابي داود: ٤٤٩١، ٤٤٩٢؛ سنن الترمذي: ١٤٦٣۔]

٢٦٠٢۔حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تُعَزِّرُوْا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ**)).

[یہ روایت عباد بن کثیر متروک کی وجہ ضعیف ہے۔]

(۲۶۰۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بطور تعزیر دس کوڑوں سے زیادہ مارو۔''

بَابٌ: الْحَدُّ كَفَّارَةٌ.

باب: حد کفارۂ گناہ ہے

٢٦٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أَصَابَ مِنكُمْ حَدًّا فَعُجِّلَتْ لَهُ عُقُوبَتُهُ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ. وَإِلَّا، فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ**)). [صحيح مسلم: ١٧٠٩ (٤٤٦٣)]

(۲۶۰۳) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے قابل حد جرم کا ارتکاب ہو جائے، پھر اسے جلدی اس کی سزا مل جائے تو یہ سزا اس کے جرم کا کفارہ بن جاتی ہے اور اگر اسے (دنیا میں) سزا نہ ملے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔''

٢٦٠٤۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أَصَابَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا، فَعُوقِبَ بِهِ، فَاللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلَى عَبْدِهِ. وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا، فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَاللَّهُ أَكْرَمُ [مِنْ] أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ**)).

[**ضعيف**، سنن الترمذي: ٢٦٢٦ ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۲۶۰۴) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی سے اس دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہو جائے، پھر اسے سزا بھی مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے عدل سے یہ بعید تر ہے کہ وہ اپنے بندے کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے۔ جس سے اس دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہو گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ کی بزرگی سے یہ بعید تر ہے کہ اس نے بندے کے جس گناہ کو بخش دیا، اب اسے اس کی سزا دے۔''

بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا.

باب: اگر آدمی اپنی عورت کے ساتھ اجنبی مرد کو (ناجائز حرکت کرتے) دیکھے تو؟

٢٦٠٥۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

(۲۶۰۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ

الْمَدِينِيُّ أَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا)). قَالَ سَعْدٌ: بَلَى. وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْمَعُوا مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ)). [صحيح مسلم: ١٤٩٨ (٣٧٦١)؛ سنن ابي داود: ٥٤٣٢-]

انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو (غیر حالت) میں دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق سے نوازا ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔''

٢٦٠٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي ثَابِتٍ، سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحُدُودِ، وَكَانَ رَجُلًا غَيُورًا: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا، أَيَّ شَيْءٍ كُنْتَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ. أَنْتَظِرُ حَتَّى أَجِيءَ بِأَرْبَعَةٍ؟ إِلَى مَا ذَاكَ قَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَذَهَبَ. أَوْ أَقُولُ: رَأَيْتُ كَذَا وَكَذَا. فَتَضْرِبُونِي الْحَدَّ وَلَا تَقْبَلُوا لِي شَهَادَةً أَبَدًا. قَالَ: فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((كَفَى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا)). ثُمَّ قَالَ: ((لَا. إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَتَابَعَ فِي ذَلِكَ السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي ابْنَ مَاجَهْ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ: هَذَا حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيِّ. وَفَاتَنِي مِنْهُ. [ضعيف، سنن ابي داود: ٤٤١٧؛ الضعيفة: ٤٠٩١ فضل بن دلہم ضعیف ہے۔]

(٢٦٠٦) سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ثابت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بہت غیرت مند شخص تھے۔ جب زنا کی حد والی آیت نازل ہوئی تو ان سے کہا گیا: اگر آپ اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھیں تو آپ کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا: میں دونوں کو تلوار سے قتل کر دوں گا۔ کیا میں چار گواہ لانے کے انتظار میں رہوں؟ اتنے میں تو وہ اپنا کام کر کے نکل جائے گا اور اگر میں کہوں کہ میں نے ایسی صورت حال دیکھی ہے تو تم مجھے بہتان کی حد لگا دو گے اور آیندہ کبھی میری گواہی قبول نہ کرو گے۔ اس بات کا نبی ﷺ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تلوار کی گواہی کافی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ نشے والے اور (خود ساختہ) غیرت مند لوگ قتل کے درپے ہی نہ ہو جائیں۔''

امام ابو عبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے: یہ حدیث علی بن محمد الطنافسی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے ہے اور مجھ سے اس میں سے کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ.

باب: جو شخص باپ مرنے کے بعد اس کی بیوی (سوتیلی ماں) سے نکاح کرے

(اس کی سزا) کا بیان

٢٦٠٧ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، جَمِيعًا، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَرَّ بِي خَالِي، سَمَّاهُ هُشَيْمٌ، فِي حَدِيثِهِ، الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو وَقَدْ عَقَدَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِوَاءً. فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ. فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٤٥٧؛ سنن الترمذي: ١٣٦٢؛ سنن النسائي: ٣٣٣٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩١-]

(۲۶۰۷) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ماموں حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا جو انہیں نبی ﷺ نے عنایت فرمایا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کدھر جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: ایک آدمی نے اپنے باپ کے بعد اس کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں جا کر اس کی گردن اڑا دوں۔

٢٦٠٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ابْنُ أَخِي الْحُسَيْنِ الْجُعْفِيِّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَنَازِلَ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ، أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأُصَفِّيَ مَالَهُ. [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٢٤-]

(۲۶۰۸) قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا، جس نے اپنے باپ کے بعد اس کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا مال (بیت المال کے لیے) ضبط کر لوں۔

بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ.

باب: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی یا اپنے مولیٰ (آزاد کرنے والے) کے سوا کسی اور کو مولیٰ ظاہر کیا تو؟

٢٦٠٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الضَّيْفِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ [خُثَيْمٍ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ انْتَسَبَ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى

(۲۶۰۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی خود کو اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو مولیٰ قرار دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں

غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). [صحيح، یہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح بخاري: ١٨٧٠، ٣١٧٢؛ صحیح مسلم: ١٣٧٠ (٣٣٢٧)؛ سنن ابي داود: ٢٠٣٤؛ سنن الترمذي: ٢١٢٧۔]

کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

٢٦١٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ، وَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَى قَلْبِي مُحَمَّدًا ﷺ [يَقُولُ]: ((مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). [صحيح بخاري: ٤٣٢٧؛ صحيح مسلم: ٦٣ (٢١٩)؛ سنن ابي داود: ٥١١٣۔]

(٢٦١٠) ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سعد اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان میں سے ہر دو نے فرمایا: میرے کانوں نے یہ ارشاد محمد ﷺ سے سنا، اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔ آپ نے فرمایا: ''جو آدمی جاننے کے باوجود اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے، اس پر جنت حرام ہے۔''

٢٦١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)). [ضعيف، سفیان ثوری مدلس ہیں اور شعبہ نے یہی روایت حکم بن عتیبہ عن مجاہد کی سند سے بیان کی ہے اور حکم بن عتیبہ مدلس ہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔]

(٢٦١١) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے اسے جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہو گی، حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔''

بَابُ مَنْ نَفَى رَجُلًا مِنْ قَبِيلَتِهِ.

باب: جس نے کسی آدمی کو اس کے قبیلے سے خارج کیا

٢٦١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ السُّلَمِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْضَمٍ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي

(٢٦١٢) اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بنو کندہ کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ وفد کے ممبران مجھے اپنے میں سے نمایاں فرد سمجھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہمارے خاندان میں سے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہم تو نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ہم اپنی ماں پر بدکاری کی تہمت نہیں لگاتے اور نہ اپنے باپ سے اپنی نسبت کو توڑتے ہیں۔''

وَفْدِ كِنْدَةَ، وَلَا يَرَوْنِي إِلَّا أَفْضَلَهُمْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَلَسْتُمْ مِنَّا؟ فَقَالَ: ((نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ، لَا نَقْفُوْ أُمَّنَا، وَلَا نَنْتَفِي مِنْ أَبِيْنَا)). قَالَ: فَكَانَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ يَقُوْلُ: لَا أُوْتِيَ بِرَجُلٍ نَفَى رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ، إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

[حسن، مسند احمد: ٥/ ٢١١، ٢١٢؛ الصحيحة: ٢٣٧٥-]

راوی کا بیان ہے کہ نسب کی اسی اہمیت کے پیش نظر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو کسی بھی قریشی کو نضر بن کنانہ کی اولاد سے خارج قرار دے تو میں اس پر حد قذف جاری کروں گا۔

بَابُ الْمُخَنَّثِيْنَ.

باب: ہیجڑوں کا بیان

٢٦١٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيْعِ الْجُرْجَانِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ [بِشْر] بْنَ نُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَهُ عَمْرُو بْنُ [قُرَّةَ] فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ عَلَيَّ الشِّقْوَةَ. فَمَا أُرَانِي أُرْزَقُ إِلَّا مِنْ دُفِّي بِكَفِّي. فَأْذَنْ لِي فِي الْغِنَاءِ، فِي غَيْرِ فَاحِشَةٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا آذَنُ لَكَ، وَلَا كَرَامَةَ، وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ. كَذَبْتَ، أَيْ عَدُوَّ اللَّهِ لَقَدْ رَزَقَكَ اللَّهُ طَيِّبًا حَلَالًا، فَاخْتَرْتَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنْ رِزْقِهِ مَكَانَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ مِنْ حَلَالِهِ. وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ لَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ. قُمْ عَنِّي، وَتُبْ إِلَى اللَّهِ. أَمَا إِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ، بَعْدَ التَّقْدِمَةِ إِلَيْكَ، ضَرَبْتُكَ ضَرْبًا وَجِيْعًا، وَحَلَقْتُ رَأْسَكَ مُثْلَةً، وَنَفَيْتُكَ مِنْ أَهْلِكَ، وَأَحْلَلْتُ سَلَبَكَ نُهْبَةً لِفِتْيَانِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ)).

فَقَامَ عَمْرٌو، وَبِهِ مِنَ الشَّرِّ وَالْخِزْيِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ.

فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَؤُلَاءِ الْعُصَاةُ. مَنْ مَاتَ

(٢٦١٣) صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ عمرو بن قرہ آ گیا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں بدبختی لکھ دی (کہ میں مخنث ہوں) میرا ذریعہ معاش صرف یہ ہے کہ میں ہاتھ سے دف بجا سکتا ہوں۔ آپ (میری مجبوری کے پیش نظر) مجھے ایسے گانے گانے کی اجازت دے دیں جن میں فحاشی و بے حیائی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ نہ تو تکریم کے لائق ہے اور نہ اس قابل ہے کہ تیری یہ درخواست قبول کر کے تیری آنکھیں ٹھنڈی کی جائیں۔ اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے پاکیزہ اور حلال رزق دیا، لیکن تو نے اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے حلال رزق کو چھوڑ کر (اپنی مرضی سے) اس کے حرام ٹھہرائے ہوئے رزق کو اختیار کر رکھا ہے۔ اگر میں تجھے آج سے پہلے اس کام سے منع کر چکا ہوتا تو آج تیرے ساتھ ایسا سلوک کرتا جو تجھے یاد رہتا۔ میرے پاس سے اٹھ جا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر۔ اگر تو نے میرے منع کرنے کے بعد دوبارہ ایسا کیا تو میں تجھے سخت سزا دوں گا، تیرا سر مونڈ کر تیری صورت بگاڑ دوں گا، تجھے تیرے اہل خانہ سے بے دخل کر دوں گا اور مدینے کے نوجوانوں کو تیرا مال لوٹ لینے کی اجازت دے دوں گا۔''

مِنهُمْ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ، حَشَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مُخَنَّثًا عُرْيَانًا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ النَّاسِ بِهُدْبَةٍ، كُلَّمَا قَامَ صُرِعَ)). [موضوع، المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٦٠، ٦١؛ تهذيب الكمال للمزي: ٤/ ١٥٨، ١٥٩ یحییٰ بن العلاء اور بشیر بن نمیر دونوں کذاب تھے۔]

یہ سخت تنبیہ سن کر عمرو ایسا ذلیل و رسوا ہو کر اٹھا کہ اس کی حالت بس اللہ ہی جانتا ہے۔ جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ نافرمان لوگ ہیں۔ ان میں سے جو کوئی اپنے کاموں سے توبہ کیے بغیر مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حالت میں اٹھائے گا جس میں وہ دنیا میں تھا، یعنی مخنث اور برہنہ، لوگوں سے خود کو چھپانے کے لیے اس کے پاس ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا۔ وہ جب بھی (چلنے کے لیے) اٹھنے لگے گا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔''

٢٦١٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا، دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ)). [صحيح، دیکھئے حدیث: ١٩٠٢]

(٢٦١٤) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک مخنث کو عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محو گفتگو دیکھا۔ وہ کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف میں مسلمانوں کو فتح سے ہم کنار کیا تو میں تمہیں ایک ایسی موٹی تازی عورت دکھاؤں گا جس کے جسم کے سامنے کی طرف سے چار بل اور پشت کی جانب سے آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس کی یہ بات سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الدِّيَاتِ

دیت (خون بہا) کے احکام ومسائل

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ ظُلْمًا.

باب: اس امر کا بیان کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا بڑا گناہ ہے

٢٦١٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ))**. [صحيح بخاري: ٦٥٣٣؛ صحيح مسلم: ١٦٧٨ (٤٣٨١)؛ سنن الترمذي: ١٣٩٦، ١٣٩٧ـ]

٢٦١۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے قتل کے مقدمات کے فیصلے کیے جائیں گے۔''

٢٦١٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، [عَنْ] عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا. لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ))**. [صحيح بخاري: ٣٣٣٥، ٦٨٦٧؛ صحيح مسلم: ١٦٧٧ (٤٣٧٩)؛ سنن الترمذي: ٢٦٧٣ـ]

(٢٦١٦) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ناحق قتل کر دیا جاتا ہے تو اس خون کے گناہ کا ایک حصہ سیدنا آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے، کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا یہ سلسلہ شروع کیا تھا۔''

٢٦١٧ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ))**.

(٢٦١٧) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے قتل کے مقدمات کے فیصلے کیے جائیں گے۔''

[**صحيح بما تقدم**، سنن النسائي: ٣٩٩٦، نیز دیکھئے حدیث سابق: ٢٦١٥۔]

٢٦١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ عَائِذٍ، [عَنْ] عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ**)). [مسند احمد: ٤/ ١٤٨، ١٥٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٥١، اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہیں اور سند عن سے ہے۔اس باب میں صحیح بخاری (١٢٩) کی حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(٢٦١٨) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی کے ناحق قتل میں ملوث بھی نہ ہو، وہ جنت میں جائے گا۔''

٢٦١٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ الْجُوزَجَانِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ**)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔دیکھئے سنن الترمذي: ١٣٩٥ وغیرہ۔]

(٢٦١٩) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مومن کا ناحق قتل پوری دنیا کی تباہی سے بھی بڑھ کر ہے۔''

٢٦٢٠۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ**)). [**ضعيف جدا**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٢٢؛ الضعفاء للعقيلي: ٤/ ٣٨١؛ الضعيفة للالباني: ٥٠٣، یزید بن زیاد الشامی منکر الحدیث ہے۔]

(٢٦٢٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مومن کے قتل میں آدھے لفظ کا بھی تعاون کرے (تو وہ بھی اس کے قتل میں شریک ہے) وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس کی پیشانی پر یہ لکھا ہوگا: اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔''

بَابُ هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ.

باب: کیا کسی مومن کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

٢٦٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(٢٦٢١) سالم بن ابی جعد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن

ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى؟ قَالَ: وَيْحَهُ وَأَنَّى لَهُ الْهُدَى؟ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: ((يَجِيءُ الْقَاتِلُ، وَالْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ. يَقُولُ: رَبِّ سَلْ هَذَا، لِمَ قَتَلَنِي؟)) وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ، ثُمَّ مَا نَسَخَهَا بَعْدَمَا أَنْزَلَهَا. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٠٠٤؛ مسند الحميدي: ٤٨٨؛ مسند احمد: ١/ ٢٢٢-]

عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: جو آدمی جان بوجھ کر کسی مومن کو (ناحق) قتل کر دے، بعدازاں وہ توبہ کر لے، ایمان لے آئے، عمل صالح کرے اور سیدھے راستے پر چلتا رہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: افسوس! اس کے لیے ہدایت کہاں؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دن قاتل اس حال میں آئے گا کہ مقتول نے اس کا سر پکڑا ہوگا۔ وہ کہے گا: اے رب! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟'' اللہ کی قسم! اللہ عزوجل نے یہ آیت تمہارے نبی پر نازل کی اور اسے نازل فرمانے کے بعد اسے منسوخ نہیں کیا۔

٢٦٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي: ((إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ. فَسَأَلَ، عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ. فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ. فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا. فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا قَالَ: فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ. ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ، عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ. فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ. [فَأَتَاهُ] فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ، فَقَالَ: وَيْحَكَ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا، إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا. فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا. فَخَرَجَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ، فَعَرَضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ. فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. قَالَ إِبْلِيسُ: أَنَا

(٢٦٢٢) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی، میرے کانوں نے اسے سنا، اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔ آپ نے فرمایا: ''ایک بندے نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ بعدازاں اسے توبہ کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ اس نے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو اسے ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا (کہ وہ آج کل سب سے بڑا عالم ہے) یہ اس کے پاس گیا اور اس سے ذکر کیا کہ میں ننانوے آدمیوں کو قتل کر چکا ہوں۔ کیا میرے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے کہا: ننانوے آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد (بھی توبہ؟ یہ ممکن نہیں) تو اس نے تلوار نکال کر اسے بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کر دی۔ اسے پھر توبہ کرنے کا خیال آیا تو اس نے اپنے دور کے سب سے بڑے صاحب علم کے متعلق پوچھنا شروع کیا، اسے ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا (کہ وہ آج کل سب سے بڑا عالم ہے) چنانچہ وہ اس کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ میں ایک سو آدمیوں کو قتل کر چکا ہوں۔ اگر میں توبہ کروں تو کیا میرے لیے

أَوْلَى بِهِ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ. قَالَ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا)).

توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس عالم نے کہا: افسوس تجھ پر، تیرے اور توبہ کے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟ تو بدخصال لوگوں کی جس بستی میں رہتا ہے اسے چھوڑ کر خوش خصال لوگوں کی فلاں بستی میں جا کر رہائش اختیار کر لے اور وہاں اپنے رب کی عبادت کر۔ وہ سابقہ رہائش والی بستی سے ترک سکونت کر کے دوسری بستی کی طرف چل پڑا کہ راستے میں اسے موت نے آلیا۔ اب اس کے متعلق رحمت کے اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہوا۔ ابلیس نے کہا: میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کہ یہ میرے ساتھ جائے گا، اس نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے اپنی بستی سے آچکا ہے۔"

قَالَ هَمَّامٌ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: فَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا. فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا. فَقَالَ: انْظُرُوا. أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ، فَأَلْحِقُوهُ بِأَهْلِهَا.

قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ فَقَرُبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيثَةَ. فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ.

اس حدیث کے ایک راوی ہمام بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے حمید طویل نے بکر بن عبداللہ سے اور انھوں نے ابو رافع رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ بھیج دیا۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اپنا مقدمہ اس کے پاس لے گئے اور سب نے اس کی طرف رجوع کیا۔ اس نے کہا: تم یہ دیکھو کہ دونوں آبادیوں میں سے کونسی آبادی زیادہ قریب ہے؟ وہ جس بستی کے زیادہ قریب ہو اسے اسی بستی والوں میں شامل کر دو۔ ہمام بن یحییٰ کے استاد قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ مرتے مرتے بھی گھسٹ کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا۔ اس طرح وہ اچھے لوگوں کی بستی کے قریب اور برے لوگوں کی بستی سے کچھ دور نکل گیا۔ چنانچہ فرشتوں نے اسے اچھی بستی والوں کے ساتھ شامل کر دیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[صحيح بخاري: ٣٤٧٠؛ صحيح مسلم: ٢٧٦٦ (٧٠٠٨)]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے دوسرے استاذ ابو عباس بن عبداللہ بن اسماعیل بغدادی، حدثنا عفان کی سند سے ہمام بن یحییٰ کے طریق سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ.

باب: جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اسے (وارث کو) تین میں سے ایک چیز کا اختیار ہے

٢٦٢٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ: قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ [ابْنَا] أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ، أَظُنُّهُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ، وَاسْمُهُ سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ -وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ. فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ، فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ: أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ. فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعَادَ، فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)).** [**ضعيف،** سنن ابي داود: ٤٤٩٦؛ سنن الدارمي: ٢٣٥٦؛ ابن الجارود: ٧٧٤، سفیان بن ابی العوجاء ضعیف ہے۔]

(٢٦٢٣) ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے یا اس کا کوئی عضو کاٹ دیا جائے تو اسے تین میں سے کوئی ایک امر اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ ان کے علاوہ کوئی چوتھی صورت اختیار کرے تو اس کا ہاتھ روک لو۔ یہ کہ وہ (بدلے میں قاتل کو) قتل کرے یا اس سے درگزر کرے یا اس کی دیت یعنی خون بہا وصول کر لے۔ جس نے ان تین میں سے کوئی ایک کام کر لیا، پھر بھی قاتل کو تنگ یا پریشان کرے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔''

٢٦٢٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى)).** [صحيح بخاري: ٢٤٣٤؛ صحيح مسلم: ١٣٥٥ (٣٣٠٥)؛ سنن ابي داود: ٢٠١٧؛ سنن الترمذي: ١٤٠٥ـ]

(٢٦٢٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کا کوئی قریبی رشتے دار قتل کر دیا جائے تو اسے دو میں سے ایک امر اختیار کرنے کا حق حاصل ہے: قاتل کو قصاص کے طور پر قتل کرے یا اس کی دیت لے لے۔''

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَرَضُوا بِالدِّيَةِ.

باب: قتلِ عمد کی صورت میں، ورثاء کی دیت لینے میں رضامندی کا بیان

٢٦٢٥ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(٢٦٢٥) زیاد بن سعد بن ضمیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ

خَالِدِ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ [زِيَادِ] بْنِ [سَعْدِ بْنِ] ضُمَيْرَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي، وَكَانَا شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: قَالَا: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ. ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ. فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَهُوَ سَيِّدُ خِنْدِفٍ، يَرُدُّ، عَنْ دَمِ مُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ. وَقَامَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرِ بْنِ الْأَضْبَطِ. وَكَانَ أَشْجَعِيًّا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((**تَقْبَلُوْنَ الدِّيَةَ؟**)) فَأَبَوْا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ! مَا شَبَّهْتُ هٰذَا الْقَتِيْلَ، فِيْ غُرَّةِ الْإِسْلَامِ، إِلَّا كَغَنَمٍ وَرَدَتْ، فَرُمِيَتْ، فَنَفَرَ آخِرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَكُمْ خَمْسُوْنَ فِيْ سَفَرِنَا، وَخَمْسُوْنَ إِذَا رَجَعْنَا**)) فَقَبِلُوا الدِّيَةَ.

[سنن ابي داود: ٤٥٠٣؛ سنن الترمذي: ١٣٨٧، یہ حدیث بلحاظ سند حسن ہے، کیونکہ زیاد بن سعد بن ضمیرہ حسن الحدیث ہیں۔]

سے میرے والد اور چچا نے بیان کیا، ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوۂ حنین میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی تھی، ان دونوں کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی، پھر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اتنے میں قبیلۂ خندف کے رئیس اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف آئے اور انہوں نے محلّم بن جثامہ کے قتل کے بارے میں بات چیت کی۔ ادھر ان کے بالمقابل عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو اشجع کے فرد عامر بن اضبط کے قصاص کا مطالبہ کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے ورثاء سے فرمایا: ''کیا تم لوگ دیت (خون بہا) لینے پر راضی ہو؟'' انہوں نے دیت قبول کرنے سے انکار کیا تو قبیلہ بنو لیث کا ایک آدمی جس کا نام مکیتل تھا۔ اس نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں تو آغازِ اسلام کے اس مقتول کی مثال ان بکریوں کی طرح سمجھتا ہوں جو پانی پینے کے لیے گھاٹ پر آئیں ان میں سے ایک کو پتھر مارا جائے تو سب کی سب ڈر کر دوڑ جائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پچاس اونٹ تو تمہیں دورانِ سفر میں ہی ادا کر دیئے جائیں گے اور پچاس واپس جا کر مل جائیں گے۔'' چنانچہ مقتول کے ورثاء دیت لینے پر رضامند ہو گئے۔

٢٦٢٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِيْ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ. فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا. وَإِنْ شَاءُوْا أَخَذُوا الدِّيَةَ. وَذٰلِكَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً. وَذٰلِكَ عَقْلُ الْعَمْدِ. مَا صُوْلِحُوْا عَلَيْهِ، فَهُوَ لَهُمْ. وَذٰلِكَ تَشْدِيْدُ الْعَقْلِ**)). [**حسن**، سنن ابي داود: ٤٥٠٦؛ سنن الترمذي: ١٣٨٧۔]

(٢٦٢٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کیا تو اسے مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں تو بطور قصاص اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت (خون بہا) وصول کر لیں۔ دیت کی مقدار تین سال کی تیس اونٹنیاں اور چار سال کی بھی تیس اونٹنیاں ہیں اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہے۔ یہ قتل عمد کی دیت (خون بہا) ہے اور اگر وہ (ورثاء) اس سے کم پر صلح کر لیں تو انہیں اس کی اجازت ہے اور مذکورہ دیت مغلظہ دیت ہے۔''

بَابُ دِيَةِ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظَةً.

باب: قتل شبہ عمد کی دیت مغلظہ ہے

٢٦٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ. سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عَمْرٍو] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَتِيلُ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ، قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا. مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ. أَرْبَعُونَ مِنْهَا خَلِفَةً، فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)).

(۲۶۲۷) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قتلِ خطا جو بالارادہ قتل کے مشابہ ہو، یعنی کوڑے اور عصا کے لگنے سے کوئی مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہے۔ جن میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٧٩٥، ٤٧٩٧؛ سنن ابي داود: ٤٥٤٧؛ ابن حبان: ٦٠١١-]

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنے دوسرے استاذ محمد بن یحییٰ کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٢٦٢٨- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَهُوَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ، قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا: فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ. مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً، فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا. أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَدَمٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ. أَلَا إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُهُمَا لِأَهْلِهِمَا كَمَا كَانَا)). [سنن ابي داود: ٤٥٤٩؛ سنن النسائي: ٤٨٠٣، یہ روایت علی بن زید بن جدعان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۶۲۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کعبہ کی دہلیز پر کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد کی، اور اس نے دشمن کے تمام گروہوں کو اکیلے شکست دی۔ خبردار! قتلِ خطا جو بالارادہ قتل کے مشابہ ہو، یعنی کوڑے یا لاٹھی سے مارے جانے والے کی دیت (خون بہا) سو اونٹ ہیں، جن میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔ خبردار! جاہلیت میں قابلِ فخر سمجھی جانے والی سب چیزیں اور اس دور میں ہونے والے سب قتل میرے ان قدموں تلے ہیں، البتہ بیت اللہ کی خدمت اور حجاج کو پانی پلانے کا منصب میں بھی انہیں کو اسی طرح بحال رکھتا ہوں جس طرح وہ پہلے سے چلے آرہے ہیں۔''

بَابُ دِيَةِ الْخَطَإِ.

باب: قتلِ خطأ کی دیت کا بیان

٢٦٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيْءٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. [سنن الترمذي: ١٣٨٨؛ سنن النسائي: ٤٨١٧، ٤٨١٨ یہ حدیث بلحاظ سند حسن ہے، کیونکہ محمد بن مسلم صدوق حسن الحدیث ہیں۔]

(٢٦٢٩) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیت یعنی خون بہا کی قیمت بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔

٢٦٣٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ: أَنْبَأَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ خَطَأً، فَدِيَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَعَشَرَةٌ بَنِي لَبُوْنٍ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ، أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ. وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَزْمَانِ الْإِبِلِ، إِذَا غَلَتْ رَفَعَ ثَمَنَهَا. وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ. فَبَلَغَ قِيمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ. أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ. وَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ، عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ، مِائَتَيْ بَقَرَةٍ. وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ، عَلَى أَهْلِ الشَّاءِ، أَلْفَيْ شَاةٍ.

[**حسن**، سنن ابي داود: ٤٥٤١؛ سنن النسائي: ٤٨٠٥۔]

(٢٦٣٠) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی سے غلطی سے قتل ہو جائے تو اس کی دیت ایک سال کی تیس اونٹنیاں، دو سال کی تیس اونٹنیاں، تین سال کی تیس اونٹنیاں اور دو سال کے دس اونٹ مقرر ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ بستی والوں کے لیے ان اونٹوں کی قیمت چار سو (طلائی) دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے۔ اونٹ مہنگے ہوتے تو آپ اس قیمت میں اضافہ فرما دیتے اور اگر اونٹ سستے ہوتے تو آپ اسی حساب سے کمی کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیت کی قیمت چار سو سے آٹھ سو دینار کے درمیان رہی یا اس کے برابر چاندی آٹھ ہزار درہم رہی، اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جس قاتل کے پاس گائیں ہوں اور وہ گایوں کی صورت میں دیت ادا کرنا چاہے تو وہ دو سو گائیں ادا کرے اور جس کے پاس بکریاں ہوں اور وہ بکریوں کی صورت میں دیت ادا کرنا چاہے تو وہ دو ہزار بکریاں ادا کرے۔“

٢٦٣١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً

(٢٦٣١) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل خطا کی صورت میں دیت کی مقدار تین سال کی بیس اونٹنیاں، چار سال کی بیس اونٹنیاں، ایک سال کی بیس اونٹنیاں اور ایک سال کے بیس اونٹ ہیں۔“

وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ [ذُكُورٌ])). [ضعيف، سنن ابی داود: ٤٥٤٥؛ سنن الترمذي: ١٣٨٦؛ سنن النسائي: ٤٨٠٦؛ الضعيفة: ٤٠٢٠، حجاج بن ارطاة ضعیف ہے۔]

٢٦٣٢۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَمَا نَقَمُوٓا إِلَّآ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (٩/ التوبة:٧٤) قَالَ: بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ. [یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھیے حدیث:٢٦٢٩۔]

(٢٦٣٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نقدی کی صورت میں دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان کا بھی یہی مفہوم ہے: ﴿وَمَا نَقَمُوٓا إِلَّآ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ''اور منافقین کا سارا غصہ محض اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے اپنے فضل سے ان کو خوشحال کر دیا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے دیت وصول کی (اور اس طرح دولت مند ہو گئے۔)

بَابُ الدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ عَاقِلَةٌ فَفِي بَيْتِ الْمَالِ.

باب: دیت عاقلہ (خاندان) پر ہے، اگر عاقلہ نہ ہو تو بیت المال سے ادا کی جائے

٢٦٣٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ. [صحيح مسلم: ١٦٨٢ (٤٣٩٣)]

(٢٦٣٣) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ دیت (خون بہا) کی ادائیگی قاتل کے عاقلہ (خاندان) کے ذمے ہے۔

٢٦٣٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ الشَّامِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٢٨٩٩؛ ابن الجارود: ٩٦٥؛ ابن حبان: ٦٠٣٥۔]

(٢٦٣٤) مقدام بن معدی کرب شامی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کا کوئی بھی وارث نہ ہو اس کا وارث میں ہوں۔ میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور اس کی وراثت لوں گا۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کی وراثت لے گا۔''

بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّ الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوَدِ أَوِ الدِّيَةِ.

٢٦٣٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ عَصَبِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصًا، فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَإِ. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ. وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٥٤٠؛ سنن النسائي: ٤٧٩٤ـ]

باب: جو شخص مقتول کے ورثاء کو قصاص یا دیت نہ لینے دے، اس کے گناہ کا بیان

(٢٦٣٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی بلوے میں یا عصبیت کی وجہ سے پتھر، کوڑے یا لاٹھی سے مار ڈالے، اس کے ذمے قتل خطا کی دیت ادا کرنا ہے۔ اور جو آدمی جان بوجھ کر کسی کو قتل کرے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور جو کوئی قاتل سے قصاص لینے میں حائل ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔''

بَابُ مَا لَا قَوَدَ فِيهِ.

٢٦٣٦ـ حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ] عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ: حَدَّثَنِي نِمْرَانُ بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلَى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَفْصِلٍ. فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَ لَهُ بِالدِّيَةِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْقِصَاصَ. فَقَالَ: ((خُذِ الدِّيَةَ. بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا)). وَلَمْ يَقْضِ لَهُ بِالْقِصَاصِ. [**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٢/ ٢٦٠؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٦٨، دہثم بن قران متروک ہے۔]

باب: جس صورت میں قصاص نہیں، اس کا بیان

(٢٦٣٦) نمران بن جاریہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد جاریہ بن ظفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی کلائی پر تلوار دے ماری اور کلائی کے جوڑ کے علاوہ دوسری جگہ سے اس کا بازو کاٹ دیا۔ اس نے یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو نبی ﷺ نے دیت (عضو کی قیمت) کا فیصلہ دیا۔ مضروب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں قصاص لینا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''دیت لے لو۔ اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت فرمائے۔'' اور آپ نے اس کے حق میں قصاص کا فیصلہ نہ دیا۔

٢٦٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ صُهْبَانَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْجَائِفَةِ وَلَا الْمُنَقِّلَةِ)). [مسند ابي يعلى:

(٢٦٣٧) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سر کا زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے، ایسا زخم جو اندر (پیٹ) تک پہنچ جائے اور ہڈی کو اپنی جگہ سے ہٹا دینے والی چوٹ کا کوئی قصاص نہیں۔''

۶۷۰۰؛ السنن الکبرٰی للبیهقي: ۸/ ۶۵ یہ روایت رشدین بن سعد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

بَابُ الْجَارِحِ يُفْتَدَى بِالْقَوَدِ.

باب: اگر زخمی کرنے والا قصاص کے بجائے فدیہ (دیت) دے تو

۲۶۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا. فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ، فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ. فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: الْقَوَدَ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَكُمْ كَذَا وَكَذَا)) فَلَمْ يَرْضَوْا. فَقَالَ: ((لَكُمْ كَذَا وَكَذَا)). فَرَضُوا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا. أَرَضِيتُمْ؟)) قَالُوا: لَا. فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُونَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكُفُّوا. فَكَفُّوا. ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ. فَقَالَ: ((أَرَضِيتُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ)) قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((أَرَضِيتُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ.

(۲۶۳۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا، زکوۃ کی مقدار اور وصولی کے بارے میں ایک آدمی ان سے الجھ پڑا، ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بھی اسے مارا تو اس کے سر پر زخم آ گیا۔ اس کے لواحقین نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قصاص کا مطالبہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اتنی اتنی رقم (بطور دیت) مل سکتی ہے۔'' وہ لوگ اس مقدار پر راضی نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ''تمہیں (مزید) اتنی رقم دی جا سکتی ہے۔'' وہ لوگ راضی ہو گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں لوگوں سے خطاب کر کے تمہاری رضا مندی کی انہیں اطلاع دے دوں؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''بنولیث قبیلے کے یہ لوگ میرے پاس قصاص کے سلسلے میں آئے تھے۔ میں نے انہیں اتنی رقم کی پیش کش کی ہے۔ کیا تم لوگ اس فیصلے پر راضی ہو؟'' انہوں نے کہا: جی نہیں، یہ سن کر مہاجرین نے ان کو سرزنش کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے مہاجرین کو رکنے کا حکم دیا۔ وہ رک گئے۔ پھر آپ نے انہیں بلا کر اپنی پیش کش میں اضافہ کر دیا اور فرمایا: ''کیا اب راضی ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں خطبے میں لوگوں کو تمہاری رضا مندی سے باخبر کر دوں؟'' تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا: ''کیا تم راضی ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: تَفَرَّدَ

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے

بِهٰذَا مَعْمَرٌ. لَا أَعْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ. [سنن ابي داود: ٤٥٣٤، یہ روایت امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

سنا کہ اس روایت کو صرف معمر نے بیان کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق ان کے علاوہ اسے کسی نے روایت نہیں کیا۔

بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ.

باب: جنین یعنی پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

٢٦٣٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، [عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ،] عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ: أَنَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ. وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ. وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ. فِيْهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ**)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٤١٠۔]

(٢٦٣٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (ماں کے پیٹ میں موجود بچے) کے قتل کی بنا پر ایک غلام یا لونڈی (بطور دیت) دینے کا فیصلہ دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے (ابھی تک دنیا میں آ کر) کچھ پیا نہ کھایا، نہ چیخا چلایا، ایسا بچہ تو کالعدم ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو شاعروں کی سی باتیں کر رہا ہے۔ (بہر حال فیصلہ یہی ہے کہ) اس کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے۔''

٢٦٤٠ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِيْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ. -يَعْنِيْ سِقْطَهَا- فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِيْهِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. فَقَالَ عُمَرُ: ائْتِنِيْ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ. فَشَهِدَ مَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ. [صحيح مسلم: ١٦٨٣ (٤٣٩٧)؛ سنن ابي داود: ٤٥٧٠؛ سنن الترمذي: ١٤١١۔]

(٢٦٤٠) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (مارنے کی بنا پر) عورت کا حمل ساقط ہونے سے متعلق لوگوں سے مشورہ طلب کیا (کہ اس صورت میں کتنی دیت ہوگی؟) تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ نے اس قسم کے مقدمے میں ایک غلام یا ایک لونڈی ادا کرنے کا فیصلہ دیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی گواہ پیش کرو جو اس بارے میں تمہارے ساتھ گواہی دے تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ساتھ گواہی دی۔

٢٦٤١ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: أَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ. -يَعْنِيْ فِي الْجَنِيْنِ- فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ لِيْ. فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا

(٢٦٤١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے جنین (پیٹ میں موجود بچے کے قتل) کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ دریافت کیا تو حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: میری دو بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی (بانس) مار کر قتل کر دیا اور اس کے جنین کو بھی قتل کر

الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا، وَقَتَلَتْ جَنِينَهَا. فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ. وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا. [**صحيح الاسناد**، سنن ابي داود: ٤٥٧٢؛ سنن النسائي: ٤٧٥٣-]

دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ جنین کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ادا کی جائے اور اس عورت کو قصاص میں قتل کر دیا جائے۔''

بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ الدِّيَةِ.

باب: دیت میں سے میراث (کی تقسیم) کا بیان

٢٦٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا. حَتَّى كَتَبَ إِلَيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَرَّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩٢٧؛ سنن الترمذي: ١٤١٥-]

(٢٦٤٢) سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: دیت عاقلہ (اقرباء) کے لیے ہے۔ عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھ کر اطلاع دی کہ نبی ﷺ نے اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ترکہ دیا تھا۔ (تو امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا)

٢٦٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهُذَلِيِّ اللِّحْيَانِيِّ بِمِيرَاثِهِ مِنَ امْرَأَتِهِ الَّتِي قَتَلَتْهَا امْرَأَتُهُ الْأُخْرَى. [عبدالله بن احمد (زوائد المسند) ٥/ ٣٢٦، ٣٢٧، اسحاق بن یحییٰ نے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، لہٰذا یہ روایت منقطع یعنی ضعیف ہے۔]

(٢٦٤٣) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی لحیانی رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بیوی کے ترکے سے حصہ دلوایا تھا جسے ان کی دوسری بیوی نے قتل کر دیا تھا۔

بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ.

باب: کافر کی دیت کا بیان

٢٦٤٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ،

(٢٦٤٤) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔ اور وہ (اہل کتاب) یہود ونصاریٰ ہیں۔

وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. [حسن، سنن ابي داود: ٤٥٨٣؛ سنن الترمذي: ١٤١٣؛ مسند احمد: ٢/ ١٨٣-]

بَابُ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ.

باب: اس امر کا بیان کہ قاتل وارث نہیں ہوتا

٢٦٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٠٩؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٣٥؛ سنن الدارقطني: ٤/ ٩٤؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٢٠-]

(۲۶۴۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوتا۔“

٢٦٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، قَتَلَ ابْنَهُ، فَأَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ. ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً. وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً. فَقَالَ: ابْنُ أَخِي الْمَقْتُولِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ**)). [الموطا الامام مالك: ٢/ ٨٦٧؛ مسند احمد: ١/ ٤٩، یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے: سنن ابي داود (٤٥٦٤)]

(۲۶۴۶) عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو مدلج کے ایک فرد ابو قتادہ نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بطور دیت) اس سے سو اونٹنیاں وصول کیں۔ تین سال کی تیس اونٹنیاں، چار سال کی تیس اونٹنیاں اور چالیس حاملہ اونٹنیاں۔ پھر فرمایا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”قاتل کے لیے کوئی میراث نہیں۔“

بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَصَبَتِهَا وَمِيرَاثِهَا لِوَلَدِهَا.

باب: عورت کی دیت اس کے عصبہ پر لازم ہے اور اس کی میراث اس کی اولاد کو ملے گی

٢٦٤٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ

(۲۶۴۷) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا: ”عورت کی دیت اس کے عصبہ رشتے دار ادا کریں گے، وہ جو بھی ہوں اور وہ دیت کے

قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْ يَعْقِلَ الْمَرْأَةَ عَصَبَتُهَا، مَنْ كَانُوْا. وَلَا يَرِثُوا مِنْهَا شَيْئًا. إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا . وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا . فَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا)). [حسن، سنن ابي داود: ٤٥٦٤؛ سنن النسائي: ٤٠٥؛ مسند احمد: ٢/ ٢٢٤-]

وارث نہ ہوں گے، الا یہ کہ (اصحاب الفروض) سے بچ جائے۔ اگر کوئی عورت قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی اور وہی عورت کے قاتل کو (قصاص میں) قتل کر سکتے ہیں۔"

٢٦٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدِّيَةَ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ. فَقَالَتْ عَاقِلَةُ الْمَقْتُوْلَةِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِيرَاثُهَا لَنَا. قَالَ: ((لَا. مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا)). [سنن ابي داود: ٤٥٧٥، یہ روایت مجالد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۶۴۸) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت ادا کرنے کی ذمے داری قتل کرنے والی عورت کے عصبہ پر ڈالی تو مقتولہ کے عصبہ رشتے داروں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی میراث ہمیں ملے گی؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، اس کا ترکہ (وراثت) اس کے شوہر اور اس کی اولاد کے لیے ہے۔"

بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ.

باب: دانت توڑنے کی صورت میں قصاص کا بیان

٢٦٤٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ، عَمَّةُ أَنَسٍ، ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ. فَطَلَبُوا الْعَفْوَ، فَأَبَوْا. فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْأَرْشَ فَأَبَوْا. فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ)). قَالَ: فَرَضِيَ الْقَوْمُ، فَعَفَوْا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ)).

[صحيح بخاري: ٢٧٠٣، ٤٤٩٩-]

(۲۶۴۹) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی رُبَیِّع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا، پھر انہوں نے معافی و درگزری کی درخواست کی مگر انہوں نے (معاف کرنے سے) انکار کر دیا۔ انہوں نے اس کی دیت ادا کرنے کی پیش کش کی تو انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ دونوں فریق (اپنا مقدمہ لے کر) نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بھی قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا۔ انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میری بہن رُبَیِّع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس (ربیع رضی اللہ عنہا) کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے انس! اللہ تعالیٰ کا قانون تو قصاص ہی ہے۔" راوی کا بیان ہے کہ بعد میں وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ

کے بعض بندے ایسے ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ پر (کسی بات کی) قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ.

باب: دانت کی دیت کا بیان

٢٦٥٠۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ. الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٥٥٩؛ مسند احمد: ١/ ٢٨٩؛ ابن الجارود: ٧٨٣۔]

(٢٦٥٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام دانت برابر ہیں۔ سامنے کے دانت اور ڈاڑھ برابر ہے۔''

٢٦٥١۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَضَى فِي السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. [**صحيح**، المصنف لعبدالرزاق: ١٧٤٩٥؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٩٠۔]

(٢٦٥١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دانت (کی دیت) کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ.

باب: انگلیوں کی دیت کا بیان

٢٦٥٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ [أَبِي] عَدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ)) يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ وَ الْإِبْهَامَ. [صحيح بخاري: ٦٨٩٥؛ سنن ابي داود: ٤٥٥٨؛ سنن الترمذي: ١٣٩١؛ سنن النسائي: ٤٨٥١۔]

(٢٦٥٢) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ یعنی خنصر (چھوٹی انگلی) اور یہ بنصر (چھوٹی کے ساتھ والی) اور انگوٹھا سب برابر ہیں۔''

٢٦٥٣۔ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ فِيهِنَّ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ

(٢٦٥٣) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام انگلیاں برابر ہیں، ان میں سے ہر انگلی کی (دیت) دس اونٹ ہے۔''

الْإِبِلِ)). [حسن، السنن الكبرىٰ للبيهقى، ٨/ ٨٩، ٩٢-]

٢٦٥٤ـ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى السَّمَرْقَنْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوْقِ ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤٥٥٦؛ سنن النسائي: ٤٨٤٨؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٩٢-]

(٢٦٥٤) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(دیت کے لحاظ سے) سب انگلیاں برابر ہیں۔''

بَابُ الْمُوْضِحَةِ.

باب: جس زخم سے ہڈی نمایاں ہو جائے (اس کی دیت) کا بیان

٢٦٥٥ـ حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ)). [حسن صحيح، سنن ابي داود: ٤٥٦٦؛ سنن الترمذي: ١٣٩٠؛ سنن النسائي: ٤٨٥٦-]

(٢٦٥٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جن زخموں کی وجہ سے ہڈی نمایاں ہو جائے (ہر زخم پر) پانچ پانچ اونٹ دیت ہے۔''

بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَنَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَ ثَنَايَاهُ.

باب: اگر کوئی کسی آدمی کو دانت سے کاٹے تو وہ اپنا ہاتھ کھینچے، جس بنا پر کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں......

٢٦٥٦ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلَى وَسَلَمَةَ ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا. فَاقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَنَحْنُ بِالطَّرِيْقِ. قَالَ: فَعَضَّ الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ. فَجَذَبَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ. فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى

(٢٦٥٦) یعلیٰ بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستے میں ہمارے ایک ساتھی کی دوسرے آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ اس آدمی نے اپنے ساتھی کے ہاتھ پر کاٹا تو دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت نکل گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے دانت کی دیت کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَلْتَمِسُ عَقْلَ ثَنِيَّتِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعِضَاضِ الْفَحْلِ. ثُمَّ يَأْتِي يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا**)) قَالَ: فَأَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٧٦٩؛ مسند احمد: ٤/ ٢٢٢، ٢٢٣ نیز دیکھئے صحیح بخاري: ٢٢٦٥، ٦٨٩٣؛ صحيح مسلم: ١٦٧٤ (٤٣٧١)]

نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اس طرح چباتا ہے جس طرح اونٹ چبا جاتا ہے، پھر آ کر دیت کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ ایسی صورت میں دانت کی کوئی دیت نہیں۔''

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطالبے کو باطل قرار دے دیا۔

٢٦٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلَى ذِرَاعِهِ. فَنَزَعَ يَدَهُ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتُهُ. فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: ((**يَقْضَمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ**)). [صحيح بخاري: ٦٨٩٢؛ صحيح مسلم: ١٦٧٣ (٤٣٧٠)؛ سنن الترمذي: ١٤١٦؛ سنن النسائي: ٤٧٧٢۔]

(٢٦٥٧) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کے بازو پر کاٹ لیا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت نکل گیا۔ یہ مقدمہ نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے باطل قرار دیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی دوسرے کو اس طرح چباتا ہے جس طرح اونٹ چبا جاتا ہے۔''

بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

باب: ایک مسلمان کو کافر کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا

٢٦٥٨۔ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: لَا. وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ. إِلَّا أَنْ يَرْزُقَ اللّٰهُ رَجُلًا فَهْمًا فِي الْقُرْآنِ. أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. فِيهَا الدِّيَاتُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [صحيح بخاري: ١١١، ٣٠٤٧؛ سنن الترمذي: ١٤١٢؛ سنن النسائي: ٧٤٥٨۔]

(٢٦٥٨) ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس دین کا ایسا بھی علم ہے جو لوگوں کے پاس نہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! ہمارے پاس بھی (دین کا) وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو قرآن مجید کا فہم عطا فرما دے یا جو اس صحیفے میں ہے۔ اس میں دیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین ہیں اور (اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ) مسلمان کو کافر کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

٢٦٥٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو

(٢٦٥٩) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل

ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)). [حسن صحيح، مسند احمد: ٢/ ٢١٥، ١٨٠؛ ابن خزيمة: ٢٢٨٠؛ ابن الجارود: ١٠٧٣۔]

نہیں کیا جائے گا۔"

٢٦٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ)).

[صحيح، سنن ابی داود: ٤٥٣٠؛ ابن حبان: ١٦٩٩۔]

(٢٦٦٠) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور نہ عہد والے کو اس کے عہد میں قتل کیا جائے۔"

بَابُ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ.

باب: باپ کو اپنی اولاد کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

٢٦٦١۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ)). [سننن الترمذي: ١٤٠١؛ سنن الدارمي: ٢٤٠٢؛ سنن الدارقطني: ٣/ ١٤١، ١٤٢، یہ روایت اسماعیل بن مسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٦٦١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "باپ کو اولاد کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔"

٢٦٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)) . [سنن الترمذي: ١٤٠٠؛ مسند احمد: ١/ ٢٢، ٤٩، یہ روایت حجاج بن ارطاۃ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز اس کے تمام طرق بھی ضعیف ہیں۔]

(٢٦٦٢) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "باپ کو اولاد کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔"

بَابُ هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ.

باب: اگر آزاد شخص سے غلام قتل ہو جائے تو کیا اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا؟

٢٦٦٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ. وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ))**. [سنن ابي داود: ٤٥١٧، ٤٥١٥؛ سنن الترمذي: ١٤١٤؛ سنن النسائي: ٤٧٥١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٧، یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ حسن بصری عن سمرہ رضی اللہ عنہ والی روایت حسن ہوتی ہے۔]

(٢٦٦٣) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اسے (قصاص میں) قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے ناک کان کاٹے تو ہم بھی اس کے ناک کان کاٹ دیں گے۔“

٢٦٦٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ، و عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَا: قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مُتَعَمِّدًا. فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً. وَنَفَاهُ سَنَةً. وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. [**ضعيف جدا**، مسند ابي يعلى: ٥٣١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٣٦ اسحاق بن ابی فروہ سخت ضعیف ہے۔]

(٢٦٦٤) سیدنا علی اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو قصداً قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے، ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا اور مسلمانوں (کے مالِ غنیمت) میں سے اس کا حصہ ختم کر دیا۔

بَابُ يُقْتَادُ مِنَ الْقَاتِلِ كَمَا قَتَلَ.

باب: قاتل سے قصاص اسی طرح لیا جائے گا جس طرح اس نے قتل کیا

٢٦٦٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَتَلَهَا. فَرَضَخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [صحيح بخاري: ٢٤١٣، ٢٧٤٦؛ صحيح مسلم: ١٦٧٢ (٤٣٦٢)؛ سنن ابي داود: ٤٥٢٧؛ سنن الترمذي: ١٣٩٤؛ سنن النسائي: ٤٧٥٤۔]

(٢٦٦٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل کر اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل (دینے کا حکم) دیا۔

٢٦٦٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ

(٢٦٦٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے زیورات کے لیے قتل کر دیا۔ (ابھی اس

ابْنُ شُمَيْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا. فَقَالَ لَهَا: ((**أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟**)) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [صحيح بخاري: ٥٢٩٥، ٦٨٧٧، ٦٨٧٩؛ صحيح مسلم: ١٦٧٢ (٤٣٦١)؛ سنن ابي داود: ٤٥٢٩؛ سنن النسائي: ٤٧٨٣.]

میں رمق باقی تھی کہ) رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''کیا تجھے فلاں آدمی نے قتل کیا ہے؟'' تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے کسی دوسرے کے بارے میں پوچھا تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے تیسری بار (اس یہودی کا نام لے کر) پوچھا تو اس نے اشارے سے بتایا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے (قصاص میں) دو پتھروں کے درمیان (اس کا سر) کچلوا کر اسے قتل کروا دیا۔

بَابُ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

باب: قصاص صرف تلوار کے ذریعے سے قتل کر کے لیا جائے

٢٦٦٧ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ**)). [**ضعيف جدا**، شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ١٨٤؛ مسند الطيالسي: ٨٠٢؛ جابر الجعفی متہم بالکذب اور ابو عازب مستور ہے۔]

(٢٦٦٧) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قصاص صرف تلوار کے ذریعے سے ہے۔''

٢٦٦٨ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ: حَدَّثَنَا الْحُرُّ ابْنُ مَالِكٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ**)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٣/ ١٠٦؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٦٣، حسن بصری مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔]

(٢٦٦٨) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قصاص صرف تلوار سے ہوتا ہے۔''

بَابُ لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

باب: اس امر کا بیان کہ کوئی آدمی کسی کے جرم کا ذمے دار نہیں

٢٦٦٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

(٢٦٦٩) عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے حجۃ الوداع کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''خبردار! کوئی

عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((**أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ٤٩٨، ٤٩٩؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩١٦٩ والبيهقي: ٨/ ٢٧-]

مجرم جو بھی جرم کرتا ہے، اس کا وبال اسی پر ہے۔ باپ جرم کرے تو اس کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں اور نہ بیٹے کے جرم کی ذمہ داری اس کے باپ پر ہے۔‘‘

٢٦٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، يَقُولُ: ((**أَلَا لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ. أَلَا لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ**)). [**صحيح**، سنن الدارقطني: ٣/ ٤٤، ٤٥؛ ابن حبان: ٦٥٦٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٦١١، ٦١٢-]

(٢٦٧٠) طارق محاربی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اس حد تک بلند کیا کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ آپ نے فرمایا: ’’خبردار! ماں کے کسی جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔ خبردار! ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔‘‘

٢٦٧١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُرِّ، عَنِ الْخَشْخَاشِ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعِي ابْنِي. فَقَالَ: ((**لَا تَجْنِي عَلَيْهِ، وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٣٤٤، ٣٤٥؛ شرح السنة للبغوي: ٦١٢-]

(٢٦٧١) خشخاش عنبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: ’’تمہارے کسی جرم کی ذمے داری اس پر نہیں اور اس کے کسی جرم کی ذمے داری تم پر نہیں۔‘‘

٢٦٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى**)). [**حسن صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١/ ١٨٥، ح: ٤٨٤-]

(٢٦٧٢) اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کسی کے جرم کی ذمے داری دوسرے پر نہیں۔‘‘

بَابُ الْجُبَارِ.

باب: جن صورتوں میں دیت نہیں، ان کا بیان

٢٦٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي

(٢٦٧٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’چوپائے کا کسی کو زخمی کرنا رائیگاں ہے، کان (میں گر کر

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ. وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ**)).

زخمی ہو جائے تو) رائیگاں ہے اور کنویں (میں گر کر زخمی ہو یا مر جائے تو) رائیگاں ہے۔"

[**صحیح**، دیکھئے حدیث: ۲۵۰۹۔]

٢٦٧٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ**)). [**صحيح بما قبله**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ١٤۔]

(۲۶۷۴) عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "چوپائے کا کسی کو زخمی کرنا رائیگاں ہے اور کان (میں گر کر زخمی ہو جائے تو) رائیگاں ہے۔"

٢٦٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمَعْدِنَ جُبَارٌ، وَالْبِئْرَ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ.

(۲۶۷۵) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ بلاشبہ کان ہدر ہے، کنواں ہدر ہے اور چوپائے کا زخم پہنچانا ہدر ہے۔

وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِيمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرِهَا. وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدْرُ الَّذِي لَا يُغَرَّمُ. [**صحيح بما قبله**، مسند احمد (زوائد) ٥/ ٣٣٦، ٣٣٧۔]

العجماء سے چوپائے اور مویشی وغیرہ مراد ہیں۔ اور جبار کا مفہوم ہے کہ اس کا کچھ تاوان نہیں۔

٢٦٧٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**النَّارُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ**))

(۲۶۷۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آگ (میں گر کر کوئی جل جائے تو) رائیگاں ہے اور کنویں (میں گر جائے تو) ہدر ہے۔"

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٥٩٤؛ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٨٩۔]

بَابُ الْقَسَامَةِ.

باب: قسامت کا بیان

٢٦٧٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ

(۲۶۷۷) سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے بزرگوں نے ان سے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما فقر و فاقے سے پریشان ہو کر روزی کی تلاش میں خیبر کی طرف گئے۔ وہاں قیام کے دوران میں کسی نے آ کر

قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ. فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَأُلْقِيَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ بِخَيْبَرَ. فَأَتَى يَهُودَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ، وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوْهُ. قَالُوْا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ. فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: ((كَبِّرْ، كَبِّرْ)) يُرِيْدُ السِّنَّ. فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ. ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ**)) فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ [إِلَيْهِمْ] فِي ذَلِكَ. فَكَتَبُوْا: إِنَّا، وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((**تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟**)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((**فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟**)) قَالُوْا: لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ. فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ. حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ.

محیصہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ ان کے ساتھی عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر کے خیبر کے ایک کنوئیں میں یا کسی چشمے میں پھینک دیا ہے۔ محیّصہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے ہاں جا کر ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم ہی نے اسے قتل کیا ہے۔ یہودیوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اس کے بعد محیّصہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے میں جا کر ان سے یہ واقعہ ذکر کیا۔ پھر محیّصہ رضی اللہ عنہ اپنے بڑے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ محیّصہ رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے وقت خیبر میں تھے۔ وہ وقوعہ کی تفصیلات بیان کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے محیّصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”بڑے کا لحاظ کرو۔“ آپ کی مراد یہ تھی کہ جو عمر میں بڑا ہے وہ پہلے بات کرے۔ چنانچہ حویصہ رضی اللہ عنہ نے اور پھر محیّصہ نے اپنی بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (یہودی) تمہارے مقتول کی دیت دیں یا لڑائی کے لیے تیاری کر لیں۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں انہیں (اپنا فیصلہ) لکھ کر بھیجا۔ انہوں نے (جوابًا) لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حویّصہ، محیّصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کیا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون بہا لینے کے حقدار بنتے ہو؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر یہودی تمہارے لیے قسم کھائیں گے۔“ انہوں نے کہا: (ان کی قسم کا کیا اعتبار؟ وہ تو) مسلمان نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی دیت ادا کرتے ہوئے ان کی طرف ایک سو اونٹنیاں بھیج دیں حتی کہ وہ ان کے گھر پہنچا دی گئیں۔

قَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ. [صحيح بخاري: ٧١٩٢؛ صحيح مسلم: ١٦٦٩ (٤٣٤٩)؛ سنن ابي داود: ٤٥٢٠، ٤٥٢١؛ سنن الترمذي: ١٤٢٢؛ سنن

سہل بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری تھی۔

النسائي: ٤٧٢٠، ٤٧٢١۔]

٢٦٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ حُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ، ابْنَيْ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدَاللّٰهِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَيْ سَهْلٍ. خَرَجُوْا يَمْتَارُوْنَ بِخَيْبَرَ. فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقُتِلَ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**تُقْسِمُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ؟**)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ؟ قَالَ: ((**فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ؟**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذًا تَقْتُلَنَا. قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. [**صحيح**، المصنف لابن ابي شيبة: ٩/ ٣٧٨؛ سنن الدارقطني: ٣/ ١٠٩، ١١٠۔]

(٢٦٧٨) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما اور سہل کے دو بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما روزی کی تلاش میں خیبر گئے۔ وہاں عبداللہ رضی اللہ عنہ ظلم کا شکار ہوئے، پھر قتل کر دیے گئے۔ اس واقعے کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم قسمیں کھاتے ہو اور (دیت کے) حقدار بنتے ہو؟'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کیسے قسمیں کھائیں، جبکہ ہم وہاں موجود نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یہودی قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس طرح تو وہ ہمیں قتل کرتے رہیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

بَابُ مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدِهِ فَهُوَ حُرٌّ.

باب: جو شخص اپنے غلام کا مُثلہ کرے تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا

٢٦٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ رَوْحِ بْنِ زِنْبَاعٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَخْصَى غُلَامًا لَهُ. فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُثْلَةِ. [**حسن** بما بعده المعجم الكبير للطبراني: ٥/ ٢٦٩؛ تهذيب الكمال للمزي: ٩/ ٣٩٣۔]

(٢٦٧٩) سلمہ بن روح بن زنباغ اپنے دادا زنباع بن روح جذامی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، انہوں نے اپنے غلام کو خصی کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے مثلے کی وجہ سے اسے آزاد کر دیا۔

٢٦٨٠۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى السَّمَرْقَنْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَارِخًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا لَكَ؟**)) قَالَ: سَيِّدِيْ رَآنِيْ أُقَبِّلُ جَارِيَةً لَهُ، فَجَبَّ مَذَاكِيْرِيْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**عَلَيَّ**

(٢٦٨٠) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی چیختا چلاتا ہوا نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''تجھے کیا (مسئلہ) ہے؟'' اس نے کہا: میں اپنے آقا کی لونڈی کا بوسہ لے رہا تھا کہ میرے آقا نے دیکھ لیا، پھر اس نے میرا عضو مخصوص کاٹ ڈالا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کو میرے سامنے لے کر

بِالرَّجُلِ)) فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((اذْهَبْ. فَأَنْتَ حُرٌّ)) قَالَ: عَلَى مَنْ نُصْرَتِي يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَالَ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَرَقَّنِي مَوْلَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ)). [**حسن**، سنن ابي داود: ٤٥١٩؛ مسند احمد: ٢/ ١٨٢، ٢٢٥۔]

آؤ۔'' اسے تلاش کیا گیا، لیکن وہ نہ مل سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، تم آزاد ہو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کون کرے گا؟ اس کی مراد یہ تھی کہ اگر میرا آقا مجھے دوبارہ اپنی غلامی میں لے لے تو مجھے کون چھڑائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مومن۔'' یا فرمایا: ''ہر مسلمان تیری مدد کرے گا۔''

بَابٌ: أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيْمَانِ.

باب: اہل ایمان قتل کے وقت بھی تمام لوگوں سے زیادہ (سرکشی سے) بچتے ہیں

٢٦٨١۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ مِنْ أَعَفِّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلَ الْإِيْمَانِ)).**

[**ضعيف**، مسند احمد: ١/ ٣٩٣؛ المصنف لابن ابي شيبة، ٩/ ٤٢٠، ابراہیم نخعی اور مغیرہ بن مقسم دونوں کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز دیکھئے حدیث: ٢٦٨٢۔]

(٢٦٨١) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل ایمان قتل کے وقت بھی تمام لوگوں سے زیادہ (سرکشی سے) بچتے ہیں۔''

٢٦٨٢۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: **((إِنَّ أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً، أَهْلُ الْإِيْمَانِ)).** [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٦٦٦، ابراہیم النخعی مدلس اور ھُنی بن نویرہ مستور ہے۔]

(٢٦٨٢) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل ایمان ہی تمام لوگوں سے زیادہ قتل کے وقت (سرکشی سے) بچنے والے ہوتے ہیں۔''

بَابٌ: الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ.

باب: اس امر کا بیان کہ تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں

٢٦٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

(٢٦٨٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ وہ اپنے دشمن کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح (متحد) ہیں۔ ان کا ادنیٰ فرد بھی امان

((الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ. وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلَى أَقْصَاهُمْ)). [**صحيح**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث:۲۶۶۰]

(عہد) دے سکتا ہے اور ان کا سب سے دور والا (مجاہد بھی امیرِ لشکر کے پاس) غنیمت ادا کرے گا۔''

٢٦٨٤ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْجَنُوبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. وَتَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ)). [**صحيح بما قبله وما بعده**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٣٠؛ الكامل لابن عدي: ٥/ ١٩٦٨ـ]

(۲۶۸۴) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان اپنے دشمن کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح (متحد) ہوتے ہیں اور تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔''

٢٦٨٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَدُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ. وَيُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَقْصَاهُمْ)). [**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث:۲۶۸۳ـ]

(۲۶۸۵) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان دشمن کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح (متحد) ہیں۔ ان سب کے خون (حرمت میں) برابر ہیں۔ ان کا ادنیٰ بھی تمام مسلمانوں کی طرف سے (دشمن کو) پناہ دے سکتا ہے۔ اور ان کا سب سے دور والا بھی (امیر لشکر کے پاس) غنیمت ادا کرے گا۔''

بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا.

باب: جو کسی ذمی کو قتل کرے (اس پر وعید) کا بیان

٢٦٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا)). [صحيح بخاري: ٣١٦٦؛ سنن النسائي: ٤٧٥٤ـ]

(۲۶۸۶) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی ذمی کو قتل کر دے، اسے جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہو گی، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔''

٢٦٨٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ

(۲۶۸۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

سُلَيْمَانَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا، لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٤٠٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٢٧۔]

فرمایا: ''جس شخص نے کسی ذمی کو قتل کیا جس کا ذمہ اللہ اور اس کے رسول نے لے رکھا ہے۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا، حالانکہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔''

بَابُ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ.

باب: جو شخص کسی آدمی کو امان دے، پھر اسے قتل کر دے تو؟

٢٦٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ، لَمَشَيْتُ فِيمَا بَيْنَ رَأْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ، فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [صحيح، مسند احمد: ٥/ ٢٢٣؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٧٣٩۔]

(٢٦٨٨) رفاعہ بن شداد قتبانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اگر میں نے عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں مختار بن عبید ثقفی (کو قتل کر کے) اس کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا۔ میں نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی آدمی کو پناہ دے، پھر اسے قتل کر دے تو وہ روز قیامت بدعہدی کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہو گا۔''

٢٦٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى، عَنْ أَبِي عُكَّاشَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي قَصْرِهِ. فَقَالَ: قَامَ جِبْرَئِيلُ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ. فَمَا مَنَعَنِي مِنْ ضَرْبِ عُنُقِهِ إِلَّا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا أَمِنَكَ الرَّجُلُ عَلَى دَمِهِ، فَلَا تَقْتُلْهُ)) فَذَاكَ الَّذِي مَنَعَنِي مِنْهُ. [ضعيف، مسند احمد: ٦/ ٣٩٤؛ التاريخ الكبير للبخاري: ٣/ ٣٢٣ عبداللہ بن میسرہ ضعیف اور ابو عکاشہ ہمدانی مجہول ہے۔]

(٢٦٨٩) رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں مختار بن عبید ثقفی کے پاس اس کے محل میں گیا تو اس نے کہا: ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں۔ تو مجھے اس کی گردن مارنے سے صرف اس حدیث نے روک لیا جو میں نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص تجھ سے امان طلب کرے تو اسے قتل نہ کر۔''
اسی حدیث نے مجھے اس (کے قتل) سے روک دیا۔

بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ.

باب: قاتل کو معاف کر دینے کا بیان

٢٦٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ

(٢٦٩٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَرُفِعَ ذَٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ. فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ: ((**أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ، دَخَلْتَ النَّارَ**)) قَالَ: فَخَلَّى سَبِيْلَهُ. قَالَ: فَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ. فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ. فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ.

[**صحيح**، سنن ابی داود: ٤٤٩٨؛ سنن الترمذی: ١٤٠٧؛ سنن النسائی: ٤٧٢٦۔]

کے زمانے میں ایک آدمی سے قتل ہو گیا۔ یہ مقدمہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں اسے قتل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا: ''اگر یہ سچا ہوا، پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔''

راوی کا بیان ہے کہ وارث نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے ہاتھ چمڑے کی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ (جب اسے چھوڑا تو) وہ اپنی رسّی گھسیٹتا ہوا گیا، لہٰذا اسے ذونسعہ نام دے دیا گیا۔

٢٦٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَيْرٍ، عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ، وَعِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اعْفُ**)) فَأَبَى. فَقَالَ: ((**خُذْ أَرْشَكَ**)) فَأَبَى. قَالَ: ((**فَاذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ**)). قَالَ: فَلُحِقَ بِهِ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: ((**اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ**)). [قَالَ:] فَخَلَّى سَبِيْلَهُ. قَالَ فَرُئِيَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ذَاهِبًا إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ أَوْثَقَهُ.

(٢٦٩١) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے عزیز (رشتے دار) کے قاتل کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے معاف کر دو۔'' اس نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس سے خون بہا لے لو۔'' اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اسے قتل کر دو، کیونکہ تم بھی اس جیسے ہو۔'' ایک آدمی جا کر اسے ملا اور اس سے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر، کیونکہ تو بھی اسی جیسا ہے۔''

راوی نے کہا: پھر اس نے اسے چھوڑ دیا۔

راوی نے کہا: اسے دیکھا گیا کہ (آزاد ہونے کے بعد) چمڑے کی رسی گھسیٹتا ہوا اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ (ان الفاظ سے) معلوم ہوتا ہے کہ اسے باندھا ہوا تھا۔

قَالَ: أَبُوْ عُمَيْرٍ فِي حَدِيْثِهِ: قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: ((**اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ**)).

عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کہے: ''اسے قتل کر، تو بھی اس جیسا ہے۔''

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَٰذَا حَدِيْثُ الرَّمْلِيِّيْنَ، لَيْسَ إِلَّا عِنْدَهُمْ. [**صحيح**، سنن النسائي: ٤٧٣٤؛ مشكل الآثار للطحاوي: ١/ ٤٠٨۔]

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث رملہ والوں کی ہے۔ یہ صرف انہی کے ہاں معروف ہے۔

بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ.

٢٦٩٢ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ فِيهِ الْقِصَاصُ، إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٤٩٧؛ سنن النسائي: ٤٧٨٧ـ]

باب: قصاص معاف کر دینے کا بیان

(٢٦٩٢) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جب بھی کوئی ایسا مقدمہ پیش کیا گیا جس میں قصاص ہوتا تو آپ معاف کر دینے کا حکم دیتے۔

٢٦٩٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ، فَيَتَصَدَّقُ بِهِ، إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً**)).

سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. [**ضعيف**، سنن الترمذي: ١٣٩٣، انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابو السفر عن أبي الدرداء روایت مرسل ہوتی ہے۔]

(٢٦٩٣) ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس آدمی کو جسمانی طور پر کوئی تکلیف پہنچے، پھر وہ (تکلیف پہنچانے والے کو) معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس حدیث کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے خوب یاد رکھا۔

بَابُ الْحَامِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوَدُ.

٢٦٩٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَشَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**الْمَرْأَةُ، إِذَا قَتَلَتْ عَمْدًا، لَا تُقْتَلُ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، إِنْ كَانَتْ حَامِلًا، وَحَتَّى تُكَفِّلَ وَلَدَهَا. وَإِنْ زَنَتْ، لَمْ تُرْجَمْ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، وَحَتَّى تُكَفِّلَ وَلَدَهَا**)).

[**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٧/ ٢٨٠، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ضعیف راوی ہے۔]

باب: اگر حاملہ عورت پر قصاص واجب ہو تو؟

(٢٦٩٤) معاذ بن جبل، ابوعبیدہ بن جراح، عبادہ بن صامت اور شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت جب قتلِ عمد کی مرتکب ہو، اگر وہ حاملہ ہو تو وضعِ حمل تک اسے قتل نہیں کیا جائے گا حتی کہ وہ اپنے بچے کی کفالت (پرورش) کی ذمے داری کسی کو سونپ دے۔ اگر عورت زنا کی مرتکب ہو تو (بھی) وضعِ حمل تک اسے رجم نہیں کیا جائے گا حتی کہ وہ اپنے بچے کی کفالت (پرورش) کی ذمے داری کسی کو سونپ دے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْوَصَايَا

وصیت سے متعلق مسائل

[بَاب] هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

باب: کیا رسول اللہ ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟

٢٦٩٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ. [صحيح مسلم: ١٦٣٥ (٤٢٢٩)؛ سنن ابي داود: ٢٨٦٣؛ سنن النسائي: ٣٦٥١-]

(٢٦٩٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ترکے میں) نہ دینار و درہم چھوڑے اور نہ بکری و اونٹ، اور آپ نے کسی بھی چیز کی وصیت نہیں کی۔

٢٦٩٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَكَيْفَ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.
قَالَ مَالِكٌ: وَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ: قَالَ الْهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى وَصِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَدَّ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا، فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامٍ. [صحيح بخاري: ٢٧٤٠، ٤٤٦٠؛ صحيح مسلم: ١٦٣٤ (٤٢٢٧)؛ سنن الترمذي:

(٢٦٩٦) طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر آپ نے مسلمانوں کو وصیت کرنے کا حکم کیسے دیا؟ انہوں نے کہا: آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ ہزیل بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصی کو (اگر کوئی ہوتا) نظر انداز کر کے خود منصب امارت سنبھال سکتے تھے؟
سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تو چاہتے تھے کہ انہیں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت مل جاتی، پھر وہ اپنی ناک میں (اس کی

٢١١٩؛ سنن النسائي: ٣٦٥٠۔]

تابعداری کی) نکیل ڈال لیتے۔

٢٦٩٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهِ: الصَّلَاةَ. وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. [مسند احمد: ٣/ ١١٧؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٠٩٤؛ مسند ابي يعلىٰ: ٣٩٩٠، یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٦٩٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا اور آپ کا سانس اٹک رہا تھا تو آپ کی عام وصیت یہی تھی: نماز کی حفاظت اور غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

٢٦٩٨۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ: الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٥١٥٦؛ الأدب المفرد للبخاري: ١٥٨؛ مسند احمد: ١/ ٧٨۔]

(٢٦٩٨) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا کہ نماز کی پابندی کرنا اور اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ.

باب: وصیت کرنے کی ترغیب کا بیان

٢٦٩٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ))**. [صحيح مسلم: ١٦٢٧ (٤٢٠٥)؛ سنن الترمذي: ٩٧٤۔]

(٢٦٩٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کے پاس اس کی وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔''

٢٧٠٠۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ وَصِيَّتَهُ))**. [**ضعيف**، مسند الطيالسي: ٢١١٢؛ مسند ابي يعلىٰ: ٤١٢٢، یزید الرقاشی ضعیف ہے۔]

(٢٧٠٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی محروم (بدقسمت) ہے جو وصیت کرنے سے محروم کر دیا گیا۔''

٢٧٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ

(٢٧٠١) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی وصیت کر کے فوت ہوا، وہ سیدھی راہ پر اور

أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ، مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ. وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ. وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ)).

[ضعيف، الكامل لابن عدي: ٥/ ١٦٨٥ یزید بن عوف مجہول ہے۔]

سنت طریقے پر فوت ہوا۔ اسے تقویٰ اور شہادت والی موت نصیب ہوئی، اور اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔

٢٧٠٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ [عَنْ] ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). [صحيح بخاري: ٢٦٩٩؛ سنن النسائي: ٣٦٤٧-]

(٢٧٠٢) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔“

بَابُ الْحَيْفِ فِي الْوَصِيَّةِ.

باب: وصیت میں ناانصافی کرنے (کی مذمت) کا بیان

٢٧٠٣ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَرَّ مِنْ مِيرَاثِ وَارِثِهِ، قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [ضعيف، سنن سعد بن منصور: ٢٨٥، ٢٨٦ (مرسلا) عبدالرحیم بن زید العمی عن ابیہ دونوں باپ بیٹا ضعیف ہیں۔]

(٢٧٠٣) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اپنے وارث کی میراث سے بھاگے گا (یعنی اسے وراثت سے محروم کرنے کی وصیت کرے گا) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کی جنت کی میراث سے محروم کر دے گا۔“

٢٧٠٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً. فَإِذَا أَوْصَى حَافَ فِي وَصِيَّتِهِ. فَيُخْتَمُ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً. فَيَعْدِلُ فِي وَصِيَّتِهِ، فَيُخْتَمُ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ)).

(٢٧٠٤) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی ستر سال تک اچھے عمل کرتا رہتا ہے، پھر جب (وفات کے وقت) اپنی وصیت میں ناانصافی کرتا ہے تو اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ جہنم رسید ہوتا ہے اور کوئی آدمی ستر سال تک برے عمل کرتا رہتا ہے، پھر (وفات کے وقت) اپنی وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اچھے عمل پر خاتمے کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿تِلْكَ حُدُودُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو (یہ آیات) پڑھ لو:

اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾.(٤/ النساء: ١٣، ١٤)
[سنن ابي داود: ٢٨٦٧؛ سنن الترمذي: ٢١١٧؛ مسند احمد: ٢/ ٢٧٨، شہر بن حوشب چونکہ حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ...... عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾. ''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود ہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ لوگ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے (وہاں) رسوا کن عذاب ہوگا۔''

٢٧٠٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ أَبِي خُلَيْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْصَى، وَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ**)). [**ضعيف**، سنن الدارقطني: ٤/ ١٤٨، ١٤٩، بقیہ مدلس اور ابو جلس اور خلید بن ابی خلید دونوں مجہول ہیں۔]

(٢٧٠٥) قرہ بن ایاس بن ہلال مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مرتے وقت اللہ کی کتاب کے مطابق وصیت کرے گا، اس کا یہ عمل اس کی زندگی میں ترک شدہ زکوٰۃ کا کفارہ بن جائے گا۔''

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْذِيرِ عِنْدَ الْمَوْتِ.

باب: زندگی میں کنجوسی اور وفات کے وقت فضول خرچی سے ممانعت کا بیان

٢٧٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَبِّئْنِي. مَا حَقُّ النَّاسِ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ فَقَالَ: ((**نَعَمْ. وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ. [قَالَ:] أُمُّكَ**)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((**ثُمَّ أُمُّكَ**)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((**ثُمَّ أُمُّكَ**)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((**ثُمَّ أَبُوكَ**)) قَالَ: نَبِّئْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَنْ مَالِي كَيْفَ

(٢٧٠٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تیرے باپ کے رب کی قسم! تجھے ضرور بتاؤں گا اور فرمایا: تیری ماں ہے۔'' اس نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تیری ماں۔'' اس نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تیری ماں۔'' اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تیرا

أَتَصَدَّقُ فِيهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ. وَاللّٰهِ لَتُنَبَّأَنَّ. [أَنْ] تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ. تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ. وَلَا تُمْهِلْ. حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَا هُنَا، قُلْتَ: مَالِي لِفُلَانٍ، وَمَالِي لِفُلَانٍ، وَهُوَ لَهُمْ، وَإِنْ كَرِهْتَ)).

[صحيح بخاري: ٥٩٧١؛ صحيح مسلم: ٢٥٤٨ (٦٥٠٠)]

باپ ہے۔'' اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ میں اپنے مال میں سے صدقہ کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ کی قسم! تجھے تیرے سوال کا جواب ضرور دیا جائے گا۔ (اور وہ) یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو جب تم بالکل تندرست ہو اور دل میں مال کی محبت جاگزیں ہو، تمہیں زندہ رہنے کی امید ہو اور زندگی میں فقر کا اندیشہ بھی ہو۔ (ایسے حالات میں جو صدقہ کیا جائے وہ افضل ترین صدقہ ہے) تم صدقہ کے عمل کو اس حد تک مؤخر نہ کرو کہ جب تمہاری جان حلق تک پہنچ جائے تو کہو: میرا مال فلاں کو دے دینا، فلاں کو بھی دے دینا، اب تو وہ مال ان کا ہو چکا، اگرچہ تجھے ناگوار ہی گزارے۔''

٢٧٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ ابْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي كَفِّهِ. ثُمَّ وَضَعَ أُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ وَقَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّى تُعْجِزُنِي، ابْنَ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ. فَإِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ [إِلَى] هَذِهِ۔ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ۔ قُلْتَ: أَتَصَدَّقُ. وَأَنَّى أَوَانُ الصَّدَقَةِ)). [**حسن**، مسند احمد: ٤/ ٢١٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٠٢۔]

(٢٧٠٧) بسر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ہتھیلی مبارک پر لعاب مبارک ڈالا، پھر اپنی انگشتِ شہادت اس لعاب پر رکھی اور فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد ہے: ابنِ آدم! تو مجھے کیوں کر عاجز کر سکتا ہے، جبکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا۔ پھر آپ نے اپنے حلق مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: پھر جب تیری جان یہاں تک پہنچ جاتی ہے تو کہتا ہے کہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ یہ صدقہ کرنے کا کونسا وقت ہے؟''

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ.

باب: مال میں سے تہائی کی وصیت کرنے کا بیان

٢٧٠٨۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، وَسَهْلٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ. فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا. وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي. أَفَأَتَصَدَّقُ

(٢٧٠٨) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں اتنا بیمار ہوا کہ موت کے کنارے جا لگا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کافی مال دار ہوں اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے۔ کیا میں اپنے مال میں سے دو تہائی صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: آدھا

بِثُلُثَى مَالِي؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: ((الثُّلُثُ. وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ. أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ)). [صحيح بخاري: ٦٧٣٣؛ صحيح مسلم: ١٦٢٨ (٤٢٠٩)]

مال؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی صدقہ کر سکتے ہو، اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثاء کو خوش حال چھوڑ کے جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں مفلس چھوڑ دو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔''

٢٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ، عِنْدَ وَفَاتِكُمْ، بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ، زِيَادَةً لَكُمْ فِي أَعْمَالِكُمْ)). [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٦٩؛ حلية الاولياء: ٣/ ٣٢٢ طلحہ بن عمرو متروک کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔]

(٢٧٠٩) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر اپنا فضل کیا ہے کہ اس نے تمہارے اعمال (اور ان کے اجر) میں اضافے کے لیے تمہاری وفات کے وقت تمہیں تہائی مال کا صدقہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔''

٢٧١٠ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ آدَمَ اثْنَتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا: جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَظَمِكَ، لِأُطَهِّرَكَ بِهِ وَأُزَكِّيَكَ. وَصَلَاةُ عِبَادِي عَلَيْكَ، بَعْدَ انْقِضَاءِ أَجَلِكَ)). [سنن الدارقطني: ٤/ ١٤٨؛ مسند عبد بن حميد: ٧٦٩، مبارک بن حسان حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن ہے۔]

(٢٧١٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیزیں عنایت کی ہیں، ان میں سے ایک بھی تیرے اختیار میں نہ تھی۔ (ایک یہ کہ) جب میں تجھے موت سے دوچار کرتا ہوں تو تجھے گناہوں سے پاک وصاف کرنے کے لیے، تجھے تیرے مال میں سے (صدقہ کرنے کا حق) دے دیا۔ (اور دوسری یہ کہ) تیری زندگی ختم ہو جانے کے بعد میرے بندوں کا تجھ پر نماز جنازہ پڑھنا۔''

٢٧١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ. لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ)). [صحيح بخاري: ٢٧٤٣؛ صحيح مسلم: ١٦٢٩ (٤٢١٨)؛ سنن النسائي: ٣٦٦٤۔]

(٢٧١١) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، میں یہ پسند کرتا ہوں کہ لوگ (آخر عمر میں) اپنے مال کی ایک تہائی کے بجائے ایک چوتھائی کے صدقے کی وصیت کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تہائی بڑی مقدار ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''یہ بھی زیادہ ہے۔''

بَابُ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

باب: وارث کے لیے وصیت جائز نہیں

٢٧١٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا. وَإِنَّ لُغَامَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ قَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ. فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ**)) أَوْ قَالَ: عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ. [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٢١؛ سنن النسائي: ٣٦٧٢-]

(۲۷۱۲) عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں خطبہ دیا، جبکہ آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور وہ (اونٹنی) جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان (یعنی میرے اوپر) گر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کا حصہ تقسیم کر دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کے حق میں (اس کے حصے سے کم یا زیادہ کی) وصیت جائز نہیں۔ بچہ جس آدمی کے بستر پر (یعنی جس آدمی کے گھر میں) جنم لے، اسی کا ہے اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ جو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے مولیٰ کے علاوہ دوسرے کی طرف آزادی کی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کا نہ نفل قبول ہو گا نہ فرض۔''

٢٧١٣-حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ. سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ، عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((**إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٨٧٠، ٣٥٦٥؛ سنن الترمذي: ٢١٢٠-]

(۲۷۱۳) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبے میں فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے یعنی اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔''

٢٧١٤- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسِيلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((**إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. أَلَا لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ**)). [**حسن**، یہ حدیث شواہد کے ساتھ حسن ہے، دیکھیے: حدیث سابق: ۲۷۱۲، ۲۷۱۳-]

(۲۷۱۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی گردن کے نیچے (اس کی مہار تھامے) کھڑا تھا اور اس کا لعاب میرے اوپر گر رہا تھا۔ (اس موقع پر) میں نے آپ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں کی جا سکتی۔''

بَابُ الدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

باب: وصیت (پر عمل) سے پہلے قرض کی ادائیگی کا بیان

٢٧١٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. وَأَنْتُمْ تَقْرَءُونَهَا: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ﴾ (٤/ النساء:١١) وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ لَيَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ. [سنن الترمذي: ٢٠٩٤؛ مسند احمد: ١/ ٢٧٩ یہ روایت حارث الاعور (متروک) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٧١٥) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت پوری کرنے سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا اور تم لوگ (قرآن مجید کی) یہ آیت بھی پڑھتے ہو: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ﴾ ''کہ میت کا ترکہ اس کی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد تقسیم کیا جائے۔'' اور ایک ماں کے بیٹے، یعنی سگے بھائی وارث ہوں گے۔ سوتیلے بھائی نہیں۔

بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ يُتَصَدَّقُ عَنْهُ؟

باب: جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو جائے، کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جا سکتا ہے؟

٢٧١٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا. وَلَمْ يُوصِ. فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). [صحيح مسلم: ١٦٣٠ (٤٢١٩)؛ سنن النسائي: ٣٦٨٢۔]

(٢٧١٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: میرا والد فوت ہو گیا ہے۔ اس نے مال تو چھوڑا ہے، لیکن (صدقہ کرنے کی) کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

٢٧١٧ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا. وَلَمْ تُوصِ. وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ. فَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا، وَلِيَ أَجْرٌ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)). [صحيح مسلم: ١٠٠٤ (٤٢٢٠)]

(٢٧١٧) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں۔ وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کی مہلت ملتی تو وہ صدقہ کرنے کا ضرور کہتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

باب: آیت کی تفسیر کہ محتاج مناسب حد

بِالْمَعْرُوفِ﴾ (٤/ النساء:٦).

٢٧١٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَجِدُ شَيْئًا. وَلَيْسَ لِي مَالٌ. وَلِي يَتِيمٌ لَهُ مَالٌ. قَالَ: ((**كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ. غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ مَالًا**)). قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((**وَلَا تَقِي مَالَكَ بِمَالِهِ**)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ٢٨٧٢؛ سنن النسائي: ٣٦٩٨۔]

تک کھالے تو جائز ہے

(۲۷۱۸) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے پاس کوئی چیز نہیں اور نہ میرے پاس مال ہے، البتہ ایک یتیم بچہ میری کفالت میں ہے۔ اس کا کچھ مال ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے زیر کفالت یتیم کے مال میں سے کچھ کھا سکتے ہو، لیکن اسراف نہ کرنا اور (اس کے مال سے) مال نہ بنانا۔'' راوی نے کہا: غالباً آپ نے فرمایا: ''اس کے مال کے ذریعے سے اپنا مال نہ بچانا۔''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلَى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ.

باب: علم وراثت کے حصول کی ترغیب کا بیان

٢٧١٩ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعِطَافِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ. وَهُوَ يُنْسَى. وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي)). [**ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٠٩؛ سنن الدارقطني: ٤/ ٦٧، حفص بن عمر ضعیف ہے۔]

(۲۷۱۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! علم وراثت حاصل کرو اور دوسروں کو سکھاؤ، کیونکہ وہ دین کا نصف علم ہے اور وہ بھلا دیا جاتا ہے۔ میری امت میں سب سے پہلے یہی علم اٹھایا جائے گا۔''

بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ.

باب: وراثت میں صلبی (حقیقی) اولاد کے حصص کا بیان

٢٧٢٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْ سَعْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدٍ. قُتِلَ، مَعَكَ، يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ جَمِيعَ مَا تَرَكَ أَبُوهُمَا. وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُنْكَحُ إِلَّا عَلَى مَالِهَا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. فَدَعَا رَسُولُ

(۲۷۲۰) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (میرا شوہر) سعد رضی اللہ عنہ آپ کی معیت میں کفار سے لڑتے ہوئے غزوۂ احد میں شہید ہو گیا تھا۔ یہ اس کی دو بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد کے سارے ترکے پر ان کے چچا نے (سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی نے) قبضہ کر لیا ہے۔ جبکہ حالات یہ ہیں کہ کسی عورت کے پاس کچھ مال نہ ہو تو اس کے ساتھ کوئی آدمی

اللّٰهِ ﷺ أَخَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. فَقَالَ: ((أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ ثُلُثَيْ مَالِهِ. وَأَعْطِ امْرَأَتَهُ الثُّمُنَ. وَخُذْ أَنْتَ مَا بَقِيَ)). [سنن ابي داود: ۲۸۹۱؛ سنن الترمذي: ۲۰۹۲، عبداللہ بن محمد بن عقیل ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

نکاح کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اس کی بات سن کر نبی ﷺ خاموش رہے حتی کہ میراث سے متعلق آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بھائی کو بلوا کر فرمایا: ''تم سعد کی بیٹیوں کو کل مال کا دو تہائی حصہ دے دو۔ اس کی بیوی کو آٹھواں حصہ دو، اور جو باقی بچے وہ تم لے لو۔''

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ. فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ. فَقَالَا: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ. وَمَا بَقِيَ، فَلِلْأُخْتِ. وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَسَيُتَابِعُنَا. فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ. وَلٰكِنِّي سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. لِلِابْنَةِ النِّصْفُ. وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ. تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ. وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. [صحيح بخاري: ۶۷۳۶، ۶۷۴۲ (مختصرًا)؛ سنن ابي داود: ۲۸۹۰؛ سنن الترمذي: ۲۰۹۳۔]

(۲۷۲۱) ہزیل بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابوموسیٰ اشعری اور سلمان بن ربیعہ باہلی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آکر ان سے پوچھا کہ (میت کے ورثاء میں) ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن ہے۔ ان میں وراثت کیسے تقسیم ہو گی۔ تو دونوں نے فرمایا: اس کی بیٹی کو کل ترکے میں سے نصف اور جو نصف باقی بچے وہ اس کی بہن کو ملے گا (اور پوتی محروم رہے گی) البتہ تم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی جا کر دریافت کر لو۔ ان شاء اللہ وہ بھی اس میں ہماری موافقت کریں گے، اس آدمی نے جا کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی مسئلہ دریافت کیا اور ان دونوں کے جواب سے بھی انہیں آگاہ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر میں بھی وہی جواب دوں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہیں رہوں گا۔ میں اس بارے میں وہی فیصلہ دوں گا جو اللہ کے رسول ﷺ نے دیا تھا، بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہے جس سے کل حصہ دو تہائی ہو جائے اور اس کے بعد جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے۔

بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ.

باب: دادا کے حصے کا بیان

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، [عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ]، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ. فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا، أَوْ سُدُسًا. [السنن الكبرىٰ للنسائي: ۶۳۳۳، یہ روایت ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۷۲۲) معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ کی خدمت میں وراثت کا ایک مسئلہ پیش کیا گیا، اس میں دادا بھی تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ نے اسے تیسرا یا چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَدٍّ، كَانَ فِينَا، بِالسُّدُسِ. [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٣٤؛ سنن ابى داود: ٢٨٩٧؛ مسند احمد: ٥/ ٢٧ حسن بصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔]

(۲۷۲۳) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خاندان میں پوتے کے ترکے میں سے اس کے دادا کو چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ.

باب: دادی کے حصے کا بیان

۲۷۲٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَهُ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنِ ابْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ. وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا. فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ. فَسَأَلَ النَّاسَ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَعْطَاهَا السُّدُسَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ.

ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى، مِنْ قِبَلِ الْأَبِ، إِلَى عُمَرَ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ. وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلَّا لِغَيْرِكِ. وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا. وَلَكِنْ هُوَ ذَاكِ السُّدُسُ. فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ، فَهُوَ بَيْنَكُمَا. وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ، فَهُوَ لَهَا. [سنن ابي داود: ٢٨٩٤؛ سنن

(۲۷۲۴) قبیصہ بن ذؤیب بن حلحلہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نانی نے امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر وراثت میں اپنے حصے کا مطالبہ کیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تیرے لیے کچھ نہیں پاتا۔ آپ جائیں تا آنکہ میں دوسرے صحابہ سے اس بارے میں دریافت کرلوں۔ چنانچہ انہوں نے صحابہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ (ایسی صورت میں) آپ نے اسے چھٹا حصہ دلوایا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان (مغیرہ رضی اللہ عنہ) سے کہا: کیا (اس مسئلے میں) تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر وہی بات بیان کی جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے حق میں فیصلہ دے دیا (اور اسے میت کا وارث ٹھہرایا) اس کے بعد ایک دادی امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور اس نے میراث میں سے اپنے حصے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: کتاب اللہ کے مطابق تو آپ کا حصہ نہیں بنتا۔ اور (امیر المومنین سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہونے والا) فیصلہ تمہارے لیے (یعنی دادی کے حق میں) نہیں تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حصص میں اضافہ نہیں کرسکتا۔ البتہ ایک چھٹا حصہ

الترمذي: ٢١٠٠، ٢١٠١؛ ابن الجارود: ٩٥٩؛ ابن حبان: ١٢٢٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٨ یہ روایت اگرچہ سنداً منقطع ہے، لیکن شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

ہے۔ اگر ورثاء میں تم دونوں (دادی، نانی) موجود ہو تو یہ حصہ تم دونوں کے درمیان (برابر، برابر) تقسیم ہو گا۔ اور اگر دادی اور نانی میں سے کوئی ایک ہو تو وہ چھٹا حصہ اسی کا ہوگا۔

٢٧٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا [سَلْمُ] بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ وَرَّثَ جَدَّةً سُدُسًا. [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٣٤؛ سنن الدارمي: ٢٩٣٦، دیکھئے سنن ابي داود: ٢٨٩٥؛ ابن الجارود: ٩٦٠، یہ حدیث شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

(٢٧٢٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جدہ (دادی یا نانی) کو ترکے میں سے چھٹا حصّہ دیا تھا۔

بَابُ الْكَلَالَةِ.

باب: کلالہ کی میراث کا بیان

٢٧٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيْبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ خَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: إِنِّيْ، وَاللَّهِ! مَا أَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا هُوَ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلَالَةِ. وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ. فَمَا أَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ، مَا أَغْلَظَ لِيْ فِيْهَا. حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِيْ جَنْبِيْ، أَوْ فِيْ صَدْرِيْ. ثُمَّ قَالَ: **((يَا عُمَرُ تَكْفِيْكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ)).** [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ۱۰۱۴ اور صحیح مسلم: ٥٦٧ (١٢٥٨) وغیرہ۔]

(٢٧٢٦) معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے یا راوی نے کہا: انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنے بعد کوئی مسئلہ کلالہ سے زیادہ پریشان کن چھوڑ کر نہیں جا رہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے ایسا سخت جواب دیا کہ کسی دوسرے مسئلے میں مجھے ایسا سخت جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ نے میرے پہلو میں یا میرے سینے میں انگلی مار کر فرمایا: ''اے عمر! تجھے موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت ہی کافی ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے۔''

٢٧٢٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: ثَلَاثٌ، [لَأَنْ] يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بَيَّنَهُنَّ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا: الْكَلَالَةُ

(٢٧٢٧) مرہ بن شراحیل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین مسائل ایسے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں مزید وضاحت فرما دیتے تو یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی: کلالہ، سود اور خلافت۔

وَالرِّبَا وَالْخِلَافَةُ. [ضعيف، المصنف لابن ابي شيبة، ٦/ ٥٦٠؛ مشكل الآثار للطحاوي: ٣٩٨٦، مرة بن شراحيل کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔]

٢٧٢٨ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ. وَهُمَا مَاشِيَانِ. وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ. فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِيْ؟ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ، فِيْ آخِرِ النِّسَاءِ: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً﴾ (٤/ النساء:١٢) ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ (٤/ النساء: ١٧٦) الْآيَةَ.

[صحيح، دیکھئے حدیث: ١٤٣٦۔]

(٢٧٢٨) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کر کے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا (تو مجھے ہوش آ گیا) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں؟ حتی کہ وراثت کی وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً﴾ ''اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث لی جاتی ہے، کلالہ ہو۔'' اور وہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ ''لوگ آپ سے فتویٰ طلب کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں یہ فرماتا ہے......الخ۔''

بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ.

باب: مسلمان مشرکین کے وارث نہیں بن سکتے

٢٧٢٩ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). [صحيح بخاري: ٦٧٦٤؛ صحيح مسلم: ١٦١٤ (٤١٤٠)؛ سنن ابي داود: ٢٩٠٩؛ سنن الترمذي: ٢١٠٨۔]

(٢٧٢٩) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔''

٢٧٣٠ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ

(٢٧٣٠) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ مکرمہ میں (قیام کے دوران) اپنے گھر میں تشریف رکھیں

أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: ((**وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ؟**)).

گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی زمین یا گھر چھوڑا ہے؟''

وَكَانَ [عَقِيْلٌ] وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا. لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ. وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

ابو طالب کی وراثت عقیل اور طالب کو ملی تھی۔ جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو اس کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے، جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

فَكَانَ عُمَرُ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ، يَقُوْلُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ.

اسی لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

قَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ**)). [صحيح بخاري: ١٥٨٨؛ صحيح مسلم: ١٣٥١ (٣٢٩٤)؛ سنن ابي داود: ٢٠١٠-]

اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔''

٢٧٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٩١١؛ مسند احمد: ٢/ ١٧٨، ١٩٥؛ ابن الجارود: ٩٦٧؛ سنن الدارقطني: ٤/ ٧٢، ٧٥-]

(٢٧٣١) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو مختلف ملتوں کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔''

بَابُ مِيْرَاثِ الْوَلَاءِ.

باب: ولاء کی میراث کا بیان

٢٧٣٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: تَزَوَّجَ رِبَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ [بْنِ سَعِيْدِ] بْنِ سَهْمٍ، أُمَّ وَائِلٍ، بِنْتَ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيَّةَ. فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةً. فَتُوُفِّيَتْ أُمُّهُمْ. فَوَرِثَهَا بَنُوْهَا، رِبَاعًا وَوَلَاءَ مَوَالِيْهَا. فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى الشَّامِ. فَمَاتُوْا فِيْ طَاعُوْنِ عَمْوَاسٍ. فَوَرِثَهُمْ عَمْرٌو، وَكَانَ عَصَبَتَهُمْ. فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرُو

(٢٧٣٢) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رباب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے ام وائل بنت معمر سے شادی کی۔ ان کے بطن سے ان کے تین بیٹوں نے جنم لیا۔ بعد میں ان کی والدہ (ام وائل) فوت ہو گئیں تو ان کے بیٹے ان کی زمین اور ولاء کے وارث ہوئے۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں کے ہمراہ شام کی طرف گئے تو وہ بیٹے وہاں طاعونِ عمواس میں وفات پا گئے اور عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کا عصبہ ہونے کی نسبت سے ان کے وارث ٹھہرے۔ جب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

بْنُ الْعَاصِ، جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ، يُخَاصِمُوْنَهُ فِي وَلَاءِ أُخْتِهِمْ، إِلَى عُمَرَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((**مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ، مَنْ كَانَ**)) قَالَ: فَقَضَى لَنَا بِهِ. وَكَتَبَ لَنَا بِهِ كِتَابًا، فِيْهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرَ. حَتَّى إِذَا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، تُوُفِّيَ مَوْلًى لَهَا. وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِيْنَارٍ. فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غُيِّرَ. فَخَاصَمُوْا إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ. فَرَفَعَنَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ. فَأَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنَّ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيْهِ. وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَمْرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَلَغَ هَذَا. أَنْ يَشُكُّوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ.

فَقَضَى لَنَا فِيْهِ. فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ بَعْدُ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٢٩١٧؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٤٨؛ مسند احمد: ١/ ٢٧۔]

(شام سے) واپس آئے تو معمر کی اولاد نے اپنی فوت شدہ بہن ام وائل کی ولاء کے حصول کے لیے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں مقدمہ دائر کر دیا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں گا جو میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹے نے یا باپ نے جو بھی ولاء حاصل کیا ہو وہ اس کے عصبہ کا حق ہے خواہ جو بھی ہو۔'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ امیر المومنین رضی اللہ عنہا نے فیصلہ ہمارے حق میں دے دیا۔ انہوں نے اس فیصلے کی ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمن بن عوف، زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے آدمی کی گواہی ثبت فرما دی حتی کہ جب عبدالملک بن مروان کا دورِ خلافت تھا تو اس خاتون ام وائل کا ایک غلام وفات پا گیا۔ اس نے دو ہزار دینار ترکہ چھوڑا تو مجھے اطلاع ملی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ والے فیصلے میں تبدیلی کر دی گئی ہے، پھر وہ لوگ اپنا یہ مقدمہ ہشام بن اسماعیل کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے یہ مقدمہ عبدالملک بن مروان کے ہاں بھیج دیا۔ ہم نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی تحریر انہیں دکھائی تو انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا فیصلہ ہے جس میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اہل مدینہ کا یہ حال ہو گیا ہے کہ وہ اس میں شک کریں۔ چنانچہ عبدالملک بن مروان نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور ہم اب تک اسی پر قائم ہیں۔

٢٧٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ. فَمَاتَ. وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا حَمِيْمًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**أَعْطُوا**

(٢٧٣٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا آزاد کردہ ایک غلام کھجور کے درخت سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس نے ترکے میں مال چھوڑا، لیکن اس کی کوئی اولاد یا رشتے دار نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی میراث اس کی بستی کے کسی آدمی کو دے دو۔''

مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٢٩٠٢؛ سنن الترمذي: ٢١٠٥؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٩١؛ مسند احمد: ٦/ ١٣٧۔]

٢٧٣٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ بِنْتِ حَمْزَةَ، قَالَ مُحَمَّدٌ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى، وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ، لِأُمِّهِ قَالَتْ: مَاتَ مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً. فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ. فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ، وَلَهَا النِّصْفَ. [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٩٨، ٦٣٩٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٦٦ یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(۲۷۳۴) سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی جو کہ عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کی مادری بہن ہیں، ان کا بیان ہے کہ میرا آزاد کردہ ایک غلام فوت ہو گیا، اس کی وارث صرف ایک بیٹی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ترکہ میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا۔

بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ.

باب: قاتل کی میراث کا بیان

٢٧٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)). [صحيح، دیکھئے حدیث: ٢٦٤٥]

(۲۷۳۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاتل (مقتول کا) وارث نہیں ہوتا۔''

٢٧٣٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَقَالَ: ((الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ. وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا. مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا، لَمْ يَرِثْ مِنْ [دِيَتِهِ] وَمَالِهِ

(۲۷۳۶) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن (خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''خاوند قتل ہو جائے تو اس کی بیوی اپنے شوہر کی دیت اور مال میں سے بطور وراثت حصہ لے گی، اسی طرح بیوی قتل ہو جائے تو اس کا شوہر اپنی بیوی کی دیت اور مال میں سے بطور وراثت حصہ لے گا، جب تک کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل نہ کیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو عمداً قتل کیا ہو تو قاتل مقتول کی دیت اور مال میں سے بطور وراثت حصہ نہیں پائے گا اور اگر ایک نے دوسرے کو غلطی

شَيْئًا. وَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ خَطَأً، وَرِثَ مِنْ مَالِهِ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ)). [سنن الدارقطني: ٤/ ٧٢، ٧٤، وقال: "محمد بن سعيد الطائفي ثقة" السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٢١؛ ابن الجارود: ٩٦٧، تنبیہ: یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ محمد بن سعید الطائفی (ثقہ) ہیں نہ کہ محمد بن سعید المصلوب (کذاب)، لہٰذا اسے موضوع قرار دینا محض وہم ہے۔]

سے قتل کیا ہو تو قاتل مقتول کے عام مال اور ترکے میں سے بطور وراثت حصہ وصول کرے گا، لیکن اس کی دیت میں سے وراثت نہیں پائے گا۔''

بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ.

باب: ذوی الارحام کا بیان

٢٧٣٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ. وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ. فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). [سنن الترمذي: ٢١٠٣؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٥١؛ مسند احمد: ١/ ٢٨، ٤٦؛ ابن الجارود: ٩٦٤؛ ابن حبان: (موارد): ١٢٢٧، سفیان ثوری مدلس ہیں اور سند عن سے ہے لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے، اس باب میں سنن ترمذي (٢١٠٤) والی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔]

(٢٧٣٧) ابو امامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو تیر کے ذریعے سے قتل کر دیا۔ مقتول کا اس کے ماموں کے سوا اور کوئی وارث نہ تھا۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اس کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) لکھا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''دنیوی لحاظ سے جس کا کوئی مولیٰ (قرابت دار) نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ (آقا) ہیں اور جس کا اور کوئی وارث نہ ہو تو ماموں ہی اس کا وارث ہے۔''

٢٧٣٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، [قَالَا:] حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، مِنْ أَصْحَابِ

(٢٧٣٨) رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ابو کریمہ مقدام رضی اللہ عنہ جن کا تعلق سرزمین شام سے تھا، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مال چھوڑ کر فوت ہو تو وہ مال اس کے ورثاء کا ہے۔ اور جو آدمی مقروض فوت ہو یا اس کی نابالغ اولاد ہو تو اس کی ذمہ داری ہم پر ہے، یا آپ نے فرمایا: ''اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ہے۔ اور جس کا کوئی

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِوَرَثَتِهِ. وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا، فَإِلَيْنَا وَرُبَّمَا قَالَ: فَإِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ)). [**حسن صحيح**، دیکھئے حدیث:۲۶۳۴۔]

وارث نہ ہو،اس کا وارث میں ہوں۔(بوقتِ ضرورت)میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور میں ہی اس کا وارث ہوں گا۔ اور جس کا کوئی اور وارث نہ ہو تو ماموں ہی اس کا وارث ہے۔ (بوقتِ ضرورت) وہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور وہی اس کا وارث ہوگا۔''

بَابُ مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ.

باب: عصبہ کی میراث کا بیان

۲۷۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ، دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ. يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ، لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ. دُوْنَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيْهِ. [یہ روایت سنداً ضعیف ہے، دیکھئے حدیث:۲۷۱۵۔]

(۲۷۳۹) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا تھا کہ ایک ماں کے بیٹے، یعنی سگے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ سوتیلے بھائی نہیں۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں اور باپ دونوں کی نسبت سے ہو، یعنی حقیقی بھائی۔ اور اس بھائی کا وارث نہیں ہوتا جو صرف باپ کی طرف سے ہو۔''

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ. فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ، فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)).

[صحيح بخاري: ٦٧٣٢، ٦٧٣٥؛ صحيح مسلم: ١٦١٥ (٤١٤١)؛ سنن ابي داود: ٢٨٩٨؛ سنن الترمذي: ٢٠٩٨؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٣١-]

(۲۷۴۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال (ترکہ) اصحاب الفروض میں کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کیا کرو۔ ان کو ان کے مقررہ حصص دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو وہ (میت کے) قریب ترین مرد کا ہے۔''

بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ.

باب: اس امر کا بیان کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَلَمْ يَدَعْ لَهُ وَارِثًا، إِلَّا عَبْدًا، هُوَ أَعْتَقَهُ.

(۲۷۴۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص وفات پا گیا۔ اس کا وارث اس کا آزاد کردہ ایک غلام ہی تھا۔ نبی ﷺ نے اس کا ترکہ اس کے آزاد کیے ہوئے غلام کو دے دیا۔

فَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِيْرَاثَهُ إِلَيْهِ. [سنن ابي داود: ٢٩٠٥؛ سنن الترمذي: ٢١٠٦؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٤٠٩، ٦٤١٠؛ مسند احمد: ١/ ٢٢١۔

تنبیہ: عوسجہ حسن الحدیث راوی ہیں، کیونکہ امام ابوزرعہ اور ابن حبان وغیرہ نے ان کی توثیق کر رکھی ہے، لہٰذا یہ حدیث حسن لذاتہ ہے۔]

بَابُ تَحُوزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ.

باب: ایک عورت کو تین قسم کے افراد کا ترکہ ملتا ہے

٢٧٤٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ. عَتِيقَهَا، وَلَقِيطَهَا، وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ)).

(٢٧٤٢) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت تین ترکے کی وارث ہوتی ہے۔ جس غلام کو اس نے آزاد کیا ہو، جس لاوارث بچے کو اس نے پالا ہو اور جس بچے کے بارے میں اس کا اپنے شوہر کے ساتھ لعان ہوا ہو (جبکہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہو)''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: مَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ هِشَامٍ. [ضعيف، سنن ابي داود: ٢٩٠٦؛ سنن الترمذي: ٢١١٥، عمر بن رؤبہ کی عبدالواحد سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

محمد بن یزید نے کہا: اس روایت کو ہشام (بن عمار) کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ.

باب: جو شخص اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے سے انکار کردے

٢٧٤٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ. وَلَنْ يُدْخِلَهَا جَنَّتَهُ. وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَنْكَرَ وَلَدَهُ، وَقَدْ عَرَفَهُ، احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ)). [یہ حدیث

(٢٧٤٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیتِ لعان نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت کسی خاندان میں کسی ایسے بچے کو داخل (شامل) کرے جو درحقیقت اس خاندان کا فرد نہیں تو اس عورت کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اور وہ اسے اپنی جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا۔ اور جو مرد پہچان لینے کے باوجود (خواہ مخواہ) اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے سے انکار کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ناراضی کی وجہ سے) اس سے پردے میں رہے گا (اسے اپنے سامنے آنے کی

شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ دیکھئے سنن ابي داود: ٢٢٦٣؛ سنن النسائي: ٣٥١١؛ ابن حبان: ١٣٣٥؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٢، ٢٠٣۔]

اجازت نہیں دے گا) اور اسے بر سرِ عام رسوا کرے گا۔"

٢٧٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**كُفْرٌ بِامْرِئٍ [ادِّعَاءُ] نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ، أَوْ جَحْدُهُ، وَإِنْ دَقَّ**)). [**حسن صحيح**، المعجم الصغير للطبراني: ٢/ ١٠٨ والاوسط: ٧٩١٥؛ مسند احمد: ٢/ ٢١٥۔]

(٢٧٤٤) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "انسان کا یہ کام بھی کفر ہے کہ وہ ایسے نسب کا دعویٰ کرے جس کے بارے میں اسے حتمی علم نہ ہو۔ اگرچہ یہ صراحت سے نہ بھی ہو۔"

بَابُ فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ.

باب: بچے کے بارے میں دعویٰ کرنے کا بیان

٢٧٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ عَاهَرَ أَمَةً أَوْ حُرَّةً، فَوَلَدُهُ وَلَدُ زِنًا. لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ**)). [**حسن**، سنن الترمذي: ٢١١٣؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١١/ ٣٦٤۔]

(٢٧٤٥) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی نے کسی لونڈی یا آزاد خاتون سے زنا کیا تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ولد الزنا (ناجائز) ہے۔ وہ اس زانی کا وارث نہیں ہوگا اور نہ زانی اس کا وارث ہوگا۔"

٢٧٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الدِّمَشْقِيُّ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ، الَّذِي يُدْعَى لَهُ، ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَضَى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا، فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ. وَلَيْسَ لَهُ فِيمَا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ. وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَلَهُ نَصِيبُهُ. وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي**

(٢٧٤٦) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر وہ بچہ جس کے متعلق اس کے باپ کی وفات کے بعد دعویٰ کیا گیا ہو، جبکہ باپ اپنی زندگی میں اس کا مدعی رہا ہو اور بعد میں اس کے ورثاء نے بھی اس کا دعویٰ کیا ہو، بچہ اگر ایسی لونڈی کے بطن سے ہو کہ مباشرت کے روز وہ اس مدعی کی ملکیت میں تھی تو یہ بچہ اس کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا جس کے ساتھ الحاق کا دعویٰ کیا گیا ہے اور مالِ وراثت جو الحاق سے پہلے تقسیم ہو چکا اس میں اس ملحق بچے کا حق نہیں ہوگا اور میت کا جو مال ابھی تک تقسیم نہیں ہوا، اس میں سے

يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا. أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا، فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يُوَرِّثُ. وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ، فَهُوَ وَلَدُ زِنًا. لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا. حُرَّةً أَوْ أَمَةً)).

اپنا حصہ پائے گا۔ لیکن اگر اس کے باپ نے جس کے ساتھ اس کے الحاق کا دعویٰ کیا جا رہا ہے، اس کا انکار کیا ہو تو اس بچے کو اس کے ساتھ ملحق نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر بچہ کسی ایسی لونڈی کے بطن سے ہو جو اس مدعی باپ کی ملکیت میں نہ تھی یا وہ کسی آزاد خاتون کے بطن سے ہو جس کے ساتھ اس مدعی باپ نے زنا کیا ہو تو بھی اس بچے کو اس کے ساتھ ملحق نہیں کیا جائے گا اور نہ یہ بچہ (زانی کا) وارث ہوگا۔ اگرچہ وہ جس کا بیٹا مشہور ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہو (کہ یہ میرا بیٹا ہے) کیونکہ یہ ولد الزنا (ناجائز) ہے۔ یہ صرف اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگا وہ آزاد ہو یا لونڈی۔"

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ: يَعْنِي بِذَلِكَ مَا قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٢٢٦٥؛ مسند احمد: ٢/ ١٨١، ٢١٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٢۔]

محمد بن راشد نے کہا: تقسیم سے مراد وراثت کی وہ تقسیم ہے جو اسلام سے پہلے جاہلیت میں ہو چکی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

باب: ولاء کی خرید و فروخت اور اسے ہبہ کرنے کی ممانعت کا بیان

٢٧٤٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. [صحيح بخاري: ٢٥٣٥، ٢٧٥٦؛ صحيح مسلم: ١٥٠٦ (٣٧٨٨)]

(۲۷۴۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی خرید و فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٧٤٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

[**صحيح بما قبله**، سنن الترمذي: ١٢٣٦۔]

(۲۷۴۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی خرید و فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيثِ.

باب: ترکے کی تقسیم کا بیان

٢٧٤٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ)). [**صحيح**، الكامل لابن عدي: ٤/ ١٤٦٨، نیز دیکھئے حدیث: ٢٤٨٥۔]

(٢٧٤٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میراث میں سے جو جاہلیت میں تقسیم ہو چکی ہو، وہ جاہلیت کی تقسیم پر قائم رہے گی اور جس میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام آ گیا تو وہ اسلام کے مطابق تقسیم ہو گی۔''

بَابُ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ وَرِثَ.

باب: جب بچہ پیدا ہونے کے بعد چلائے (روئے) تو وہ وارث ہو گا

٢٧٥٠ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوَرِثَ)). [الكامل لابن عدي: ٣/ ٩٩٣، نیز دیکھئے حدیث: ١٥٠٨، یہ روایت ربیع بن بدر (متروک) اور ابوالزبیر (مدلس) کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

(٢٧٥٠) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (ولادت کے بعد) بچہ آواز نکالے (بعد ازاں وفات پا جائے) تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور وہ وارث ہو گا۔''

٢٧٥١ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا)).

قَالَ: وَاسْتِهْلَالُهُ، أَنْ يَبْكِيَ وَيَصِيحَ أَوْ يَعْطِسَ.

[**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٢١ والاوسط: ٤٥٩٦۔]

٢٧٥١: جابر بن عبداللہ اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ولادت کے بعد) بچہ اگر آواز کے ساتھ نہ روئے تو وہ وارث نہیں ہوتا۔''

راوی نے کہا: بچے کے آواز نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ روئے یا چیخے یا چھینک مارے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ.

باب: جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو،

اس کا بیان

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ؟ قَالَ: ((**هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ**)). [**حسن صحيح**، سنن ابي داود: ۲۹۱۸؛ سنن الترمذي: ۲۱۱۲؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ۶۴۱۱، ۶۴۱۲؛ مسند احمد: ۴/ ۱۰۲، ۱۰۳۔]

(۲۷۵۲) عبداللہ بن موہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اہل کتاب کے اس شخص کے بارے میں شرعی قانون کیا ہے جو کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حیات وموت دونوں حالتوں میں اس کا دیگر لوگوں کی نسبت اس سے زیادہ تعلق ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی فضیلت کا بیان

٢٧٥٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ [الْفُضَيْلِ]، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانٌ بِي، وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي. فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا. وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ. وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي. وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُونَ بَعْدِي. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ)). [صحيح بخاري: ٣٦؛ صحيح مسلم: ١٨٧٦ (٤٨٥٩)؛ سنن النسائي: ٣١٢٥، ٣١٥٣.]

(٢٧٥٣) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے اللہ نے اس کے لیے یہ اجر تیار کر رکھا ہے (وہ فرماتا ہے) کہ یہ بندہ صرف میری راہ میں جہاد کے لیے، مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے نکلا ہے۔ اس کے متعلق میری ذمے داری ہے کہ میں اسے (شہادت سے نواز کر) جنت میں داخل کروں یا اسے اجر و ثواب اور غنیمت سے نواز کر اس کے گھر واپس پہنچا دوں جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری وجہ سے مسلمانوں کو مشقت ہوگی تو میں کسی بھی جہادی دستے اور لشکر سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میرے لیے سب لوگوں کو سواری مہیا کرنا ممکن نہیں۔ اور خود وہ اس بات کی گنجائش نہیں پاتے کہ اپنے خرچ پر میرے ساتھ چلیں۔ نہ مجھ سے پیچھے رہ جانے پر ان کے دلوں کو سکون آتا ہے۔ اس لیے میں بھی بعض اوقات جہادی لشکروں اور دستوں کے ساتھ نہیں جاتا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے مارا جاؤں، (پھر مجھے زندہ کر دیا جائے اور میں) دوبارہ جنگ کروں اور مارا

جاؤں (پھر مجھے زندہ کر دیا جائے اور میں) پھر جنگ کروں اور مارا جاؤں۔“

٢٧٥٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ مَضْمُوْنٌ عَلَى اللَّهِ. إِمَّا أَنْ يَكْفِتَهُ إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، وَإِمَّا أَنْ يَرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ. وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، الَّذِي لَا يَفْتُرُ، حَتَّى يَرْجِعَ**)).

[المصنف لابن ابي شيبة: ٥/٣١٩؛ مسند ابي يعلىٰ: ١٣٣٦، اس سند میں عطیہ العوفی ضعیف ہے اور صحیح مسلم (١٨٧٧) وغیرہ کی حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(٢٧٥٤) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، اللہ کی ضمانت میں ہے، اسے اللہ تعالیٰ یا تو اپنی مغفرت اور رحمت میں ڈھانپ لے گا یا اسے اجر وثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس پہنچا دے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو (نفلی) روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے اور ان اعمال کو بجا لانے میں اکتاہٹ محسوس نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ (مجاہد) اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔“

بَابُ فَضْلِ الْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب: اللہ عزوجل کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٥٥ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٦٤٩، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٢٧٩٣؛ صحيح مسلم: ١٨٨٢ (٤٨٧٦)]

(٢٧٥٥) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔“

٢٧٥٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((**غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)).

[صحيح بخاري: ٢٧٩٤؛ صحيح مسلم: ١٨٨١ (٤٨٧٤)]

(٢٧٥٦) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔“

٢٧٥٧ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ [الْجَهْضَمِيُّ] وَمُحَمَّدُ

(٢٧٥٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). [صحيح بخاري: ٢٧٩٢، ٢٧٩٦؛ صحيح مسلم: ١٨٨٠ (٤٨٧٣)]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا.

باب: مجاہد کو سامان مہیا کرنے والے کی فضیلت کا بیان

٢٧٥٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يَسْتَقِلَّ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَرْجِعَ)). [مسند احمد: ١/ ٢٠؛ ابن حبان (موارد): ١٦٥٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٨٩، یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ ولید بن ابی ولید ثقہ عندالجمہور ہیں، نیز اس کے کئی شواہد بھی موجود ہیں۔]

(۲۷۵۸) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اس کی ضرورت کا اتنا سامان دے دے کہ اسے اپنی ضروریات کے لیے مزید ضرورت نہ رہے، اسے اسی (مجاہد) کے برابر ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ وہ شہادت سے ہم کنار ہو یا (زندہ) واپس آئے۔''

٢٧٥٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٦٣٠؛ ابن حبان: ١٦١٩؛ ابن خزيمة: ٢٠٦٤، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٢٨٤٣؛ صحيح مسلم: ١٨٩٥ (٤٩٠٢)]

(۲۷۵۹) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو ضرورت کا سامان مہیا کرے، اسے بھی اس مجاہد کے برابر ثواب ملے گا جبکہ مجاہد کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٦٠ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنفِقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ. وَدِينَارٌ يُنفِقُهُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَدِينَارٌ يُنفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))**. [صحيح مسلم: ٩٩٤ (٢٣١٠)؛ سنن الترمذي: ١٩٦٦]

(٢٧٦٠) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جو دینار (دولت وغیرہ) خرچ کرتا ہے، اس میں سب سے افضل دینار وہ ہے جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، اور وہ دینار (بھی افضل ہے) جسے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے دوران) اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔''

٢٧٦١ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: **((مَنْ أَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ))** ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾. (٢/ البقرة:٢٦١)

[**ضعيف**، تفسير ابن ابي حاتم، ٢/ ٥١٥ خلیل بن عبداللہ مجہول اور حسن بصری مدلس ہیں۔]

(٢٧٦١) علی بن ابی طالب، ابو درداء، ابو ہریرہ، ابو امامہ باہلی، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی خود تو اپنے گھر میں ٹھہرا رہے، البتہ اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ بھیج دے، اسے ایک ایک درہم کے عوض میں سات سو درہم (خرچ کرنے) کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو آدمی بنفس نفیس اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) جائے اور اس سلسلے میں جو کچھ وہ خرچ کرے، اسے ہر ہر درہم کے عوض میں سات لاکھ درہم خرچ کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ جس کے حق میں چاہتا ہے ثواب دگنا کر دیتا ہے۔''

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ.

باب: ترکِ جہاد کی مذمت کا بیان

٢٧٦٢ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِقَارِعَةٍ، قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ))**.

[**حسن**، سنن ابي داود: ٢٥٠٣؛ سنن الدارمي: ٢٤٢٣۔]

(٢٧٦٢) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی نہ خود جہاد کرے، نہ کسی مجاہد کو اس کی ضرورت کا سامان مہیا کرے اور نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہلِ خانہ کی اچھی طرح خبر گیری کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے آنے سے پہلے ہی کسی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔''

٢٧٦٣ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ، هُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ لَهُ أَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ)). [ضعيف، سنن الترمذي: ١٦٦٦؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٧٩، اسماعیل بن رافع ضعیف راوی ہے۔]

(۲۷۶۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اس حال میں اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے کہ اس نے کسی بھی طرح اللہ کی راہ (جہاد) میں حصہ نہ لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے عیب دار ہو کر ملے گا۔“

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْجِهَادِ.

باب: جو شخص کسی عذر کی بنا پر جہاد میں شریک نہ ہو سکے

٢٧٦٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا، مَا سِرْتُمْ مِنْ مَسِيرٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: ((وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)). [صحيح بخاري: ٢٨٣٨، ٢٨٣٩؛ سنن ابي داود: ٢٥٠٨ـ]

(۲۷۶۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپسی پر مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا اور تم نے جو بھی وادی طے کی وہ اس میں تمہارے ساتھ ہی تھے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ مدینہ طیبہ ہی میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اور وہ مدینہ طیبہ میں ہیں، انہیں کسی مجبوری نے روک لیا تھا۔“

٢٧٦٥ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ رِجَالًا، مَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، وَلَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا، إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ. حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ: أَوْ كَمَا قَالَ: كَتَبْتُهُ لَفْظًا. [صحيح مسلم: ١٩١١ (٤٩٣٢)؛ مسند احمد: ٣/ ٣٠٠ـ]

(۲۷۶۵) جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں (جو اگرچہ جہاد میں تمہارے ساتھ نہیں گئے اس کے باوجود) تم نے جو بھی وادی طے کی یا تم جس راستے پر بھی چلے، وہ اجر وثواب میں تمہارے ساتھ شریک رہے، کیونکہ انہیں مجبوری نے (جہاد میں جانے سے) روک دیا تھا۔“

امام ابو عبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے شیخ احمد بن سنان رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ الفاظ یہی تھے یا ان کے قریب قریب تھے۔ میں نے اس حدیث کو لفظ بہ لفظ لکھ دیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مورچہ بند

رہنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٦٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: خَطَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. لَمْ [يَمْنَعْنِي] أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ إِلَّا الضِّنُّ بِكُمْ وَبِصَحَابَتِكُمْ. فَلْيَخْتَرْ مُخْتَارٌ لِنَفْسِهِ أَوْ لِيَدَعْ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا))**. [**ضعيف جدا**، مسند احمد: ١/ ٦١، ٦٤؛ مسند البزار: ٣٥٠ عبدالرحمن بن زيد بن اسلم ضعیف اور مصعب بن ثابت لین الحدیث ہے۔]

(٢٧٦٦) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی۔ وہ حدیث میں نے تم سے محض اس لیے بیان نہیں کی کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنے کی شدید خواہش رکھتا تھا۔ (میں اب تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں) تم میں سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اپنے لیے اس عظیم عمل کا انتخاب کرے یا نہ کرے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں محاذ جنگ پر ایک رات پہرہ دیتا ہے تو اس کے لیے وہ ایک رات ایک ہزار راتوں کے (نفلی) قیام و صیام کے برابر ہوتی ہے۔''

٢٧٦٧ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: **((مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرَى عَلَيْهِ أَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقًا، وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ، وَبَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ))**. [**صحيح**، مسند احمد: ٢/ ٤٠٤؛ ابو عوانة: ٥/ ٩١۔]

(٢٧٦٧) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی محاذ جنگ پر اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جاتا ہے تو وہ جو نیک عمل کرتے ہوئے فوت ہوا، اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب عطا فرماتا رہتا ہے اور اس کے لیے رزق کو جاری رکھتا ہے اور وہ آزمانے والوں (منکر نکیر) کا سامنا کرتے ہوئے خوف زدہ نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پریشان ہونے سے محفوظ رکھے گا۔''

٢٧٦٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ [صُبْحٍ]، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ مُحْتَسِبًا، مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ**

(٢٧٦٨) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے کسی مہینے میں حصول ثواب کی خاطر مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کے لیے ایک دن پہرہ دینا سو سال کے روزوں اور قیام کی عبادت سے زیادہ اجر کا حامل ہے۔ اور ماہ رمضان میں حصول ثواب کی خاطر مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کے لیے ایک دن پہرہ دینا ایک ہزار سال کے روزوں اور قیام کی عبادت سے زیادہ اجر کا حامل

وَرَاءَ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ، مُحْتَسِباً، مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا أُرَاهُ قَالَ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. فَإِنْ رَدَّهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا، لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ. وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ، وَيُجْرَى لَهُ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [**موضوع**، عمر بن صبح کذاب راوی ہے۔]

ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے (محاذ جنگ سے) صحیح سالم اس کے گھر واپس لے آئے تو ایک ہزار سال تک (اس کے نامۂ اعمال میں) اس کا کوئی گناہ درج نہیں کیا جاتا، البتہ اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور اسے محاذ جنگ پر پہرہ دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔"

بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

باب: جہاد میں پہرہ دینے اور تکبیر کہنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ حَارِسَ الْحَرَسِ)). [**ضعيف**، سنن الدارمي: ٢٤٠٦؛ مسند ابي يعلى: ١٧٥٠، صالح بن محمد ضعیف راوی ہے۔]

(٢٧٦٩) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "محافظوں (مجاہدین) کا پہرہ دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔"

٢٧٧٠۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ أَبِي الطَّوِيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَقِيَامِهِ، فِي أَهْلِهِ، أَلْفَ سَنَةٍ: السَّنَةُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ يَوْمًا. وَالْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ)). [**موضوع**، مسند ابي يعلى: ٣٩٧٤، ٤٢٨٣؛ الضعفاء للعقيلي: ٢/ ١٠٣، حاکم کہتے ہیں کہ سعید بن خالد کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت موضوع ہوتی ہے۔]

(٢٧٧٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا آدمی کے اپنے گھر میں ایک ہزار سال کے روزے اور راتوں کے قیام سے افضل ہے، جس کا ہر سال تین سو ساٹھ دنوں کا اور ہر دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔"

٢٧٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ)). [**حسن**،

(٢٧٧١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: "میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہنے کی وصیت (تلقین و تاکید) کرتا ہوں۔"

سنن الترمذي: ٣٤٤٥؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٠٥؛ مسند احمد: ٢/ ٣٢٥؛ ابن خزيمة: ٦٥١١؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٩٨-]

بَابُ الْخُرُوْجِ فِي النَّفِيْرِ.

باب: جب جہاد کے لیے روانگی کا حکم ہو تو فوراً نکلنا چاہیے

٢٧٧٢ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدَةَ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ. وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ. وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ. وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً. فَانْطَلَقُوْا قِبَلَ الصَّوْتِ. فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ. وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ، عُرْيٍ. مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ. فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ. وَهُوَ يَقُوْلُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَنْ تُرَاعُوا)) يَرُدُّهُمْ. ثُمَّ قَالَ، لِلْفَرَسِ: ((وَجَدْنَاهُ بَحْرًا)) أَوْ ((إِنَّهُ لَبَحْرٌ)).

(٢٧٧٢) ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ذکرِ خیر ہوا تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر حسین و جمیل، سب سے زیادہ سخی اور انتہائی بہادر شخص تھے۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ (شہر سے باہر کچھ نامانوس قسم کی آوازیں سن کر) مدینہ کے لوگ گھبرا گئے اور جس طرف سے آوازیں آرہی تھیں، ادھر کو چل پڑے۔ تو راستے میں انہیں رسول اللہ ﷺ (اُدھر سے واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ سب سے پہلے (حالات کا جائزہ لینے کے لیے تن تنہا) اس آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھے جس کی پیٹھ ننگی تھی اور اس پر کاٹھی بھی نہیں تھی۔ آپ گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: ''لوگو! گھبراؤ نہیں، آپ (اس طرح انہیں تسلیاں دیتے ہوئے) واپس چلے جانے کی ہدایت فرما رہے تھے۔ پھر آپ نے اس گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''ہم نے تو اسے سمندر کی طرح (سبک رفتار) پایا۔'' یا آپ نے فرمایا: ''یہ تو سمندر ہے۔''

قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ: كَانَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُبَطَّأُ. فَمَا سُبِقَ، بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حدیث کے راوی حماد بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے یا کسی اور نے ہم سے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ گھوڑا سست رفتار تھا۔ اس دن کے بعد کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں گزرا۔''

[صحيح بخاري: ٢٨٢٠، ٢٨٦٦؛ صحيح مسلم: ٢٣٠٧ (٦٠٠٦)؛ سنن الترمذي: ١٦٨٧-]

٢٧٧٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ: حَدَّثَنَا

(٢٧٧٣) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں جہاد کے لیے روانہ ہونے کا کہا جائے تو

الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا**)). [**صحيح**، المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ٤١٣، نیز دیکھئے صحيح بخاري: ٢٧٨٣، ٣١٨٩؛ صحيح مسلم: ١٣٥٣ (٢٣٠٢)؛ سنن ابي داود: ٢٠١٨، ٢٤٨٠؛ سنن الترمذي: ١٥٩٠؛ سنن النسائي: ٤١٧٥۔]

(فوراً) نکل پڑا کرو۔"

٢٧٧٤۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، مَوْلَى [آلِ] طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ، فِي جَوْفِ عَبْدٍ مُسْلِمٍ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٦٣٣، ١٣١١؛ سنن النسائي: ٣١٠٩؛ مسند احمد: ٢/ ٥٠٥؛ ابن حبان: ٤٥٨٨؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٦٧، ٦٨۔]

(٢٧٧٤) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں (یہ دونوں) کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔"

٢٧٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَبِيبٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ، مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). [المختاره للمقدسي: ٢١٩٢؛ المعجم الاوسط للطبراني: ١٣٨٣، تحقیق راجح میں شبیب بن بشر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔]

(٢٧٧٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی جہاد کرتے ہوئے ایک بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تو وہ اس راہ میں جتنا غبار آلود ہوگا، قیامت کے دن اسے اتنی ہی مسک (کستوری) نصیب ہوگی۔"

بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ.

باب: سمندری جہاد کی فضیلت کا بیان

٢٧٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ حَبَّانَ، هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي. ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

(٢٧٧٦) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے ہاں سو گئے۔ پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے

اللَّهِ! مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ، كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا. ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ. فَفَعَلَ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا. فَأَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْأَوَّلِ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)).

گئے ہیں جو اس سمندر کی سطح پر اس طرح سوار تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتے ہیں۔'' ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ چنانچہ آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ دوبارہ سو گئے۔ پھر پہلے کی طرح ہوا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے پھر وہی بات کہی اور آپ نے دوبارہ وہی پہلے والا جواب دیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے گروہ میں سے ہو۔''

قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا، عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، غَازِيَةً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِينَ، فَنَزَلُوا الشَّامَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ، فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [صحيح بخاري: ٢٧٩٩؛ صحيح مسلم: ١٩١٢ (٤٩٣٥)؛ سنن ابي داود: ٢٤٩٠، ٢٤٩١؛ سنن الترمذي: ١٦٤٥؛ سنن النسائي: ٣١٧٢۔]

انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مسلمانوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی قیادت میں سب سے پہلا سمندری جہادی سفر کیا تھا تو ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے گئی تھیں۔ ان لوگوں نے واپسی پر سرزمین شام میں ایک مقام پر جب پڑاؤ کیا تو وہاں سے روانگی کے وقت ان کی سواری کے لیے ایک جانور ان کے قریب لایا گیا تو اس نے آپ کو نیچے گرا دیا۔ اور اس طرح آپ کی وفات ہوئی۔

٢٧٧٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ [بْنِ] يَحْيَى، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ. وَالَّذِي يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ. كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ. فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ)).

[**ضعيف**، الكامل لابن عدي: ٦/ ٢٣٩٩، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے، نیز معاویہ بن یحییٰ الصدفی بھی مجروح ہے۔]

(٢٧٧٧) ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سمندر میں ایک جنگ کرنا خشکی میں دس جنگوں کے برابر ہے۔ اور جس آدمی کا (سمندری سفر کی وجہ سے) سمندر میں سر چکراتا ہے وہ ایسے ہے جیسے کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اپنے خون سے آلودہ ہو کر تڑپتا ہے۔''

٢٧٧٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

(٢٧٧٨) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سمندر میں شہادت سے ہمکنار ہونے والا خشکی پر شہید ہونے والے دو آدمیوں کے برابر ہے۔ اور سمندر کے سفر میں جس کا سر چکرائے وہ ایسے ہے جیسے کوئی

((شَهِيْدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيْدَيِ الْبَرِّ. وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ. وَمَا بَيْنَ [الْمَوْجَتَيْنِ] كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ. وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ. إِلَّا شَهِيْدَ الْبَحْرِ، فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ. وَيَغْفِرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا، إِلَّا الدَّيْنَ. وَلِشَهِيْدِ الْبَحْرِ، الذُّنُوْبَ وَالدَّيْنَ)).

[**ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٢٠١، عفير بن معدان ضعیف راوی ہے۔]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اپنے خون سے آلودہ ہو کر تڑپتا ہے۔اور سمندر کی دو موجوں کے درمیان سفر کرنے والا آدمی ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساری دنیا کو طے کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے جان داروں کی ارواح کو قبض کرنے کے لیے موت کا فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، سوائے سمندر کے شہید کے، ان کی ارواح کو اللہ تعالیٰ خود قبض فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ خشکی پر شہید ہونے والے کے قرض کے علاوہ باقی سب گناہ معاف کر دیتا ہے، جبکہ سمندر میں شہید ہونے والے کے قرض سمیت تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔''

بَابُ ذِكْرِ الدَّيْلَمِ وَفَضْلِ قَزْوِيْنَ.

باب: جبلِ دَیلَم کا تذکرہ اور قزوین کی فضیلت کا بیان

٢٧٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، لَطَوَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ [جَبَلَ] الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ)). [**ضعيف**، قیس بن الربیع ضعیف راوی ہے۔]

(۲۷۷۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی ہوا تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اس قدر طویل کر دے گا کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی (امام مہدی) بادشاہ ہوگا جو دیلم کے پہاڑ اور قسطنطنیہ پر بادشاہت کرے گا۔''

٢٧٨٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: أَنْبَأَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْآفَاقُ، وَسَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَدِيْنَةٌ يُقَالُ لَهَا قَزْوِيْنُ. مَنْ رَابَطَ فِيْهَا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، كَانَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ عَمُوْدٌ مِنْ ذَهَبٍ. عَلَيْهِ زَبَرْجَدَةٌ خَضْرَاءُ. عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ

(۲۷۸۰) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے علاقے فتح ہوں گے اور تم عنقریب قزوین نامی ایک شہر کو فتح کرو گے۔ جس نے اس شہر کی فتح کے سلسلے میں چالیس دن یا چالیس رات پہرہ دیا، اسے جنت میں سونے کا ایک ستون نصیب ہوگا جس پر ایک سبز زمرد ہوگا جس پر سرخ یاقوت کا ایک ایسا خیمہ نصب ہوگا جس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر فراخ چشم خوبصورت حوروں میں

مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُلِّ مِصْرَاعٍ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ)) . [**موضوع**، الموضوعات لابن الجوزي: ٢/ ٥٥؛ تهذيب الكمال للمزي: ٨/ ٤٤٨، داود بن المحبر (متروک) متہم بالکذب راوی ہے۔]

سے اس کی ایک بیوی موجود ہوگی۔"

بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَلَهُ أَبَوَانِ.

باب: والدین کی زندگی میں جہاد کرنے کا بیان

٢٧٨١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: ((**وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((**ارْجِعْ فَبَرَّهَا**)) ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: ((**وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**فَارْجِعْ إِلَيْهَا فَبَرَّهَا؟**)) ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ أَمَامِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: ((**وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((**وَيْحَكَ الْزَمْ رِجْلَهَا. فَثَمَّ الْجَنَّةُ**)).

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۲۷۸۱) معاویہ بن جاہمہ سُلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے آپ کی معیت میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "تیرا بھلا ہو! کیا تیری ماں زندہ ہے؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "تم واپس چلے جاؤ اور اس کی خدمت بجالاتے رہو۔" پھر میں نے دوسری طرف سے آپ کے سامنے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت میں کامیابی کے حصول کی خاطر آپ کی معیت میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "تیرا بھلا ہو۔" کیا تیری ماں زندہ ہے؟" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "تو تم واپس چلے جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔" میں پھر سامنے کی جانب سے آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت میں کامیابی کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "تمہارا بھلا ہو! کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "تیرا بھلا ہو! اس کے قدموں میں پڑا رہ، جنت وہیں ہے۔"

یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْن مَاجَةَ: هَذَا جَاهِمَةُ بْنُ عَبَّاسِ ابْنِ مِرْدَاسِ السُّلَمِيُّ، الَّذِيْ عَاتَبَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ. [**حسن صحيح**، الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم: ١٣٧٢، نیز دیکھیے سنن النسائي: ٣١٠٦؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢٩؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢١٣٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٠٤، ٤/ ١٥١۔]

امام ابوعبداللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ جاہمہ اسی عباس بن مرداس سلمی کے بیٹے ہیں جس نے غزوۂ حنین میں تقسیمِ غنائم کے موقع پر نبی ﷺ سے عدم انصاف کی شکایت کی تھی۔

٢٧٨٢ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي جِئْتُ أُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. وَلَقَدْ أَتَيْتُ، وَإِنَّ وَالِدَيَّ لَيَبْكِيَانِ. قَالَ: ((**فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا**)). [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٥٢٨؛ سنن النسائي: ٤١٧٤؛ مسند احمد: ٢/ ١٦٠؛ ابن حبان: ٤١٩؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٥٢۔]

(٢٧٨٢) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی کامیابی چاہتا ہوں۔ اور جب میں (گھر سے) آیا تو میرے والدین رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تم واپس جا کر انہیں اسی طرح ہنساؤ اور خوش کرو جس طرح تم نے انہیں رُلایا ہے۔“

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْقِتَالِ.

باب: جنگ (لڑائی) میں اخلاصِ نیت کا بیان

٢٧٨٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ**)). [صحيح بخاري: ٧٤٥٨؛ صحيح مسلم: ١٩٠٤ (٤٩١٩)؛ سنن ابي داود: ٢٥١٧، ٢٥١٨؛ سنن الترمذي: ١٦٤٦؛ سنن النسائي: ٣١٣٨۔]

(٢٧٨٣) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی اپنی بہادری کے جوہر دکھانے کے لیے لڑتا ہے، ایک اپنے خاندان اور قبیلے کی عصبیت کے نام پر لڑتا ہے اور ایک محض دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے (ان میں سے کس کا لڑنا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور باعثِ اجر ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اللہ تعالیٰ کے کلمہ (دین اسلام) کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (لڑنے والا) ہے۔“

٢٧٨٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

(٢٧٨٤) ابوعقبہ رضی اللہ عنہ جو فارس (ایران) کے کسی شخص کے آزادکردہ غلام تھے، ان سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی

إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ، وَكَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي، وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ. فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((**أَلَا قُلْتَ: خُذْهَا وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ**)).

معیت میں غزوۂ احد میں شریک تھا، میں نے ایک مشرک آدمی پر وار کیا اور ساتھ ہی (اظہارِ تفاخر کے طور پر) کہا: یہ لو میں ایک فارسی (ایرانی) جوان ہوں۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اس طرح کیوں نہ کہا: یہ لو میں ایک انصاری جوان ہوں۔''

[**ضعيف**، سنن ابي داود: ٥١٢٣؛ مسند احمد: ٥/ ٢٩٥ عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ مستور اور محمد بن اسحاق مدلس ہیں۔]

٢٧٨٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُصِيبُوا غَنِيمَةً، إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ. فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً، تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ**)). [صحيح مسلم: ١٩٠٦ (٤٩٢٥)؛ سنن ابي داود: ٢٤٩٧؛ سنن النسائي: ٣١٢٧ـ]

(٢٧٨٥) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو جماعت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مالِ غنیمت حاصل کرتی ہے تو وہ اپنے اجر و ثواب میں سے دو تہائی حصہ اسی دنیا میں حاصل کر لیتے ہیں اور اگر انہیں مالِ غنیمت نہ ملے تو وہ اپنا پورا ثواب آخرت میں پاتے ہیں۔''

بَابُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب: جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گھوڑے تیار رکھنے کی فضیلت کا بیان

٢٧٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). [**صحيح**، دیکھیے حدیث: ٢٣٠٥ـ]

(٢٧٨٦) عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔''

٢٧٨٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((**الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). [صحيح بخاري: ٣٦٤٤؛ صحيح مسلم: 1871 (٤٨٤٦)؛ سنن النسائي: ٢٦٠٣ـ]

(٢٧٨٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے۔''

٢٧٨٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ -أَوْ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ قَالَ سُهَيْلٌ: أَنَا أَشُكُّ، الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ.
فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَيُعِدُّهَا، فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرٌ. وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَا أَكَلَتْ شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ. وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهَرٍ جَارٍ [كَانَ] لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ. حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ.
وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا، وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا.
وَأَمَّا الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ، فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ، فَذَلِكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ)).

[صحيح بخاري: ٢٣٧١، ٢٨٦٠؛ صحيح مسلم: ٩٨٧ (٢٢٩٢)؛ سنن ابي داود: ١٦٥٨؛ سنن الترمذي: ١٦٣٦؛ سنن النسائي: ٣٥٩٣ـ]

(۲۷۸۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر باندھ دی گئی ہے۔ (اور فرمایا:) گھوڑوں کی تین اقسام ہیں: یہ کسی کے حق میں باعثِ اجر، کسی کے حق میں عیب پوش اور کسی کے حق میں باعثِ گناہ ہے۔ پس جس کے لیے باعثِ اجر ہے تو اس سے مراد وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے اسے پالتا اور تیار رکھتا ہے، یہ گھوڑا جو کچھ بھی اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے پالنے والے کو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، وہ اسے کسی چراگاہ میں چرائے تو یہ جو کچھ بھی کھائے گا، پالنے والے کو اس کا بھی اجر ملے گا۔ اور اگر وہ اسے کسی بہتی نہر سے پانی پلائے تو وہ اپنے پیٹ میں جو قطرہ لے جائے گا، پانی پلانے والے کو اس کا بھی اجر ملے گا حتیٰ کہ آپ نے ان کے پیشاب اور لید کا ثواب ملنے کا ذکر کیا اور اگر وہ اپنی رسّی تڑوا کر یا چھڑا کر ایک دو ٹیلوں تک دوڑ جائے تو اس کے ہر ہر قدم کے بدلے میں اسے پالنے والے کے لیے اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔
اور یہ (گھوڑا) اس آدمی کے لیے عیب پوشی کا سبب ہے جو اسے عزت و زینت کے لیے پالتا ہے اور وہ تنگی یا آسانی ہر دو حالت میں اس کی پشت اور پیٹ کا حق فراموش نہیں کرتا۔ اور یہ اس آدمی کے لیے گناہ کا باعث ہے جو اسے فخر، غرور، تکبر اور دکھلاوے کے لیے پالتا ہے تو یہ اس کے حق میں گناہ کا باعث ہے۔''

٢٧٨٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ، الْأَقْرَحُ، الْمُحَجَّلُ، الْأَرْثَمُ، طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنَى. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ، فَكُمَيْتٌ.

(۲۷۸۹) ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہترین گھوڑا وہ ہے جو ادہم (سیاہ فام) اقرح (پیشانی پر تھوڑا سا سفید نشان) محجّل (چاروں پاؤں سفید) ارثم (ناک اور اوپر والا ہونٹ سفید) اور طلق الید الیمنیٰ ہو (یعنی اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو) اور اگر سیاہ فام نہ ہو تو انہی مذکورہ بالا صفات کا حامل کُمیت (سرخ گھوڑا عمدہ)

عَلَى هَذِهِ الشِّيَةِ)). [صحيح، سنن الترمذي: ١٦٩٧؛ مسند احمد: ٥/ ٣٠٠؛ ابن حبان: ٤٦٧٦؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٩٢-]

ہے۔“

٢٧٩٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ.

[صحيح مسلم: ١٨٧٥ (٤٨٥٦)؛ سنن ابي داود: ٢٥٤٧؛ سنن الترمذي: ١٦٩٨؛ سنن النسائي: ٣٥٩٦-]

(٢٧٩٠) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔“

٢٧٩١- حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَيْرٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رَوْحٍ الدَّارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُقْبَةَ الْقَاضِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَالَجَ عَلَفَهُ بِيَدِهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ)). [الكنى للدولابي: ١٠/ ٣٠؛ تهذيب الكمال للمزي: ٢٠/ ٢٣٣، محمد بن عقبہ القاضی، اس کا باپ اور دادا سب مجہول ہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔ اس باب میں صحيح بخاري (٢٨٥٣ اور مسند احمد (٦/ ٤٥٨) کی صحیح حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔]

(٢٧٩١) تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے گھوڑا پالا اور تیار رکھا، پھر اسے اپنے ہاتھوں سے چارہ ڈالا، اسے ہر ہر دانے کے عوض میں ایک نیکی ملے گی۔“

بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ [وَتَعَالَى].

باب: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں قتال (لڑنے) کی فضیلت کا بیان

٢٧٩٢- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

[صحيح، سنن ابي داود: ٢٥٤١؛ سنن الترمذي: ١٦٥٤،

(٢٧٩٢) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر لڑے جتنا دو بار اونٹنی دوہنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

۱٦٥٧؛ سنن النسائي: ۳۱٤۳؛ مسند احمد: ٥/ ۲۳۰۔]

۲۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ:

يَا نَفْسِ أَلَا أَرَاكِ تَكْرَهِينَ الْجَنَّهْ
أَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلِنَّهْ طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهِنَّهْ

[صحيح، طبقات ابن سعد: ۳/ ٥۲۹؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ۳۰/ ۹۸۔]

(۲۷۹۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک جنگ میں شامل تھا۔ اس موقع پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میری جان! کیا بات ہے، تو جنت کو پسند کیوں نہیں کرتی، میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں تجھے ضرور اس (کے حصول کے لیے میدان قتال) میں خوشی سے داخل ہونا ہوگا، بصورت دیگر تجھے مجبور کر دیا جائے گا۔

۲۷۹٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ، وَعُقِرَ جَوَادُهُ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٤/ ۳۸٥؛ مسند عبد بن حميد: ۳۰۰، نیز دیکھیے: سنن ابي داود: ۱٤٤۹۔]

(۲۷۹٤) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا گھوڑا بھی قتل کر دیا گیا (اس کا جہاد افضل ہے۔)''

۲۷۹٥۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ [قَالَ:] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجْرَحُ فِيْ سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجُرْحُهُ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ جُرِحَ. اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ**)). [**حسن صحيح**، ۲/ ۳۹۱، ٥۲۰، نیز دیکھیے صحیح بخاري: ۲۸۰۳ وصحيح مسلم: ۲۸۷٦۔]

(۲۷۹٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا اور یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔ قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو اس کا زخم بالکل اسی طرح تر و تازہ ہوگا جس طرح وہ اس کے زخمی ہونے کے دن تھا۔ اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی سی ہوگی۔''

۲۷۹٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا

(۲۷۹٦) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: ((**اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ. اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ**)). [صحيح بخاري: ٢٩٣٣؛ صحيح مسلم: ١٧٤٢ (٤٥٤٣)؛ سنن ابي داود: ٢٦٣١؛ سنن الترمذي: ١٦٧٨۔]

اللہ ﷺ نے (غزوۂ احزاب کے موقع پر مدینہ طیبہ پر لشکر کشی کرنے والی) جماعتوں کے خلاف یہ دعا فرمائی: ((**اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ. اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ**)) ''اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، ان تمام لشکروں کو شکست دے دے۔ یا اللہ! انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمارے مقابلے میں ان کے پاؤں کو ڈگمگا دے۔''

٢٧٩٧۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ مِنْ قَلْبِهِ، بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ**)). [صحيح مسلم: ١٩٠٩ (٤٩٣٠)؛ سنن ابي داود: ١٥٢٠؛ سنن الترمذي: ١٦٥٣؛ سنن النسائي: ٣١٦٤۔]

(۲۷۹۷) سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقامات تک پہنچا دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پانے کی فضیلت کا بیان

٢٧٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ. كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ. وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ [مِنْهُمَا] حُلَّةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)). [مسند احمد: ٢/ ٢٩٧، ٤٢٧؛ تهذيب الكمال للمزي: ٣٠/ ٣٣٨، یہ حدیث بلحاظِ سند حسن ہے، کیونکہ ہلال بن ابی زینب کو ابن حبان، ابن شاہین اور ابن معین نے ثقہ قرار دیا

(۲۷۹۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں شہداء کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''(جب کوئی آدمی شہید ہوتا ہے تو) ابھی زمین سے اس کا خون خشک نہیں ہو پاتا کہ اس کی دو بیویاں (حوریں) اس طرح لپک کر آتی ہیں جس طرح دو دائیاں بے آب وگیاہ زمین میں اپنے بچے کھو بیٹھی ہوں (اور وہ ان کی تلاش میں بے قرار ہوں) ان دونوں حوروں کے ہاتھوں میں ایسا (بیش قیمت) جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔''

ہے اور شہر بن حوشب حسن الحدیث راوی ہیں، لہٰذا اس روایت کو ضعیف جداً کہنا غلط ہے۔]

٢٧٩٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ إِنْسَاناً مِنْ أَقَارِبِهِ)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٦٦٣؛ مسند احمد: ٤/ ١٣١۔]

(٢٧٩٩) مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعامات ہیں: اس کا خون بہتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ (منزل) دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے، قیامت کے دن کی شدید گھبراہٹ سے بھی محفوظ رکھا جاتا ہے، اسے ایمان کا لباس زیب تن کرایا جائے گا، فراخ چشم، گورے رنگ والی عورتوں (حوروں) سے اس کی شادی کر دی جائے گی، اور اس کے ستّر رشتے داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

٢٨٠٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحِزَامِيُّ الْأَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ. سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ! أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِيكَ؟)) قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: ((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ. وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا. فَقَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ. قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِي فَأُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً. قَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ، قَالَ: يَا رَبِّ! فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي)). فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا﴾ (٣/ آل عمران:١٦٩) اَلْآيَةَ كُلَّهَا.

[**حسن**، سنن الترمذي: ٣٠١٠؛ كتاب الجهاد لابن ابي عاصم: ١٩٦؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٢٠٣، ٢٠٤۔]

(٢٨٠٠) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن جب ان کے والد عبداللہ بن عمر بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جابر! کیا میں تجھے بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد سے کیا فرمایا؟'' میں نے عرض کیا: ضرور بیان فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آج تک جس کسی سے بھی کلام کیا پردے کے پیچھے سے کیا، جبکہ اس نے تمہارے والد سے آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے! مجھ سے مانگ (تو جو کچھ مانگے گا) میں تجھے عنایت کروں گا، تمہارے والد نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے (دوبارہ) زندہ کر دے تاکہ میں ایک بار پھر تیری راہ میں شہادت پاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو میرا پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ ایک دفعہ وفات پانے والوں کو دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹایا جائے گا، تو تمہارے والد نے عرض کیا: (اگر مجھے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا) تو میرے پس ماندگان تک میرا پیغام پہنچا دے، پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا﴾ ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت سمجھو۔''

٢٨٠١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ (٣/ آل عمران:١٦٩) قَالَ: أَمَا إِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((أَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شَاءَ تْ. ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ. إِذْ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً. فَيَقُولُ: سَلُونِي مَا شِئْتُمْ. قَالُوا: رَبَّنَا مَاذَا نَسْأَلُكَ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُونَ مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا، قَالُوا: نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ، تُرِكُوا)).

[صحيح مسلم: ١٨٨٧ (٤٨٨٥)؛ سنن الترمذي: ٣٠١١-]

(۲۸۰۱) مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ ''اور جولوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت سمجھو، وہ تو درحقیقت زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں۔'' کی تفسیر سے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں چہکتی پھرتی ہیں، پھر عرش سے لٹکی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں، وہ روحیں اسی حال میں ایک عرصے تک رہیں کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو (تمہیں عنایت کیا جائے گا) انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم تجھ سے مزید کیا مانگیں، ہم جنت میں جہاں چاہیں (بلا روک ٹوک) گھومتے پھرتے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ جب تک کچھ مانگیں گے نہیں، ان سے یہ بات بار بار دہرائی اور کہی جائے گی تو انہوں نے عرض کیا: یا اللہ! ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس ڈال کر ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم تیری راہ میں دوبارہ شہید ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کا صرف یہی ایک مطالبہ ہے تو انہیں چھوڑ دیا گیا۔''

٢٨٠٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ آدَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مَسَّ الْقَرْصَةِ)).

[سنن الترمذي: ١٦٦٨ یہ روایت محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے

(۲۸۰۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید کو قتل یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کے وقت محض اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔''

ضعیف ہے۔]

بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ الشَّهَادَةُ.

باب: کس موت سے درجۂ شہادت پانے کی امید ہے

٢٨٠٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ [أَنَّهُ مَرِضَ] فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ: إِنْ كُنَّا لَنَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ وَفَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيْلٌ. الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةٌ. وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ -يَعْنِي الْحَامِلَ- وَالْغَرِقُ وَالْحَرِقُ وَالْمَجْنُوْبُ -يَعْنِي ذَاتَ الْجَنْبِ- شَهَادَةٌ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٣١١١؛ سنن النسائي: ١٨٤٧؛ مسند احمد: ٥/٤٤٦؛ ابن حبان: ١٦١٦؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٥٢، ٣٥٣۔]

(۲۸۰۳) جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے تو ان کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے کہا: ہماری تو تمنا تھی کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کی موت آتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر صرف میدان جہاد کی موت ہی شہادت کی موت ہو تو) اس صورت میں میری امت کے شہداء تو بہت تھوڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں میدانِ جہاد میں قتل ہو جانا شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر وفات پانے والا بھی شہید ہے۔ حاملہ عورت جو وضعِ حمل کی حالت میں یا زچگی کے دوران میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔ پانی میں ڈوب کر وفات پانے والا، آگ میں جل کر فوت ہونے والا، ذات الجنب کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہونے والا بھی شہید ہے۔“

٢٨٠٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الشَّهِيْدِ فِيكُمْ؟)) قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ. قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيْلٌ. مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيْدٌ. وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيْدٌ. وَالْمَبْطُونُ شَهِيْدٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهِيْدٌ)). قَالَ سُهَيْلٌ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَزَادَ فِيهِ: ((وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ)). [صحيح مسلم: ١٩١٥ (٤٩٤١)]

(۲۸۰۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بارے میں کیا کہتے ہو کہ تم میں سے شہید کون ہوتا ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جانے والا (شہید ہے) آپ نے فرمایا: ”اگر یہ بات ہو تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانے والا شہید ہوتا ہے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں (طبعی موت) وفات پا جائے، وہ بھی شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا اور طاعون میں مبتلا ہو کر مرنے والا بھی شہید ہے۔“ اسی حدیث کے راوی سہیل رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے شیخ عبداللہ بن مقسم نے ابو صالح کے طریق سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا کہ ”پانی میں ڈوب کر فوت ہونے والا بھی شہید ہوتا ہے۔“

بَابُ السِّلَاحِ.

باب: اسلحہ کا بیان

٢٨٠٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ. [صحيح بخاري: ١٨٤٦؛ صحيح مسلم: ١٣٥٧ (٣٣٠٨)؛ سنن ابي داود: ٢٦٨٥؛ سنن الترمذي: ١٦٩٣؛ سنن النسائي: ٢٨٧١ـ]

(٢٨٠٥) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں اس حال میں داخل ہوئے تھے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

٢٨٠٦ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ، أَخَذَ دِرْعَيْنِ، كَأَنَّهُ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا. [**صحيح**، شمائل ترمذي: ١١١؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٥٨٣؛ اخلاق النبى ﷺ لابي الشيخ: (١٥٠)]

(٢٨٠٦) سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد کے دن دو زرہیں اوپر نیچے پہنی ہوئی تھیں۔

٢٨٠٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ. فَرَأَى فِي سُيُوفِنَا شَيْئًا مِنْ حِلْيَةِ فِضَّةٍ. فَغَضِبَ وَقَالَ: لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ. وَلَكِنِ الْآنُكُ وَالْحَدِيدُ وَالْعَلَابِيُّ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: الْعَلَابِيُّ الْعَصَبُ.

[صحيح بخاري: ٢٩٠٩ـ]

(٢٨٠٧) سلیمان بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے، انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اپنی تلواروں پر چاندی سے زیبائش کر رکھی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: ان لوگوں (صحابہ کرام) کو بڑی بڑی فتوحات نصیب ہوئیں، ان کی تلواریں تو سونے چاندی سے مزین نہیں تھیں۔ البتہ ان پر سیسہ، لوہا اور علابی ہوتا تھا۔ شیخ ابوالحسن قطان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: علابی پٹھے (مضبوط رگ) کو کہتے ہیں۔

٢٨٠٨ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَاالْفِقَارِ، يَوْمَ بَدْرٍ. [**صحيح الاسناد**، سنن الترمذي: ١٥٦١؛ مسند احمد: ١/٢٧١؛ المستدرك للحاكم: ٢/١٢٨ـ]

(٢٨٠٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذوالفقار نامی تلوار غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حاصل کی تھی۔

٢٨٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا. فَإِذَا رَجَعَ طَرَحَ رُمْحَهُ حَتَّى يُحْمَلَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: ((**لَا تَفْعَلْ. فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ لَمْ تُرْفَعْ ضَالَّةٌ**)). [**ضعيف الاسناد**، مسند احمد: ١/ ١٤٨، ابوخلیل (تفرد کی صورت میں) ضعیف ہے، جبکہ سفیان ثوری اور ابواسحاق السبیعی دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۲۸۰۹) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی غزوے کے لیے تشریف لے جاتے تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ ایک نیزہ بھی لے جاتے۔ واپسی پر اسے راستے میں پھینک دیتے تاکہ کوئی دوسرا آدمی اسے اٹھا کر انہیں لادے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کروں گا رسول اللہ ﷺ نے (مغیرہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ”ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو کوئی آدمی گمشدہ چیز ملنے پر بھی اسے نہیں اٹھائے گا۔“

٢٨١٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ. فَرَأَى [رَجُلًا] بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ. فَقَالَ: ((**مَا هَذِهِ؟ أَلْقِهَا. وَعَلَيْكُمْ بِهَذِهِ وَأَشْبَاهِهَا، وَرِمَاحِ الْقَنَا. فَإِنَّهُمَا يَزِيدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّينِ. وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ**)). [**ضعيف**، الاسناد، مسند الطيالسي: ١٥٤ ونسخه أخري: ١٤٩؛ الكامل لابن عدي: ٤/ ١٤٩٠، ١٤٩١، اشعث بن سعید متروک راوی ہے، لہٰذا یہ سند سخت ضعیف ہے۔]

(۲۸۱۰) علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں فارس کی بنی ہوئی کمان دیکھی تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟ اسے پھینکو۔ تم اس طرح کی کمانیں اور نیزے استعمال کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے دین میں تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں دنیا میں اقتدار سے نوازے گا۔“

بَابُ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلانے کی فضیلت کا بیان

٢٨١١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [زَيْدٍ] الْأَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ، الثَّلَاثَةَ، الْجَنَّةَ:**

(۲۸۱۱) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے: تیر بنانے والا جو اپنے اس کام پر ثواب کی امید رکھتا ہو، (اللہ کی راہ میں) اسے چلانے والا، (اور تیر انداز کو) تیر پکڑانے والا۔“ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیر

صَانِعَهُ، يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ. وَالرَّامِيَ بِهِ. وَالْمُمِدَّ بِهِ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْمُوْا وَارْكَبُوْا. وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا. وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ. فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)).

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٥١٣؛ سنن الترمذي: ١٦٣٧؛ سنن النسائي: ٣٦٠٨؛ مسند احمد: ٤/ ١٤٤، ١٤٨۔]

اندازی اور گھڑ سواری کی تربیت حاصل کرو۔ سواری کی نسبت تیر اندازی مجھے زیادہ پسند ہے۔ مسلمان آدمی تفریح کے طور پر جو کام بھی کرتا ہے وہ باطل (بے فائدہ) ہے، سوائے اپنی کمان سے تیر اندازی کرنے، گھوڑے کی تربیت کرنے اور اپنی بیوی سے دل لگی کے، کیونکہ یہ کام حق ہیں۔''

٢٨١٢۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ، فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ، أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، فَيَعْدِلُ رَقَبَةً)).

[**صحيح**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ١٦٢؛ مسند احمد: ٤/ ١١٣؛ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٩١٠؛ المعجم الاوسط للطبراني: ٣١٨٩ ومسند الشاميين: ٩٥٧۔]

(٢٨١٢) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو آدمی اپنا تیر دشمن پر چلائے اور وہ دشمن تک پہنچ جائے، وہ نشانے پر لگے یا خطا ہو جائے، وہ اس کے حق میں ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔''

٢٨١٣۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِنْ قُوَّةٍ﴾ (٨/ الانفال: ٦٠) ((أَلَا وَإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)). [صحيح مسلم: ١٩١٧ (٤٩٤٦)؛ سنن ابي داود: ٢٥١٤؛ سنن الترمذي: ٣٠٨٣۔]

(٢٨١٣) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِنْ قُوَّةٍ﴾ ''اور تم دشمن کے مقابلے کے لیے حسبِ توفیق قوت تیار اور مہیا رکھو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''خبردار، قوت سے مراد تیر اندازی ہے، قوت سے مراد تیر اندازی ہے، قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔''

٢٨١٤۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ نُعَيْمٍ الرُّعَيْنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ

(٢٨١٤) عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تیر اندازی سیکھی، پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے میری نافرمانی کی۔''

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَقَدْ عَصَانِي**)). [ضعيف بلفظ "فقد عصاني" تهذيب الكمال للمزي: ١٩/ ٥٠١، عثمان بن نعیم اور مغیرہ بن نہیک دونوں مجہول ہیں۔]

٢٨١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِنَفَرٍ يَرْمُونَ. فَقَالَ: ((**رَمْيًا بَنِي إِسْمَاعِيلَ. فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا**)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٣٦٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٩٤۔]

(٢٨١٥) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو تیراندازی کی مشق کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اے اسماعیل کی اولاد! تیراندازی کی خوب مشق کرو، تمہارے جدامجد (سیدنا اسماعیل علیہ السلام) بھی ماہر تیرانداز تھے۔"

بَابُ الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ.

باب: جھنڈے اور پرچموں کا بیان

٢٨١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ، وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا. وَإِذَا رَايَةٌ سَوْدَاءُ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ. [**حسن**، سنن الترمذي: ٣٢٧٤؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٦٠٧؛ مسند احمد: ٣/ ٤٨١۔]

(٢٨١٦) حارث بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ منبر پر کھڑے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنی گردن میں تلوار لٹکائے کھڑے تھے۔ اچانک وہاں ایک سیاہ جھنڈا دکھائی دیا، میں نے پوچھا یہ (جھنڈابردار) کون ہیں؟ تو (بتانے والے نے) کہا: یہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہیں جو جہاد سے آئے ہیں۔"

٢٨١٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، وَعَبْدَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ. [**حسن**، سنن ابي داود: ٢٥٩٢؛ سنن الترمذي: ١٦٧٩؛ سنن النسائي: ٢٨٦٩؛ ابن حبان: ٤٧٤٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٠٤، ١٠٥۔]

(٢٨١٧) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

٢٨١٨۔حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ النَّاقِدُ:

(٢٨١٨) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ سَوْدَاءَ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

[حسن، سنن الترمذي: ١٦٨١؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٣٦٢؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٠٥-]

اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا پرچم سفید تھا۔

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ.

باب: جنگ کے موقع پر ریشمی لباس پہننے کا بیان

٢٨١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، مَوْلَى أَسْمَاءَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً مُزَرَّرَةً بِالدِّيبَاجِ. فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هَذِهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ. [**ضعيف**، الادب المفرد للبخاري: ٣٤٨، حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے، البتہ صحیح مسلم (٢٠٦٩) میں اس مفہوم کی حدیث بعض اختلاف کے ساتھ موجود ہے۔]

(٢٨١٩) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک جبہ نکال کر دکھایا جس کے بٹن ریشم سے بنے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب جہاد میں دشمن کے مقابلے میں جاتے تو اسے زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

٢٨٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ الثَّالِثَةِ، ثُمَّ الرَّابِعَةِ. وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

[صحيح بخاري: ٥٨٢٩؛ صحيح مسلم: ٢٠٦٩ (٤٥١١)؛ سنن ابي داود: ٤٠٤٢؛ سنن الترمذي: ١٧٢١؛ سنن النسائي: ٥٣١٤، ٥٣١٥-]

(٢٨٢٠) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (مردوں کو) نفیس اور موٹے ہر قسم کے ریشم کے استعمال سے منع کرتے تھے مگر جو اتنا سا ہو (پھر راوی نے) انگلی سے اشارہ کیا، پھر دوسری سے، پھر تیسری سے، پھر چوتھی سے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع فرماتے تھے۔

بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں عمامہ پہننے کا بیان

٢٨٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(٢٨٢١) عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے (وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے) گویا میں اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اپنے سر مبارک پر سیاہ

وَعَلَيْهِ، عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

[**صحيح**، دیکھئے حدیث:۱۱۰۴۔]

پگڑی باندھی ہوئی ہے اور آپ نے اس کے دونوں شملوں (کناروں) کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکایا ہوا ہے۔

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[**صحيح**، سنن ابي داود: ٤٠٧٦؛ سنن الترمذي: ١٧٣٥؛ سنن النسائي: ٥٣٦٠۔]

(۲۸۲۲) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ پگڑی باندھی ہوئی تھی۔

بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْغَزْوِ.

باب: جنگ کے دوران میں خرید وفروخت کا بیان

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّيِّ: أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ عُرْوَةَ الْبَارِقِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبِي عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُو فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيَتَّجِرُ فِي غَزْوَتِهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبِي: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِتَبُوكَ، نَشْتَرِي وَنَبِيعُ، وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا. [**ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني: ٥/ ١٣٧، ١٣٨؛ الكامل لابن عدي: ٥/ ١٨٥١، علی بن عروہ متروک راوی ہے۔]

(۲۸۲۳) خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے والد (زید رضی اللہ عنہ) سے پوچھ رہا تھا کہ کیا کوئی آدمی غزوے کے دوران میں خرید وفروخت اور تجارت کر سکتا ہے؟ تو میرے والد نے اس سے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تبوک میں تھے۔ ان دنوں ہم خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیں (یہ کام کرتے) دیکھتے اور ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ تَشْيِيعِ الْغُزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ.

باب: مجاہدین کو (روانگی کے وقت) الوداع کہنے کا بیان

۲۸۲٤۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَأَنْ أُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَكُفَّهُ عَلَى رَحْلِهِ، غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

(۲۸۲۴) معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو الوداع کہوں اور ایک صبح یا ایک شام اس کے سامان کی دیکھ بھال کروں، یہ کام مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔''

[ضعيف، مسند احمد: ٣/ ٤٤٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٩٨، زبان بن فائد ضعیف راوی ہے۔]

٢٨٢٥ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَدَّعَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ)). [صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٥٨، ٤٠٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٠٨ وابن السني: ٥٠٦-]

(٢٨٢٥) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار مجھے الوداع کہتے ہوئے یہ دعا دی تھی: ((اَسْتَودِعُكَ اللّٰهَ الَّذِى لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ)) ''میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں (امانتیں) ضائع نہیں ہوتیں۔''

٢٨٢٦ـ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا [أَبُوْ مِحْصَنٍ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ]، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَشْخَصَ السَّرَايَا يَقُوْلُ لِلشَّاخِصِ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)).

[صحيح، یہ روایت سنداً محمد بن ابی لیلیٰ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن اس مفہوم کے کچھ شواہد بھی ہیں۔ دیکھئے: سنن ابی داود: ٢٦٠٠؛ سنن الترمذي: ٣٤٤٢؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٨٠٥؛ مسند احمد: ٢/ ٧-]

(٢٨٢٦) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہادی دستوں کو روانہ فرماتے تو جانے والے سے فرماتے: ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ)) ''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔''

بَابُ السَّرَايَا.

باب: جہادی دستوں کا بیان

٢٨٢٧ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ مُحَمَّدٌ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ الْعَامِلِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ: ((يَا أَكْثَمُ! اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ، وَتَكْرُمْ عَلَى رُفَقَائِكَ. يَا أَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ. وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)). [ضعيف جدًا، علل الحديث لابن ابي حاتم: ٢٣٩٨؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ١٧/ ٩؛ تهذيب الكمال

(٢٨٢٧) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اکثم بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ (کو روانہ کرتے وقت ان) سے فرمایا: ''اکثم! تم اپنے قبیلے اور خاندان کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کے ساتھ مل کر جہاد کرنا، اس سے تمہارا اخلاق عمدہ ہوگا اور تم اپنے رفقاء کی نظروں میں معزز ہو جاؤ گے۔ اے اکثم! چار آدمیوں کا گروپ بہترین رفقاء ہوتے ہیں۔ اور چار سو آدمیوں پر مشتمل جہادی دستہ بہترین (جہادی دستہ) ہوتا ہے اور چار ہزار نفوس پر مشتمل لشکر بہترین لشکر ہوتا ہے۔ اور جس لشکر میں مجاہدین کی تعداد بارہ ہزار ہو، انہیں افراد کی قلت کی وجہ سے

للمزي: ٢٣/ ٣٨١، ابوسلمہ العاملی متروک الحدیث اور متہم بالکذب ہے۔]

شکست نہیں ہوگی۔“

٢٨٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا، يَوْمَ بَدْرٍ، ثَلَاثَ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ. عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ [طَالُوْتَ].
مَنْ جَازَ مَعَهُ النَّهَرَ. وَمَا جَازَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

[صحيح بخاري: ٣٩٥٩؛ سنن الترمذي: ١٥٩٨۔]

(٢٨٢٨) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے ذکر کیا کرتے تھے کہ غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی تعداد تین سو دس سے کچھ اوپر تھی۔ طالوت کے ساتھ جو لوگ نہر پار کر گئے تھے ان کی بھی اتنی ہی تعداد تھی۔ اور ان کے ساتھ صرف ایمان دار لوگ ہی نہر سے پار پہنچے تھے۔

٢٨٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ. أَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ لَهِيعَةَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَرْدِ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: إِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِي إِنْ لَقِيَتْ فَرَّتْ، وَإِنْ غَنِمَتْ غَلَّتْ. [**ضعيف الاسناد**، مسند ابي شيبة: ٥٤٧؛ لہیعہ بن عقبہ مستور ہے۔]

(٢٨٢٩) ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم ایسا لشکر نہ بننا کہ اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگ جائے اور اگر مال غنیمت ملے تو خیانت کرے۔

بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ.

باب: مشرکین (غیر مسلم) کے برتنوں میں کھانا کھانے کا بیان

٢٨٣٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى. فَقَالَ: ((**لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ نَصْرَانِيَّةً**)). [**حسن**، سنن ابي داود: ٣٧٨٤؛ سنن الترمذي: ١٥٦٥؛ مسند احمد: ٥/ ٢٢٦۔]

(٢٨٣٠) ہلب طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عیسائیوں کا کھانا کھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”کوئی کھانا تمہارے دل میں کسی قسم کا کھٹکا پیدا نہ کرے جس سے عیسائیوں سے مشابہت ہو جائے۔“

٢٨٣١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: وَلَقِيَهُ

(٢٨٣١) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم مشرکین یعنی

وَكَلَّمَهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قُدُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ نَطْبُخُ فِيهَا؟ قَالَ: ((لَا تَطْبُخُوا فِيهَا)) قُلْتُ: فَإِنْ احْتَجْنَا إِلَيْهَا، فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بُدًّا؟ قَالَ: ((فَارْحَضُوهَا رَحْضًا حَسَنًا. ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا)). [**صحيح**، یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے صحيح بخاري: ٥٥٨٨؛ صحيح مسلم: ١٩٣٠ (٤٩٨٣)؛ سنن ابي داود: ٣٨٣٩، ٢٨٥٥؛ سنن الترمذي: ١٥٦٠۔]

غیر مسلموں کی ہنڈیوں میں کھانا پکا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان میں کھانا نہ پکاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اگر (کسی وقت) ہمیں اس کی ضرورت پیش آجائے اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''تم انہیں اچھی طرح دھولو، پھر (ان میں) پکا کر کھالو۔''

بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِيْنَ.

باب: جنگ میں مشرکین سے مدد لینے کا بیان

٢٨٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ [عبد الله بن] نِيَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ)).

قَالَ عَلِيٌّ: فِيْ حَدِيْثِهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيْدَ أَوْ زَيْدٍ.

[صحيح مسلم: ١٨١٧ (٤٧٠٠)؛ سنن ابي داود: ٢٧٣٢؛ سنن الترمذي: ١٥٥٨۔]

(٢٨٣٢) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔'' امام علی بن محمد نے اپنی حدیث میں راوی کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے کہ وہ عبداللہ بن یزید ہے یا عبداللہ بن زید ہے۔

بَابُ الْخَدِيْعَةِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں (جنگی داؤ پیچ کے لیے) خدع کا بیان

٢٨٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [**صحيح متواتر**، دلائل النبوة للبيهقي: ٣/ ٤٤٧؛ مسند ابي يعلى: ٤٥٥٩؛ قطف الازهار، ص: ٢٥٥۔]

(٢٨٣٣) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنگ دھوکا ہے۔''

٢٨٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ [مطرٍ] بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ

(٢٨٣٤) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنگ دھوکا ہے۔''

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [**صحيح متواتر**، المعجم الكبير للطبراني: ١١/ ٣٠٠؛ مسند ابي يعلى: ٢٥٠٤، نیز دیکھیے حدیث سابق: ٢٨٣٣۔]

بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلَبِ.

باب: (ابتدائے جنگ میں) مقابلے کے لیے للکارنے اور مقتول کے ذاتی سامان کے استحقاق کا بیان

٢٨٣٥۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ: هُوَ يَحْيَى بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ: لَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ (٢٢/ الحج:١٩) إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ (٢٢/ الحج:١٤) فِي حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعُبَيْدَةَ ابْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ. اخْتَصَمُوا فِي الْحُجَجِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

[صحيح بخاري: ٣٩٦٨؛ صحيح مسلم: ٣٠٣٣ (٧٥٦٢)]

(٢٨٣٥) قیس بن عبادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ حلفاً فرما رہے تھے کہ یہ آیت: ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ ''یہ دونوں مخالف اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کرنے والے ہیں۔'' اور ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ ''بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' بدر کے دن ایک دوسرے کے بالمقابل آنے والے چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یعنی مسلمانوں کی طرف سے حمزہ بن عبدالمطلب، علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم، اور کفار کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ان کے مقابلے میں آئے تھے۔ بدر کے دن یہ دونوں فریق حق وباطل کے دلائل کو تسلیم کرنے اور تسلیم نہ کرنے کی بنا پر ایک دوسرے کے مقابلے میں نکلے تھے۔

٢٨٣٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ. فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلَبَهُ. [**صحيح الاسناد**، مسند احمد: ٤/ ٤٥، ٤٦، نیز دیکھیے صحيح بخاري: ٣٠٥١؛ صحيح مسلم: ١٧٥٤، ٤٥٧٢؛ سنن ابي داود: ٢٦٥٤۔]

(٢٨٣٦) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک معرکے میں) میں نے ایک کافر کو مقابلے کے لیے للکارا اور اس سے مقابلہ کر کے اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنگی سامان مجھے (اضافی طور پر) عطا فرمایا۔

۲۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، [عَنْ أَبِي قَتَادَةَ] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفَّلَهُ سَلَبَ قَتِيلٍ، قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ. [صحيح بخاري: ۲۱۰۰؛ صحيح مسلم: ۱۷۵۱ (۴۵۶٦)؛ سنن ابي داود: ۲۷۱۷؛ سنن الترمذي: ۱۵٦۲۔]

(۲۸۳۷) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک (کافر) مقتول کا ذاتی سامان عنایت فرمایا جسے انہوں نے حنین کے موقع پر قتل کیا تھا۔

۲۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ)). [**صحيح**، مسند احمد: ۵/ ۱۲؛ المصنف لابن ابی شيبة: ۱۲/ ۳٦۹؛ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ۳۰۹۔]

(۲۸۳۸) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(میدان جنگ میں) جو (مجاہد کسی کافر کو للکار کر) قتل کرے تو اس کا سامان اسی (مجاہد) کے لیے ہے۔''

بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

باب: دشمن پر حملہ کرنے، شب خون مارنے اور عورتوں اور بچوں کے قتل کا بیان

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ، فَيُصَابُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ؟ قَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [صحيح بخاري: ۳۰۱۲؛ صحيح مسلم: ۱۷۴۵ (۴۵۴۹)؛ سنن ابي داود: ۲٦۷۲؛ سنن الترمذي: ۱۵۷۰۔]

(۲۸۳۹) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: اگر مشرکین کی بستی پر شب خون مارا جائے اور اس دوران میں عورتیں اور بچے بھی حملے کی زد میں آجائیں تو (کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بھی انہی میں سے ہیں۔''

۲۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْنَا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازِنَ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَتَيْنَا مَاءً لِبَنِي فَزَارَةَ فَعَرَّسْنَا. حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَنَنَّاهَا عَلَيْهِمْ غَارَةً. فَأَتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ، فَقَتَلْنَاهُمْ. تِسْعَةً أَوْ

(۲۸۴۰) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کے عہد میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت وقیادت میں قبیلہ بنو ہوازن پر لشکر کشی کی۔ ہم قبیلہ بنو فزارہ کے ایک چشمے پر پہنچے اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو ہم نے ان پر حملہ کر دیا۔ (اسی جنگ میں) ہم نے چشمے والوں پر شب خون مار کر انہیں قتل کر دیا۔ وہ نو یا سات گھر تھے۔

سَبْعَةَ أَبْيَاتٍ. [حسن، سنن ابي داود: ٢٥٩٦؛ مسند احمد: ٤/ ٢٦.]

٢٨٤١ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ. فَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. [صحيح بخاري: ٣٠١٤؛ صحيح مسلم: ١٧٤٤ (٤٥٤٧)؛ سنن ابي داود: ٢٦٦٨؛ سنن الترمذي: ١٥٦٩؛ مسند احمد: ٢/ ٢٢، ٢٣، ٧٥.]

(۲۸۴۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (جنگ کے دوران) راستے میں ایک مقتول عورت کو دیکھا تو آپ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

٢٨٤٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ. فَأَفْرَجُوا لَهُ. فَقَالَ: **((مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ فِيمَنْ يُقَاتِلُ))** ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ: **((انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ، يَقُولُ: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا))**.

(۲۸۴۲) حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک غزوے میں گئے، تو ہمارا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ لوگ اسے دیکھنے کے لیے اس کے اردگرد جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کے لیے جگہ بنا دی۔ آپ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا: ''یہ جنگ کرنے والوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہونے والی نہ تھی۔'' اس کے بعد آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) سے جا کر کہہ دو کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو اور مزدوروں کو ہرگز قتل نہ کریں۔''

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: [حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ:] حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ، عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يُخْطِئُ الثَّوْرِيُّ فِيهِ.

[حسن صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٧٨؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٦٢٧؛ ابن حبان: ٤٧٩١.]

یہ حدیث ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے۔
امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں ثوری کو غلطی لگی ہے (کہ انہوں نے اسے حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔)

بَابُ التَّحْرِيقِ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ.

باب: جنگ کے دوران میں دشمن کے علاقے (باغات وغیرہ) نذرِ آتش کرنے کا بیان

٢٨٤٣-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى. فَقَالَ: ((ائْتِ أُبْنَى صَبَاحًا. ثُمَّ حَرِّقْ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٦١٦؛ مسند احمد: ٥/ ٢٠٥، صالح بن الاخضر ضعیف راوی ہے۔]

(۲۸۴۳) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے "اُبْنٰی" نامی ایک بستی کی طرف روانہ کیا اور فرمایا: "تم صبح سویرے "اُبْنٰی" جاؤ، پھر اسے نذرِ آتش کر دو۔"

٢٨٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ [بَنِي] النَّضِيرِ، وَقَطَعَ. وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً﴾ (٥٩/ الحشر: ٥) الْآيَةَ. [صحيح بخاري: ٤٠٣١؛ صحيح مسلم: ١٧٤٦ (٤٥٥٢)؛ سنن الترمذي: ١٥٥٢، ٢٣٠٢.]

(۲۸۴۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام بویرہ پر (یہودیوں کے) قبیلے بنونضیر کے نخلستان کو کاٹنے اور نذرِ آتش کر دینے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً﴾ "تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنھیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، تاکہ اللہ فاسقوں (بدعہد لوگوں) کو ذلیل و رسوا کرے۔"

٢٨٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ. وَفِيهِ يَقُولُ شَاعِرُهُمْ:

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

[صحيح مسلم: ١٧٤٦ (٤٥٥٣)]

(۲۸۴۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنونضیر کے نخلستان کو نذرِ آتش کرایا اور اسے کٹوا دیا۔ اسی بارے میں ان کا شاعر کہتا ہے:

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

بنولؤی کے سرداروں کی نظر میں یہ کس قدر آسان تھا کہ "بویرہ" میں ہر طرف آگ لگی ہوئی ہو۔

بَابُ فِدَاءِ الْأُسَارَى.

باب: قیدیوں کو بطور فدیہ دینے کا بیان

٢٨٤٦-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْنَا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازِنَ، عَلَى عَهْدِ

(۲۸۴۶) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت بنوہوازن پر لشکر کشی کی (اور فتح یاب ہوئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنوفزارہ کی ایک حسین و جمیل لڑکی بطورِ انعام عطا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ. عَلَيْهَا قَشْعٌ لَهَا. فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ. فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: ((لِلّٰهِ أَبُوكَ هَبْهَا لِي)) فَوَهَبْتُهَا لَهُ. فَبَعَثَ بِهَا، فَفَادَى بِهَا أُسَارَى مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِيْنَ، كَانُوْا بِمَكَّةَ. [صحيح مسلم: ١٧٥٥ (٤٥٧٣)؛ سنن ابي داود: ٢٦٩٧-]

فرمائی۔ اس نے ایک پرانی آستین پہن رکھی تھی، میں نے اس کا کپڑا تک نہ ہٹایا۔ یہاں تک کہ میں مدینہ طیبہ پہنچ گیا۔ میری نبی ﷺ سے بازار میں ملاقات ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ''تیرا بھلا ہو، یہ (لونڈی) مجھے ہبہ کر دو۔'' چنانچہ میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دی۔ آپ نے وہ لڑکی فدیے میں دے کر اس کے بدلے میں مسلمان قیدیوں کو رہا کرایا جو مکہ مکرمہ میں قید میں تھے۔

بَابُ مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

باب: اگر کافر (مسلمانوں کی) کسی چیز کو قبضے میں لے لیں، پھر وہی چیز مسلمانوں کے ہاتھ آ جائے تو؟

٢٨٤٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ. فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ. فَظَهَرَ عَلَيْهِمِ الْمُسْلِمُوْنَ. فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ. فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ. فَظَهَرَ عَلَيْهِمِ الْمُسْلِمُوْنَ. فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [صحيح بخاري: ٣٠٦٧ (تعليقًا)؛ سنن ابي داود: ٢٦٩٩؛ ابن الجارود: ١٠٦٨؛ ابن حبان: ٤٨٤٦-]

(۲۸۴۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا، اسے دشمن نے پکڑ لیا۔ پھر (کسی جنگ میں) مسلمان ان (کافروں) پر غالب آ گئے تو وہ انہیں (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو) دے دیا گیا۔ یہ عہد رسول اللہ ﷺ کا واقعہ ہے۔ نیز ان کا ایک غلام بھی بھاگ کر رومیوں (کفار) سے جا ملا۔ مسلمان ان پر غالب آ گئے تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام انہیں (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو) دے دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پیش آیا۔

بَابُ الْغُلُوْلِ.

باب: مالِ غنیمت میں خیانت (کی مذمت) کا بیان

٢٨٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَأَنْكَرَ النَّاسُ

(۲۸۴۸) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ خیبر کے دوران میں قبیلۂ اشجع کا ایک آدمی وفات پا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اس ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔'' لوگوں کو یہ ناگوار گزرا اور ان کے چہروں پر حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: ''تمہارے

ذَلِكَ، وَتَغَيَّرَتْ [لَهُ] وُجُوهُهُمْ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: ((إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

قَالَ زَيْدٌ: فَالْتَمَسُوا فِي مَتَاعِهِ، فَإِذَا خَرَزَاتٌ مِنْ خَرَزِ يَهُودَ، مَا تُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ. [سنن ابي داود: ٢٧١٠؛ سنن النسائي: ١٩٥٨؛ مسند احمد: ٤/ ١١٤؛ ابن الجارود: ١٠٨١؛ ابن حبان (موارد): ٤٨٣٣؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٢٧، یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ ابو عمرہ انصاری حسن الحدیث راوی ہیں۔]

ساتھی نے اللہ کی راہ میں (حاصل ہونے والے مال غنیمت میں) خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔''

زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس میں یہودیوں کے چند منکے ملے جن کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہ تھی۔

٢٨٤٩۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هُوَ فِي النَّارِ)) فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ. فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كِسَاءً أَوْ عَبَاءَةً، قَدْ غَلَّهَا.

[صحيح بخاري: ٣٠٧٤۔]

(٢٨٤٩) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامان کی نگہبانی پر ایک آدمی متعین تھا۔ اسے کرکرہ کہتے تھے۔ وہ فوت ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ آگ (جہنم) میں ہے۔'' لوگ (اس بارے میں) دیکھنے لگے تو انہوں نے اس پر ایک چادر دیکھی جو اس نے (مال غنیمت میں سے) چرائی تھی۔

٢٨٥٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، إِلَى جَنْبِ بَعِيرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ. ثُمَّ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنَ الْبَعِيرِ. فَأَخَذَ مِنْهُ قَرَدَةً. يَعْنِي وَبَرَةً. فَجَعَلَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ. أَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمِخْيَطَ، فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، فَمَا دُونَ ذَلِكَ. فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَشَنَارٌ وَنَارٌ)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٥/ ٣١٤، ٣١٦؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٥، ١٣٦؛ ابن حبان: ٤٨٥٥۔]

(٢٨٥٠) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غزوۂ حنین کے دن مال غنیمت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے اونٹ کے چند بال لیے جنہیں اپنی دو انگلیوں میں پکڑ کر فرمایا: ''لوگو! یہ تمہارے مال غنیمت ہی کا حصہ ہے۔ دھاگہ، سوئی، اس سے بھی کم یا زیادہ (قیمتی) چیز بھی ادا کرو، کیونکہ (مال غنیمت کی) چوری، روز قیامت چوری کرنے والے کے لیے عار، عیب اور آگ کا باعث ہوگی۔''

بَابُ النَّفْلِ.

باب: غنیمت تقسیم کرتے وقت بطورِ انعام

زیادہ دینے کا بیان

٢٨٥١ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ. [**صحيح**، سنن ابي داود: ٢٧٤٨؛ مسند احمد: ٤/ ١٥٩، ١٦٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٣ـ]

(٢٨٥١) حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) الگ کرنے کے بعد ایک تہائی حصہ بطورِ انعام عنایت فرمایا۔

٢٨٥٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ. [**صحيح بما قبله**، سنن الترمذي: ١٥٦١؛ مسند احمد: ٥/ ٣١٩، ٣٢٢ـ]

(٢٨٥٢) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ بطورِ انعام عنایت فرمایا۔

٢٨٥٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: أَنْبَأَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا نَفَلَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَرُدُّ الْمُسْلِمُونَ قَوِيُّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ. قَالَ [رَجَاءٌ]: فَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ لَهُ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ، فِي الْبَدْأَةِ، الرُّبُعَ وَحِينَ قَفَلَ، الثُّلُثَ. فَقَالَ عَمْرٌو: أُحَدِّثُكَ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّي، وَتُحَدِّثُنِي عَنْ مَكْحُولٍ؟ [**صحيح**، ابن حبان (موارد): ١٦٧٢، نیز دیکھئے حدیث: ٢٨٥١ـ]

(٢٨٥٣) رجاء بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی (امیر لشکر مال غنیمت میں سے) زائد انعام نہیں دے سکتا۔ قوی مسلمان کمزور مسلمانوں کو بھی (غنیمت میں سے) حصہ دیں۔

رجاء بن ابی سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے سنا کہ سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے کہہ رہے تھے: مجھے مکحول نے حبیب بن مسلمہ کے طریق سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ خصوصی انعام کے طور پر عنایت فرمایا۔ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں آپ کو اپنے دادا سے روایت بیان کرتا ہوں اور آپ مجھے مکحول کی روایت بیان کر رہے ہیں؟

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ.

۲۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ، يَوْمَ خَيْبَرَ، لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ: لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

[صحيح بخاري: ۲۸۶۳؛ صحيح مسلم: ۱۷۶۲ (۴۵۸۶)؛ سنن ابي داود: ۲۷۳۳؛ سنن الترمذي: ۱۵۵۴۔]

باب: مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

(۲۸۵۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن سوار کو (غنیمت میں سے) تین حصے عنایت فرمائے۔ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کے لیے۔

بَابُ الْعَبِيْدِ وَالنِّسَاءِ يَشْهَدُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۲۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِبْنِ قُنْفُذٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا، مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ وَكِيْعٌ: وَكَانَ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ مَوْلَايَ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَأَنَا مَمْلُوْكٌ. فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيْمَةِ. وَأُعْطِيْتُ، مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ، سَيْفًا. وَكُنْتُ أَجُرُّهُ إِذَا تَقَلَّدْتُهُ. [**حسن**، سنن ابي داود: ۲۷۳۰؛ سنن الترمذي: ۱۵۵۷؛ مسند احمد: ۵/ ۲۲۳؛ ابن حبان: ۴۸۳۱؛ المستدرك للحاكم: ۲/ ۱۳۱۔]

باب: اگر مسلمانوں کے ساتھ (جہاد میں) غلام اور عورتیں شریک ہوں

(۲۸۵۵) وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہمیں ہشام بن سعد نے محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وکیع نے کہا: وہ گوشت نہیں کھاتے تھے (تو انہیں آبی اللحم کے نام سے پکارا جانے لگا)۔

عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خیبر کے موقع پر میں غلام تھا۔ میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ میں شریک ہوا تو (مجھے عام مجاہدین کی طرح) مالِ غنیمت میں سے حصہ نہیں ملا۔ تاہم مجھے معمولی سامان میں سے ایک تلوار دی گئی تھی۔ جب میں اسے گردن سے لٹکاتا تو وہ زمین پر گھسٹتی تھی۔

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ. أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ، وَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ. وَأُدَاوِي الْجَرْحَى. وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضَى. [صحيح مسلم: ۱۸۱۲ (۴۶۸۵)؛ المصنف لابن ابي شيبة: ۱۲/ ۵۲۵۔]

(۲۸۵۶) ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں شرکت کی (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے میدان جنگ میں چلے جانے کے بعد) میں ان کے خیموں میں رہتی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ.

باب: امام (خلیفۂ وقت) کا (لشکر کی روانگی کے موقع پر) وعظ ونصیحت کرنا

۲۸۵۷ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ أَبُورَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو الْغَرِيفِ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ. فَقَالَ: ((سِيرُوا بِاسْمِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. وَلَا تَمْثُلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا)). [**حسن صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٢٤٠؛ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٨٣٧ـ]

(۲۸۵۷) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جنگ کے سلسلے میں روانہ کیا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اللہ کی راہ میں چل پڑو۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ان سے جنگ کرو۔ مثلہ نہ کرنا، بدعہدی نہ کرنا، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور بچے کو قتل نہ کرنا۔''

۲۸۵۸ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا. فَقَالَ: ((اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا. وَإِذَا أَنْتَ لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِلَالٍ، أَوْ خِصَالٍ. فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوكَ [إِلَيْهَا]، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ. وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ. وَأَخْبِرْهُمْ، إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا

(۲۸۵۸) بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت فرماتے۔ آپ ﷺ فرماتے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ لڑائی کرو، جہاد کرو اور عہد شکنی نہ کرنا، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔ جب تمہارا مشرکین (کفار) سے سامنا ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دینا۔ وہ ان میں سے جو بات بھی مان لیں تم ان کی طرف سے اسے قبول کر لینا اور ان کے ساتھ لڑائی کرنے سے ہاتھ روک لینا، سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا۔ اگر وہ اسے مان لیں تو ان سے ہاتھ روک لینا اور اس بات کو منظور کر لینا، پھر انہیں اپنے علاقے (دارالکفر) سے دارالمہاجرین، یعنی دارالاسلام کی طرف ہجرت کی دعوت دینا، اور یہ بتانا کہ اگر وہ ہجرت کر آئیں تو انہیں بھی مہاجرین والے تمام حقوق حاصل ہوں گے اور ان پر وہی ذمے داریاں عائد ہوں گی جو مہاجرین پر عائد ہیں۔ اور اگر وہ ہجرت کرنے

مَعَ الْمُسْلِمِينَ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ. فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ. وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا، فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ، فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ. وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ. فَإِنَّكُمْ، إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ، أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ. وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ. فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ. وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ. فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لَا)).
قَالَ عَلْقَمَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْضَمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ ذَلِكَ. [صحيح مسلم: ١٧٣١ (٤٥٢١)؛ سنن ابي داود: ٢٦١٢؛ سنن الترمذي: ١٦١٧۔]

سے انکار کریں تو انہیں دیہاتی مسلمانوں کے حقوق حاصل ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم نافذ ہوگا جو عام اہلِ ایمان پر نافذ ہوتا ہے۔ (اگر وہ جہاد میں شریک نہیں ہوں گے تو) مال فے اور مال غنیمت میں سے انہیں کچھ نہیں ملے گا اور اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں گے تو مال فے اور غنیمت میں حصے دار ہوں گے۔ اور اگر وہ لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کریں تو تم ان سے جزیہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا، اگر وہ جزیہ کی ادائیگی پر آمادہ ہوں تو ان کی یہ بات قبول کر کے ان کے ساتھ لڑائی کرنے سے اپنے ہاتھ روک لینا، اور اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکاری ہوں تو ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر کے ان سے جہاد کرنا۔ اور اگر تم دشمن کے کسی قلع کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کی طرف سے حفظ و امان کے طالب ہوں تو تم انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کی طرف سے حفاظت و امان کی ضمانت نہ دینا۔ البتہ تم انہیں اپنی طرف سے، اپنے باپ کی طرف سے اور اپنے دوستوں (رفقاء) کی طرف سے حفظ و امان کی ضمانت دے دینا، کیونکہ اگر تم سے اپنی طرف سے اور اپنے آباء و اجداد کی طرف سے دی ہوئی ضمانت کی خلاف ورزی ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے دی ہوئی ضمانت کی خلاف ورزی سے کم تر ہے۔ اگر تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور وہ (قلعہ والے) اللہ تعالیٰ کے حکم پر (قلعہ سے) دستبرداری کا اظہار کریں تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر دست بردار ہونے کی بجائے اپنے فیصلے پر دست بردار ہونے کو کہو، کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم ان کے ساتھ اللہ کے فیصلے کے مطابق (فیصلہ) کر سکو گے یا نہیں۔'' حدیث کے راوی علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا: یہ حدیث مجھے مسلم بن ہیضم نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے طریق سے نبی ﷺ

سے اسی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ.

باب: امام کی اطاعت کا بیان

٢٨٥٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَطَاعَنِي، فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ. وَمَنْ عَصَانِي، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ. وَمَنْ أَطَاعَ الْإِمَامَ، فَقَدْ أَطَاعَنِي. وَمَنْ عَصَى الْإِمَامَ، فَقَدْ عَصَانِي)). [صحيح، دیکھئے حدیث: ٣۔]

(٢٨٥٩) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی، اس نے (درحقیقت) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے (درحقیقت) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے اپنے امام (خلیفہ) کی اطاعت کی، اس نے (درحقیقت) میری اطاعت کی اور جس نے اپنے امام (خلیفہ) کی نافرمانی کی، اس نے (درحقیقت) میری نافرمانی کی۔“

٢٨٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ)). [صحيح بخاري: ٦٩٣، ٧١٤٢۔]

(٢٨٦٠) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو۔ اگر چہ تم پر ایک حبشی غلام حاکم بنا دیا جائے، جس کا سر منقے کی طرح ہو۔“

٢٨٦١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ)). [صحيح مسلم: ١٨٣٨ (٤٧٥٨)؛ سنن الترمذي: ١٧٠٦؛ سنن النسائي: ٤٢٠٣۔]

(٢٨٦١) ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اگر تم پر کسی ناک کٹے حبشی غلام کو ہی حاکم بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس پر عمل کرو۔ جب تک کہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے۔“

٢٨٦٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الرَّبَذَةِ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ. فَإِذَا عَبْدٌ يَؤُمُّهُمْ، فَقِيلَ: هٰذَا أَبُوْ ذَرٍّ. فَذَهَبَ يَتَأَخَّرُ. فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ:

(٢٨٦٢) عبداللہ بن صامت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ پہنچے تو نماز کی اقامت ہو چکی تھی، جبکہ ایک غلام لوگوں کی امامت کرنے والا تھا، اسے کہا گیا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، تو وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل (محمد رسول اللہ ﷺ) کی مجھے وصیت ہے کہ میں امام کی بات سنوں

أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ. [**صحيح**، دیکھئے حدیث: ۱۲۵۶۔]

اور اسے تسلیم کروں۔ اگر چہ وہ ناک کٹا حبشی غلام ہی ہو۔

بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.

باب: اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت (جائز) نہیں

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلَى بَعْثٍ، وَأَنَا فِيهِمْ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ. فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ. فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ: أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَمَا أَنَا بِآمِرِكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَنَعْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ. فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا. فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ، قَالَ: أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ. فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْزَحُ مَعَكُمْ.

(۲۸۶۳) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علقمہ بن مجزز رضی اللہ عنہ کو ایک دستے کا امیر بنا کر روانہ کیا۔ میں بھی اس میں شامل تھا۔ جب وہ لشکر اپنی لڑائی کی جگہ پہنچا یا ابھی راستے ہی میں تھا کہ اس لشکر میں سے کچھ لوگوں نے پیش قدمی کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے ان کو اجازت دے دی اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں دشمن سے جنگ کی تھی۔ یہ لوگ ابھی راستے میں تھے کہ انہوں نے تاپنے (سینکنے) کے لیے یا کسی ضرورت کے لیے آگ جلائی۔ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ خوش طبع (مزاحیہ) تھے۔ انہوں نے اپنے رفقاء سے کہا: کیا میرا حکم سن کر ماننا تم پر لازم نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، آپ کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں جس چیز کا حکم دوں گا وہ کرو گے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔ ان کی یہ بات سن کر بعض لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگ میں کود جانے کو تیار ہو گئے۔ انہوں نے (جب دیکھا کہ یہ لوگ آگ میں کودنے والے ہیں تو) فرمایا: ٹھہرو میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا۔

فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَلَا تُطِيعُوهُ**)). [**حسن**، مسند احمد: ۳/ ۶۷؛ المصنف لابن ابي شيبة: ۱۴/ ۳۴۱؛ ابن حبان: ۴۵۵۸۔]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوے سے واپسی پر جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان (امراء) میں سے جو کوئی تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو۔''

٢٨٦٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ. إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ. فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ**)). [صحيح مسلم: ١٨٣٩ (٤٧٦٣)؛ سنن الترمذي: ١٧٠٧ـ]

(٢٨٦٤) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان آدمی پر (خلیفہ کی) اطاعت لازم ہے، خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند کرے۔ الا یہ کہ کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو (اسے قطعاً) نہ سنے اور نہ مانے۔''

٢٨٦٥ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**سَيَلِي أُمُوْرَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُونَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُوْنَ بِالْبِدْعَةِ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا**)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتُهُمْ، كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: ((**تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ١/ ٣٩٩ـ]

(٢٨٦٥) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد تمہارے معاملات کے ذمہ دار (نگران اور حکمران) بعض ایسے لوگ ہوں گے جو سنت کو مٹائیں گے اور بدعت پر عمل کریں گے۔ اور نمازوں کو ان کے (اصل وافضل) وقت سے مؤخر کر کے ادا کریں گے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے ایسے لوگ ملیں تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اے ام عبد کے فرزند! مجھے پوچھتے ہو کہ (ایسے حالات میں) تم کیا کرو؟ اللہ کی نافرمانی کرنے والے کی کوئی اطاعت جائز نہیں۔''

بَابُ الْبُيْعَةِ.

باب: بیعت کا بیان

٢٨٦٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ

(٢٨٦٦) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی کہ ہم تنگی اور آسانی میں خوشی اور طبعی ناگواری میں اور اس وقت بھی جب (کسی کو) ہم پر ترجیح دی جائے (ہر حال میں) امیر کی بات سنیں گے اور اس کی تعمیل بھی کریں گے اور یہ کہ ہم حکومت کے معاملات میں حکمرانوں سے نہیں الجھیں گے۔ اور ہم جہاں بھی ہوئے حق وانصاف کی

وَالْأَثْرَةِ عَلَيْنَا. وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ. وَأَنْ نَقُوْلَ الْحَقَّ حَيْثُمَا كُنَّا. لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

[صحيح بخاري: ٧١٩٩؛ صحيح مسلم: ١٧٠٩ (٤٤٦١)؛ سنن الترمذي: ١٤٣٩؛ سنن النسائي: ٤١٥٤۔]

بات کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

٢٨٦٧۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْأَمِيْنُ أَمَّا هُوَ إِلَيَّ، فَحَبِيْبٌ. وَأَمَّا هُوَ عِنْدِيْ، فَأَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً، فَقَالَ: ((**أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللَّهِ**)) فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا. فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ. فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: ((**أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا. وَتُقِيْمُوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ. وَتَسْمَعُوا وَتُطِيْعُوا**، ـوَأَسَرَّ كَلِمَةً خُفْيَةً۔ **وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا**)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ [إِيَّاهُ].

[صحيح مسلم: ١٠٤٣ (٢٤٠٣)؛ سنن ابي داود: ١٦٤٢؛ سنن النسائي: ٤٥٩۔]

(٢٨٦٧) ابومسلم (عبداللہ بن ثوب خولانی رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے کہ ایک محبوب اور امین شخص نے مجھ سے بیان کیا، اور وہ مجھے ازحد محبوب اور میری نظر میں بہت دیانت دار شخص ہیں، میری مراد عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ ہیں، انھوں نے فرمایا: ہم سات، آٹھ یا نو آدمی نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ''تم رسول (ﷺ) کی بیعت نہیں کرو گے؟'' ہم نے (بیعت کے لیے) اپنے ہاتھ بڑھا دیئے۔ ہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی بیعت تو کر چکے ہیں۔ اب آپ سے ہم کس بات کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، پانچ وقت کی نماز ادا کرو گے، حکم سن کر اس کی تعمیل کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے۔''

ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اگر ان کے ہاتھ سے کوڑا (نیچے) گر جاتا تو وہ کسی سے اتنا بھی نہیں کہتے تھے کہ یہ کوڑا انہیں پکڑا دے۔

٢٨٦٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَتَّابٍ، مَوْلَى هُرْمُزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. فَقَالَ: ((**فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ**)). [**صحيح**، مسند احمد: ٣/ ١٢٠]

(٢٨٦٨) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر سمع وطاعت (سن کر اس کی تعمیل کرنے) کی بیعت کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہاں تک تم سے ممکن ہو سکے۔''

٢٨٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ

(٢٨٦٩) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے ہجرت کی بیعت کر لی۔

النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ. وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ. فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ. ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ ذٰلِكَ، حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ؟ [صحيح مسلم: ١٦٠٢ (٤١١٣)؛ سنن ابي داود: ٣٣٥٨؛ سنن الترمذي: ١٢٣٩، ١٥٩٦؛ سنن النسائي: ٤١٨٩۔]

نبی ﷺ کو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ غلام ہے۔ بعد میں اس کا آقا اسے تلاش کرتے ہوئے وہاں لینے آ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس غلام کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' چنانچہ آپ نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اسے خرید لیا۔ پھر اس کے بعد آپ کسی سے بیعت نہ لیتے حتی کہ اس سے پوچھتے کہ وہ غلام تو نہیں؟

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ.

باب: بیعت پر قائم رہنے کا بیان

٢٨٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيْلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا، لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا. فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهُ))**.

[**صحیح**، دیکھئے حدیث: ٢٢٠٧۔]

(٢٨٧٠) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ آدمی جو جنگل میں اپنی ضرورت سے زائد پانی رکھے اور مسافروں کو استعمال کرنے سے روکے، دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد کوئی چیز بیچے اور اللہ کی قسم کھا کر خریدار سے کہے: میں نے یہ چیز اتنے کی لی تھی اور گاہک اسے سچا سمجھ لے، حالانکہ وہ سچ نہیں کہہ رہا تھا اور تیسرا وہ آدمی جس نے امام (خلیفہ) کی بیعت محض حصول دنیا کے لیے کی۔ اگر وہ (خلیفہ) اسے کچھ دے تو یہ اس سے وفا کرے اور اگر کچھ نہ دے تو وفا نہ کرے۔''

٢٨٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ. وَأَنَّهُ لَيْسَ كَائِنٌ بَعْدِي نَبِيٌّ فِيكُمْ))** قَالُوْا: فَمَا يَكُوْنُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: **((تَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْا))** قَالُوْا: فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: **((أَوْفُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ. أَدُّوا الَّذِي عَلَيْكُمْ فَسَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، عَنِ الَّذِي عَلَيْهِمْ))**.

(٢٨٧١) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی قیادت انبیائے کرام کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی دنیا سے رخصت (فوت) ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا، لیکن میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی آنے والا نہیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''خلفاء ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلے کی ہوئی بیعت پر قائم رہو، پھر اس کی جو (اس کے بعد) پہلا ہو۔ تم پر جو حقوق و فرائض ہیں، انہیں ادا

[صحيح بخاري: ٣٤٥٥؛ صحيح مسلم: ١٨٤٢ (٤٧٧٣)]

کرو۔ جو حقوق وفرائض ان (خلفاء) پر ہیں، ان کے بارے میں اللہ عزوجل ان سے باز پرس کرے گا۔"

٢٨٧٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا [ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ]، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ**)). [صحيح بخاري: ٣١٨٦؛ صحيح مسلم: ١٧٣٦ (٤٥٣٣)]

(٢٨٧٢) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بدعہدی کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں آدمی کی عہد شکنی ہے۔"

٢٨٧٣ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ٢١٩١؛ مسند احمد: ٣/ ٧، ١٩؛ مسند الحميدي: ٧٥٢ـ]

(٢٨٧٣) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو! ہر عہد شکن کے لیے اس کی عہد شکنی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔"

بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ.

باب: عورتوں کی بیعت کا بیان

٢٨٧٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ نُبَايِعُهُ. فَقَالَ لَنَا: ((**فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ. إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ**)). [**صحيح**، سنن الترمذي: ١٥٩٧؛ سنن النسائي: ٤١٩٢، ٤٢٠١؛ ابن حبان: ٤٥٥٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٧١ـ]

(٢٨٧٤) امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور کچھ خواتین نبی ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: "جن امور میں تمہیں استطاعت وقدرت ہو (سن کران کی تعمیل کرو) میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔"

٢٨٧٥ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: [قَالَ]: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ،

(٢٨٧٥) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مومن خواتین جب ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ان سے وہ (بیعت) اقرار لیتے جو قرآن کریم میں ہے: ﴿ يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ

إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ: ﴿ يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ ﴾ (٦٠/ الممتحنة: ١٢) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) لَا. وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ. غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ.

الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن خواتین بیعت کرنے کے لیے آئیں تو وہ اس بات کا عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور کسی پر تہمت و بہتان نہیں لگائیں گی اور کسی بھی امرِ معروف میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیں اور ان کے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعائے مغفرت کریں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس خاتون نے یہ عہد و اقرار کر لیا، اس نے آزمائش پر پورا اترنے کا عہد کر لیا۔ خواتین جب یہ بول کر عہد کر لیتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ انہیں فرماتے: ''جاؤ، میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک کبھی (غیر محرم) عورت سے مس نہیں ہوا۔ آپ ان سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ مَا أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ. وَلَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ [قَطُّ]. وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: ((قَدْ بَايَعْتُكُنَّ))، كَلَامًا. [صحيح بخاري: ٥٢٨٨؛ صحيح مسلم: ١٨٦٦ (٤٨٣٤)]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے خواتین سے صرف اسی بات کا عہد لیا جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ آپ کی ہتھیلی کبھی کسی (غیر محرم) عورت کی ہتھیلی سے مس نہیں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ جب عورتوں سے عہد لیتے تو فرماتے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔''

بَابُ السَّبَقِ وَالرِّهَانِ.

باب: گھوڑ دوڑ کے مقابلے اور انعام طے کرنے کا بیان

٢٨٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يَأْمَنُ

(٢٨٧٦) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان (مقابلے کے لیے) اپنا گھوڑا داخل کیا، اسے اس کی جیت کا یقین نہ ہو تو یہ جوا نہیں، اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کیا اور اسے یقین ہو کہ یہ جیت جائے گا تو یہ جوا ہے۔''

أَنْ يَسْبِقَ، فَهُوَ قِمَارٌ)). [**ضعيف**، سنن ابي داود: ٢٥٧٩، سفیان بن حسین کی امام زہری سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔]

٢٨٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ضَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلَ. فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضُمِّرَتْ، مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

[صحيح بخاري: ٢٨٦٩؛ صحيح مسلم: ١٨٧٠ (٤٨٤٤)؛ سنن النسائي: ٣٦١٤۔]

(٢٨٧٧) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تضمیر کی۔ آپ تضمیر والے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ تک دوڑاتے تھے اور جن کی تضمیر نہیں کی انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (دوڑاتے تھے۔)''

٢٨٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((**لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ**)).

[**صحيح**، سنن الترمذي: ١٧٠٠؛ سنن النسائي: ٣٦١٩؛ ابن حبان: ٤٦٩٠۔]

(٢٨٧٨) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مقابلے میں) دوڑ صرف اونٹ یا گھوڑے کی ہوتی ہے۔''

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

باب: دشمن (کفار) کے علاقے میں قرآن مجید لے جانے کی ممانعت کا بیان

٢٨٧٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُو عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ. [صحيح بخاري: ٢٩٩٠؛ صحيح مسلم: ١٨٦٩ (٤٨٣٩)؛ سنن ابي داود: ٢٦١٠۔]

(٢٨٧٩) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے جانے سے منع فرمایا ہے، مبادا کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے (اور وہ اس کی بے حرمتی کر دے۔)''

٢٨٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ. [صحيح مسلم: ١٨٦٩ (٤٨٤٠)]

(٢٨٨٠) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے جانے سے منع فرماتے تھے، اس خطرے سے کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

بَابُ قِسْمَةِ الْخُمُسِ.

٢٨٨١ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ابْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمَانِهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. فَقَالَا: قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَرَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ شَيْئًا وَاحِدًا)). [صحيح بخاري: ٤٢٢٩ـ]

باب: خُمس کی تقسیم کا بیان

(۲۸۸۱) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر خیبر کے خُمس میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حصہ دیئے جانے (اور بنو عبد شمس کو حصہ نہ دیئے جانے) کے بارے میں بات کرنے لگے۔ پھر دونوں نے کہا: آپ نے ہمارے بھائیوں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خمس میں سے حصہ عنایت کیا ہے (اور ہمیں نہیں) جبکہ آپ کے ساتھ ان کی اور ہماری قرابت (رشتے داری) ایک طرح کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی چیز سمجھتا ہوں۔“

سنن ابن ماجہ
الهداية- AlHidayah